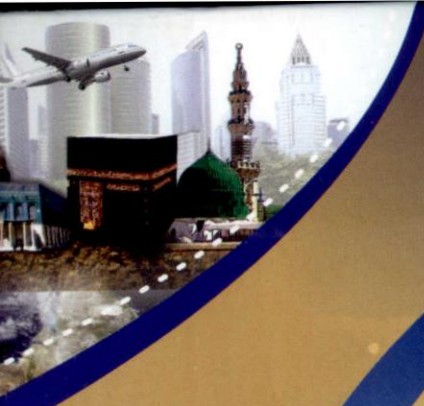


سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۱

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلدِ اوّل

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی
0333 - 3136872
رابطہ کے اوقات / صبح ۱۰ بجے سے صبح ۱۱ بجے تک

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع دوم ۱۴۳۶ھ-۲۰۱۵ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔74400

فون: 0304-2191710, 0333-3136872, 0302-2205466

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے دیگر پتے

- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔021-34927159
- الحجاز پبلشر کراچی، بنوری ٹاؤن۔0314-2139797
- مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔021-34856701-2
- مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن۔0333-3227706
- مکتبہ طیبہ، بنوری ٹاؤن۔021-34915948
- مکتبہ قاسمیہ، بنوری ٹاؤن۔0321-2357200
- مکتبہ امام محمد، بنوری ٹاؤن۔0300-2714245
- مکتبہ المعارف، بنوری ٹاؤن۔021-34127553
- دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔0334-2659744
- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ۔081-2662263
- ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔061-4540513
- ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔0324-2855000
- مکتبہ عرفان، بنوں۔0334-8825488

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
☆ عرض مؤلف	۳۳
☆ مقدمہ	۳۵
﴿ آ ﴾	
☆ آبادی	۴۳
☆ آبادی بڑھ گئی	۴۳
☆ آبادی شہر سے متصل نہ ہو	۴۵
☆ آبادی کی حدود	۴۶
☆ آبادی کے اتصال کا معیار	۴۶
☆ آبادی متصل ہے	۴۷
☆ آبادی میں داخل ہونے کی دعا	۴۸
☆ آخری دن مسافر واپس آیا	۴۸
☆ آرام دہ سفر میں قصر	۴۸
☆ آرام کی کیفیت	۴۹
☆ آیت سجدہ	۴۹
﴿ ا ﴾	
☆ اپنے کو مسافر سمجھ	۵۰
☆ اتصال آبادی کا معیار	۵۰

عنوان	صفحہ نمبر
☆ اتفاقیہ قیام	۵۰
☆ اٹھائیس روزے ہوئے	۵۲
☆ اذان	۵۳
☆ اذان بیٹھ کر دینا	۵۶
☆ ارادہ بدل گیا	۵۶
☆ اڑتالیس میل	۵۷
☆ اڑتالیس میل سے کم سفر کا حکم	۵۷
☆ استقبال	۵۸
☆ استقبال کرنا	۵۸
☆ استنجاء اور وضو کی حاجت ہو جبکہ پانی ایک کے لئے کافی ہو؟	۵۹
☆ اسٹیشن	۵۹
☆ اسٹیشن پر کھانے پینے کا طریقہ	۶۰
☆ اسلامی فوج نے دالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کرلیا	۶۰
☆ اشراق	۶۲
☆ اطراف میں دورہ کا حکم	۶۲
☆ اغواشدہ	۶۴
☆ اغوا ہونے والا شخص قصر کرے گا یا نہیں؟	۶۹
☆ افطار کرنے کے بعد ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا	۷۰

عنوان	صفحہ نمبر
☆ افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو.....	۷۱
☆ افطار ہوائی جہاز میں کب کرے.....	۷۱
☆ اقامت.....	۷۱
☆ اقامت بیٹھ کر کہنا.....	۷۲
☆ اقامت کی قضا نمازوں کا حکم.....	۷۲
☆ اقامت کی نیت دو جگہ پر کرنا.....	۷۳
☆ اقامت کی نیت سہو سجدہ کے بعد کی.....	۷۳
☆ اقامت کی نیت کے بعد نیت بدل گئی.....	۷۳
☆ اقامت کے لئے چھ شرائط ہیں.....	۷۴
☆ اللہ کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھانا.....	۷۴
☆ امام کی حالت معلوم کرنا ضروری ہے.....	۷۶
☆ اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں.....	۷۷
☆ امیر بنانا.....	۷۹
☆ انتظار گاہ.....	۸۱
☆ انگلیوں کو کھڑا کر کے مسح کیا.....	۸۱
☆ انگوٹھے وغیرہ سے مسح کیا.....	۸۲
☆ اونٹ.....	۸۲
☆ اونی موزہ پر مسح کرنا.....	۸۳

عنوان	صفحہ نمبر
☆ ایجنٹ کا دورہ.....	۸۳
☆ ایک پاؤں والے کے مسح کا حکم.....	۸۳
☆ ایک ڈھیلہ پر بار بار تیمّم کرنا.....	۸۳
☆ ایک ساتھ دو نمازوں کو پڑھنا.....	۸۴
☆ ایکسیڈنٹ میں اموات مخلوط ہو گئے.....	۸۴
☆ ایکسیڈنٹ ہو تو.....	۸۴
☆ ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا.....	۸۴
☆ ایک وطن کو چھوڑ کر دوسرے میں چلا گیا.....	۸۴
☆ ایئر پورٹ.....	۸۵
﴿ ——— ب ——— ﴾	
☆ باپ بیٹے کی جائے سکونت.....	۸۷
☆ بارڈر کے فوجیوں کے لئے قصر کا حکم.....	۸۸
☆ بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ.....	۸۹
☆ بالغ لڑکا.....	۸۹
☆ بحری جہاز کے عملہ کا حکم.....	۹۰
☆ بحری جہاز کے کپتان.....	۹۱
☆ بحری جہاز میں نماز.....	۹۱
☆ بحری سفر کی دعا.....	۹۱

عنوان	صفحہ نمبر
☆ بحری سفر کے احکام	۹۲
☆ بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے تو	۹۲
☆ بحری سفر میں مسافر کہاں سے ہوگا؟	۹۴
☆ بحری مشق	۹۵
☆ بس	۹۸
☆ بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا	۹۹
☆ بس میں نماز کا طریقہ	۱۰۰
☆ بلندی اور پستی	۱۰۲
☆ بمباری میں مر جائے	۱۰۳
☆ بندرگاہ	۱۰۳
☆ بوڑھی عورت	۱۰۵
☆ بہترین ساتھی	۱۰۷
☆ بیٹے باپ کی جائے سکونت	۱۰۸
☆ بیوی پر کوئی قبضہ کر لے تو	۱۰۸
☆ بیوی سفر سے انکار کرے تو	۱۱۰
☆ بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے تو۔۔۔	۱۱۰
☆ بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟	۱۱۱
☆ بیوی شوہر کے تابع ہے	۱۱۲

عنوان	صفحہ نمبر
☆ بیوی کا عارضی قیام	۱۱۲
☆ بیوی کا قیام	۱۱۲
☆ بیوی کا وطن اقامت	۱۱۳
☆ بیوی کو جہاں رکھا ہے وہ بھی وطن اصلی ہے	۱۱۴
☆ بیوی کو چھوڑ کر سفر پر جانا	۱۱۴
☆ بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا	۱۱۴
☆ بیوی کو سفر میں جانے سے انکار کا حق ہے	۱۱۵
☆ بیوی کی نیت کا اعتبار نہیں سفر میں	۱۱۵
☆ بیوی کی وجہ سے مقیم ہونا	۱۱۶
☆ بیوی کے سفر کا نفقہ کس پر	۱۱۶
☆ بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا	۱۱۶
☆ بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے تو؟	۱۱۷
☆ بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا	۱۱۷
﴿ ——— پ ——— ﴾	
☆ پارکنگ	۱۱۹
☆ پالکی	۱۱۹
☆ پانی اور مٹی نہ ملے	۱۱۹
☆ پانی خریدنا	۱۱۹

عنوان	صفحہ نمبر
☆ پانی دور ہے.....	۱۲۰
☆ پانی قریب ہے مگر پانی لینے میں نماز قضا ہو جائے گی.....	۱۲۰
☆ پانی کم ہے.....	۱۲۱
☆ پانی کے جہاز میں جمعہ پڑھنا.....	۱۲۱
☆ پانی کے سفر میں موت ہو جانا.....	۱۲۲
☆ پانی موجود ہے لیکن بھول کر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی.....	۱۲۳
☆ پانی میں ڈبو کر مار دیا.....	۱۲۳
☆ پانی نہ ہونے کی صورت میں جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟.....	۱۲۳
☆ پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لئے کافی ہے.....	۱۲۴
☆ پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کر لیا.....	۱۲۴
☆ پاؤں.....	۱۲۵
☆ پاؤں کٹا ہوا ہے.....	۱۲۵
☆ پاؤں میں زخم ہے.....	۱۲۶
☆ پائلٹ.....	۱۲۷
☆ پراپرٹی.....	۱۲۷
☆ پرواز کے دوران محرم کا ہونا.....	۱۲۷
☆ پستی میں اترتے وقت.....	۱۲۸
☆ پلاسٹک کے موزے پر جراب ہو تو؟.....	۱۲۸

عنوان	صفحہ نمبر
☆ پلیٹ فارم	۱۲۸
☆ پناہ مانگے	۱۲۹
☆ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کے بغیر لمبا عرصہ ٹھہرنا	۱۲۹
☆ پندرہ دن کی نیت ایک ساتھ کرنا ضروری ہے	۱۲۹
☆ پنشن کے لئے سفر کرنا	۱۳۰
☆ پنکھے کا استعمال	۱۳۱
☆ پوری عمر سفر میں گذر گئی روزے کا کیا ہوگا؟	۱۳۱
☆ پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے	۱۳۱
☆ پیاس	۱۳۲
☆ پیر کٹا ہوا ہو تو مسح کا حکم	۱۳۲
☆ پیشہ اختیار کرنا	۱۳۲
ت	
☆ تابع	۱۳۳
☆ تاجر کے لئے قصر نماز کا حکم	۱۳۴
☆ تبلیغ والوں کی تشکیل	۱۳۴
☆ تبلیغی جماعت	۱۳۴
☆ تبلیغی کام مختلف مساجد میں	۱۳۵
☆ تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے	۱۳۶

عنوان	صفحہ نمبر
☆ تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا	۱۳۷
☆ تحفہ لانا	۱۳۷
☆ تراویح کی نماز	۱۳۷
☆ تردد کی حالت میں روزہ رکھنا	۱۳۸
☆ تسبیح کم پڑھنا	۱۳۸
☆ تشکیل مختلف مساجد میں	۱۳۹
☆ تعزیت تین دن بعد کرنا	۱۳۹
☆ تعزیتی سفر	۱۳۹
☆ تفریح کے مقام	۱۴۰
☆ تکبیر تشریق اور مسافر	۱۴۱
☆ تنہا سفر نہ کرے	۱۴۲
☆ تہجد پڑھنا	۱۴۲
☆ تیاری میں مدد دینا	۱۴۳
☆ تیمم بار بار کرنا ایک ڈھیلہ پر	۱۴۳
☆ تیمم جنابت کب ٹوٹے گا	۱۴۴
☆ تیمم غسل کی نیت سے کرنا	۱۴۵
☆ تیمم کا حکم کب نازل ہوا	۱۴۵
☆ تیمم کا معنی	۱۴۶

عنوان	صفحہ نمبر
☆ تیمّم کر کے نماز شروع کی نماز ختم ہونے سے پہلے پانی مل گیا.....	۱۴۷
☆ تیمّم کرنے کا طریقہ.....	۱۴۸
☆ تیمّم کی شرائط.....	۱۴۹
☆ تیمّم کے لئے کتنا بڑا ڈھیلہ ہونا چاہئے.....	۱۵۱
☆ تیمّم میں استعمال شدہ ڈھیلے سے استنجا کرنا.....	۱۵۱
☆ تیمّم میں دو ضربیں کیوں ہیں؟.....	۱۵۱
☆ تیمّم وضو، غسل کا قائم مقام ہے.....	۱۵۲
☆ تین دن سے زائد ٹھہرنا.....	۱۵۳
☆ تین میل پر قصر کرنا.....	۱۵۴
﴿ ـــــ ٹ ـــــ ﴾	
☆ ٹخنے کٹ گئے.....	۱۵۶
☆ ٹریفک کے قواعد کا خیال رکھیں.....	۱۵۶
☆ ٹرین کے بیت الخلاء کے پانی کا حکم.....	۱۵۷
☆ ٹرین میں پانی ہو لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کر لیا.....	۱۵۷
☆ ٹرین میں نماز پڑھنے کا طریقہ.....	۱۵۷
☆ ٹکٹ.....	۱۵۷
☆ ٹھہر گیا راستہ میں.....	۱۵۸

عنوان	صفحہ نمبر
﴿ ـــــ ج ـــــ ﴾	
☆ جانور خریدنے کے بعد سفر کیا	۱۵۹
☆ جانور کو مارنا	۱۵۹
☆ جائیداد	۱۵۹
☆ جگہ شہر سے الگ ہوگئی	۱۶۰
☆ جگہ گھیرنا	۱۶۰
☆ جماعت ثانیہ	۱۶۱
☆ جمع کرنا	۱۶۱
☆ جمعہ جس جگہ درست نہیں وہاں مسافروں نے جمعہ پڑھ لیا	۱۶۱
☆ جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا خرید وفروخت کرنا	۱۶۲
☆ جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا ہوٹل میں کھانا کھانا	۱۶۲
☆ جمعہ کی نماز	۱۶۲
☆ جمعہ کی نماز کا امام مسافر بن سکتا ہے	۱۶۳
☆ جمعہ کے دن سفر کرنا	۱۶۴
☆ جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا	۱۶۵
☆ جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے	۱۶۷
☆ جمعہ میں قضا یاد آجائے	۱۶۷
☆ جنابت کا تیمّم کب ٹوٹے گا	۱۶۸

عنوان	صفحہ نمبر
☆ جنابت لاحق ہو جائے تو کیا کرے	۱۶۸
☆ جنازہ کی نماز	۱۶۸
☆ جنس زمین کے سوا دوسری چیزوں پر تیمّم کی شرط	۱۶۹
☆ جنگ بندی کے بعد سفر میں فوج کے لئے نماز کا حکم	۱۷۰
☆ جنگ کے دوران افواج کے لئے قصر کا حکم	۱۷۱
☆ جنگل میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے	۱۷۱
☆ جنگ میں گم ہو گیا	۱۷۱
☆ جنگی قیدی دار الحرب میں قصر کریں یا اتمام	۱۷۱
☆ جوان بیوی کو چھوڑ کر علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا	۱۷۲
☆ جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا	۱۷۲
☆ جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا	۱۷۳
☆ جہاز کے پانی کا حکم	۱۷۴
☆ جہاز کے عملہ کا حکم	۱۷۴
☆ جہاز میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے	۱۷۴
☆ جہاز میں عید کی نماز کا حکم	۱۷۴
☆ جہاز والے سے ضمان لینا	۱۷۵
﴿ ـــــ چ ـــــ ﴾	
☆ چاشت	۱۷۶

عنوان	صفحہ نمبر
☆ چپل چرانا	۱۷۶
☆ چٹائی	۱۷۷
☆ چرانا	۱۷۷
☆ چلتا پھرتا تاجر	۱۷۸
☆ چلتا پھرتا مسافر	۱۷۸
☆ چلتی گاڑی میں نماز کا حکم	۱۷۸
☆ چمڑا	۱۷۹
☆ چمڑے کے موزے کے نیچے عام موزہ کا حکم	۱۷۹
☆ چندہ کی بقیہ رقم	۱۸۰
☆ چور نے مسافر کو قتل کر دیا	۱۸۰
☆ چوڑائی پر مسح کرنا	۱۸۰
☆ چومنا	۱۸۱
☆ چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے	۱۸۱
☆ چیز لے لی قیمت ادا نہ کر سکا	۱۸۲
☆ چیز ملی	۱۸۲
﴿ ——— ح ——— ﴾	
☆ حاجی پر قربانی کا حکم	۱۸۳
☆ حاجی حج کے سفر میں مر جائے	۱۸۳

عنوان	صفحہ نمبر
☆ حاجی کی اقامت کی نیت	۱۸۳
☆ حادثہ میں مسافر مرگیا	۱۸۳
☆ حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا مقیم ہے یا مسافر	۱۸۴
☆ حج کے سفر کے وقت کی دعا	۱۸۵
☆ حج کے سفر میں حاجی مرجائے	۱۸۶
☆ حج کے سفر میں موت آجائے	۱۸۷
☆ حق برابر ہے	۱۸۷
☆ حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا	۱۸۸
☆ حیض کی حالت میں سفر کا حکم	۱۸۹
☆ حیض کی حالت میں مسافر ہوتی ہے یا نہیں؟	۱۹۱
﴿ ـــــ خ ـــــ ﴾	
☆ خانہ بدوش	۱۹۳
☆ خانہ بدوش کہاں سے مسافر ہوں گے	۱۹۳
☆ خانہ بدوشوں کی نیت	۱۹۴
☆ خبر گیری کرنا	۱۹۴
☆ خدمت کا ثواب	۱۹۵
☆ خوش آمدید کہنا	۱۹۶
☆ خوف کے وقت کی دعا	۱۹۶

عنوان	صفحہ نمبر
☆ خیال رکھے.....	۱۹۶
﴿ ـــــ د ـــــ ﴾	
☆ دارالاقامۃ میں رہنے والوں کا حکم.....	۱۹۷
☆ دارالحرب.....	۱۹۷
☆ دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ ہوا.....	۲۰۰
☆ داماد، سسرال میں کیا قصر کرے گا.....	۲۰۱
☆ دب جائے.....	۲۰۱
☆ درود پڑھیں.....	۲۰۱
☆ دریا میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے.....	۲۰۲
☆ دعائے خوف.....	۲۰۲
☆ دعائے رخصت.....	۲۰۲
☆ دعائیں سفر کے دوران پڑھنے کی.....	۲۰۲
☆ دعوت کرنا.....	۲۰۳
☆ دفن کا حکم.....	۲۰۴
☆ دن بڑا ہو.....	۲۰۴
☆ دن بڑا ہو یا چھوٹا تو مسافر کیا کرے.....	۲۰۴
☆ دن چھوٹا ہو.....	۲۰۶
☆ دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے.....	۲۰۶

عنوان	صفحہ نمبر
☆ دنیا کی طرف رغبت نہ کرے	۲۰۷
☆ دو بیویاں	۲۰۷
☆ دوپہر سے پہلے مسافر مقیم ہوگیا	۲۰۸
☆ دو جگہ اقامت کی نیت کرنا	۲۰۸
☆ دوران سفر کیا کرے	۲۱۰
☆ دوسری بیوی سفر میں شوہر کے پاس پہونچ گئی تو؟	۲۱۰
☆ دو شہروں میں مقیم ہے	۲۱۱
☆ دو مقام پر رہتا ہے	۲۱۱
☆ دو مکان	۲۱۲
☆ دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا	۲۱۲
☆ دھماکہ میں گم ہوگیا	۲۱۴
☆ دیوار مسجد پر تیمّم کرنا	۲۱۴
ڈ	
☆ ڈاکو نے مسافر کو قتل کر دیا	۲۱۵
☆ ڈبل موزہ پر مسح کرنا	۲۱۵
☆ ڈرائیور	۲۱۶
☆ ڈرائیور کو مالک کی نیت کا علم نہ ہو	۲۱۷
☆ ڈھیلا	۲۱۸

عنوان	صفحہ نمبر
﴿ ـــــ ذ ـــــ ﴾	
☆ ذکر کی فضیلت	۲۲۰
﴿ ـــــ ر ـــــ ﴾	
☆ رات کے وقت سفر سے واپس نہ آئے	۲۲۱
☆ رات کے وقت سفر کرنا	۲۲۲
☆ راستہ طویل والا اختیار کرنا	۲۲۳
☆ راستہ کا اعتبار ہے	۲۲۳
☆ راستہ میں سفر کرتے ہوئے وطن سے گزرا	۲۲۳
☆ راستہ میں شرعی سفر کا ارادہ کیا	۲۲۴
☆ راستہ میں قصر کرے	۲۲۵
☆ راستہ میں کہیں ٹھہر گیا	۲۲۵
☆ راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے	۲۲۸
☆ راستے دو ہیں ایک سے سفر کیا اور دوسرے سے واپس آیا	۲۲۸
☆ راہ گزر کو قتل کر دیا	۲۲۸
☆ رخصت کرتے وقت	۲۲۸
☆ رخصت کرتے وقت کی دعا	۲۲۹
☆ رخصت کرنا	۲۳۱
☆ رخصت کرنے کا طریقہ	۲۳۲

عنوان	صفحہ نمبر
☆ رخصت کرنے کی دعا	۲۳۲
☆ رخصت کے وقت	۲۳۲
☆ رخصت کے وقت مصافحہ کرنا	۲۳۳
☆ رخصت ہوتے وقت سلام کرنا	۲۳۴
☆ رمضان میں نفل روزہ کی نیت کرنا	۲۳۴
☆ روانگی سے پہلے نفل کی فضیلت	۲۳۵
☆ روانگی کے وقت کی دعا	۲۳۵
☆ روپوش مسافر کی بیوی کیا کرے	۲۳۷
☆ روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے	۲۳۸
☆ روزہ توڑنے کی اجازت	۲۳۹
☆ روزہ دار مسافر کا روزہ فاسد کر دینا	۲۳۹
☆ روزہ دار مہمان	۲۴۰
☆ روزہ دلجوئی کے لئے توڑنا	۲۴۱
☆ روزہ سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دینا	۲۴۱
☆ روزہ سفر میں رکھنا	۲۴۱
☆ روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا	۲۴۱
☆ روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لے تو؟	۲۴۳
☆ روزہ کی نیت کے بعد سفر کرنا	۲۴۳

عنوان	صفحہ نمبر
☆ روزہ کے دوران سفر شروع کرے تو۔۔۔	۲۴۴
☆ روزے تیس سے زائد ہو جائیں	۲۴۴
☆ روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا	۲۴۵
☆ رہائش نہ مکانوں میں نہ خیموں میں	۲۴۶
☆ ریل	۲۴۶
☆ ریل کے ڈبوں کا حکم	۲۴۸
☆ ریل کے ہر ڈبہ میں الگ الگ اذان دی جائے	۲۴۸
☆ ریل گاڑی کے پانی کا حکم	۲۴۸
☆ ریل گاڑی میں تیمّم کرنا	۲۴۹
☆ ریل میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے	۲۵۲
☆ ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا	۲۵۲
☆ ریل میں جگہ ہے	۲۵۲
☆ ریل میں عید کی نماز کا حکم	۲۵۳
☆ ریل میں غسل جنابت کیسے کرے	۲۵۳
☆ ریل میں نماز	۲۵۵
☆ ریلوے اسٹیشن	۲۵۷
☆ ریلوے سے ضمان لینا	۲۵۸
☆ ریلوے ملازم کی نماز	۲۵۸

عنوان	صفحہ نمبر
﴿ ـــــ ز ـــــ ﴾	
☆ زکوۃ کی رقم سفیر کے لئے استعمال کرنا	۲۶۰
☆ زکوۃ کی رقم واپس دیدے تو کیا کرے	۲۶۰
☆ زمین	۲۶۰
☆ زوال سے پہلے مسافر گھر پہنچ گیا	۲۶۱
☆ زوال سے پہلے مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی	۲۶۱
☆ زوال سے پہلے مقیم ہوگیا	۲۶۱
☆ زیارت قبر کے لئے سفر کرنا	۲۶۱
☆ زیارت مساجد کے لئے سفر کرنا	۲۶۱
﴿ ـــــ س ـــــ ﴾	
☆ ساتھی	۲۶۲
☆ ساتھی کا حق	۲۶۲
☆ ساتھی کا خیال رکھے	۲۶۲
☆ سامان کا ضمان لینا	۲۶۲
☆ سامان کی حفاظت میں مارا جائے	۲۶۲
☆ سامان ملا	۲۶۴
☆ سپاہی افسر کے تابع ہے	۲۶۴
☆ سرکاری ملازم کا دورہ	۲۶۴

عنوان	صفحہ نمبر
☆ سسرال	۲۶۵
☆ سسرال میں رہنے کا حکم	۲۶۶
☆ سسرال والوں کا مقام وطن نہیں	۲۶۷
☆ سفر آرام دہ ہے	۲۶۸
☆ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے	۲۶۸
☆ سفر پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا	۲۶۹
☆ سفر تنہا نہ کرے	۲۷۰
☆ سفر جائز و ناجائز کا حکم	۲۷۱
☆ سفر حج کی راہ میں قصر کرنا	۲۷۲
☆ سفر حج کے وقت کی دعا	۲۷۴
☆ سفر حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا	۲۷۴
☆ سفر حج میں مرنے والے کا حج	۲۷۵
☆ سفر حج میں موت ہو جانا	۲۷۶
☆ سفر رات کے وقت کرنا	۲۷۷
☆ سفر روزہ سے بچنے کے لئے کرنا	۲۷۷
☆ سفر سے واپس آنے پر دعوت کرنا	۲۷۸
☆ سفر سے واپسی پر ہدیہ دینا	۲۷۸
☆ سفر سے واپسی کا وقت	۲۷۸

عنوان	صفحہ نمبر
☆ سفر سے واپسی کی دعا	۲۷۸
☆ سفر سے واپسی میں پہلے مسجد میں جائے	۲۷۸
☆ سفر شرعی کی شرائط	۲۸۰
☆ سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا	۲۸۰
☆ سفر شروع کرنے کے بعد قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا	۲۸۰
☆ سفر غیر شرعی کو شرعی بنالیا	۲۸۰
☆ سفر غیر شرعی کے درمیان شرعی سفر کی نیت کرنا	۲۸۱
☆ سفر کا مقصد	۲۸۲
☆ سفر کا مقصد پورا ہو جائے	۲۸۲
☆ سفر کرنا جمعہ کے دن	۲۸۳
☆ سفر کرنے کا مستحب طریقہ	۲۸۴
☆ سفر کس دن کرنا چاہئے	۲۸۶
☆ سفر کس وقت کرنا چاہئے	۲۸۶
☆ سفر کو بابرکت بنایئے	۲۸۷
☆ سفر کون سے دن کرے	۲۸۸
☆ سفر کی حالت میں قصر واجب ہے	۲۸۹
☆ سفر کی حالت میں موت کی فضیلت	۲۸۹
☆ سفر کی شرعی حیثیت کو ختم کرنا	۲۹۰

عنوان	صفحہ نمبر
☆ سفر کی قسمیں	۲۹۰
☆ سفر کی قسمیں (عام اعتبار سے)	۳۰۰
☆ سفر کی قضا نمازوں کا حکم	۳۰۲
☆ سفر کی مسافت کی حد	۳۰۲
☆ سفر کی وجہ سے اٹھائیس روزے ہوئے	۳۰۲
☆ سفر کی وجہ سے روزوں کا زیادہ ہوجانا	۳۰۲
☆ سفر کی وجہ سے روزوں کا کم ہوجانا	۳۰۳
☆ سفر کے آداب	۳۰۴
☆ سفر کے بہترین ساتھی	۳۱۳
☆ سفر کے درمیان محرم بچھڑ جائے	۳۱۳
☆ سفر کے درمیان مرجائے	۳۱۳
☆ سفر کے دن روزہ دار ہے	۳۱۳
☆ سفر کے دوران ارادہ بدل گیا	۳۱۴
☆ سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں	۳۱۴
☆ سفر کے دوران جابجا قیام کرنے کا حکم	۳۱۶
☆ سفر کے دوران کیا کرے	۳۱۷
☆ سفر کے دوران وطن سے گزرنا	۳۱۷
☆ سفر کے راستے میں وطن آجائے	۳۱۸

عنوان	صفحہ نمبر
☆ سفر کے روزوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟	۳۲۱
☆ سفر کے فوت شدہ روزوں کا حکم	۳۲۲
☆ سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے	۳۲۳
☆ سفر معصیت کے دوران مر جائے	۳۲۴
☆ سفر موقوف کر دیا	۳۲۴
☆ سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے	۳۲۵
☆ سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے	۳۲۶
☆ سفر میں بیوی ساتھ جانا نہیں چاہتی	۳۲۸
☆ سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے	۳۲۸
☆ سفر میں بیوی کے ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا	۳۲۹
☆ سفر میں پانچ چیزیں ساتھ رکھے	۳۲۹
☆ سفر میں پانچ سورتوں کی برکت	۳۳۰
☆ سفر میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی	۳۳۰
☆ سفر میں رات کے وقت آرام کی کیفیت	۳۳۱
☆ سفر میں روانگی کے وقت دعوت کرنا	۳۳۱
☆ سفر میں روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے	۳۳۱
☆ سفر میں روزہ رکھنا	۳۳۱
☆ سفر میں روزہ کی نیت کر لی	۳۳۴

عنوان	صفحہ نمبر
☆ سفر میں شاگرد استاد کے تابع ہے	۳۳۴
☆ سفر میں عمداً قصر نہ کرنا	۳۳۴
☆ سفر میں عمر گزر گئی روزے کا کیا ہوگا؟	۳۳۵
☆ سفر میں عورت کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟	۳۳۶
☆ سفر میں عورت وطن کے قریب پاک ہوئی	۳۳۶
☆ سفر میں کس بیوی کو لے جائے	۳۳۶
☆ سفر میں کسی کو امیر بنانا	۳۳۷
☆ سفر میں کم سے کم کتنے ساتھی ہوں	۳۳۷
☆ سفر میں کون سی بیوی کو ساتھ رکھے	۳۳۸
☆ سفر میں گیا مگر سوا ستتر کلومیٹر سے پہلے واپس آ گیا	۳۳۹
☆ سفر میں مرد کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟	۳۴۰
☆ سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول	۳۴۰
☆ سفر میں نماز قضا کرنا	۳۴۰
☆ سفر میں وقت سے پہلے نماز پڑھنا	۳۴۱
☆ سفر نیت کے بغیر کرنا	۳۴۲
☆ سفر ہمیشہ کرنے والا	۳۴۲
☆ سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا	۳۴۲
☆ سلام کرنا	۳۴۳

عنوان	صفحہ نمبر
☆ سلام کرنا رخصت ہوتے وقت	۳۴۳
☆ سلام کے بعد نیت بدلنا	۳۴۴
☆ سنت	۳۴۴
☆ سنت مؤکدہ کی رکعتوں میں قصر کی جائے گی یا نہیں	۳۴۵
☆ سوار ہونے کے وقت کی دعا	۳۴۶
☆ سواری پر نماز پڑھنے کا حکم	۳۴۸
☆ سواری کے جانور کو مارنا	۳۵۲
☆ سواری نکلنے پر نیت توڑنا	۳۵۳
☆ سوتی موزہ پر مسح کا حکم	۳۵۳
☆ سودی رقم	۳۵۵
☆ سورج دوبارہ نظر آیا	۳۵۵
☆ سوئے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا	۳۵۵
☆ سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی	۳۵۶
☆ سیاح کے لئے قصر کرنا	۳۵۶
☆ سیٹی	۳۵۸
☆ سیر وتفریح کے مقام	۳۵۹
☆ سیلاب کی لاشیں	۳۵۹

عنوان	صفحہ نمبر
ش	
☆ شافعی مسلک پر عمل کرنا	۳۶۲
☆ شاگرد کی نیت کا حکم	۳۶۲
☆ شب باشی	۳۶۲
☆ شرافت کے تین کام	۳۶۳
☆ شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا	۳۶۴
☆ شوہر بحری سفر میں گم ہو جائے	۳۶۴
☆ شوہر سفر میں مر جائے تو بیوی کیا کرے	۳۶۵
☆ شوہر غائب ہو تو بیوی نفقہ کے لئے کیا کرے	۳۶۶
☆ شوہر کا انتقال ہو جائے	۳۶۹
☆ شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے سفر کرنا	۳۶۹
☆ شوہر کا وطن اقامت	۳۶۹
☆ شوہر کو روکنے کا حق	۳۷۰
☆ شوہر کے مرنے کی خبر دی	۳۷۲
☆ شوہر نے سفر میں طلاق دیدی	۳۷۲
☆ شہر کا رقبہ شرعی مسافت سے زیادہ ہے	۳۷۳
☆ شہر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا	۳۷۳
☆ شہید حقیقی	۳۷۳

عنوان	صفحہ نمبر
☆ شہید حکمی	۳۷۶
☆ شیشہ کا موزہ	۳۷۶
﴿ ـــــ ص ـــــ ﴾	
☆ صاحب ترتیب	۳۷۷
☆ صبح صادق کے بعد سفر کرنا	۳۸۱
☆ صبح کے وقت کے لئے دعا	۳۸۳
☆ صدقۂ جاریہ	۳۸۴
☆ صدقۂ فطر اور مسافر	۳۸۵
☆ صدقۂ فطر مسافر پر واجب ہے یا نہیں؟	۳۸۶
☆ صدقۂ فطر میں قیمت کا حساب کس ملک کے اعتبار سے کرے	۳۸۷
☆ صلوٰۃ التسبیح	۳۸۸
﴿ ـــــ ض ـــــ ﴾	
☆ ضیافت کرنا	۳۸۹
☆ ضیافت کی وجہ سے روزہ توڑنا	۳۸۹
﴿ ـــــ ط ـــــ ﴾	
☆ طالب علم سفر کے دوران مرجائے	۳۹۱
☆ طلاق دے دی سفر میں	۳۹۱
☆ طلاق کی خبر بعد میں ملی	۳۹۲

عنوان	صفحہ نمبر
☆ طلب علم کے لئے سفر کرنا	۳۹۲
☆ طواف ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کرنا	۳۹۲
☆ طویل دن والے علاقے	۳۹۳
☆ طویل راستہ اختیار کرنا	۳۹۳
☆ طویل عرصہ شب و روز والے علاقے	۳۹۳
☆ طہارت کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے	۳۹۴
﴿ ـــــ ظ ـــــ ﴾	
☆ ظہر کی نماز جمعہ کے دن مسافر کب پڑھے	۳۹۵
﴿ ـــــ ع ـــــ ﴾	
☆ عام موزہ پر مسح کا حکم	۳۹۶
☆ عدت میں حج کا سفر کرنا	۳۹۶
☆ عدت میں سفر کرنا	۳۹۷
☆ عرفات کے وقوف کے لئے ہوائی جہاز سے گذرنا	۳۹۸
☆ علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا	۳۹۸
☆ عورت تنہا سفر نہیں کر سکتی	۴۴۰
☆ عورت سسرال میں مقیم ہے یا مسافر	۴۰۲
☆ عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی	۴۰۲
☆ عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟	۴۰۳

عنوان	صفحہ نمبر
☆ عورت کے لئے حج کا سفر کرنا	۴۰۵
☆ عورت مسافت سفر سے کم میں تنہا سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟	۴۰۷
☆ عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا	۴۰۷
☆ عورتوں کے لئے تبلیغی سفر کرنا	۴۰۸
☆ عید پڑھ کر ایسے ملک پہنچا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی	۴۰۹
☆ عید کا تکرار	۴۰۹
☆ عید کی نماز جہاز میں پڑھنے کا حکم	۴۱۰
☆ عید مسافر کب کرے	۴۱۰
☆ عیسیٰ بن ابان کا واقعہ	۴۱۰
﴿ ـــــ غ ـــــ ﴾	
☆ غریب کا بچہ	۴۱۰
☆ غسل خانہ	۴۱۰
☆ غسل کی نیت سے تیمّم کرنا	۴۱۱
☆ غسل کے لئے پانی خریدنا	۴۱۳
☆ غیر قانونی طور پر رہنے والے کے لئے قصر کا حکم	۴۱۳
☆ غیر مسلم سے پانی لے کر وضو کرنا	۴۱۵

عرض مؤلف

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ زندگی ایک متحرک اور متغیر چیز ہے، روزانہ اپنے دامن میں ہزاروں نئے حوادث، نئے مسائل، نئی مشکلات، اور نئے واقعات لے کر ہمارے سامنے آتی رہتی ہے۔ صبح وشام، دن ورات ان نئے نئے مسائل کے حل کے لئے علماء اسلام اور مفتیان کرام کے دروازوں کی کنڈی کھٹکھٹاتی رہتی ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ صحیح معنی میں ان مسائل کا حل صرف اور صرف ''قرآن وحدیث'' کی روشن تعلیمات اور پاکیزہ ہدایات میں موجود ہے۔

اسلام چونکہ ایک مکمل نظام حیات ہے اور انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر حاوی ہے، اس لئے سفر اور مسافر سے متعلق جملہ مسائل کا حل بھی اسلام کی واضح تعلیمات میں موجود ہے۔ آج کل ماضی کے مقابلے میں سفر کا رواج بہت بڑھ گیا ہے بلکہ اب تو سفر زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکا ہے، خاص طور پر کوئی بھی بڑا تاجر سفر کے بغیر تجارت کا کام انجام نہیں دے سکتا، جس کی وجہ سے تقریباہر مسلمان سفر کے احکام کا محتاج رہتا ہے۔

مزید برآں آج کل سفر کے جدید ذرائع نے سفر اور مسافر کے بارے میں بہت سے نئے مسائل پیدا کردیئے ہیں، ان جدید مسائل کا حکم دور حاضر کے علماء اور مفتیان کرام نے کتاب وسنت اور سلف کے اقوال کی روشنی میں نکالا ہے، لیکن وہ مختلف کتابوں کی متعدد جگہوں میں بکھرا ہوا ہے، بندہ نے ان مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے ایک جگہ پر جمع کردیا ہے، تاکہ نکالنے، سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

چنانچہ اس کتاب میں سفر کے آداب، سفر کی اقسام، وطن کی تعریف واقسام، مسافر کے احکام کہاں سے جاری ہوں گے، کتنی مسافت پر قصر کا حکم جاری ہوگا، ریل گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز، کشتی، بس، ٹرک، موٹر، وغیرہ پر کس طرح نماز پڑھنے سے صحیح ادا ہوگی، اور کس طرح پڑھنے سے نماز فاسد ہوگی، اور سفر مین پانی دستیاب نہ ہونے پر تیمم اور چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق ضروری مسائل، امامت اور قصر کی نماز سے

متعلق مسائل، بلکہ روانگی سے واپس آنے تک کے تمام ضروری ضروری مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرما کر صدقۂ جاریہ بنائیں

آخر میں ان سب حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو تیار کرنے میں کسی طرح بھی معاونت کی خاص طور پر مفتی محبّ الحق صاحب، مفتی زبیر صاحب، مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب، مفتی یوسف انور صاحب، مفتی ذوالقرنین صاحب اور عزیزم محمد مرزوق انعام کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تخریج اور کمپوزنگ وغیرہ میں بھر پور تعاون کیا۔ اللہ جل شانہ سب معاونین کو جزاء خیر دے، اور ہم سب کی حفاظت بھی فرمائے اور ایمان کامل پر خاتمہ بھی فرمائے اور آخرت کے سفر کو آسان بھی فرمائے۔

آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد و آلہ وصحبہٖ اجمعین.

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۶ / ۲ / ۱۴۳۶ھ

۱۹ / ۱۲ / ۲۰۱۴م

مقدمہ

آغاز سفر

☆ جب کوئی شخص سفر پر جانے کا ارادہ کرے تو اہل وعیال کے نان ونفقہ کا انتظام کرے، اگر کسی کی امانت اور قرض ہے تو اس کو ادا کرے یا ادائیگی کا انتظام کرے اور لوگوں کے جو حقوق ہیں وہ ادا کرے، کیونکہ کبھی سفر میں انسان کی موت لکھی ہوئی ہوتی ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ وغیرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ جل شانہ کسی بندے کی جب کسی جگہ موت مقرر فرماتے ہیں تو اس کی کوئی ضرورت وہاں مقرر کر دیتے ہیں''۔

دیلمی رحمہ اللہ مرفوع روایت میں نقل کرتے ہیں کہ ہر بچے کی ناف پر وہ مٹی ڈال دی جاتی ہے جہاں اس کو جانا ہے، لہٰذا جب وہ مرجاتا ہے تو اسے اس زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ فضیلت نہیں پاتے (کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن ہیں) اس لئے ان کی مٹی بھی وہی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی تھی، اور یہ شعر پڑھا:

إذا ما حمام المرء كان ببلدة دعته إليها حاجة فيطير

ترجمہ: جب کسی شخص کو موت کی جگہ آنا ہوتا ہے تو کوئی ضرورت اسے وہاں بلا لیتی ہے، اور وہ اڑ کر وہاں پہنچ جاتا ہے۔

حکیم ترمذی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے منورہ کے اطراف میں چکر لگاتے ہوئے نکلے، دیکھا کہ ایک قبر کھودی جارہی ہے، آپ ﷺ وہاں پہنچ کر رک گئے، اور دریافت فرمایا کہ یہ قبر کس کی ہے؟ بتلایا گیا کہ حبشی کی ہے، فرمایا:

لا إلٰـه إلاّ اللّٰـه ! اسے وہاں سے یہاں لایا گیا، اور پھر اسے اس جگہ دفن کیا گیا جہاں سے پیدا کیا گیا تھا۔

ابن ماجہ رحمہ اللہ مرفوع روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کی موت کسی جگہ آنا ہوتی ہے تو ضرورت اسے وہاں لے جاتی ہے اور جب وہ اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس جگہ موت دے دیتے ہیں، پھر جب وہ وہاں سے اٹھے گا تو قیامت کے دن زمین کہے گی، پروردگا! آپ نے یہ ودیعت میرے پاس رکھوائی تھی، اس سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ انسان جب کسی سفر پر جائے تو لوگوں کے حقوق ادا کردے، معافی تلافی کرلے، اور قرضے ادا کردے، اور جو حقوق اس پر یا دوسروں پر ہیں ان کے بارے میں وصیت کردے، اس لئے کہ اسے کیا معلوم اس سفر سے لوٹے گا بھی یا نہیں؟!

شیخ عبدالعزیز دیرینی رحمہ اللہ علیہ نے یہ اشعار کہے ہیں:

(۱) إذا ما ضاق صدرک من بلاد ترحل طالبًا بلدًا سواها

(۲) فإنک واجد أرضًا بأرض ونفسک لم تجد نفسا سواها

(۳) مشیناها خطا کتبت علینا ومن کُتِبَت علیه خطا مشاها

(۴) ومن کانت منیته بأرض فلیس یموت فی أرض سواها

(۱) جب کسی شہر میں تنگ دل ہو جائے تو کسی اور شہر کو تلاش کرو۔

(۲) اس لئے کہ تمہیں ایک زمین کی جگہ دوسری زمین مل جائے گی، لیکن تمہیں اپنی جان کے سوا اور کوئی جان نہیں ملے گی۔

(۳) جو سفر ہمارے لئے لکھ دیا گیا ہے وہ ہم ضرور کریں گے، جس کے لئے جو قدم اٹھانا لکھا گیا ہے وہ ضرور اٹھائے گا۔

(۴) اور جس شخص کی موت جس جگہ لکھ دی گئی ہے وہ اس کے سوا کسی اور جگہ ہرگز مر نہیں سکتا۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ کسی کی موت ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہوئے فضا میں آجاتی ہے، کسی کی موت ریل میں آجاتی ہے، کسی کی بس میں، کسی کی دکان میں، کسی کی آفس میں، کسی کی رستہ میں، کسی کی گاڑی میں، کسی کی گھر میں، کسی کی وطن میں، کسی کی بیرون ملک میں، کسی کی خلوت میں، اور کسی کی جلوت میں، کسی کی عبادت میں، کسی کی معصیت اور گناہ میں، کسی کی نیند میں اور کسی

کی بیداری میں، کسی کی بیماری میں، کسی کی صحت میں، کسی کی کھانے کے دوران، کسی کی تقریر کے دوران، غرض کہ جہاں اور جس وقت موت لکھی ہوئی ہے اس جگہ اور اس وقت آجاتی ہے۔

روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے ہندوستان کی سرزمین میں ایک کام ہے، میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ ''ہوا'' کو حکم دیں کہ وہ ابھی مجھے اٹھا کر لے جائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کے ساتھ ملک الموت بھی ہیں اور مسکرا رہے ہیں، حضرت سلیمان سلیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے اس بات پر تعجب ہے کہ مجھے اس بندہ کی اس گھڑی میں ''ہند'' (ہندوستان) میں روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور میں اسے آپ کے پاس دیکھ رہا ہوں، روایت ہے کہ اس وقت ''ہوا'' اسے اٹھا کر ''ہند'' لے گئی اور وہاں اس کی روح قبض کر لی گئی۔

دو چیز آدمی را کشند زور و زور یکے آب و دانہ دیگر خاکِ گور

دو چیز آدمی را ستاند بزور یکے آب دانہ یکے خاکِ گور

سفر کا خرچہ حلال اور پاکیزہ ہو، سفر کے دوران گفتگو کا انداز شیریں اور میٹھا ہو، آپس کا برتاؤ اچھا ہو، اور لوگوں سے اخلاق کے ساتھ سلوک ہو، کھانے پینے میں وسعت کے مطابق اپنے ہم سفروں کے ساتھ شریک ہو، جہاں تک ممکن ہو ساتھیوں کی معاونت اور مدد کرے۔

سفر میں دوست واحباب کے ساتھ تفریح اور خوش طبعی کی کچھ جھلکیاں بھی ہوں جن سے ذہنی رنج و تکلیف اور جسمانی تھکاوٹ اور وطن سے دوری کا احساس کچھ کم ہو جائے، لیکن ایسی تفریح اور مذاق نہ کرے جس سے متانت اور سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نکل جائے، اور فحش گوئی سے بھی بچے اس سے پریشانی ہوتی ہے۔

ساتھی کا انتخاب

سفر ایسے لوگوں کے ساتھ کرنا چاہئے جو تقوی وطہارت، اچھے افکار اور اچھے خیالات کے حامل ہوں، اور ذکر وفکر، طاعت وعبادت میں معاون ہوں۔

نبی کریم ﷺ نیا حتیاط کی بنا پر تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، حدیث پاک میں ہے:

لو یعلم النّاس ما فی الوحدة ماأعلم ، ما سار راکب بلیل وحده.

[بخاری: (۱/۴۲۱)]

ترجمہ: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنے میں کیا نقصان ہے، تو کوئی بھی رات کو تنہا سفر نہ کرے۔

امیر کا انتخاب

جب سفر میں چند احباب ہوں۔ تو کسی کو امیر منتخب کر لینا چاہئے تا کہ راستہ کی تعیین میں سہولت ہو، اگر مشورے میں مختلف باتیں سامنے آئیں تو وہ امیر اطمینان کے قابل کوئی حل تلاش کر سکے، اور ساتھیوں کو اختلاف سے بچا سکے، لہٰذا امیر بھی ایسے آدمی کو بنانا چاہئے جو دور اندیش، حالات و مکان سے واقف ہو، نرم مزاج، اور ایثار پسند ہو، اور ساتھیوں کے مناسب مشورے کو قبول کرنے کا حوصلہ اپنے اندر رکھتا ہو۔

سفر میں چار ساتھی ہوں

سفر کرتے ہوئے کم سے کم چار ساتھی ہونا بہتر ہے، اور اس کی حکمت یہ ہے کہ سفر میں دو کام بہت اہم ہیں: ❶: سامان کی حفاظت۔ ❷: کھانے پینے کی چیزوں اور ضروری سامان کی خریداری۔

اگر ساتھی تین ہوں گے تو دو سامان کی حفاظت میں ہوں گے اور اگر ایک خریدنے جائے گا تو اس کو تنہا جانے پر اجنبیت اور وحشت محسوس ہوگی اور اگر چار ساتھی ہوں گے تو دو دو ساتھی ایک ایک کام انجام دیں گے اکیلے ہونے کی وحشت نہیں ہوگی۔

سامان

سفر میں سامان جتنا کم ہو بہتر ہے، تاہم ضروری اشیاء ضرور ساتھ رکھے، ورنہ دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نبی کریم ﷺ سفر میں خاص طور پر پانچ چیزیں ساتھ رکھتے تھے، اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: ❶: مسواک۔ ❷: سرمہ دانی۔ ❸: کنگھی۔ ❹: قینچی۔ ❺: اور آئینہ۔

موجودہ زمانے میں ان چیزوں کے ساتھ ٹیشو پیپر بھی ضرور رکھ لینا چاہئے۔

سفر کی دعائیں

سفر کے دوران مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے، اس سے خیر و عافیت بھی ہوتی ہے، راحت وسکون بھی حاصل ہوتا ہے اور مال و دولت کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔ اور وہ دعائیں یہ ہیں:

۱ :بِسْمِ اللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

ترجمہ: اللہ کے نام سے سفر کا آغاز کرتا ہوں، اللہ کا سہارا لیتا ہوں، اس پر بھروسہ کرتا ہوں، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

۲ .اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرے سفر کا ساتھی ہے، اور تو ہی میری غیر موجودگی میں گھر والوں، میری اولاد اور میرے مال کا محافظ ہے۔

۳. اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں سفر کی پریشانی سے، اور ایسے منظر سے جو غم انگیز ہو اور اس بات سے کہ جب میں اپنے گھر والوں، اولاد اور مال کے پاس آؤں تو بری حالت میں آؤں۔

۴. اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى.

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقوی کی توفیق مانگتا ہوں اور ایسے عمل کی جس سے تو راضی ہو۔

۵. اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان بنا دیجئے اور اس کی مسافت کو ہمارے لئے لپیٹ دیجئے۔

رخصت ہوتے وقت

سفر کی ابتداء میں اقرباء، رشتہ دار، دوست احباب، والدین، اور متعلقین سے مسکراتے ہوئے، خوش روئی کے ساتھ عذر و تقصیر اور معافی تلافی کر کے رخصت ہو، اور یہ دعا پڑھے:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

ترجمہ: میں تمہارے دین وامانت اور انجام عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

سفر کس دن کرنا چاہئے

☆ ہر روز سفر کرنا جائز ہے البتہ نبی کریم ﷺ اکثر و بیشتر جمعرات کو سفر کیا کرتے تھے اور پیر کے دن بھی آپ نے سفر کرنے کو پسند فرمایا ہے، لہٰذا اگر کوئی دشواری نہ ہو تو ان ایام میں سفر کرنا بہتر ہے۔

☆ اگر جمعہ کے دن سفر پر جانے کی ضرورت ہو تو زوال سے پہلے نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ زوال کے بعد جمعہ سے پہلے سفر میں جانا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ مقیم ہونے کی حالت میں جمعہ کی نماز میں شرکت کرنا واجب ہے۔

☆ صبح کے وقت سفر کا آغاز کرنا نہایت ہی مناسب ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے سفر کی ابتداء کرنی چاہئے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آقا ﷺ کی دعا نقل فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا . [مشكوة : (۲/۳۳۹)]

ترجمہ: اے اللہ! میری امت کے لئے صبح سویرے چلنے میں برکت عطا فرما۔

روانگی سے پہلے نفل پڑھنا

سفر پر روانگی سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا بہتر ہے، یہ خیر و برکت اور رحمت کا باعث ہے۔ (کنز العمال: ۳/۳۸)

سفر کے دوران یہ سورتیں پڑھا کرے

سفر کے دوران گاہے گاہے سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو خیر و برکت اور خوشحالی اور فراغت کا ذریعہ بنادیں گے۔ (حصن حصین: ص: ۱۷۷)

اگر سفر کے دوران ڈر و خوف ہو تو سورۂ قریش پڑھنی چاہئے۔

یاد رہے کہ ہر خوف و ہراس اور مصیبت و نقصان کے وقت یہ سورت (اللہ کے حکم سے) نجات دلاتی ہے۔

قیام کے وقت یہ دعا پڑھے

سفر کے دوران مسافر جب کہیں اقامت کرے، خواہ ہوٹل میں ہو یا مسافر خانے میں یا کہیں بھی تو یہ دعائیں پڑھ لیا کرے، تاکہ دل و دماغ میں اطمینان اور سکون رہے، اور خطرات وغیرہ سے محفوظ رہے، وہ دعا یہ ہے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .

(کنز العمال علی المسند : ۳۷/۳)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

سفر کی حالت میں زندگی کا نظام بدل جاتا ہے، اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سفر چین و سکون، راحت و اطمینان سے خالی ہے، اسی بنا پر نبی کریم ﷺ نے حدیث میں اس کو عذاب کے ایک ٹکڑے سے تعبیر کیا ہے، اسی وجہ سے شریعت نے اس میں خاص رعایت رکھی ہے، یہاں تک کہ چار رکعات والی فرض نماز کو دو رکعت کر دیا ہے۔

سفر میں معمول کے مطابق راحت اور آرام کے ساتھ سونا میسر نہیں ہوتا، اور کھانے پینے کا معمول کے مطابق انتظام نہیں ہوتا، اور قلب جو اطمینان وطن میں محسوس کرتا ہے وہ سفر میں

میسر نہیں ہوتا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم طعامه و شرابه ونومه، فإذا قضى أحدكم نهمته من وجهه فليعجل للرجوع إلى أهله .

(كنز العمال على المسند : ۳۸/۳)

ترجمہ: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، کیونکہ تمہارے کھانے پینے اور سونے میں خلل انداز ہوتا ہے، لہٰذا ضرورت پوری ہونے کے بعد اپنے گھر جلد لوٹ جایا کرو۔

واپسی

واپسی میں پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے، اور خیر و عافیت کے ساتھ واپسی پر اللہ کا شکر ادا کرے، پھر اس کے بعد گھر آئے۔

سفر کے بارے میں یہ مختصر ہدایات ہیں اگر سفر سے پہلے مطالعہ کر کے ان کے مطابق عمل کیا جائے گا تو یقیناً فائدہ ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد انعام الحق قاسمی
دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامیه
علامه بنوری ٹاؤن کراچی
۲۶ / ۲ / ۱۴۳۶ ھ
۱۹ / ۱۲ / ۲۰۱۴ م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آ

آبادی

''آبادی'' سے مراد مسافر کے شہر یا بستی یا گاؤں کی آبادی ہے۔ دوسرے شہر یا بستی وغیرہ کی آبادی اور مکانات مراد نہیں ہیں۔(۱)

آبادی بڑھ گئی

موجودہ دور میں شہر اتنے وسیع ہو گئے ہیں کہ بہت سی بستیاں اور گاؤں جو پہلے الگ الگ تھے، اب شہر سے متصل ہو کر شہر کا ایک حصہ بن گئے ہیں، مثال کے طور پر دہلی، بمبئی، کراچی، لاہور، ڈھاکہ، چاٹگام وغیرہ، البتہ پورا شہر مختلف محلوں، حلقوں اور کالونیوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کے نام جدا جدا ہوتے ہیں، اب سفر میں جانے والا شخص اپنے محلّہ یا حلقہ کی حدود سے نکل کر مسافر بنے گا یا دہلی، بمبئی، کراچی، لاہور، اور ڈھاکہ، چاٹگام شہر کی حدود سے نکل کر مسافر بنے گا؟ مزید یہ کہ ایک شہر کی آبادی دوسرے شہر سے ملی ہوئی ہے، آبادی کا تسلسل ہے، حالانکہ آبادی کا نام بلکہ تھانہ ضلع اور صوبہ کا نام بھی الگ ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے وطن اصلی یا وطن

---

(۱) (قولہ: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأن بها عمارة موضعها، قال في الإمداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات..... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ماكان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن فإنه في حكم المصر..... بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة..... (شامي: (۲/ ۱۲۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (صـ: ۴۲۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر، في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

اقامت کی آبادی سے باہر جانے پر شرعی مسافر بنتا ہے۔(۱)

اگرچہ دوسری آبادی متصل ہو، کیونکہ وہ دوسری آبادی ہے، دونوں کے نام الگ الگ ہیں، حکومت یا کارپوریشن اور میونسپلٹی نے دونوں آبادیوں کی حدود الگ الگ مقرر کی ہیں اس لیے وہ دونوں دو مستقل آبادی یا شہر شمار ہوں گی، اور شرعی مسافر کا اطلاق اس وقت ہوگا جبکہ اپنی آبادی یا شہر کی حدود سے آگے نکلے گا۔(۲) اور اگر متصل ہونے کی وجہ سے کارپوریشن نے دونوں کو ایک کر دیا تو اب وہ آبادی شہر کا محلّہ ہے اور وہ محلّہ شہر کا جزء ہے، لہذا اب ان دونوں آبادیوں سے نکل جانے پر شرعی مسافر کے احکام جاری ہوں گے۔(۳)

(۱،۲) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطًا ثلاثة أيام في برأ و بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ..... وأشار المصنف إلى أنه لا اعتبار بالفراسخ وهو الصحيح ..... وفي النهاية : الفتوى على اعتبار ثمانية عشر فرسخاً ، وفي المجتبىٰ : فتوى أكثر أئمة خوارزم على خمسة عشر فرسخاً .....الخ (البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها..... صلّى الفرض الرباعي ركعتين..... الخ قال الشامي تحته: قال في النهاية: التقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيّام؛ لأن المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة خصوصاً في أقصر أيام السنة، كذا في المبسوط اهـ. وكذا ما في الفتح من أنه قيل: يقدر بأحد وعشرين فرسخاً، وقيل: بثمانية عشر، وقيل: بخمسة عشر، وكل من قدر منها اعتقد أنه مسيرة ثلاثة أيام اهـ ، أي بناء على اختلاف البلدان..... الخ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۲۲/۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، فالذي يصير المقيم به مسافراً نية مدة السفر والخروج من عمران المصر ، فلا بد من اعتبار ثلاثة أشياء ، أحدها مدة السفر وأقلّها غير مقدر عند أصحاب الظواهر و عند عامة العلماء مقدر ، واختلفوا في التقدير ، قال أصحابنا : مسيرة ثلاثة أيام سير الإبل ، ومشي الأقدام ..... الخ . (بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، صلاة المسافر ، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

فتاوىٰ رحيميه : (۱۸۰/۵ ، ۱۸۱) كتاب الصلوٰة ، باب ما يتعلق بالسفر والمسافر، زیر عنوان: آبادی بڑھ گئی تو مسافر کس جگہ سے بنے گا، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ..... الخ قال ابن عابدين : فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الّذي خرج ، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر ، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً ما لم يجاوزها ..... الخ ◄◄

واضح رہے کہ حکومت یا میونسپلٹی دو جگہوں کو اس وقت ایک جگہ کے حکم میں کرسکتی ہے جب دونوں جگہیں مستقل طور پر الگ الگ نہ ہوں، ورنہ حکومت کو ایک جگہ قرار دینے کا اختیار نہ ہوگا، جیسے مکہ اور منیٰ دونوں مستقل الگ الگ جگہیں ہیں، حکومت ان دونوں کو ایک نہیں کرسکتی۔(۱)

آبادی شہر سے متصل نہ ہو

اگر شہر کے مضافات میں بستی ہے، اور اس بستی سے شہر تک مسلسل عمارات نہیں بلکہ ایک غلوۃ (۱۶ء۱۳۷ میٹر) یا اس سے زائد خلا ہے یا درمیان میں زرعی زمین ہے تو یہ مستقل آبادی شمار ہوگی، ایسی بستی کے مکانات سے نکلنے کے بعد قصر کا حکم شروع ہوجائے گا۔(۲)

◀◀ (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

🗁 الفتاوى الخانية بهامش الهندية: (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۱) أو نوى فيه لكن بموضعين مستقلين كمكة و منى..... الخ (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۲۶/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 البحر الرائق: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

🗁 مراقى مع الطحطاوى: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى.

(۲) وفى الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: أقلّ من غلوة) هو ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 إن كان بينه و بين المصر أقلّ من قدر غلوةٍ ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً، وإن كانت بينهما مزرعة أو كانت المسافة بينه و بين المصر قدر غلوة يعتبر مجاوزة عمران المصر..... وذكر فى المجتبىٰ: أنّ قدر الغلوة ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة وهو الأصحّ. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 وهل يعتبر مجاوزة الفناء إن كان بين المصر و فنائه أقلّ من قدر غلوةٍ ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً، وإن كان بينهما مزرعة أو كانت المسافة بين المصر و فنائه قدر غلوةٍ يعتبر مجاوزة عمران المصر ولا يعتبر فى مجاوزة الفناء، وكذلك إذا كان هٰذا الانفصال بين قريتين أو بين قرية و مصر، وإن كانت القرىٰ متصلة بربض المصر فالمعتبر مجاوزة القرىٰ =

اور اگر بستی شہر سے متصل ہے، خواہ شہر کی نواحی کچی آبادی یا جھونپڑیوں وغیرہ ہی سے ملی ہوئی ہو تو یہ شہر میں داخل ہے، اس صورت میں شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا۔ (۱)

آبادی کی حدود

موجودہ دور میں ہر شہر، قصبہ اور دیہات وغیرہ کی ابتدا اور انتہا کی حدود پر سرکاری بورڈ یعنی شہر یا دیہات کا نام، میل یا کلومیٹر کے پتھر لگے ہوئے ہیں اس سے معلوم ہو جاتا ہے مثلاً فلاں علاقہ کس جگہ سے شروع ہوا ہے اور کہاں جا کر ختم ہو رہا ہے۔

آبادی کے اتصال کا معیار

فقہائے کرام کی عبارات میں آبادی کے اتصال کا کوئی معیار نظر سے نہیں گذرا بظاہر اس کا مدار ظاہری رؤیت پر ہے، یعنی دیکھنے میں اتصال نظر آئے تو اتصال ہے اور اگر درمیان میں زرعی زمین یا غلوۃ (۱۶، ۱۳۷ میٹر) کی مقدار فاصلہ ہے تو الگ ہے۔ (۲)

= هو الصحيح . وإن كانت القرية متصلة بفناء المصر لا بربض المصر يعتبر مجاوزة الفناء ولا يعتبر مجاوزة القرية . (الفتاوى الخانية بهامش الهندية : (۱/ ۱۶۴ ، ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

(۱) انظر الى الحاشية رقم: ۲ ، فى الصفحة السابقة.

(۲ ، ۵) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته)..... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن، فإنّه فى حكم المصر، وكذا القرى المتصلة بالربض فى الصحيح، بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة فى جميع السنة أو بعضها، ولا يعتبر سكنى الحفظة والأكرة اتفاقاً امداد.

وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدّوابّ ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، إن انفصل بغلوةٍ أو مزرعة فلا، كما يأتى ، بخلاف الجمعة، فتصحّ إقامتها فى الفناء ولو منفصلاً بمزارع؛ لأن الجمعة من مصالح البلد بخلاف السفر، كما حقّقه الشرنبلالى فى رسالته، وسيأتى فى بابها ، والقرية المتصلة بالفناء دون الربض لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح..... الخ قال فى الدّر: وفى الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوةٍ وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا . قال ابن عابدين رحمه اللّٰه: =

جمعہ کے مسائل میں فنائے شہر شہر کے حکم میں ہے لیکن قصر کے مسائل میں زرعی زمین اور غلوۃ کی مقدار فنائے شہر کے حکم میں نہیں ہے (۱) البتہ مذکورہ فاصلہ کے باوجود اگر عرف عام میں دو مقام ایک ہی شہر کے دو حصے سمجھے جاتے ہیں تو ایک شہر کے حکم میں ہوں گے۔ (۲)

مزید ''ملی ہوئی آبادی کا معیار'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

آبادی متصل ہے

اگر دو گاؤں یا آبادی دیکھنے میں متصل معلوم ہوتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان کھیتی یا ایک غلوۃ (۱۶، ۱۳۷ میٹر) کے بقدر یا اس سے زائد خلا ہے، تو یہ دونوں مستقل آبادی شمار ہوں گی لہذا صرف اپنی آبادی سے نکلنے پر قصر کرے چاہے قریبی آبادی میں ہی کیوں نہ ہو، اور اگر دونوں اس طرح متصل ہوں کہ درمیان میں کھیتی یا ایک غلوۃ کی مقدار فاصلہ نہیں، یا فاصلہ تو ہے لیکن عرف میں دونوں مقام ایک ہی شہر کے دو حصے سمجھے جاتے ہیں تو دونوں ایک ہی شہر کے حکم میں ہوں گے۔ (۳)

مزید ''متصل آبادی'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔ (۲/۱۱۲)

=(قولہ : أقلّ من غلوۃ) ھی ثلاثمائة ذراع إلی أربعمائة ، ھو الأصحّ . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۱۲۱ ، ۱۲۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید)

احسن الفتاوی: (۴/۷۳) کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، عنوان: جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے، ط: سعید)

الفتاوی الخانیة علی ھامش الھندیة : (۱/۱۶۴ ، ۱۶۵) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط :سعید .

''غلوۃ'' کی مقدار قدیم کتب میں شرعی گز کے اعتبار سے درج ہے جیسا کہ ردالمحتار اور البحر الرائق کے حوالے سے گزشتہ صفحہ میں گزرا ہے، موجودہ میٹر کے اعتبار سے اس کی مقدار (۱۶ء۱۳۷) میٹر ہے۔ دیکھیے: احسن الفتاوی: (۴/ ۷۲، ۷۳) کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، زیر عنوان: حدود شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا نیز جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے۔

(۱ ، ۲ ، ۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲ ، عیی الصفحة: ۴۶ . (قولہ: من خرج من عمارة موضع)

آبادی میں داخل ہونے کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرِ اَھْلِھَا وَخَیْرِ مَافِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا" (۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس بستی کی، اس کے رہنے والے اور اس کی چیزوں کی بھلائی چاہتا ہوں اور تینوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

آخری دن مسافر واپس آیا

''قربانی کے آخری دن واپس آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۰)

آرام دہ سفر میں قصر

آرام دہ شرعی سفر میں بھی قصر کرنا واجب ہے، پوری نماز پڑھنا درست نہیں۔ (۲)

---

(۱) وروی النسائی أنہ علیہ السلام لم یر قریۃ یرید دخولھا إلّا قال حین یراھا: اللّٰھم ربّ السمٰوات السبع وما أظللن و ربّ الأرضین السبع وما أقللن وربّ الشیاطین و ماأضللن، وربّ الرّیاح وما ذرین فإنّا نسئلک خیر ھٰذہ القریۃ وخیر أھلھا وخیر ما فیھا ونعوذبک من شرھا و شر أھلھا و شر ما فیھا..... (فتح القدیر: (۳/۹۷) کتاب الحج، المسائل المنثورۃ، قبیل کتاب النکاح، ط: رشیدیہ)

عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا قالت: کان رسول اللّٰہ ﷺ إذا أشرف علی ارض یرید دخولھا، قال: اللّٰھم إنّی أسئلک من خیر ھٰذہ الأرض وخیر ما جمعت فیھا، وأعوذبک من شرّھا و شرّ ما جمعت فیھا، اللّٰھم ارزقنا حماھا، وأعذنا من وباھا، وحبّبنا إلی أھلھا، وحبّب صالحی أھلھا إلینا. (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنّی: (ص: ۲۴۸)، باب ما یقول إذا أشرف علی مدینۃ، ط: مکتبۃ المؤید ریاض)

الأذکار للنووی: (ص: ۲۰۲) باب ما یقولہ إذا رأی قریۃ یدیر دخولھا أو لایرید، ط: مصطفی البابی الحلبی و أولادہ بمصر ۱۹۹۵ء.

اللّٰھم بارک لنا فیھا (ثلاث مرّات) اللّٰھمّ ارزقنا جناھا و حبّبنا إلیٰ أھلھا وحبّب صالحی أھلھا إلینا. (حصن حصین (ص: ۱۲۸) ط: نجم العلوم لکھنؤ.

(۲) أن العلّۃ فی الحقیقۃ ھی المشقۃ م وأقیم السفر مقامھا، ولکن لا تثبت علیتھا إلاّ بشرط ابتداء و شرط بقاء ..... الخ. (رد المحتار علی الدر المختار: (۲/۱۲۵)، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: سعید)

آرام کی کیفیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور یہ تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے اور رات کے وقت کسی جگہ ٹھہرتے اور رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا تو داہنی کروٹ پر لیٹ کر آرام فرماتے جیسا کہ سفر کے علاوہ اقامت کی حالت میں بھی داہنی کروٹ پر لیٹنے کی عادت تھی، اور اگر ایسے وقت ٹھہرتے کہ رات کا تقریباً پورا حصہ گذر چکا ہوتا اور صبح ہونے والی ہوتی تو اس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح لیٹنے کے بجائے دست مبارک کو کھڑا کر لیتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر آرام فرماتے، ایسا اس وجہ سے کیا کرتے تھے تاکہ غفلت کی نیند نہ آجائے اور فجر کی نماز قضا نہ ہو جائے، اگر چہ داہنی کروٹ پر سونے کی صورت میں بھی غفلت کی نیند طاری نہ ہوتی۔(۱)

آیت سجدہ

اگر مسافر چلتی ہوئی سواری پر بیٹھ کر ایک ہی آیت بار بار پڑھے تو اس کی چند صورتیں ہوں گی۔

اگر کسی جانور پر نماز کی حالت میں آیت سجدہ بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا۔(۲)

---

(۱) عن أبي قتادة قال : كان رسول الله ﷺ إذا كان في سفر فعرّص بليل اضطجع على يمينه وإذا عرّس قبيل الصّبح نصب ذراعه و وضع رأسه على كفّه . رواه مسلم . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط: قديمي)

..... (اضطجع على يمينه) أي ليستريح بدنه (وإذا عرّس قبيل الصبح) أي وقت قرب طلوعه (نصب ذراعه) أي اليمين (و وضع رأسه على كفه) لئلاّ يغلب عليه النوم . (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : (۷ / ۳۳۸) ، كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط: مكتبه امداديه ملتان)

(۲) ولو كرّرها راكباً يتكرّر إن لم يكن في الصلاة..... ولو في الصلاة لا يتكرّر ؛ لأنّ حرمة الصلاة تجعل الأمكنة كمكانٍ واحدٍ ، ولولا ذلك لما صحّت صلاته ؛ لأن اختلاف المكان يمنع صحة الصلاة. (غنية المستملي شرح منية المصلّي، المعروف بـ"حلبي كبير": (ص: ۵۰۳)، فصل: أمّا سجدة التلاوة ، ط: سهيل اكيڈمي) =

اور اگر نماز کی حالت میں نہ ہو بلکہ یوں ہی بیٹھ کر بار بار پڑھتا رہا اور جانور چل رہا ہو تو اس سے متعدد سجدۂ تلاوت واجب ہوں گے یعنی جتنی دفعہ آیت سجدہ پڑھے گا اتنی ہی دفعہ سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱) اور خشکی کی سواری ٹرین، بس، کار، ٹیکسی، کشتی یا پانی کا جہاز یا ہوائی جہاز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتا رہا تو بہر صورت ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔(۲)

الف

اپنے کو مسافر سمجھ

''دنیا کو اصل وطن نہ سمجھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۶)

اتصال آبادی کا معیار

''آبادی کے اتصال کا معیار'' ''ملی ہوئی آبادی کا معیار'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۶۰)

اتفاقیہ قیام

اگر کسی مسافر نے شرعی مسافت طے کرنے کے بعد پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی

= البحر الرائق : (۲/ ۱۲۵) ، کتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعید .

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۱۷)، کتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعید.

(۱) ولو کرّرها راکباً یتکرّر..... لأن سیر الدّابّة یضاف إلی راکبها. (غنیة المستملی شرح منیة المصلی المعروف بـ"حلبی کبیر": (ص: ۵۰۳)، فصل فی سجدة التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۵) ، کتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعید)

الدرالمختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۱۷) ، کتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعید.

(۲) والسفینة کالبیت ؛ لأن جریانها غیر مضاف إلی الراکب ، بخلاف الدابّة . (غنیة المستملی شرح منیة المصلّی المعروف بـ" حلبی کبیر " : (ص: ۵۰۴) ، فصل فی سجدة التلاوة ، ط: سهیل اکیڈمی)

و سیر السفینة لایقطع المجلس بخلاف سیر الدابّة إذا لم یکن راکبها فی الصلاة. (الفتاوی الهندیة : (۱/ ۱۳۴) کتاب الصلاة ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة ، ط: رشیدیه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۱۶) کتاب الصلاة ، باب سجود التلاوة ، ط: سعید .

نیت کی یا ٹھہرنے کی نیت کے بغیر ہی ٹھہر گیا تو اس کو بدستور مسافر ہی قرار دیا جائے گا اور اس پر قصر ہی واجب رہے گا اگر چہ اسی حال میں کافی لمبا عرصہ گذر جائے۔(۱)

البتہ اگر مثلاً قافلہ کے آنے کا انتظار ہے اور یہ معلوم ہے کہ پندرہ یوم سے پہلے نہیں آئے گا یا اگلے شہر میں کرفیو نافذ ہونے کی وجہ سے راستہ بند ہے اور پندرہ دن سے پہلے سفر میں جانا ممکن نہیں ہوگا تو ایسے شخص کو اقامت کی نیت کرنے والا تصور کیا جائے گا اور اس حالت میں اس کو پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔(۲)

کسی جگہ پر قصد اور ارادے کے بغیر پندرہ دن سے زیادہ بھی قیام کی صورت میں مسافر نماز قصر کرتا رہے گا۔(۳)

---

(۱) قصر الفرض الرباعی ..... حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قریة ..... وقصر إن نوی أقلّ منها أو لم ینو و بقی سنین . (البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ـ ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

🗁 الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید.

🗁 الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(۲) لو دخل الحاجّ الشام وعلم أنّه لایخرج إلاّ مع القافلة فی نصف شوّال أتمّ ؛ لأنه کناوی الإقامة ..... (أو دخل بلدة ولم ینوها بل ترقب السفر ولو بقی سنین) إلاّ أن یعلم تأخر القافلة نصف شهر کما مرّ . قال ابن عابدین الشامی رحمه اللّٰه تحته : (قوله : لو دخل الحاجّ) أی فی أوّل شوّال أو قبله ، ح . والمراد بالحاجّ الرجل القاصد الحج (قوله : وعلم الخ) أی علم أن القافلة إنّما تخرج بعد خمسة عشر یوماً وعزم ألاّ یخرج إلّا معهم . بحر عن المحیط . وإنّما کان ذٰلک نیة للإقامة حکماً لا حقیقةً ؛ لأنّه نوی الخروج بعد خمسة عشر یوماً ، وهی متضمنةٌ نیة الإقامة تلک المدّة ..... (قوله : کما مرّ) أی فی مسألة دخول الحاج الشام . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۲۵ ، ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

🗁 البحر الرائق (۲/ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

🗁 الحجّاج إذا وصلوا بغداد ولم ینووا الإقامة وعزموا أن لا یخرجوا إلّا مع القافلة ویعلمون أن بین هٰذا الوقت وبین خروج القافلة خمسة عشر یوماً فصاعداً یتمّون أربعاً . (الفتاوی الهندیة : (۱/ ۱۳۹ ، ۱۴۰) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

(۳) (وقصر إن نوی أقلّ منها أو لم ینو و بقی سنین) أی أقلّ من نصف شهر . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

🗁 الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید)

🗁 الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

اگر سفر سے واپس جانا اتفاقی طور پر ملتوی ہو گیا، پندرہ دن ٹھہرنے کا قصد پھر بھی نہیں کیا ہمیشہ واپس جانے کا ارادہ رہتا ہے اور کوئی وجہ پیش آجاتی ہے جانہیں پاتا تو قصر ہی کرتا رہے گا خواہ کتنے ہی دن اور مہینے گزر جائیں۔(۱)

اٹھائیس روزے ہوئے

رمضان المبارک میں عرب ممالک کا سفر کرنے کی صورت میں مسافر کے اٹھائیس روزے ہوتے ہیں، اور عرب ممالک میں وہاں کے حساب سے تیس روزے پورے ہو کر یا ۲۹ رمضان کو چاند نظر آنے کی وجہ سے عید کا دن ہوتا ہے، تو ایسے مسافر کے لئے وہاں کے عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲) ہاں ان کے حساب سے عید منالے اور جو روزہ رہ گیا ہے وہ بعد میں قضا کی نیت سے رکھ لے۔(۳)

---

(۱) لو دخل بلداً ولم ينوى أنّه يقيم خمسة عشر يوماً وإنّما يقول غداً أخرج أو بعد غدٍ أخرج حتى بقي على ذٰلك سنين قصر. (البحر الرائق: (۲ / ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱ / ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(دخل بلدة ولم ينوها) أي مدة الإقامة، قال الشامي: وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما في البحر؛ لأن حالته تنافي عزيمته. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲ / ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۲) وهو أقسام ثمانية: فرض ..... والمكروه تحريماً كالعيدين. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲ / ۳۷۵) كتاب الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲ / ۲۵۷) كتاب الصوم، ط: رشيديه.

مراقي الفلاح مع الطحطاوي؛ (ص: ۶۴۰) كتاب الصوم، فصل في صفة الصوم و تقسيمه، ط: قديمي.

عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اور جو شخص جس علاقہ میں ہوگا وہیں کے چاند کے اعتبار سے اس کا عید کا دن ہوگا۔

(۳) عن عبدالله بن عمر أنّ رسول الله ﷺ قال: الشهر تسع و عشرون ليلةً فلا تصوموا حتى تروه فإن غمّ عليكم فأكملوا العدة ثلثين. عن جبلة بن سحيم قال: سمعت ابن عمر يقول: قال النّبي ﷺ: الشهر هٰكذا و هٰكذا و خنس الإبهام في الثالثة. (صحيح البخاري: (۱ / ۲۵۶)، كتاب الصوم باب قول النّبي ﷺ: إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا، ط: قديمي)

جامع الترمذي: (۱ / ۱۴۸) أبواب الصوم، باب ماجاء أن الصوم لرؤية الهلال والإفطار له، و باب ماجاء أن الشهر يكون تسعا و عشرين، ط: سعيد. =

اذان

مسافر جب سفر میں نماز پڑھے تو اذان واقامت کہے اگر چہ تنہا ہو۔(۱) اذان کی برکت سے فرشتے آکر اس میں شریک ہو جائیں گے۔(۲) اذان اور اقامت دونوں ترک کرنا مکروہ ہے البتہ صرف اقامت پر اکتفا کرنا جائز ہے۔(۳)

= وإذا ثبت الهلال فی بلدة و مطلع قطرها لزم سائر النّاس فی ظاهر المذهب ..... فيلزم قضاء يوم على أهل بلدة صاموا تسعة و عشرين يوماً ..... (مراقی الفلاح : (ص: ٦٥٦) ، كتاب الصوم ، فصل : فيما يثبت به الهلال ، ط: قديمی)

الهندية : (١٩٩/١) كتاب الصوم ، الباب الثانی فی رؤية الهلال ، ط: رشيديه .

(۱،۲) (وكره تركهما للمسافر) أی ترک الأذان والإقامة لما رواه البخاری و مسلم عن مالک بن الحويرث أتيت رسول الله ﷺ أنا و صاحب لی فلماأردنا الإنتقال من عنده قال لنا : إذا حضرت الصلاة فأذنا وأقيما وليؤمكما أكبركما ، وإذا كان هذا الخطاب لهما ولاحاجة لهما مترافقين إلى استحضار أحد علم أن المنفرد أيضاً يسنّ له ذلک . وقد ورد فی خصوص المنفرد أحاديث فی أبی داؤد والنسائی يعجب ربّک من راعی غنم فی رأس شظية يؤذن بالصلاة ويصلّی، فيقول الله عزّ وجلّ : انظروا إلى عبدی هذا يؤذن للصلاة ويقيم للصلاة يخاف منی قد غفرت لعبدی وأدخلته الجنّة . وعن سلمان الفارسی قال : قال رسول الله ﷺ إذا كان الرجل بأرض فی فحانت الصلاة فليتوضّأ فإن لم يجد ماءً فليتيمم ، فإن أقام صلّى معه ملكان ، وإن أذّن و أقام صلّى خلفه من جنود الله مالايرى طرفاه . رواه عبد الرزاق ..... وندبالهما أی الأذان والإقامة للمسافر .(البحر الرائق : (٢٦٥/١) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعيد)

الدر المختار مع رد المحتار : (٣٩٤/١) كتاب الصلاة ، باب الأذان . ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (١٥٣/١) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية : (٥٣/١ ، ٥٤) كتاب الصلاة ، الباب الثانی فی الأذان ، الفصل الأول فی صفته و أحوال المؤذن ، ط : رشيديه.

(۳) ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده ، هكذا فی المبسوط ولو ترک الإقامة أجزأه ولكنه يكره ..... الخ . (الفتاوى الهندية : (٥٤/١) كتاب الصلاة ، الباب الثانی فی الأذان ، الفصل الأول فی صفته و أحوال المؤذن ، ط: رشيديه)

قيد بتركهما ؛ لأنه لو ترک الأذان وأتیٰ بالإقامة لايكره لأثر علیّ رضی الله عنه ولو عكس يكره . (البحر الرائق : (٢٦٥/١) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعيد)

فإن صلوا بجماعة وأقاموا وتركوا الأذان أجزأهم ولايكره، ويكره لهم ترک الإقامة..... =

اگر سفر میں سب لوگوں کی نماز قضا ہوگئی تو اذان اور اقامت کہہ کر اس کو جماعت سے ادا کریں۔

اور اگر ایک سے زائد نمازیں قضاء ہوئیں تو پہلی نماز کے لئے اذان دیں اور باقی نمازوں میں صرف اقامت کہیں۔(۱)

سفر میں اگر تمام ساتھی موجود ہیں تو اذان کہنا مستحب ہے، اور اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے سفر میں تنہا نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

= وأصله ما روى عن عليّ رضى الله عنه أنه قال: المسافر بالخيار إن شاء أذّن و أقام و إن شاء أقام ولم يؤذن..... الخ. (بدائع الصنائع: (۱۵۳/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط سعيد)

الدر المختار مع رد المحتار : (۳۹۴/۱) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط :سعيد .

(۱) يسن فى قضاء الفوات الأذان للأولىٰ فقط ، بخلاف الإقامة فإنّها تسنّ لكل فائتة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۳۲۴/۱) الأذان لقضاء الفوات، ط: دار إحياء التراث العربى بيروت)

وإن كانت عليه فوائت كثيرة و أراد قضائها فى مجلس واحد أذن للأولىٰ منها و يخير فى باقيها. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۳۱۹/۱) الأذان للصلوٰة الفائتة، ط: دار إحياء التراث العربى) بيروت.

(۲) لنا ما روى أبو قتادة الأنصارى رضى الله عنه فى حديث ليلة التعريس فقال : ..... أمر بلالاً بأن يؤذّن فأذّن وصلينا ركعتين ثم أقام فصلينا صلاة الفجر .....، ولأن القضاء على حسب الأداء وقد فاتتهم الصلاة بأذان و إقامة ، فتقضى كذلك ..... الخ . (بدائع الصنائع : (۱۵۴/۱) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان محل وجوب الأذان ، ط: سعيد)

(قوله: ويؤذن للفائتة و يقيم)؛ لأن الأذان سنة للصلاة لاللوقت فإذا فاتته الصلاةصلاة تقضى بأذان و إقامة لحديث أبى داؤد و وغيره أنّه ﷺ أمر بلالاً بالأذان والإقامة حين ناموا عن الصبح وصلّوها بعد ارتفاع الشمس وهو الصحيح فى مذهب الشافعى..... وذكر الشارح أن الضابط عندنا أن كل فرض أداء كان أو قضاء يؤذن له ويقام سواء أدى منفرداً أو بجماعة إلّا الظهر يوم الجمعة فى المصر..... الخ (البحر الرائق: (۲۶۱/۱، ۲۶۲) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط سعيد)

الفتاوى الهندية : (۵۵/۱) كتاب الصلاة ، الباب الثانى فى الأذان ، الفصل الأول فى صفته و أحوال المؤذن ، ط :رشيديه .

و ندب الأذان والإقامة للمسافر ..... ولو ترك الإقامة أجزأه ولكنه يكره . (الفتاوى الهندية : (۵۳/۱ ، ۵۴) كتاب الصلاة ، الباب الثانى فى الأذان ، الفصل الأول فى صفته و أحوال المؤذن ، ط: رشيديه) =

ریل کے ڈبہ میں چونکہ سب لوگ ایک ہی جگہ پر ہوتے ہیں اس لئے اس میں جماعت کے ساتھ نماز ہو یا تنہا دونوں صورتوں میں اذان دینا مستحب ہے، اور اقامت کہنا سنت موکدہ ہے۔(۱) چلتی ریل میں ایک ڈبہ کے مسافروں کا دوسرے ڈبہ والوں سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہر ڈبہ میں اذان اور اقامت الگ الگ دی جائے اگرچہ دوسرے ڈبہ سے اذان اور اقامت کی آواز پہنچ چکی ہو۔(۲)

= الدر المختار مع رد المحتار : (۱/ ۳۹۴) کتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۱/ ۲۶۵) کتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعید .

بدائع الصنائع: (۱/ ۱۵۳) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا بیان محلّ وجوب الأذان، ط: سعید.

(۱) وهو سنة مؤكّدة للفرائض الخمسة في وقتها ولو قضاءً ..... الخ . قال الشامي: (قوله: للفرائض الخمس الخ) دخلت الجمعة، بحر، وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة. قال في مواهب الرحمٰن، و نور الإيضاح: ولو منفرداً أداءً أو قضاءً ، سفراً أو حضراً. اهـ . (الدر مع الرد: (۱/ ۳۸۴) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، وفيه : والإقامة كالأذان فيما مرّ . قال الشامي: (قوله : فيما مرّ) قيّد به لئلا يرد عليه أن ترك الإقامة يكره للمسافر دون الأذان. (الدر مع الرد: (۱/ ۳۸۸)، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد)

وندب الأذان والإقامة للمسافر..... ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده ، هكذا في المبسوط، ولو ترك الإقامة أجزأه ولكنّه يكره. هكذا في شرح الطحاوي. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۵۳، ۵۴) كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن، ط: رشيديه)

وأمّا المسافرون فالأفضل لهم أن يؤذّنوا و يقيموا..... فإن صلّوا بجماعةٍ وأقاموا و تركوا الأذان أجزأهم ولا يكره، ويكره لهم ترك الإقامة، بخلاف أهل المصر إذا تركوا الأذان وأقاموا أنه يكره لهم ذٰلك؛ لأن السفر سبب الرخصة، وقد أثر في سقوط شطر فجاز أن يؤثر في سقوط أحد الأذانين، إلّا أن الإقامة آكد ثبوتاً من الأذان، فيسقط شطر الأذان دون الإقامة. (بدائع الصنائع: (۱/ ۱۵۳) كتاب الصلاة، (الأذان) فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد)

احسن الفتاوی:(۲/ ۲۹۳، ۲۹۴) کتاب الصلاۃ، باب الأذان والإقامۃ، زیرعنوان: ریل گاڑی میں اذان کہنا، ط: سعید.

(۲) الحنفية ـــ قالوا : الأذان سنة مؤكدة على الكفاية لأهل الحي الواحد ، وهي كالواجب في لحوق الإثم لتاركها ، وإنّما يسنّ في الصلوات الخمس المفروضة في السفر والحضر للمنفرد والجماعة أداء و قضاءً ، الخ (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۳۱۳) حكم الأذان ، رقم الحاشية (۱) ، ط: دار إحياء التراث العربي)

احسن الفتاوی:(۲/ ۲۹۳، ۲۹۴) کتاب الصلاۃ، باب الأذان والإقامۃ، زیرعنوان: ریل گاڑی میں اذان کہنا، ط: سعید۔

اذان بیٹھ کر دینا

اگر سفر کی حالت میں سواری پر بیٹھ کر اذان دی ہے تو اذان صحیح ہو جائے گی خواہ سواری قبلہ رو ہو یا نہ ہو لیکن بیٹھ کر اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۱)

ارادہ بدل گیا

''مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۵۶)

---

(۱) یکره الکلام الیسیر ..... ومنها أن یؤذن قاعداً أو راکباً من غیر عذر آلا المسافر، فلایکره أذانه وهو راکب، ولو بلا عذر. (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة (۱/۳۲۱) الکلام حال الأذان، ط: دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

🗁 ویندب فی الأذان أمور ..... وأن یکون قائماً، إلّا لعذر من مرض و نحوه، وأن یکون مستقبل القبلة الخ، وفی الحاشیة رقم (۱) الحنفیة قالوا: یسن استقبال القبلة حال الأذان، إلّا فی المنارة فإنّه یسن له أن یدور فیها لیسمع النّاس فی کل جهة، وکذا إذا أذن وهو راکب فإنّه لا یسنّ له الاستقبال بخلاف الماشی (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة (۱/۳۱۷) مندوبات الأذان وسننه، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت)

🗁 والمسافر إذا أذّن راکباً لایکره، وینزل للإقامة، کذا فی فتاوی قاضیخان والخلاصة، وإن لم ینزل وأقام أجزأه کذا فی المحیط، ویجوز للمسافر أن یفتتح الأذان علی الدابّة وإن لم یکن وجهه إلی القبلة، کذا فی فتاوی قاضیخان و الخلاصة. (الفتاوی الهندیة: (۱/۵۴) کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأوّل فی صفته وأحوال المؤذن، ط :رشیدیه)

🗁 وأمّا المسافر فلا بأس أن یؤذّن راکباً، لما روی أنّ بلالاً رضی اللّٰه عنه بمأذن فی السفر راکباً ..... وینزل للإقامة، لماروی أنّ بلالاً أذّن وهو راکب، ثمّ نزل و أقام علی الأرض، ولأنّه لو لم ینزل لوقع الفصل بین الإقامة والشروع فی الصلاة بالنزول وأنّه مکروه. (بدائع الصنائع: (۱/۱۵۱)، کتاب الصلاة، (الأذان)، فصل: وأمّا بیان سنن الأذن، ط: رشیدیه)

🗁 والمسافر إذا أذّن راکباً لایکره، وینزل للإقامة، ویجوز للمسافر أن یفتتح الأذان علی الدابّة وإن لم یکن وجهه إلی القبلة. (الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/۷۷) کتاب الصلاة، باب الأذان، مسائل الأذان، ط: رشیدیه)

🗁 البحر الرائق: (۱/۲۶۵، ۲۶۶) کتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعید.

اڑتالیس میل

اڑتالیس میل انگریزی تقریباً سوا ستتر کلومیٹر ہے (یعنی ستتر کلومیٹر، دو سو اڑتالیس میٹر اور دو ملی میٹر ہیں)(۱)

اڑتالیس میل سے کم سفر کا حکم

اگر سفر کی مسافت کم سے کم سوا ستر کلومیٹر ہے تو سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔(۲)

اور اگر سفر اڑتالیس میل یعنی سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو اس دوران روزہ رکھنا لازم ہے، نہ رکھنے کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۳)

---

(۱) اوزان شرعیہ مصنفہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: (ص:۴۹) انگریزی میل اور شرعی میل میں فرق، نیز اسی کتاب کا آخری صفحہ (ص:۶۲) ط: ادارۃ المعارف کراچی.

احسن الفتاوی : (۱۰۵/۴) کتاب الصلاہ ، باب صلاۃ المسافر ، القول الاظہر فی تحقیق مسافر السفر ، ضمیمہ ، ط: سعید .

(۲) " أقل مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيّام ..... " الأحكام الّتي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة و إباحة الفطر ..... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

إذا جاوز المقيم عمران مصره قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها ..... يلزمه قصر الصلاة ويرخص له ترك الصيام . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط :رشيديه)

لمن خاف زيادة المرض الفطر وللمسافر .....الخ . (البحر الرائق : (۲۸۱/۲ ، ۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد)

..... فكان ابن عباس رضي الله عنه يقول : قد صام رسول الله ﷺ وأفطر ، فمن شاء صام و من شاء أفطر ، متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (ص: ۱۷۷) كتاب الصوم ، باب صوم المسافر ، الفصل الأول ، ط: قديمي)

(۳) عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصةٍ =

استقبال

مہمان کی خاطر داری، اور اس کے اکرام میں یہ بھی ہے کہ جب وہ آئے تو گھر کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا جائے، اس میں ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ گھر میں ایک اجنبی کے آنے سے کسی وہم اور وسوسہ کا شکار نہیں ہوں گے۔

مہمان کے استقبال کے لیے گھر کے دروازہ تک جانا قدیم عادت ہے، جس کو ہمیشہ سے تمدن، تہذیب اور شائستگی کا مظہر بھی سمجھا گیا ہے اور انسان کی فطرت سلیمہ کا غماز بھی ہے۔(۱)

استقبال کرنا

اگر مہمان کے آنے کی اطلاع پہلے سے ہو تو اس کا استقبال کرنا یعنی شہر سے باہر یا مکان کے آگے جا کر مہمان سے ملاقات کرنا جائز اور مسنون ہے۔(۲)

= ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله و إن صامه . (جامع الترمذی : (۱/ ۱۵۳ ، ۱۵۴) أبواب الصوم ، باب ما جاء فی الإفطار متعمّداً ، ط: سعيد)

مشكاة المصابيح: (ص: ۱۷۷) كتاب الصوم، باب تنزيه الصوم، الفصل الثانی، ط: قديمی.

سنن أبی داؤد : (۱/ ۳۴۶) كتاب الصوم ، باب التغليظ فيمن أفطر عمداً ، ط: رحمانيه .

(۱) .....

(۲) قال ﷺ : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ، فكل ما يعدّ إكراماً له فهو داخل فی عموم هذا الخبر . (اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين للزبيدی : (۵/ ۲۶۴) كتاب آداب الأكل ، الباب الرابع فی آداب الضيافة ، فصل : يجمع آداباً و مناهی طبيه و شرعية متفرقة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت ، ۱۴۰۹ هـ ـــ ۱۹۸۹ هـ)

عن السائب بن يزيد قال : لما قدم النبیّ ﷺ المدينة من غزوة تبوك تلقّاه النّاس ، فلقيته مع الصبيان على ثنية الوداع . (سنن أبی داؤد : (ص: ۴۷۴) كتاب الجهاد ، باب فی التلقّی ، (رقم الحديث : ۲۷۷۶) ، ط: دار إحياء التراث العربی)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے تو ہم لوگ بچوں کے ساتھ ''ثنیة الوداع'' تک آپ کی ملاقات کے لیے گئے تھے۔(۱)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو آپ کے استقبال کے لیے لے جاتے تھے، جو بچہ سب سے پہلے پہنچتا، اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے سوار کر لیتے تھے۔(۲)

استنجا اور وضو کی حاجت ہو جبکہ پانی ایک کے لیے کافی ہو؟

''پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لیے کافی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۱۲۴)

اسٹیشن

اگر اسٹیشن شہر سے متصل ہے درمیان میں زرعی زمین یا ۱۶ء۱۳۷ میٹر خلا نہیں ہے تو

---

(۱) حدثنا سفيان عن الزهري عن السائب بن يزيد قال : خرجت مع الصبيان إلى ثنية الوداع نتلقى رسول الله ﷺ من غزوة تبوک ، وقال سفيان : مرّة أذكر مقدم النبيّ ﷺ لما قدم النبيّ ﷺ من تبوک . (المسند للإمام أحمد بن حنبل : (۱۲ / ۲۸۶) مسند سائب بن يزيد ، (رقم الحديث : ۱۵۶۶۱) ، ط: دار الحديث ، القاهرة)

سنن أبي داؤد : (ص: ۴۷۴) كتاب الجهاد ، باب في التلقّي ، (رقم الحديث : ۲۷۷۶) ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت .

(۲) عن عبدالله بن جعفر قال : كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر تلقّي بصبيان أهل بيته ، وأنّه قدم من سفر فسبق بي إليه ، فحملني بين يديه ، ثم جيئ بأحد ابني فاطمة ، فأردفه خلفه ، قال : فأدخلنا المدينة ثلثة على الدابّة . رواه مسلم (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۳۹) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأول ، ط: قديمي)

حدثنا عبد الله بن جعفر قال : كان النبيّ ﷺ إذا قدم من سفر استقبل بنا ، فأينا استقبل أوّلاً جعله أمامه فاستقبل بي فحملني أمامه ، ثم استقبل بحسن أو حسين ، فجعله خلفه فدخلنا المدينة وإنّا لكذلك . (سنن أبي داؤد ، (ص: ۴۳۷) كتاب الجهاد ، باب في ركوب ثلاثة على دابّة ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت)

اس میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اسٹیشن پر کھانے پینے کا طریقہ

اگر اسٹیشن پر چیزیں خرید کر یا اپنا ناشتہ وغیرہ نکال کر کسی غریب آدمی کے سامنے کھائے تو تھوڑا بہت اس کو بھی دیدے، گھر میں چند غریبوں کو کھانا کھلانے سے ایسے غریب کو کھلانے کا ثواب زیادہ ہوگا، اگر اتنی گنجائش نہیں یا ہمت اور توفیق نہیں تو ایک طرف کو علیحدہ ہوکر پوشیدہ کھالے، خاص طور پر چھوٹے بچوں کے سامنے اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھے۔(۲)

اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کرلیا

اگر اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کیا ہے، تو جب تک اسلامی حکومت مقبوضہ علاقہ کو اپنا علاقہ تصور نہیں کرے گی تب تک وہ علاقہ دارالحرب کے حکم میں

(۱) وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ و دفن الموتى وإلقاء التراب، فان اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ..... هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانيه على هامش الهندية: (۱/۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

احسن الفتاوی (۴/۳۷) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: جوآبادی شہر سے نہ ہو وہ مستقل ہے، ط: سعید.

ومن خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها من أقصر السنة ..... قصر صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوباً. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۳ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۲۶)، كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الهندية؛ (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) رفیق سفر، تالیف حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ (ص: ۳۴) ریل کے متعلق متفرق مسائل، ط: دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

رہے گا، اور وہاں اسلامی فوج مسافروں کے حکم میں ہونے کی وجہ سے قصر کرے گی۔(۱)

رمضان المبارک کے روزہ کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر روزہ رکھ سکتے ہیں تو رکھ لیں ورنہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی، بعد میں قضا رکھ لیں۔(۲)

تراویح اگر پڑھ سکتے ہیں تو پڑھنا بہتر ہوگا، ورنہ چھوڑنے کی بھی اجازت ہوگی۔(۳)

باقی جمعہ اور عید کی نماز لازم نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) وكذا يصلّي ركعتين عسكر دخل أرض حرب أو حاصر حصناً فيها ، بخلاف من دخلها بأمان فإنّه يتمّ..... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاصر قوم مدينة في دار الحرب أو أهل البغي في دار الإسلام في غير مصر ونووا الإقامة خمسة عشر يوماً قصروا؛ لأنّ حالهم متردّد بين قرار و فرار فلا تصحّ نيّتهم وإن نزلوا في بيوتهم. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدّة من أيّام أخر . (البقرة: ۱۸۴)

الأحكام الّتي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة وإباحة الفطر ..... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط؛ رشيديه)

لمسافر ..... الفطر ..... و قضوا لزومًا ..... الخ . (الدر مع الرد : (۲/۴۲۱ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم وما لا يفسده ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه .

(۳) ويأتي المسافر بالسنن إن كان في حال أمن و قرار وإلاّ بأن كان في خوف و فرار لايأتي بها. (الدر مع الرد : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد) .

وفي التجنيس : والمختار أنّه إن كان حال أمن و قرار يأتي بها ؛ لأنّها شرعت مكمّلات ، والمسافر إليه محتاج ، وإن كان حال خوف لايأتي بها ؛ لأنه ترك بعذرٍ . (البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/ ۱۷۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۴) ثم لوجوبها شرائط في المصلي وهي الحرية ، و الذكورة ، والإقامة ، والصحة ..... حتّى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيدية) =

اور فرائض میں قصر کریں۔(۱)

اشراق

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو اشراق کی نماز پڑھ سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اطراف میں دورہ کا حکم

اگر کسی آدمی کو سرکاری ملازمت یا کسی اور وجہ سے صرف اطراف میں سوا ستتر (77 1/4) کلومیٹر کے اندر یا کم زیادہ دورہ کرنا پڑتا ہے، اور اس دورہ میں چند روز گذر

= 🗁 تجب صلاتهما فی الأصحّ علی من تجب علیه الجمعة بشرائطها ..... (الدر المختار : (۱۶۶/۲) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط : سعید)

🗁 البحر الرائق : (۱۴۰/۲ و ما بعد) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، و أیضاً (۱۵۷/۲) باب العیدین ، ط: سعید .

🗁 فلا تجب الجمعة علی المجانین والصبیان والعبید إلاّ بإذن مواليهم والمسافرین ..... الخ (بدائع الصنائع : (۲۵۸/۱) ، کتاب الصلاة ، (الجمعة) فصل ؛ وأمّا بیان شرائط الجمعة ، ط:سعید)

🗁 والإقامة من شرائط وجوبها کما هی من شرائط وجوب الجمعة حتی لا تجب علی النسوان..... والمرمض والمسافرین کما لا تجب علیهم لما ذکرنا فی صلاة الجمعة. (بدائع الصنائع: (۲۷۵/۱) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا صلاة العیدین، وأمّا شرائط وجوبها وجوازها ، ط : سعید)

(۱) من جاوز بیوت مصره ..... قصر الفرض الرباعی . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر)

🗁 إذا جاوز المقیم عمران مصره ..... یلزمه قصر الصلاة . (الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۱۶۴/۱) ، کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر . ط؛ رشیدیه)

🗁 الفتاوی الهندیة: (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

(۲) ویأتی المسافر بالسنن إن کان فی حال أمن و قرار وإلاّ بأن کان فی خوف و فرار لایأتی بها. (الدر مع الرد : (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید) .

🗁 وفی التجنیس : والمختار أنّه إن کان حال أمن و قرار یأتی بها ؛ لأنّها شرعت مکمّلات ، والمسافر إلیه محتاج ، وإن کان حال خوف لایأتی بها ؛ لأنه ترک بعذرٍ . (البحر الرائق : (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

🗁 الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۱۷۰/۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

جاتے ہیں تو اس صورت میں قصر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر یہ شخص سوا ستتر (77 1/4) کلومیٹر یا اس سے دور کسی مقام پر جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلتا ہے تو مسافر ہوگا۔(۱) اور آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) امداد الفتاوی (۱/ ۴۶۵، ۴۶۶) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: قصر در دورۂ اھل کاروان، ط: دارالعلوم کراچی.

🗁 من خرج من عمارة موضع إقامته ..... قاصداً ..... مسيرة ثلاثة أيّامٍ و لياليها .....صلّى الفرض الرباعي ركعتين ..... الخ (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱ ـ ۱۲۳)، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، و فيه أيضاً: ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر، قال الشامي رحمه الله: (قوله: بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها، فلمّا بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلمّ جراً، قال في البحر: وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم، فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث، أمّا في الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر. (الدر مع الرد: كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً ثلاثة أيّام ..... قصر الفرج الرباعي .....الخ. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) کتاب الصلاۃ، باب المسافر، وفيه أيضاً: المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً، ولو أنّه خرج من ذلك المصر الّذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۹) کتاب الصلاۃ، باب المسافر، ط: سعيد)

🗁 الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗁 کفایت المفتی: (۳/ ۳۷۵، ۳۷۶) کتاب الصلاۃ، نواں باب: مسافر کی نماز، زیر عنوان: وطن اقامت سے دور ے کرنے والے کا حکم، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

(۲) امداد الفتاوی (۱/ ۴۶۵، ۴۶۶) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: قصر در دورۂ اہل کاروان، ط: دارالعلوم کراچی.

🗁 من خرج من عمارة موضع إقامته ..... قاصداً ..... مسيرة ثلاثة أيّامٍ و لياليها .....صلّى الفرض الرباعي ركعتين ..... الخ (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱ ـ ۱۲۳)، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، و فيه أيضاً: ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر، قال الشامي رحمه الله: (قوله: بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها، فلمّا بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلمّ جراً، قال في البحر: وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم، فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث، أمّا في الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر. (الدر مع الرد: كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد) =

اور اگر گھر سے نکلتے وقت سوا ستتر کلومیٹر دور جانے کا ارادہ نہیں تھا تو قصر نہیں کرے گا، بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اغوا شدہ

اغوا شدہ شخص پر سفر کے احکام جاری ہونے کی دو شکلیں ہوں گی:

= من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً ثلاثة أیّام ..... قصر الفرج الرباعی .....الخ . (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفیه أیضاً : المقیم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسیرة ثلاثة أیّام لایکون مسافراً ، ولو أنّه خرج من ذٰلک المصر الّذی قصد إلی مصر آخر وهو أیضاً أقلّ من ثلثة أیّام فإنّه لایکون مسافراً . (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۹) کتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

کفایت المفتی : (۳۷۵/۳ ، ۳۷۶) کتاب الصلاة ، نواں باب : مسافر کی نماز ، زیر عنوان: وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم ، ط: دار الاشاعت ، کراچی .

(۱) امداد الفتاوی (۴۶۵/۱ ، ۴۶۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، زیر عنوان : قصر در دورۂ اہل کاروان ، ط: دار العلوم کراچی.

من خرج من عمارة موضع إقامته ..... قاصداً ..... مسیرة ثلاثة أیّامٍ و لیالیها .....صلّی الفرض الرباعی رکعتین ..... الخ (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۱ ـ ۱۲۳) ، کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، و فیه أیضاً : ومن طاف الدنیا بلا قصد لم یقصر ، قال الشامی رحمه اللّٰه : (قوله : بلا قصد) بأن قصد بلدة بینه و بینها یومان للإقامة بها ، فلمّا بلغها بدا له أن یذهب إلی بلدة بینه وبینها یومان وهلمّ جراً ، قال فی البحر : وعلی هٰذا قالوا : أمیر خرج مع جیشه فی طلب العدوّ ولم یعلم أین یدرکهم ، فإنّه یتمّ وإن طالت المدّة أو المکث ، أمّا فی الرجوع فإن کانت مدّة سفر قصر . (الدر مع الرد : کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید)

من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً ثلاثة أیّام ..... قصر الفرج الرباعی .....الخ . (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفیه أیضاً : المقیم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسیرة ثلاثة أیّام لایکون مسافراً ، ولو أنّه خرج من ذٰلک المصر الّذی قصد إلی مصر آخر وهو أیضاً أقلّ من ثلثة أیّام فإنّه لایکون مسافراً . (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۹) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

کفایت المفتی : (۳۷۵/۳ ، ۳۷۶) کتاب الصلاة ، نواں باب : مسافر کی نماز ، زیر عنوان : وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم ، ط: دار الاشاعت ، کراچی۔

❶۔اس کو سفر کی انتہا معلوم ہے یا نہیں؟ ❷۔اقامت کی مدت معلوم ہے یا نہیں؟ اگر سفر کی انتہا معلوم ہے کہ کہاں لے جا کر قید کرے گا اور وہ جگہ شرعی مسافت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو قصر کرنا شروع کر دے۔(۱)

---

(۱) "وفی المحیط : مسلم أسره العدوّ ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام يقصر ، وإن كان دون ذٰلك يتمّ ،وإن لم يعلم يسأل ، كما مرّ في العبد" . و قال (قبل سطور) في مسئلة العبد مع المولىٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا يعلم سير المولى ، فإنّه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدّة السفر صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلك صلّى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذٰلك إن كان مقيماً قبل ذٰلك صلّى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلّى صلاة المسافرين . (البحر الرائق : (۲ / ۱۳۹) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعيد)

احسن الفتاوی (۸۰۷۸/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر، سعید.

فتاوی رحیمیہ: (۱۷۵/۵،۱۷۶) کتاب الصلوٰۃ، باب ما یتعلق بالسفر، زیرعنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دارالاشاعت.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

1 قال في " السير الكبير " والأسير من المسلمين في أيدى أهل الحرب هم له قاهرون ، إن أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم (وإن كان الأسير يريد أن يقيم) في موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذٰلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسير مقهور مغلوب في أيديهم، وكان سفره، وإقامته بهم كالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ. (المحيط البرهاني : (۳۹۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ..... ، (تقطيع : ۲۰۴۵) ، وفيه أيضاً: وفي " فتاوى أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلك ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذٰلك سأل عنهم، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبنى الأمر على ما كان هو في الأصل فإن كان مسافراً صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلّى صلاة المقيمين؛ لأنّه لم يعلم وجود المغير. (المحيط البرهاني: (۳۹۵/۲ ، ۳۹۶) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون: صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ، (تقطيع : ۲۰۴۸) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچی)

اور اگر وہ جگہ شرعی مسافت سے کم ہے تو قصر نہ کرے، بلکہ پوری نماز پڑھے۔(۱)

اور اگر سفر کی انتہا معلوم نہ ہو تو اغوا کرنے والے سے کم از کم مسافت معلوم کر کے اس پر عمل کرے۔(۲)

(۱،۲) " وفی المحیط : مسلم أسره العدوّ ، إن کان مسیرة العدوّ ثلاثة أیّام یقصر ، وإن کان دون ذٰلک یتمّ ،وإن لم یعلم یسأل ، کما مرّ فی العبد " . و قال (قبل سطور) فی مسئلة العبد مع المولیٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا یعلم سیر المولی ، فإنّه یسأله ، إن أخبره أن مسیره مدّة السفر صلّٰی صلاة المسافرین ، وإن کان دون ذٰلک صلّٰی صلاة الإقامة ، وإن لم یخبره بذٰلک إن کان مقیماً قبل ذٰلک صلّی صلاة الإقامة ، وإن کان مسافراً قبل صلّی صلاة المسافرین . (البحر الرائق : (۲ / ۱۳۹) کتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعید)

احسن الفتاوی (۴/۸۰۷،۸) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر، سعید.

فتاوی رحیمیہ: (۵/۱۷۵،۱۷۶) کتاب الصلوٰۃ، باب ما یتعلق بالسفر، زیرعنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دارالاشاعت.

الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۱ / ۱۷۰) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

قال فی " السیر الکبیر " والأسیر من المسلمین فی أیدی أهل الحرب هم له قاهرون ، إذا أقاموا به فی موضع یریدون أن یقیموا به خمسة عشر یوماً ، فعلیه أن یکمل الصلاة ، وإن کان الأسیر لایرید أن یقیم معهم (وإن کان الأسیر یرید أن یقیم) فی موضع خمسة عشر یوماً ، فأخرجوه من ذٰلک الموضع یریدون مسیرة ثلاثة أیّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسیر مقهور مغلوب فی أیدیهم ، وکان سفره، وإقامته بهم کالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمی ، والتلمیذ مع الاستاذ. (المحیط البرهانی : (۲ / ۳۹۵) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقیماً بنیة إقامته ..... ، (تقطیع : ۲۰۴۵) ، وفیه أیضاً : وفی " فتاوی أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ینظر ، إن کان مسیرة العدوّ ثلاثة أیّام ، صلّی صلاة المسافرین ، وإن کان دون ذٰلک ، صلّی صلاة المقیمین ، وإن کان لا یعلم بذٰلک سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم یخبروه بشیئ ، یبنی الأمر علی ما کان هو فی الأصل فإن کان مسافراً صلّی صلاة المسافرین ، وإن کان مقیماً صلّی صلاة المقیمین ؛ لأنّه لم یعلم وجود المغیر . (المحیط البرهانی : (۲ / ۳۹۵ ، ۳۹۶) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیماً بنیة إقامته ، (تقطیع : ۲۰۴۸) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة کراچی)

نہ بتانے کی صورت میں مسئلہ کی نوعیت یہ ہوگی کہ اگر اغوا کرنے والے کے بارے میں یقینی طور پر یا غالب گمان کے طور پر معلوم ہو کہ یہ مسافر ہے تو قصر کرے، اور اگر اغوا کرنے والا مقیم ہے تو قصر نہ کرے۔(۱)

اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو شرعی مسافت تک پوری نماز پڑھے اس کے بعد قصر

---

(۱) " وفی المحیط : مسلم أسره العدوّ ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام يقصر ، وإن كان دون ذٰلک يتمّ ،وإن لم يعلم يسأل ، كما مرّ في العبد " . و قال (قبل سطور) في مسئلة العبد مع المولىٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا يعلم سير المولى ، فإنّه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدّة السفر صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلک صلّى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذٰلک إن كان مقيماً قبل ذٰلک صلّى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلّى صلاة المسافرين . (البحر الرائق : (۲ / ۱۳۹) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعيد)

احسن الفتاوی(۴/۸۰۷۸) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر، سعید.

فتاوی رحیمیہ: (۵/۱۷۵،۱۷۶) کتاب الصلوٰۃ، باب مایتعلق بالسفر، زیرعنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دارالاشاعت.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱ / ۱۷۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

قال في " السير الكبير " والأسير من المسلمين في أيدى أهل الحرب هم له قاهرون ، إذا أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم (وإن كان الأسير يريد أن يقيم) في موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذٰلک الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسير مقهور مغلوب في أيديهم ، وكان سفره، وإقامته بهم كالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ. (المحيط البرهاني : (۲/ ۳۹۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ..... ، (تقطيع : ۲۰۴۵) ، وفيه أيضاً : وفي " فتاوى أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام ، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلک ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذٰلک سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبنى الأمر على ما كان هو في الأصل فإن كان مسافراً صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلّى صلاة المقيمين ؛ لأنّه لم يعلم وجود المغير. (المحيط البرهاني : (۲/ ۳۹۵ ، ۳۹۶) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ، (تقطيع : ۲۰۴۸) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچى)

شروع کردے۔(۱) اور جو نمازیں مکمل پڑھی گئیں ان کا اعادہ واجب نہیں۔(۲)

اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ کتنی مسافت طے ہوئی اور کوئی بتاتا بھی نہیں تو غالب گمان پر عمل کرے۔(۳)

---

(۱) "ومن حمل غيره ليذهب معه، والمحمول لايدرى أين يذهب معه، فإنّه يتمّ الصلاة حتّى يسير ثلاثاً؛ لأنه لم يظهر المغيّر، وإذا سار ثلاثاً فحينئذٍ قصر؛ لأنّه وجب عليه القصر من حين حمله". ولو كان صلّى ركعتين من يوم حمل و سار به مسيرة ثلاثه أيّام فإنّ صلاته تجزئه، وإن سار به أقلّ من مسيرة ثلاثة أيّام أعاد كل صلاة صلّاها ركعتين؛ لأنّه تبيّن أنّه صلّى صلاة المسافرين وهو مقيم، وفي الوجه الأوّل تبيّن أنّه مسافر. (البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

🗁 رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

🗁 ذكر الحاكم في "المنتقى" رجل حمل رجلاً و ذهب به، ولا يدرى أين يذهب به، قال: يتمّ الصلاة حتّى يسير ثلاثاً فإذا سار ثلاثاً قصر. (المحيط البرهاني: (۳۹۴/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون: صلاة السفر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ويصير مقيماً بنية إقامة غيره. (تقطيع: ۲۰۴۰) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی)

(۲) فلو أتمّ المسافر إن قعد في الأولىٰ تمّ فرضه، ولكنّه أساء ..... وإن لم يقعد بطل فرضه، وصار الكلّ نفلاً لترك القعدة المفروضة ..... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۸/۲، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

🗁 غنية المستملي شرح منية المصلّي، المعروف بـ "حلبي كبير" (ص: ۵۳۸، ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی، لاهور.

🗁 العبد إذا خرج مولاه سأله، فإن لم يخبره أتمّ صلاته. وإن صلّى أربعاً أيّاماً ولم يقعد في الثانية ثمّ أخبره مولاه أنّه قصد مسيرة سفر حين خرج، الأصحّ أنّه لايعيدها؛ لما بيّنّا. كذا في المحيط السرخسي. (الفتاوى الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۳) من شک هل فعل شيئًا أم لا؟ فالأصل أنّه يفعل، و تدخل فيها قاعدة أخرى من تيقن الفعل، و شک في القليل والكثير حمل على القليل؛ لأنه المتيقن، إلاّ أن تشتغل الذمة بالأصل، فلا يبرأ إلاّ باليقين، وهٰذا الاستثناء راجع إلى قاعدة ثالثة، وهي ما ثبت بيقين لا يرتفع إلا بيقين، والمراد به غالب الظن. (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموي: (۱۹۲/۱، ۱۹۳)، الفن الأول: في القواعد الكلية، النوع الأول، القاعدة الثالثة: اليقين لايزول بالشک، ط: ادارة القرآن)

اغواشدہ اگرچہ اغوا کرنے والے کی نیت کے مطابق پندرہ دن یا اس سے زائد اقامت کی نیت کرے پھر بھی اس نیت کا اعتبار نہیں، کیونکہ اغواشدہ کے بارے میں ہر وقت احتمال رہتا ہے کہ نہ معلوم پولیس کس وقت آپہونچے اور اس کو لے جائے، یا یہ لوگ اس کو منتقل کردیں، اس لیے وہ ہمیشہ قصر کرے گا۔(۱)

مزید ''قیدی قصر کب تک کریں'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۲/۸۴)

اغوا ہونے والا شخص قصر کرے گا یا نہیں؟

جس شخص کو اغوا کر کے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے دور لے جایا گیا ہو وہ اغوا کرنے والے کے تابع ہے، اگر اغوا کرنے والا وہاں مقیم ہے تو یہ شخص بھی وہاں پوری نماز پڑھے گا، اور اگر اغوا کرنے والا وہاں مسافر ہے تو یہ شخص بھی قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولاتصح نية الإقامة من العسكر في دار الحرب ؛ لأنهم بين أن يهزموا فيفرّوا أو يهزموا فيفرّوا، و حالهم هٰذه مبطلة عزيمتهم لتردّدها في الإقامة ، ولا بدّ في تحقق النّية من الجزم ولو كانت الشوكة لهم؛ لأن احتمال وصول المدد للعدوّ أو وجود مكيدة من القليل يهزم بها الكثير، قائم. وذٰلك يمنع الجزم. (غنية المستملي شرح منية المصلّي ، المعروف بـ" حلبي كبير": (ص: ۵۴۰) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۱۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه ، القاسم پبلی كيشنز ، كراچی .

لأن نية الإقامة في دار الحرب أو البغي لاتصحّ ؛ لأن حالهم يخالف عزيمتهم للتردّد بين القرار والفرار ، ولهٰذا قال أصحابنا في تاجر دخل مدينة لحاجة ونوى أن يقيم خمسة عشر يوماً لقضاء تلك الحاجة لايصير مقيماً ؛ لأنه متردّد بين أن يقضي حاجته فيرجع وبين أن لايقضي فيقيم ، فلاتكون نيته مستقرة كنية العسكر في دار الحرب . (البحر الرائق : (۱۳۳/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(۲) وكلّ من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته و خروجه إلى السفر، كذا في محيط السرخسي ..... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع حتّى يصير العبد مسافراً بنية مولاه =

افطار کرنے کے بعد ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا

روزہ دار سورج غروب ہونے کے بعد افطار کر کے ہوائی جہاز پر سوار ہوا، جہاز مغرب کی جانب اتنا تیز چلا کہ سورج دوبارہ نظر آنے لگا، تو اس کا روزہ صحیح ہے، البتہ دوبارہ سورج غروب ہونے تک کھانے پینے سے باز رہنا بہتر ہے۔(۱)

= والزوجة بنية الزوج و كلّ من لزمه طاعة غيره ..... الخ . (بدائع الصنائع : (۱/ ۹۴) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر] ، فصل : وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

🗁 والأسير من المسلمين في أيدى أهل الحرب هم له قاهرون، إن أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم [وإن كان الأسير يريد أن يقيم] في موضع خمسة عشر يوماً، فأخرجوه من ذلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّام، قصر الصلاة ؛ لأن الأسير مقهورٌ مغلوب في أيديهم ، وكان سفره وإقامته' بهم كالعبد مع مولاه (المحيط البرهاني: (۲/ ۳۹۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، صلاة السفر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته.....، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)

🗁 غنية المستملي شرح منية المصلي ، المعروف بـ حلبي كبير " : (ص: ۵۴۱) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي .

(۱) يجب الإمساك بقيّة اليوم على من فسد صومه ، وعلى حائض ونفساء ، طهرتا بعد طلوع الفجر ، وعلى صبي بلغ ، و كافر أسلم . " قال الشرنبلالي تحته : لحرمة الوقت بالقدر الممكن . و قال الطحطاوي في ذيله : أي تشبهاً لقضاء حق الوقت . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ، شرح نور الإيضاح : (۲/ ۳۴۵) كتاب الصوم ، فصل بعد باب ما يفسد الصوم و يوجب القضاء ، من غير كفارة ، ط: مكتبه غوثيه كراچي)

🗁 والأصل في هذه المسائل أن كل من صار في آخر النهار بصفة لو كان في أوّل النّهار عليها للزمه الصوم فعليه الإمساك كما في الخلاصة والنهاية والعناية ..... وكذا اكلّ من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والأهلية ثمّ تعذر عليه المضي ..... فإنه يجب عليه الإمساك تشبهاً. (ردالمحتار على الدر المختار : (۲/ ۴۰۸) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم ومالايفسده ، ط: سعيد)

🗁 ولو بلغ صبي أو أسلم كافر أمسك يومه ولم يقض شيئًا ، فالإمساك قضاء لحق الوقت بالتشبه ، وعدم القضاء لعدم وجوب الصوم عليهما فيه . (البحر الرائق : (۲/ ۲۸۸) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم ومالا يفسده ، ط:سعيد)

افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو

ایک شخص نے رمضان المبارک میں سورج غروب ہونے کے بعد اپنی قیامگاہ پر افطار کیا، اور اس کے بعد وہ ہوائی جہاز یا راکٹ سے مغربی ملک کی طرف اتنا تیز سفر کر کے پہنچ گیا کہ ابھی وہاں سورج غروب نہیں ہوا ہے، تو اس سے اس کا وہ روزہ باطل نہیں ہوگا بلکہ صحیح ہو چکا اور صحیح رہے گا۔ (۱) البتہ رمضان کا احترام کرتے ہوئے سورج دوبارہ غروب ہونے تک روزہ دار کی طرح رہے کچھ کھائے پیے نہیں۔ (۲)

افطار ہوائی جہاز میں کب کرے

''ہوائی جہاز میں افطار کب کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۸۹)

اقامت

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۵۳)

---

(۱) فلو غربت ثم عادت هل يعود الوقت ، الظاهر نعم . قال ابن عابدين رحمه الله : (قوله : الظاهر نعم) بحث لصاحب النهر حيث قال : ذكر الشافعية أنّ الوقت يعود ؛ لأنه ـ عليه الصلاة والسلام ـ نام في حجر عليّ ـ رضي الله عنه ـ حتى غربت الشمس ..... قلت : على أن الشيخ اسماعيل رد ما بحثه في النهر تبعاً للشافعية ، بأنّ صلاة العصر بغيبوبة الشفق تصير قضاءً ورجوعها لايعيدها أداء ، وما في الحديث خصوصية لعليّ كما يعطيه قوله عليه السلام : إنّه كان في طاعتك و طاعته رسولك اهـ .

قلت : ويلزم على الأول بطلان صوم من أفطر قبل ردّها ، وبطلان صلاته المغرب لوسلمنا عود الوقت بعودها للكلّ والله تعالىٰ أعلم . (الدر مع الرد : (۱/۳۶۰ ، ۳۶۱) كتاب الصلاة ، مطلب : لو ردّت الشمس بعد غروبها ، ط: سعيد)

🗁 حاشية الطحطاوى على الدر : (۱/۱۷۴) ، كتاب الصلاة ، ط : رشيديه .

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۷۷) كتاب الصلاة ، ط: قديمى .

🗁 احسن الفتاوی (۴/۶۹) کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ المسافر، زیر عنوان: نماز مغرب پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور آفتاب دوبارہ نظر آنے لگا، ط: سعید۔

(۲) گزشتہ صفحہ کا حاشیہ نمبر (۱) ملاحظہ فرمائیں۔

اقامت بیٹھ کر کہنا

''اذان بیٹھ کر دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۵۶/۱)

اقامت کی قضا نمازوں کا حکم

اگر سفر سے پہلے اقامت کی حالت میں ظہر، عصر اور عشاء کی نماز قضا ہوگئی تو سفر کی حالت میں قضا پڑھنے کی صورت میں چار رکعت قضا پڑھے۔ باقی فجر کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت فرض پڑھے۔ (۱) اور وتر بھی پڑھے۔ (۲)

---

(۱) أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلا لعذر وضرورة، فيقضى المسافر فى السفر ما فاته فى الحضر من الفرض الرباعى أربعاً، والمقيم فى الإقامة ما فاته فى السفر منها ركعتين كما سيأتى فى آخر صلاة المسافر وقد قالوا: إنّما تقضى الصلاة الخمس والوتر ..... الخ. (البحر الرائق: (۷۹/۲، ۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، و (۱۳۷/۲) باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

أنّه يقضى وجوباً اتفاقاً، أمّا عنده فظاهر، وأمّا عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام: من نام عن وتر أو نسيه فليصلّه إذا ذكره. (الدر المختار مع الرد: (۵/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه.

(۲) أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلا لعذر وضرورة، فيقضى المسافر فى السفر ما فاته فى الحضر م الفرض الرباعى أربعاً، والمقيم فى الإقامة ما فاته فى السفر منها ركعتين كما سيأتى فى آخر صلاة المسافر وقد قالوا: إنّما تقضى الصلاة الخمس والوتر ..... الخ. (البحر الرائق: (۷۹/۲، ۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، و (۱۳۷/۲) باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

أنّه يقضى وجوباً اتفاقاً، أمّا عنده فظاهر، وأمّا عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام: من نام عن وتر أو نسيه فليصلّه إذا ذكره. (الدر المختار مع الرد: (۵/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه.

اقامت کی نیت دوجگہ پر کرنا

''دوجگہ اقامت کی نیت کرنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۸)

اقامت کی نیت سہوسجدہ کے بعد کی

''سہوسجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۵۶)

اقامت کی نیت کے بعد نیت بدل گئی

مسافر نے کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی، لیکن اس کے بعد ارادہ ہوا کہ اس دوران سفر بھی کرنا ہے یا واپس جانا ہے، تو اس کی دوسری نیت سے اقامت کا حکم ختم نہیں ہوگا اور وہ مقیم ہی رہے گا۔(۱)

البتہ جب شرعی مسافت کی مقدار جانے کے ارادہ کے ساتھ اس وطن اقامت کی حدود سے نکل جائے گا تو اس پر سفر کے احکام جاری ہوں گے۔(۲)

(۲،۱) لایصیر الشخص مسافراً بمجرّد نیة السفر ، بل یشترط معه الخروج و فرق بین السفر والإقامة ، فإنّ المسافر یصیر مقیماً بمجرّد النیة إذا کان فی موضع یصلح للإقامة ، ولم یکن تابعاً لغیره ..... والفرق : أنّ فی السفر الحاجة إلی الفعل ، والفعل لا یکفیه مجرد النیة ، أمّا فی الإقامة الحاجة إلی ترک الفعل ..... والترک یکفیه مجرد النیة ..... ویقصر إذا جاوز عمرانات المصر قاصداً مسیرة ثلاثة أیّام ولیالیها، وهٰذا لأنّه مادام فی عمرانات المصر فهو لایعدّ مسافراً ..... الخ. (المحیط البرهانی : (۲/۳۸۷) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان أنّ المسافر متی یقصر الصلاة ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

غنیة المستملی شرح منیة المصلی ، المعروف بـ "حلبی کبیر" (ص: ۵۳۶ ، ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیدمی .

الثالث : الخروج من عمران المصر فلایصیر مسافراً بمجرّد نیة السفر مالم یخرج من عمران المصر ..... وهٰذ بخلاف المسافر إذا نوی الإقامة فی موضع صالح للإقامة حیث یصیر مقیما للحال ؛ لأن نیة الإقامة هناک قارنت الفعل وهو ترک السفر ؛ لأن ترک الفعل فعل ، فکانت معتبرة وههنا بخلافه . (بدائع الصنائع : (۱/۹۴ ، ۹۵) کتاب الصلاة ، [صلاة المسافر]، فصل : وأمّا بیان مایصیر به المقیم مسافراً ، ط: سعید)

اقامت کے لیے چھ شرائط ہیں

''مقیم بننے کے لیے چھ شرائط ہیں'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۳۶)

اللہ کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کیا جانا بھی اسی طرح پسند ہے جس طرح اپنے پورے احکام کی بجا آوری پسند ہے۔(۱)

اگر اللہ تعالیٰ بندہ کی کمزوری اور عاجزی کی وجہ سے اس کے فرائض میں کوئی تخفیف اور سہولت دیدے تو بندہ کو شکریہ کے ساتھ اس کو قبول کرنا چاہیے یہی بندگی اور غلامی کی شان ہے، اور یہی موقع شناسی اور مالک کے جذبۂ ہمدردی کی قدردانی ہے، ایسے وقت میں بہادری اور

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : إنّ اللّٰہ یحبّ أن تؤتی رخصہ کما یحب أن تؤتی عزائمہ . (الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان : (۱/۲۸۴ ، [رقم : ۳۵۵] ، باب ماجاء فی الطاعات و ثوابھا ، ذکر الأخبار عما یستحب للمرأ من قبول ما رخص لہ الخ ، ط: دار الکتب العلمیۃ ، بیروت ، ۱۴۰۷ھ ، ۱۹۸۷م)

🗁 الترغیب والترھیب للمنذری : (۲/۸۸) [رقم : ۲۱۱۱] ، کتاب الصوم فی الترغیب فی الصوم وما جاء فی فضلہ و فضل دعاء الصائم ، ط: دار الکتب العلمیۃ ، ۱۴۱۷ھ)

🗁 وفی کنز العمال عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال : إنّ اللّٰہ أنزل جملۃ الصلاۃ ، وإنّہ للمسافر صلاۃ ، وللمقیم صلاۃ ، فلاینبغی للمقیم أن یصلی صلاۃ المسافر ، ولاینبغی للمسافر أن یصلّی صلاۃ المقیم . (فتح الملھم : (۴/۵۲۶ ، ۵۲۷) کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی)

🗁 عن یعلی ابن أمیۃ قال : قلتُ لعمر بن الخطاب لیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاۃ إن خفتم أن یفتنکم الّذین کفروا ، فقد أمن النّاس ، فقال : عجبتُ ممّا عجبت منہ ، فسألتُ رسول اللّٰہ ﷺ عن ذلک ، فقال صدقۃ تصدّق اللّٰہ بھا علیکم فاقبلوا صدقتہ . (صحیح مسلم (۱/۲۴۱) کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا ، ط: قدیمی)

🗁 عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰہ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : إنّ اللّٰہ یحبّ أن تؤتیٰ رخصہ کما یکرہ أن تؤتیٰ معصیتہ . (المسند للإمام أحمد بن حنبل : (۲/۱۰۸) ، مسند ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ ، ط : المکتب الإسلامی)

طاقت دکھانا اور یہ کہنا کہ ''نہیں جناب مجھے مہلت نہیں چاہیے میں تو پورا کام کرسکتا ہوں'' اپنی حیثیت سے اونچا دعوی ہے جو تکبر، غرور پر مبنی ہے۔ اگر اس پر عتاب اور قہر نازل ہو جائے تو کچھ بے جا نہیں۔ غلام کی کامیابی بہت زیادہ محنت کرنے میں نہیں، بلکہ وقت کو پہچاننا اور اشاروں کو سمجھنا اس کا کمال ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس وقت جو رخصت ملے اس کو قبول کر لینا ہی غلامی اور بندگی کا کمال اور اطاعت وفرمانبرداری کی معراج اور انتہا ہے۔ (۱)

---

(۱) إنّ اللّٰه تعالیٰ یحب أن تؤتی رُخَصه ، کما یکره أن تؤتیٰ معصیته ..... عن ابن عمر قال المحدث المناوی : (إنّ اللّٰه یحب أن تؤتی رخصه) جمع رخصة ، وهی تسهیل الحکم علی المکلّف لعذر حصل ، وقیل غیر ذٰلک ؛ لما فیه من دفع التکبر والترفع من استباحة ما أباحته الشریعة ومن أنف ما أباحه الشرع و ترفع عنه فسد دینه ، فأمر بفعل الرخصة لیدفع عن نفسه تکبرها ویقتل بذٰلک کبرها ویقهر النّفس الأمّارة بالسوء علی قبول ما جاء به الشرع ، ومفهوم محبته لإتیان الرخص أنّه یکره ترکه فأکد قبول رخصته تأکیداً یکاد یلحق بالوجوب بقوله : (کما یکره أن تؤتیٰ معصیته). (فیض القدیر للعلامة المناوی ، (۲۹۶/۲ ، ۲۹۷) شرح الجامع الصغیر للسیوطی ، حرف الألف ، [رقم الحدیث : ۱۸۹۴] ، ط: المکتبة التجاریة ، مصر)

عن عائشة قالت : ماخیّر رسول اللّٰه ﷺ بین أمرین قطّ إلاّ أخذ أیسرهما مالم یکن إثماً فإن کان آثماً کان أبعد النّاس منه ..... الخ. (مشکاة المصابیح : (ص: ۵۱۹) کتاب الفضائل ، باب فی أخلاقه و شمائله ﷺ ، الفصل الأول ، ط: قدیمی)

صحیح مسلم : (۲۵۶/۲) کتاب الفضائل ، باب مباعدته ﷺ للآثام واختیاره من المباح اسهله ..... ، ط: قدیمی .

ولما کان من تمام التشریع أن یبین لهم الرخص عند الأعذار لیأتی المکلفون من الطاعة بما یستطیعون ویکون قدر ذٰلک مفوضاً إلی الشارع لیراعی فیه التوسط، لا إلیهم فیفرطوا أو یفرّطوا اعتنی رسول اللّٰه ﷺ بضبط الرخص والأعذار، ومن أصول الرخص أن ینظر إلی الطاعة حسبما تأمر به حکمة البر فیعض علیها بالنواجذ علی کل حال، وینظر إلی حدود و ضوابط شرعها الشارع لیتیسر لهم الأخذ بالبر فیتصرّف فیها إسقاطاً وإبدالاً حسبما تؤدی إلیه الضرورة، فمن الأعذار السفر، وفیه الحرج مالایحتاج إلی بیان، فشرع رسولا للّٰه ﷺ له رخصا منها القصر ..... (حجة اللّٰه البالغة: ۲۲/۲، ۲۳) المبحث السابع: مبحث استنباط الشرائع، القسم الثانی فی بیان أسرار ما جاء عن النّبیّ ﷺ، مبحث فی صلاة المعذورین وحکمة تشریعها، ط: میر محمد کتب خانه)

امام کی حالت معلوم کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

☆ امام کے پیچھے نماز درست ہونے کے لیے امام مسافر ہے یا مقیم مقتدی کے لیے معلوم کرنا ضروری ہے، چاہے نماز شروع کرنے سے پہلے معلوم ہو یا نماز سے فارغ ہونے کے بعد ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی، ہوسکتا ہے کہ مقیم امام نے چار رکعات کی بجائے دو رکعت پڑھادی ہوں۔(۱)

---

(۱) (رجل صلى بالقوم الظهر ركعتين فى مصرٍ أو قريةٍ وهم لايدرون أ مسافر هو أم مقيم فصلاة القوم فاسدة سواء كانوا مقيمين أو مسافرين) لأن الظهر من حال من كان فى موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه ، الا ترى أنّ من كان فى دار الحرب إذا لم يعرف حاله يجعل من أهل دار الحرب ، بخلاف من كان فى دار الاسلام فإنّه يجعل من المسلمين إذا لم يعرف حاله ، وإن كان هذا الإمام مقيماً باعتبار الظاهر فسدت صلاته وصلاة جميع القوم حين سلم على رأس الركعتين و ذهب ، فإن سألوه فأخبرهم أنّه مسافر جازت صلاة القوم إن كانوا مسافرين أو مقيمين فأتموا صلاتهم بعد فراغه لأنه أخبر بما هو من أمور الدّين وبما لايعرف الا من جهته فيجب قبول خبره فى ذيلك والله أعلم بالصواب . (المبسوط للسرخسى : (۱/ ۱۶۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبل باب السهو ، ط: المكتبة الغفارية كوئٹه)

🗁 إذا اقتدى بالإمام لايدرى أ مسافر هو أم مقيم لايصح ؛ لأنّ العلم بحال الإمام شرط الأداء بجماعة اهـ لا أنّه شرط فى الابتداء ، لما فى المبسوط : رجل صلى الظهر بالقوم قرية أو مصر ركعتين وهم لايدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين أم مسافرين ؛ لأنّ الظاهر من حال فى موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه فإن سألوه، فأخبرهم أنّه مسافر جازت صلاتهم اهـ . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة باب المسافر (قوله : و بعكسه صح فيهما) .

🗁 ذكر الحاكم- رحمه الله- : رجل صلّى بقوم الظهر ركعتين فى مدينة ، ولايدرون أ مسافر هو أم مقيم ؟ فصلاتهم فاسدة ، فإن سألوا فأخبرهم أنّه مسافر ، فصلاتهم تامّة . (المحيط البرهانى : (۲/ ۴۱۰ ، ۴۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر من هذا الفصل من المتفرقات ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى)

🗁 .....هذا يخالف الخانية وغيرها أنّ العلم بحال الإمام شرط ، لكن فى حاشية الهداية للهندية: الشرط العلم بحاله فى الجملة لا فى حال الابتداء . و فى شرح الإرشاد : ينبغى أن يخبرهم قبل شروعه ، =

☆علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر موضع اقامت میں امام نے چار رکعات والی نماز دو رکعات پڑھادی تو مقتدی کے لیے امام مقیم ہے یا مسافر اس کی حالت معلوم ہونا شرط ہے۔(۱)

اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں

مسافروں میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں، اور ایکسیڈنٹ یا کسی حادثہ میں اس طرح ہلاک ہوئے کہ پہچاننا ممکن نہ رہا کہ کون مسلمان ہے اور کون کافر؟ تو ایسی صورت میں اگر ختنہ

= وإلا فبعد سلامه . قال الشامي ـ رحمه الله ـ : ثمّ وجه المخالفة أنّه إذا كان يشترط لصحة الاقتداء العلم بحال الإمام من كونه مسافراً أو مقيماً لايكون لقول الإمام: أتمّوا صلاتكم فائدة ؛ لأن المتبادر أن الشرط لا بدّ من وجوده في الاقتداء ، واتفاقهم على استحباب قول الإمام ذٰلك لرفع التوهم ينافي اشتراط العلم بحاله في الابتداء . (قوله : لكن..... الخ) أوردَ ذٰلك سؤالاً في النهاية والسراج والتاتارخانية ، ثمّ أجابوا بما يرجع إلى ذٰلك الجواب. وحاصله : تسليم اشتراط العلم بحال الإمام ولكن لايلزم كونه في الابتداء ، فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الإخبار مندوباً ، وحينئذٍ فلا مخالفة ، فافهم ، وإنّما لم يجب مع كون إصلاح صلاتهم يحصل به ، وما يحصل به ذٰلك فهو واجب على الإمام ؛ لأنّه لم يتعين ، فإنّه ينبغي أن يتمّوا ثم يسألونه كما في البحر ، أو لأنّه إذا سلّم على الركعتين. فالظاهر من حاله أنّه مسافر حملا له على الصلاح، فيكون ذٰلك مندوباً لاواجباً؛ لأنّه زيادة إعلام، كما في العناية. أقول: لكن حمل حاله على الصلاح ينافي اشتراط العلم ، نعم ، ذكر في البحر عن المبسوط والقنية ، ما حاصله: أنّه إذا صلّى في مصرٍ أو قريةٍ ركعتين ، وهم لا يدرون حاله فصلاتهم فاسدة وإن كانوا مسافرين ؛ لأنّ الظاهر من حال من كان في موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب ، حتّى يتبيّن خلافه ، أمّا إذا صلّى خارج المصر لا تفسد ، ويجوز الأخذ بالظاهر وهو السفر في مثله اهـ . والحاصل : أنّه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلّى بهم ركعتين في موضع الإقامة ، وإلّا فلا. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۹، ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۱) والحاصل أنّه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلى بهم ركعتين في موضع إقامة وإلا فلا. (شامي : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

وغیرہ سے امتیاز ممکن ہو تو امتیاز کے بعد مسلمانوں کے ساتھ اسلامی معاملہ کیا جائے۔(۱)

اگر امتیاز ممکن نہ ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:

❶۔اگر مرنے والوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے تو سارے اموات کے ساتھ اسلامی معاملہ کیا جائے یعنی غسل اور کفن دینے کے بعد قبرستان میں دفن کیا جائے، البتہ جنازہ کی نماز پڑھتے وقت صرف مسلمان میتوں کی نیت کی جائے۔(۲)

❷۔اور اگر کافروں کی تعداد زیادہ ہے تو بھی غسل اور کفن کے بعد دفن کر دیا جائے، البتہ جنازہ میں صرف مسلمان میتوں کی نیت کی جائے۔(۳)

لیکن دفن کے سلسلہ میں تین اقوال ہیں:

۱۔ ہر ایک کو مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۲۔ ہر ایک کو غیر مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۳۔ان اموات کے لیے الگ جگہ قبرستان بنا دیا جائے اسی میں احتیاط زیادہ ہے۔(۴)

(۱،۲،۳،۴) موتى المسلمين إذا اختلطوا بموتى الكفار ، أو قتلى المسلمين بقتلى الكفار إن كان للمسلمين علامة يعرفون بها يميز بينهم وعلامة المسلمين الختان والخضاب ولبس السواد، فيصلى عليهم ، وإن لم تكن علامة إن كانت الغلبة للمسلمين يصلّى على الكلّ وينوى بالصلاة الدعاء للمسلمين ، ويدفنون فى مقابر المسلمين . وإن كانت للمشركين فإنّه لايصلّى على الكلّ، ولكن يغسلون ويكفنون ، ولكن لا على وجه غسل موتى المسلمين وتكفينهم ، ويدفنون فى مقابر المشركين ، وإن كانا سواء فلايصلّى عليهم أيضاً . واختلف المشائخ فى دفنهم ، قال بعضهم : فى مقابر المشركين . و قال بعضهم : فى مقابر المسلمين . وقال بعضهم : يتّخذلهم مقبرة على حدة . (الفتاوى الهندية : (۱۵۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل الثانى فى الغسل ، ط: رشيديه)

اختلط موتانا بكفار ولاعلامة ، اعتبر الأكثر ، فإن استووا غسلوا واختلف فى الصلاة عليهم ومحلّ دفنهم كدفن ذمية حبلى من مسلم ، قالوا : والأحوط دفنها على حدة ..... الخ . قال الشامى تحتة : (قوله : اعتبر الأكثر) أى فى الصلاة بقرينة قوله فى الاستواء : واختلف فى الصلاة عليهم . قال فى الحلية : فإن كان بالمسلمين علامة فلا إشكال فى إجراء أحكام المسلمين عليهم وإلّا فلو المسلمون أكثر صلّى عليهم وينوى بالدعاء المسلمين =

امیر بنانا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر (مثلاً سفر میں) تین شخص ہوں تو ان میں سے کسی ایک کو امیر بنالینا چاہیے''۔(۱)

تین شخص سے مراد جماعت ہے، اور جماعت کا کمتر درجہ تین آدمی ہیں اور اگر دو

= ولو الاكفار أكثر . ففي شرح مختصر الطحاوي للاسبيجابي : لايصلّى عليهم لكن يغسلون ويكفنون و يدفنون في مقابر المشركين اهـ ..... (قوله : واختلف في الصلاة عليهم) فقيل : لايصلّى ؛ لأنّ ترك الصلاة على المسلم مشروع في الجملة كالبغاة و قطاع الطريق ، فكان أولى من الصلاة على الكافر ؛ لأنّها غير مشروعة ؛ لقوله تعالىٰ : ﴿ ولاتصلّ على أحدٍ منهم مات أبداً ﴾. وقيل: يصلّى ، ويقصد المسلمين ؛ لأنّه إن عجز عن التعيين لايعجز عن القصد كما في البدائع . قال في الحلية : فعلى هٰذا ينبغي أن يصلّى عليهم في الحالة الثانية أيضاً ، أي حالة ما إذا كان الكفار أكثر ؛ لأنّه حيث قصد المسلمين فقط لم يكن مصلّياً على الكفار و إلّا لم تجز الصلاة عليهم في الحالة الأولىٰ أيضاً ، مع أنّ الاتفاق على الجواز ، فينبغي الصلاة عليهم في أحوال الثلاث ، كما قالت به الأئمة الثلٰث ، وهو أوجه قضاء لحق المسلمين بلاارتكاب منهي عنه ..... اهـ ملخصاً . (قوله : ومحلّ دفنهم) ..... فقال بعضهم : تدفن في مقابرنا ترجيحاً لجانب الولد . وبعضهم : في مقابر المشركين ..... و قال واثلة بن الأسقع : يتّخذ لها مقبرة على حدة . قال في الحلية : وهٰذا أحوط. (الدر مع الرد : (۲/ ۲۰۰ ، ۲۰۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، ط: سعيد)

🗁 بدائع الصنائع : (۱/ ۳۰۳) كتاب الصلاة ، [صلاة الجنائز] ، فصل : وأمّا شرائط وجوبه ، [أي الغسل] ط: سعيد .

(۱) عن أبي سعيد الخدري ـ رضي الله عنه ـ أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمّروا أحدهم .

🗁 ..... عن نافع عن أبي سلمة عن أبي هريرة ـ رضي الله عنه ـ أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم . قال نافع : فقلنا لأبي سلمة : فأنت أميرنا . (سنن أبي داؤد (ص: ۴۴۲ ، ۴۴۳) كتاب الجهاد ، باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت ، لبنان)و (۱/ ۳۷۵) ط: رحمانيه ، لاهور)

🗁 مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثاني: ط: قديمي.

🗁 غنية المناسك (ص: ۴۰) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

آدمی مل کر سفر کر رہے ہیں تو ان کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ ایک کو امیر بنا لے۔(۱)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی سفر میں ایک سے زائد لوگ ہیں تو اس صورت میں ان میں سے جو سب سے افضل ہو اس کو امیر اور سردار مقرر کر لیا جائے۔(۲)

اور کسی کو امیر اور سردار بنا لینے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تا کہ اگر سفر کے دوران کسی معاملہ میں آپس میں کوئی جھگڑا یا اختلاف کی صورت پیش آجائے تو اس امیر و سردار کی طرف رجوع کیا جائے اور وہ جو فیصلہ کرے اس کو تسلیم کر کے اپنے جھگڑے اور اختلاف کو ختم کر دیا جائے۔(۳)

---

(۱) وعن أبی سعید الخدری ـ رضی اللّٰہ عنہ ـ أنّ رسول اللّٰہ ﷺ قال : إذا کان ثلاثة فی سفر فلیؤمروا أحدهم .

قال الملا علی القاری ـ رحمه اللّٰه ـ : (إذا کان ثلاثة) أی : مثلاً (فی سفر) : والمعنیٰ أنّه إذا کان جماعة ، وأقلّها ثلاثة ، وکذا إذا کان اثنان ، وإنّما اقتصر علی الثلاثة لما سبق أنّ الراکبان شیطانان . (مرقاة المفاتیح لعلی القاری : (۴۵۶/۷) کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحدیث : ۳۹۱۱] ، ط: رشیدیه)

(۲) (فلیؤمروا أحدهم) أی : فلیجعلوا أمیرهم أفضلهم . وفی شرح السنّة : إنّما أمرهم بذلک لیکون أمرهم جمیعاً ولا یقع بینهم خلاف ، فیتعبوا فیه ، وفیه دلیل علی أنّ الرّجلین إذا حکما رجلاً بینهما فی قضیة فقضی بالحق نفذ حکمه . ..... وروی البزار عن أبی هریرة ـ رضی اللّٰه عنهم أجمعین ـ : إذا سافرتم فلیؤمکم أقرؤکم ، وإن کان أصغرکم ، وإذا أمّکم فهو أمیرکم . (مرقاة المفاتیح : (۴۵۶/۷) کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحدیث: ۳۹۱۱] ، ط: رشیدیه)

غنیة الناسک : (ص: ۴۰) باب ما ینبغی لمرید الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

البحر العمیق : (۴۴۴/۱) الباب الرابع : فی مقدمات السفر و آدابه ، ط: مؤسسة الریان المکتبة المکیّة .

(۳) (فلیؤمروا أحدهم) أی : فلیجعلوا أمیرهم أفضلهم . وفی شرح السنّة : إنّما أمرهم بذلک لیکون أمرهم جمیعاً ولا یقع بینهم خلاف ، فیتعبوا فیه ، وفیه دلیل علی أنّ الرّجلین إذا حکما رجلاً بینهما فی قضیة فقضی بالحق نفذ حکمه . ..... وروی البزار عن أبی هریرة ـ رضی اللّٰه عنهم أجمعین ـ : إذا سافرتم فلیؤمکم أقرؤکم ، وإن کان أصغرکم ، وإذا أمّکم فهو أمیرکم . (مرقاة المفاتیح : (۴۵۶/۷) کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحدیث: ۳۹۱۱] ، ط: رشیدیه) =

اور امیر وسردار کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سفر کے تمام ساتھیوں کے حق میں خیر خواہ، مہربان اور غمگسار ہو، اور اپنی امارت اور سرداری کو فخر اور بڑائی کا سبب سمجھ کر کسی برائی میں مبتلا نہ ہو، بلکہ حقیقی معنی میں اپنے آپ کو ان کا خادم سمجھے۔(۱)

انتظار گاہ

''بندرگاہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۳)

انگلیوں کو کھڑا کر کے مسح کیا

اگر موزوں کو مسح کرتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو لٹا کر نہیں رکھا بلکہ کھڑا کر کے کھینچ دیا تو اگر ہاتھ خوب اچھی طرح بھیگے ہوئے تھے، اوپر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں پاؤں کے موزوں کے اوپر تین انگلی کی مقدار جگہ تر ہوگئی تو مسح جائز ہو جائے گا اور اگر پانی کم تھا صرف تین تین نشان انگلیوں کے سرے پر بن گئے تو مسح جائز نہیں ہوگا دوبارہ سنت طریقہ سے مسح کرنا ہوگا۔(۲)

= غنية المناسک: (ص: ۴۰) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن.

البحر العميق: (۱/۴۴۴) الباب الرابع: في مقدمات السفر و آدابه، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

(۱) عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: سيّد القوم في السفر خادمهم، فمن سبقهم بخدمة لم يسبقوه بعمل إلّا الشهادة. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: قديمي)

شعب الإيمان للبيهقي: (۶/۳۳۴)، [رقم الحديث: ۸۴۰۷] فصل: في ترک الغضب و في كظم الغيظ، ط: دار الكتب العلمية.

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: (۶/۷۱۰) حرف السين، كتاب السفر من قسم الأقوال، الفصل الثاني: في آداب السفر، آداب متفرقة، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) وإذا مسح خفّه برؤوس أصابعه فإن كان الماء متقاطراً يجوز وإلّا لا. هكذا في الذخيرة. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة: الباب الخامس ف المسح على الخفين، الفصل الأول في الأمور الّتي لا بدّ منها في جواز المسح، ط: رشيديه) =

انگوٹھے وغیرہ سے مسح کیا

اگر انگوٹھے اور اس سے متصل انگلی سے موزوں پر مسح کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان فاصلہ تھا تو مسح ہو جائے گا۔(۱)

اونٹ

اگر اونٹ سے نماز کے لیے اترنے میں جان یا مال کا خطرہ ہے تو اترنے کے بغیر اونٹ پر ہی نماز پڑھنا درست ہے۔(۲)

= الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۴۷/۱) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

ولو مسح برؤوس الأصابع و جافىٰ أصول الأصابع والكفّ لايجوز ، إلّا أن يكون الماء متقاطراً . (البحر الرائق : (۱۷۴/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

(۱) ولو مسح بالإبهام والسبابة ، إن كانتا مفتوحتين جاز . (الفتاوى الهندية ؛ (۳۳/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأول : فى الأمور الّتى لابدّ منها فى جواز المسح ، ط: رشيديه)

وإن مسح بالإبهام والسبابة إن كانتا مفتوحتين جاز ؛ لأن ما بينهما مقدار أصبع آخر . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۴۷/۱) كتاب الطهارة ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۷۳/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ولايصلّى المسافر المكتوبة على الدابّة إلّا من ضرورة..... ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابّة على نفسه أو على دابته لصًّا أو سبعاً، أو كان فى طين و ردغة لايجد على الأوض مكاناً يابساً، أو كانت الدابّة جموحاً لونزل عنها لايمكنه الركوب إلاّ بمعين، أو كان شيخاً كبيراً لايمكنه أن يركب، ولايجد من يركبه، ففى هذا الأحوال كلّها تجوز المكتوبة على الدابّة، قال اللّٰه تعالىٰ:- ﴿ فإن خفتم فرجالاً أو ركباناً ﴾، وعلى قياس ما ذكر فى أوّل بيان الأعذار لوصلّى المكتوبة فى البادية على الراحلة، والقافلة تسير يجوز؛ لأنّه يخاف على نفسه وثيابه لو نزل؛ لأنّ القافلة لاتنتظره. (المحيط البرهانى: (۴۲۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فى الصلاة على الدابّة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

الفتاوى الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه .

البحر الرائق: (۶۴/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، [بحث الصلاة راكباً]، ط: سعيد.

اونی موزہ پر مسح کرنا

''سوتی موزہ پر مسح کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۵۳)

ایجنٹ کا دورہ

''سرکاری ملازم کا دورہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۶۴)

ایک پاؤں والے کے مسح کا حکم

اگر کسی کا ایک ہی پاؤں ہے خواہ ایسا پیدائشی ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹ گیا ہے اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔(۱)

ایک ڈھیلہ پر بار بار تیمّم کرنا

مٹی کے ایک ''ڈھیلہ'' پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) ولو كانت بإحدى رجليه جراحة لايقدر بها على الغسل والمسح ، يجوز له المسح على الأخرى ، وكذا لو قطعت من فوق الكعب . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

وفى الخانية: ولو لم يكن له إلاّ رجل واحدة ولبس عليها الخفّ جاز له أن يمسح عليها. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۲۸۰، ۲۸۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، نوع آخر فى بيان رجل قطعت إحدى رجليه، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/ ۴۸) كتاب الطهارة ، فصل فى : المسح على الخفين ، ط: رشيديه.

(۲) وإذا تيمّم مراراً من موضع واحد جاز . كذا فى التاتارخانية . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمّم ، الفصل الثالث فى المتفرقات ، ط: رشيديه)

ولو تيمّم اثنان من مكان واحدٍ جاز ؛ لأنّه لم يصر مستعملاً ؛ لأنّ التيمّم إنّما يتأدّى بما التزق بيده لابمافضل ، كالماء الفاضل فى الإناء بعد وضوء الأوّل . (البحر الرائق : (۱/ ۱۴۷) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/ ۵۳) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل فى شرائط ركن التيمّم، ط: سعيد.

ایک ساتھ دو نمازوں کو پڑھنا

''دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۲)

ایکسیڈنٹ میں اموات مخلوط ہو گئے

''اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۷)

ایکسیڈنٹ ہو تو

اگر سواری کے دوران ایکسیڈنٹ وغیرہ ہو جائے تو فورا بسم اللہ کہنا چاہیے یا ''اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھنا چاہیے۔(۱)

ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

''مجبوری کے وقت ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۱۶)

ایک وطن کو چھوڑ کر دوسرے میں چلا گیا

اگر کوئی شخص مثلا کراچی میں رہتا تھا، پھر بیوی بچوں کے ساتھ چند سال سے حیدرآباد میں رہ رہا ہے، تو اگر اس نے حیدرآباد کو وطن اصلی بنالیا ہے اور کراچی کی سکونت

---

(۱) الّذين إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنّا لله وإنّا إليه راجعون . (البقرة : ۱۵۶)

روى عكرمة أن مصباح رسول الله ﷺ انطفأ ذات ليلة فقال : إنّا لله وإنّا إليه راجعون ، فقيل : أمصيبة هي يا رسول الله ؟ قال : نعم ، كل ماآذى المؤمن فهو مصيبة . ..... عن فاطمة بنت الحسين عن أبيها قال : قال رسول الله ـ ﷺ ـ : من أصيب بمصيبة فذكر مصيبة فأحدث استرجاعاً وإن تقادم عهدها كتب الله له من الأجر مثله يوم أصيب . (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي : (۲/۲۷۵) ، [البقرة : ۱۵۶] ، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب ـ ۱۹۸۷م)

الأذكار للنووي : (ص: ۱۵۲) ، كتاب الأذكار والدعوات للأمور العارضات ، باب مايقوله إذا أصابته نكبة قليلة أو كثيرة ، ط: دار البشائر .

الدر المنثور للسيوطي : (۱/۳۷۸) ، رقم الآية : ۱۵۶ ، ط: دار الفكر ، بيروت .

بالکل چھوڑ دی ہے تو کراچی میں اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی، تو وہاں قصر کرے گا۔(۱)

ایئرپورٹ

☆ اگر ایئرپورٹ شہر کی حدود کے اندر ہے اور آبادی بھی مسلسل ہے تو وہاں پر قصر کے احکامات جاری نہیں ہوں گے بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا، البتہ پرواز کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اور اگر ایئرپورٹ شہر کی حدود اور آبادی سے باہر ہے تو وہاں قصر کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) (قولہ : ویبطل الوطن الأصلی بمثلہ .....) لأنّ الشیئ یبطل بما ھو مثلہ لا بماھو دونہ ..... وھذا الوطن یبطل بمثلہ لاغیر ، وھو أن یتوطّن فی بلدۃ أخری وینقل الأھل إلیھا فیخرج الأول من أن یکون وطناً أصلیًا ، حتّی لو دخلہ مسافراً لایتمّ . قیّدنا بکونہ انتقل عن الأول بأھلہ ؛ لأنّہ لو لم ینتقل بھم ولکنہ استحدث أھلاً فی بلدۃٍ أخری فإنّ الأول لم یبطل ویتم فیھا .....الخ . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) کتاب الصلاۃ ، باب المسافر ، ط: سعید)

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید .

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (۱۸/۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: مکتبہ غوثیہ کراچی .

(۲،۳) (قولہ : من خرج من عمارۃ موضع إقامتہ) أراد بالعمارۃ مایشمل بیوت الأخبیۃ ؛ لأنّ بھا عمارۃ موضعھا..... وأشار إلی أنہ یشترط مفارقۃ ما کان من توابع موضع الإقامۃ کربض المصر وھو ماحول المدینۃ من بیوت و مساکن ؛ فإنّہ فی حکم المصر . وکذا القری المتّصلۃ بالربض فی الصحیح. ..... وأمّا الفناء وھو المکان المعدّ لمصالح البلد کرکض الدوابّ و دفن الموتی وإلقاء التراب ، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزتہ وإن انفصل بغلوۃ أو مزرعۃ فلا ..... الخ ! (رد المحتار علی الدر المختار : (۱۲۱/۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید)

احسن الفتاوی: (۷۲/۴، ۷۳) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: حدودشہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا۔ نیز، زیرعنوان: جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے۔ ط: سعید۔

المحیط البرھانی : (۳۸۷/۲ ، ۳۸۸) کتاب الصلاۃ ، الفصل الثانی والعشرون ، صلاۃ السفر ، ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی)

الفتاوی الخانیۃ علی ھامش الفتاوی الھندیۃ : (۱۶۴/۱ ، ۱۶۵) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: رشیدیہ .

☆ ایئرپورٹ کے جس حصہ میں حکومت کی طرف سے اجازت یا ٹکٹ کے بغیر جانا منع ہے، وہاں اجازت اور ٹکٹ کے بغیر جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) أجمع العلماء على وجوبها [أى طاعة الأمراء] فى غير معصية وعلى تحريمها فى المعصية، نقل الإجماع على هذا القاضى عياض و آخرون ..... (قوله ﷺ : عليك السمع والطاعة فى عسرك و يسرك ومنشطك ومكرهك وأثرة عليك) قال العلماء: معناه: تجب طاعة ولاة الأمور فيما تشق وتكرهه النفس و غيره مما ليس بمعصية، فإن كانت معصية فلاسمع ولا طاعة..... وهذه الأحاديث فى الحث على السمع والطاعة فى جميع الأحوال، وسببها اجتماع كلمة المسلمين فإنّ الخلاف سبب لفساد أحوالهم فى دينهم و دنياهم. (شرح النووى على صحيح مسلم: (۱۲۴/۲) ، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية، ط: قديمى)

عن ابن عمر عن النّبى ﷺ أنه قال : على المرأ المسلم السمع والطاعة فيما أحبّ و كره ، إلّا أن يؤمر بمعصية ، فإن أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة . (صحيح مسلم : (۱۲۵/۲) كتاب الإمارة ، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية و تحريمها فى المعصية ، ط: قديمى)

ب

باپ بیٹے کی جائے سکونت

اگر باپ اور بیٹے کا الگ الگ گھر ہے اور درمیان میں سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو باپ بیٹے کے گھر میں جانے سے اور بیٹا باپ کے گھر میں جانے سے مقیم نہیں ہوگا اور قصر نماز پڑھے گا؛ کیونکہ دونوں کا وطن اصلی الگ الگ ہے۔(۱)

ہاں اگر ایک دوسرے کے گھر جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو مقیم ہو جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

اور اگر دونوں کے گھروں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر سے کم فاصلہ ہے تو اس صورت میں ہر ایک ان میں سے دوسرے کے گھر مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) من خرج من عمارۃ موضع إقامته ..... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها..... صلّى الفرض الرباعي ركعتين ..... حتى يدخل موضع مقامه ..... أو ينوى ..... إقامة نصف شهر ..... الخ . (الدر مع الرد : (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۶/۲ ـ ۱۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچى.

(۲) من خرج من عمارۃ موضع إقامته ..... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها ..... صلّى الفرض الرباعي ركعتين ..... حتى يدخل موضع مقامه ..... أو ينوى ..... إقامة نصف شهر ..... الخ . (الدر مع الرد : (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۶/۲ ـ ۱۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچى .

(۳) المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافراً . (البحر الرائق: ۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

وأمّا التقدير بمسيرة ثلاثة أيّام ولياليها فى ظاهر الرواية..... فكان ذلك تقديراً لأدنى مدّة السفر..... الخ. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

بارڈر کے فوجیوں کے لیے قصر کا حکم

اگر بارڈر اپنے وطن یا مرکز سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو وہاں کے فوجی قصر نماز پڑھیں گے اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

بارڈر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں ہے۔(۲)

بارڈر میں جمعہ اور عیدین کی نماز درست نہیں ہے۔(۳)

بارڈر میں جمعہ کی نماز کے بجائے ظہر کی نماز جماعت سے ادا کریں۔(۴)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة، رقم ۱ ــ ۲.

(۲) .....وقيد بالبلد والقرية؛ لأنّ نية الإقامة لاتصحّ في غيرهما، فلاتصحّ في مفازة ولا جزيرة ولا بحر ولا سفينة. وفي الخانية والظهيرية والخلاصة: ثمّ نية الإقامة لاتصحّ إلّا في موضع الإقامة ممن يتمكّن من الإقامة، وموضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخيام والأخبية والوبر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۲/۱۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه.

(۳) ويشترط لصحتها ..... المصر ..... أو فناءه ..... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۷، ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب الجمعة، وفيه أيضاً: ..... تجب صلاتهما في الأصحّ على من تجب عليه الجمعة بشرائطها ..... الخ. ([۲/۱۶۶] باب العيدين، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۵) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، (۱/۱۵۰) الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۵۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، (۲/۱۴۰) باب العيدين، ط: سعيد.

(۴) ومن لا تجب عليهم الجمعة من أهل القرى والبوادي لهم أن يصلّوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذانٍ و إقامةٍ. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۵) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۷۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ

اگر کوئی شخص بارہ مہینے سفر میں رہتا ہے اور رمضان المبارک بھی سفر میں گذرتا ہے، رمضان کے بعد بھی اقامت کا موقع نہیں ملتا ہے، اگر ساری عمر اس کو اقامت کا موقع نہ ملے تو اس پر رمضان کے روزوں کی قضا لازم نہیں ہوگی اور فدیہ دینے کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر اقامت کی حالت میں کچھ دن ملیں تو جتنے دن ملیں گے اتنے دن کے روزوں کی قضا لازم ہوگی ورنہ موت کے وقت یا اس سے پہلے فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

بالغ لڑکا

جوان بیٹا باپ کا فرمانبردار ہے، اور باپ کی خدمت کرتا رہتا ہے تو وہ سفر و اقامت کی نیت کے سلسلہ میں والد کی نیت کا پابند ہوگا، خود اس کی نیت معتبر نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱، ۲) ..... فإن ماتوا فيه أي في ذٰلك العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدّة من أيام أخر ، ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصية بقدر إدراكهم عدة من أيام أخر ..... الخ .

(الدر مع الرد : (۴۲۳/۲ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم وما لايفسده ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاو على مراقي الفلاح : (۳۵۶/۲ ، ۳۵۷) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم ويوجب القضاء من غير كفارة ، فصل في العوارض ، ط: مكتبه غوثيه كراچي .

(۳) والمعتبر نية المتبوع لا التابع..... وتلميذ..... الخ . قال الإمام ابن عابدين الشامي رحمه الله تحته: (قوله:و تلميذ) أي إذا كان يرتزق من أستاذه..... قلت : ومثله بالأولىٰ الابن البارّ البالغ مع أبيه ، تأمّل . (الدر مع الرد : (۱۳۳/۲ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(قوله ؛ وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أي المرأة والعبد والجندي) ..... قال ابن نجيم رحمه الله في شرحه : ..... وليس مراد المصنف قصر التبع على هؤلاء الثلاثة ، بل هو كل من كان تبعاً لإنسان ويلزمه طاعته فيدخل الأجير مع مستأجره ..... الخ . (البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر] ، فصل : وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، ط: سعيد .

بحری جہاز کے عملہ کا حکم

اگر بحری جہاز ہمیشہ دور دراز ممالک میں پھرتا رہتا ہے، کبھی ایک جگہ دس پندرہ دن، مہینہ دو مہینہ کھڑا رہتا ہے، جہاز کے ملازمین اور عملہ کو معلوم نہیں ہوتا کہ کب وہاں سے روانہ ہوگا اور بعض بحری جہاز ایک مقررہ مقام سے دوسرے مقررہ مقام تک جاتے ہیں اور ملازمین کو چھ سات ماہ بعد یا بعض مرتبہ سال دو سال کے بعد گھر جانے کا اتفاق ہوتا ہے، تو ایسے ملازمین اور عملہ جب تک اپنے وطن میں نہیں پہنچیں گے، چار رکعت والی فرض نماز میں مسلسل قصر کریں گے، اور جب اپنے وطن پہنچیں گے اس وقت چار رکعت والی فرض نماز چار رکعت پوری پڑھیں گے۔(۱)

اور جو جہاز مقررہ جگہ سے مقررہ جگہ تک جاتا ہے اور درمیان میں سفر کی مسافت ہے اس کے ملازمین بھی برابر قصر کریں گے۔(۲)

اگر بحری جہاز کسی شہر میں لنگر انداز ہو، اور بندرگاہ شہر کا حصہ تصور کی جاتی ہو اور اس جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھی جائے گی۔ واضح رہے کہ

---

(۱) .....وقید بالبلد والقریة؛ لأنّ نیة الإقامة لاتصحّ فی غیرهما، فلاتصحّ فی مفازة ولاجزیرة ولا بحر ولا سفینة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: مکتبه رشیدیه کراچی.

(قوله: ولاتصحّ نیة الإقامة فی مفازة) مثلها الجزیرة والبحر والسفینة، والملاح مسافر وسفینته لیست بوطن إلاّ عند الحسن، نقله السید عن البحر. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۲/ ۱۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته..... قاصداً مسیرة ثلاثة أیام و لیالیها..... صلّی الفرض الرباعی رکعتین..... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱، ۱۲۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۲/ ۹ ـ ۱۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط؛ مکتبه غوثیه کراچی.

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸ ـ ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید.

سمندر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں۔(۱)

بحری جہاز کے کپتان

''ڈرائیور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۶)

بحری جہاز میں نماز

''کشتی میں نماز'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۹۵)

بحری سفر کی دعا

بحری سفر میں ڈوبنے اور طوفان سے محفوظ رہنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ بحری جہاز یا کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ آیات پڑھے:

''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ''۔ [هود : ۴۱]

''وَمَاقَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ق وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ م بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ.''[الزمر : ٦٧] (۲)

---

(۱) .....قصر الفرض الرباعي..... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية..... الخ. (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

ولايزال يقصر حتى يدخل مصره أو ينوى إقامته نصف شهر ببلد أو قرية. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱۴/۲) كتاب الصلاه، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: مكتبه رشيديه كراچى.

(۲) یہ دو آیتیں قرآن کریم کی دو مختلف سورتوں کی آیات ہیں، لیکن روایات میں سمندری سفر کی دعا کے طور پر ان کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

" قال أبو القاسم الطبرانى: حدّثنا إبراهيم بن هاشم البغوى ..... عن الضحاك عن ابن عبّاس عن النّبىّ ﷺ قال : أمان أمّتى من الغرق إذا ركبوا فى السفن أن يقولوا : بسم اللّٰه الملك ﴿ وما قدروا اللّٰه حقّ قدره ..... الأية ﴾، ﴿ بسم اللّٰه مجرها و مرسٰها ط إنّ ربّى لغفورٌ رّحيم ﴾.

(تفسير القرآن العظيم للحافظ ابن كثير الدمشقى : (۴/۴۵٦) ، [هود : ۴۱] ، ط:قديمى)

نوٹ:۱۔روایت کے الفاظ میں:" بسم اللّٰه الملک " کا اضافہ بھی ہے ابتدا میں۔ =

بحری سفر کے احکام

دریا میں جہاز یا کشتی کے ذریعہ جو سفر کیا جائے اس کے بھی عام احکام وہی ہیں جو خشکی میں سفر کے ہیں، دونوں میں کوئی فرق نہیں۔(۱)

بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے

سمندر میں کوئی حادثہ پیش آیا، اور سارے مسافر ڈوب گئے، اس میں کسی مسلم عورت کا شوہر بھی تھا، اس کا گم ہونا بھی متعین ہو گیا، تو ایسی صورت میں عورت گمشدگی کے وقت سے عدت گذارے، عدت ختم ہونے کے بعد وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔(۲)

= ۲۔اور آیت کی ترتیب بھی الٹ ہے، یعنی پہلے "وما قدر الله" ہے اور پھر "بسم الله مجرها".

🗁 المعجم الأوسط: (۱۸۴/۶) [رقم الحديث: ۶۱۳۶] باب الميم من اسمه؛ محمد، ط: دار الحرمين، القاهرة.

🗁 المعجم الكبير: (۱۲۴/۱۲) [رقم الحديث: ۱۲۶۶۱] أحاديث عبدالله بن عباس رضي الله عنه، ط: مكتبة العلوم والحكم.

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً و سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي..... الخ. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

🗁 الفتاوى الهندية: (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗁 فالحاصل: أنّ التقدير بمسير ثلاثة أو بالمراحل في السهل والجبل والبرّ والبحر، ثمّ يعتبر في كلّ ذلك السير المعتاد فيه، و ذلك معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه. (بدائع الصنائع: (۹۴/۱)، كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)

(۲) وعلى هذا يبتنى على ما في جامع الفتاوى، حيث قال: وإذا فقد في المهلكة فموته غالب فيحكم به، كما إذا فقد في وقت الملاقاة مع العدوّ، أو مع قطاع الطريق، أو سافر على المرض الغالب هلاكه، أو كان سفره في البحر، وما أشبه ذلك حكم بموته؛ لأنّه الغالب في هذه الحالات، وإن كان بين احتمالين، واحتمال موته ناشئ عن دليل، لا احتمال حياته؛ لأنّ هذا الاحتمال كاحتمال ما إذا بلغ المفقود مقدار ما لايعيش على حسب مااختلفوا في مقدار..... وأفتى به بعض مشائخ مشائخنا، وقال: إنّه أفتى به قاضي زاده، صاحب بحر الفتاوى، لكن لايخفى أنّه لابدّ من مضى مدّة طويلة حتى يغلب على الظنّ موته، لابمجرد فقده عند ملاقاة العدوّ أو سفر البحر ونحوه، إلّا إذا كان ملكاً عظيماً فإنّه إذا بقي حيًّا تشتهر حياته. (رد المحتار: (۲۹۷/۴) كتاب المفقود، ط: سعيد) =

لیکن اگر بحری سفر میں گم ہونا متعین نہیں یا ساحل پر پہونچنے کا احتمال ہے، تو اس صورت میں لمبی مدت گذرنے کے بعد اسلامی ملک میں حاکم اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچائیت اس کو ڈوبنے کی وجہ سے مرا ہوا تصور کر کے اس کا نکاح فسخ کر سکتے ہیں۔(۱)

= وإذا حكم بموته اعتدت امرأته عدة الوفاة من ذلك الوقت ..... الخ . (الفتاوى الهندية : (۳۰۰/۲) كتاب المفقود ، ط: رشيديه)

الحيلة الناجزة: (ص:۲۵۹) حکم زوجۂ مفقود، المرقومات للمظلومات، تلخیص الحیلۃ الناجزۃ، کلاھما للشیخ التھانوی، (ص:۱۶۳۱۵۶) زوجۂ مفقود کا حکم، ط: دار الاشاعت کراچی)

(۱) هو غائب لم يدر أحي هو فيتوقع أم ميت ..... نصب القاضي ..... ولا يفرّق بينه وبينها ولو بعد مضي أربع سنين ، خلافاً لمالك ..... بل يوقف قسطه إلى أقرانه في بلده على المذهب ؛ لأنّه الغالب ، واختار الزّيلعي : تفويضه للإمام ..... أنّه إنّما يحكم بموته بقضاء ؛ لأنّه أمر محتمل ، فما لم ينضمّ إليه القضاء لايكون حجة ..... فتعتد عرسه للموت . (الدر مع الرد : (۲۹۲/۴ ـ ۲۹۸) كتاب المفقود ، ط: سعيد) قال ابن عابدين ـ رحمه الله ـ تحت (قوله : خلافاً لمالك): ..... لقول القهستاني : لو أفتى به في موضع الضرورة لابأس به على ماأظنّ . اهـ . (مطلب في : الإفتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ، (۲۹۵/۴) ، وقال في ذيل (قوله : واختار الزيلعي : تفويضه للإمام) : قال في الفتح : فأي وقت رأى المصلحة حكم بموته . قال في النهر : وفي الينابيع : قيل يفوّض إلى رأي القاضي ، ولا تقدير فيه في ظاهر الرواية . وفي القنية ؛ جعل هذا رواية عن الإمام . قلت : والظاهر أنّ هذا غير خارج عن ظاهر الرواية أيضاً ، بل هو أقرب إليه من القول بالتقدير ؛ لأنّه فسره في شرح الوهبانية : بأن ينظر ويجتهد ويفعل ما يغلب على ظنّه ، فلايقول بالتقدير ؛ لأنّه لم يرد به الشرع ، بل ينظر في الأقران وفي الزمان وفي المكان ويجتهد ..... وقال الزيلعي : لأنّه يختلف باختلاف البلادو كذا غلبة الظن تختلف باختلاف الأشخاص ، فإنّ الملك العظيم إذا انقطع خبره يغلب على الظنّ في أدنى مدة أنّه قد مات اهـ . ومقتضاه : أنّه يجتهد ويحكم القرائن الظاهرة الظاهرة الدالة على موته ، وعلىٰ هذا يبتنى على ما في جامع الفتاوى حيث قال :وإذا فقد في المهلكة فموته غالب فيحكم به كما ..... أو كان سفره في البحر وما أشبه ذلك حكم بموته ؛ لأنّه الغالب في هذه الحالات ..... لكن لايخفى أنّه لا بدّ من مضيّ مدة طويلة حتّى يغلب على الظّنّ موته، لابمجرّد فقده عند ملاقات العدوّ أو سفر البحر ونحوه ، إلّا إذا كان ملكاً عظيماً ، فإنّه إذا بقي حيًّا تشتهر حياته ، فلذا قلنا : إنّ هذا مبنى على ماقاله الزيلعي . (۲۹۷/۴ ، ط: سعيد)

والمختار أنّه يفوّض إلى رأي الإمام ، كذا في التبيين ..... الخ . (الفتاوى الهندية : (۳۰۰/۲) كتاب المفقود ، ط: رشيديه)

تبيين الحقائق للزيلعي : (۲۳۲/۴) كتاب المفقود ، ط: سعيد . =

دونوں صورتوں میں مردہ کے احکام جاری ہوں گے، یعنی اس کی وراثت تقسیم کردی جائے گی۔(۱)

بحری سفر میں مسافر کہاں سے ہوگا؟

سمندر کا سفر ہو تو اگر وہ سمندر کسی شہر سے لگتا ہے، جیسے جدہ سے سفر ہے تو اس صورت میں جہاز کے حرکت کرتے وقت سفر شروع ہوگا، اس کے لیے فصیل وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے اگر چہ وہ شہر فصیل (۲) والا ہو۔(۳)

تاہم اگر جہاز شہر کی عمارتوں کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے تو جب تک ان عمارتوں

= الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ: (ص:۲۵۹/۷) للشیخ حکیم الامت محمد اشرف علی التھانوی علیہ الرحمۃ حکم زوجۂ مفقود، دارالاشاعت کراچی۔

المرقومات للمظلومات : (ص: ۱۵۲ ـ ۱۶۳) تلخیص الحیلة الناجزة ، المطبوع فی آخره، زوجة مفقود کا حکم ، ط: دارالاشاعت کراچی .

(۱) وقسم ماله من بین ورثته الموجودین فی ذلک الوقت ..... الخ . (الفتاوی الهندیة : (۳۰۰/۲) کتاب المفقود ، ط:رشیدیه)

(وتعتد امرأته وورث منه حینئذٍ لاقبله) أی حین حکم بموته لا قبل ذلک ، حتی لایرثه إلّا ورثته الموجودون فی ذلک الوقت ، لا من مات قبل ذلک الوقت من ورثته ، کأنّه مات عیاناً ؛ لأنّ الحکمیّ معتبر بالحقیق ، (تبیین الحقائق : (۲۳۲/۴) کتاب المفقود ، ط: سعید)

الدر مع الرد : (۲۹۸/۴) کتاب المفقود ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۱۶۵/۵) کتاب المفقود ، ط:سعید .

(۲) شہر کی حدود کے لیے جو دیوار بنائی جاتی ہے اس کو ''فصیل'' کہتے ہیں۔

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه..... صلّی الفرض الرباعی رکعتین، قال ابن عابدین رحمه اللّٰه: قال فی شرح المنیة: فلایصیر مسافراً قبل أن یفارق عمران ماخرج منه من جانب الذی خرج..... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۳) کتاب الصلاة،باب صلاة المسافر، ط: سعید)

مراقی الفلاح ، المطبوع مع حاشیة الطحطاوی ، (۱۱/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مکتبه غوثیه کراچی .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط:سعید .

احسن الفتاوی: (۷۴/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: لنگر گاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط:سعید۔

سے آگے نہ نکل جائے قصر نماز نہ پڑھے۔(۱)

بحری مشق

اگر بحری جہاز والے جنگی مشقوں کے دوران سفر شروع کرتے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے نکلیں، تو لنگر گاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر شروع سے سوا ستتر کلومیٹر کا ارادہ نہیں تھا، تو سوا ستتر کلومیٹر ہو جانے کے بعد بندرگاہ یا لنگر گاہ واپس آنے تک قصر کریں گے۔(۳)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ..... صلّى الفرض الرباعي ركعتين، قال ابن عابدين رحمه الله: قال في شرح المنية: فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من جانب الذي خرج..... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱ـ ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

مراقي الفلاح، المطبوع مع حاشية الطحطاوي، (۲/۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچي.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

احسن الفتاوى: (۴/۷۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زير عنوان: لنگر گاه پر حكم قصر كى تفصيل، ط: سعيد.

(۲) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثه أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصّر الفرض الرباعي..... الخ. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۳/۶ـ ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچي.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

احسن الفتاوى: (۴/۸۴، ۸۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، عنوان: بحرى جنگى مشقوں ميں حكم قصر، جواب از مدرسہ بنورى ٹاؤن، [شق نمبر: ۲]، ط: سعيد۔

(۳) وأمّا الثاني: فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام، فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخّص، وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أن يدركهم، فإنّهم يصلّون صلاة الإقامة في الذهاب وإن طالت المدّة، وكذلك المكث في ذلك الموضع، أمّا في الرجوع، فإن كانت مدّة سفر قصروا. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد) =

اگر جنگی جہاز مشق کے دوران سواستتر کلومیٹر سے کم فاصلہ پر مشرق ومغرب اور جنوب وشمال میں چکر لگاتے ہیں تو قصر نہ کریں بلکہ پوری نماز پڑھیں۔اگر چہ کل سفر کے حساب سے سینکڑوں کلومیٹر طے کر جائیں، جب تک ساحل سے سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا فاصلہ نہ ہو جائے قصر نہ کریں۔(۱)

سفر کے ارادہ سے لنگرگاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد جب تک دوبارہ لنگرگاہ کی حدود میں داخل نہیں ہوں گے تب تک قصر کریں گے اور لنگرگاہ کی حدود میں داخل ہونے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔(۲)

= احسن الفتاوی: (۸۵/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۵]، ط: سعید۔

(قوله : بلاقصد) بأن قصد بلدة بينه وبينها يومان للإقامة بها ، فلما بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه و بينها يومان ..... قال في البحر : وعلى هذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ..... أمّا في الرجوع ، فإن كانت مدّة سفر قصر . (رد المحتار على الدر المختار : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۹۴/۱) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر] ، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، الثاني : نية مدة السفر ، ط: سعيد .

(۱) انظر الحاشية رقم : ۲ في الصفحة الماضية و رقم (۱) في هذه الصفحة .

دوران مشق اگر جہاز ۴۸ میل سے کم فاصلہ کے قطر میں مشرق ومغرب، جنوب وشمال چکر لگاتے ہیں تو نماز پوری پڑھی جائے، اگر چہ کل سفر کے حساب سے سیکڑوں میل طے کر جائیں، جب ساحل کراچی سے ۴۸ میل فاصلہ نہ ہو جائے قصر نہ کیا جائے۔(احسن الفتاوی: (۸۴/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۱] ط: سعید)

(۲) فيقصر الفرض الرباعي من نوى السفر ..... إذا جاوز بيوت مقامه ..... ولا يزال يقصر حتى يدخل مصره ..... الخ . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۹/۲ ـ ۱۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطاً ثلاثة أيّام في برّ أو بحر ..... وفي المحيط : وكذا إذا عاد من سفره إلى مصر لم يتمّ حتىّ يدخل العمران . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: مكتبه رشيديه كراچى .

اگر جنگی جہاز ساحل سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ تک جانے کے ارادہ سے نکلا، پھر راستہ میں جہاز خراب ہوگیا یا کسی مصلحت کی بنا پر واپس آ گیا، تو ارادہ تبدیل ہونے کے وقت سے پوری نماز پڑھے گا، اس سے پہلے قصر کرے گا۔(۱)

بعض اوقات جنگی مشقوں کی مصلحتوں کی وجہ سے سمت اور فاصلہ کے بارے میں بتایا نہیں جاتا، اور معلومات پر پابندی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں عام ملازمین اور فوجی، کمانڈر کے تابع ہوں گے اور کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر کمانڈر اور آفیسران نمازی ہیں تو ان کو نماز پڑھنے کے دوران دیکھ لیا جائے کہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، اگر یہ لوگ قصر کرتے ہیں تو ان کے ماتحت تمام لوگ قصر کریں گے اور اگر یہ لوگ پوری نماز پڑھتے ہیں تو ان کے ماتحت تمام لوگ پوری نماز پڑھیں۔(۲)

---

(۱) لكن المذكور في الشرح : أنّه يتمّ - إذا سار أقلّ - بمجرد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره ؛ لأنّه نقض للسفر قبل الاستحكام ..... الخ . (البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

أمّا إذا لم يصر ثلاثة أيّام ، فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيماً ..... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

احسن الفتاوی: (۸۵،۸۴/۴) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ،عنوان : بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، [شق نمبر:۶] ط:سعید۔

(۲) ذكر الحاكم في " المنتقى " : رجل حمل رجلاً و ذهب به ، ولايدرى أين يذهب به ، قال : يتمّ الصلاة حتى يسير ثلاثاً ، فإذا سار ثلاثاً قصر ، ..... و في فتاوى أهل سمرقند : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ، ينظر إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيام ، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لايعلم بذلك ، سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبنى الأمر على ما كان هو في الأصل ، فإن كان مسافرا صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيما صلّى صلاة المقيمين . (المحيط البرهاني : (۳۹۴/۲ ، ۳۹۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في : بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ويصير مقيما بنية إقامة غيره ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

وذكر في المنتقى أيضاً : أن المسلم إذا أسره العدوّ وإن كان مقصده ثلاثة أيام قصر ، وإن لم يعلم سأله ، فإن لم يخبره وكان العدوّ مقيما أتمّ ، وإن كان مسافرا قصر ، وينبغي أن يكون هذا إذا تحقّق أنّه مسافر ..... وكذا ينبغي أن يكون حكم كل تابع يسأل عن متبوعه ، فإن أخبره عمل بخبره، =

ورنہ اندازہ سے سوا ستر کلومیٹر کے بعد قصر کریں اور اس سے پہلے پوری نماز پڑھیں۔ (۱)

بس

''بس'' میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی، بس والوں سے طے کرلیا جائے کہ نماز کے وقت کسی مناسب جگہ پر روک دے، اور اگر نہ روکیں تو نماز قضا پڑھنا ضروری ہے اور اگر ''بس'' میں بیٹھ کر نماز ادا کی ہے تو ''بس'' سے اتر کر اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (۲)

جب بس، گاڑی اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو قصر کرنا لازم ہوگا، اور

= وإلّا عمل بالأصل الّذی کان علیه من إقامة أو سفر ..... الخ. (غنیة المستملی شرح منیة المصلی، المعروف بـ" حلبی کبیر " : (ص: ۵۴۱) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی)

🗁 (قوله : حتّی یعلم) لم یبین أنه یجب علیه السؤال من المتبوع أو لا، والظاهر الأوّل، ویؤیّده ما فی الدرایة والخانیة : مسلم أسره العدوّ، إن کانت مسیرة العدوّ مدة سفر یقصر وإلّا لا، وإن لم یعلم یسأله، وإن سأله ولم یخبره، ینظر، إن کان العدوّ مسافراً یقصر، وإلّا لا ..... الخ. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (۱۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه غوثیه)

🗁 ظاہر ہے کہ جہاز کے عام ملازمین کمانڈر کے تابع ہیں اور اس سلسلے میں مسئلہ یہ ہے کہ متبوع یعنی کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جب نیت معلوم نہ ہوسکے جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے کہ نیت اور ارادہ معلوم کرنا مشکل ہے تو اگر افسران نمازی ہیں تو ان کو دیکھ لیا جائے کہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، قصر کے ساتھ یا پوری نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ تابع یعنی جہاز کے باقی حضرات اپنی حالت کا اعتبار کریں، ۴۸ میل کے بعد قصر کریں اور اس سے پہلے اتمام یعنی پوری نماز پڑھیں۔ (احسن الفتاوی: (۸۵،۸۳/۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۷]، ط: سعید)

(۱) أنظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲.

(۲) ومنها القیام فی فرض لقادر علیه ..... الخ. (الدر مع الرد : (۴۴۴/۱ ـ ۴۴۵) کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القیام، ط: سعید)

🗁 (والقیام) لقوله تعالیٰ : ﴿ وقوموا لله قانتین ﴾، أی مطیعین، والمراد به : القیام فی الصلاة باجماع المفسرین، وهو فرض فی الصلاة للقادر علیه فی الفرض وما هو ملحق به. (البحر الرائق : (۲۹۲/۱) کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط : سعید)

🗁 بدائع الصنائع : (۱۰۵/۱) کتاب الصلاة، فصل : وأمّا أرکانها، ط: سعید.

🗁 ویفترض القیام وهو رکن متفق علیه فی الفرائض والواجبات. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۳۰۹/۱، ۳۱۰) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة وأرکانها، ط: مکتبه غوثیه)

🗁 احسن الفتاوی: (۸۹،۸۸/۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافرین، عنوان: ریل گاڑی اور بس میں نماز، ط: سعید۔

جب تک آبادی کے اندر اندر چلتی رہے گی تب تک قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اگر گاڑی کا اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے، اور اگر آبادی سے باہر ہے تو وہاں پہنچ کر قصر کرے گا۔(۲)

بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا کہ وہ بستی دکھائی دیتی جس میں آپ جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو تین مرتبہ کہتے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا اور اس کے بعد یہ دعا فرماتے ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ

(۱، ۲) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ..... صلّى الفرض الرباعي ركعتين ، قال الشامي : (قوله : من جانب خروجه) قال في شرح المنية : فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الّذي خرج ..... الخ . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

فيقصر الفرض الرباعي..... إذا جاوز بيوت مقامه، وجاوز أيضاً ما اتّصل من فنائه..... الخ . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۹/۲ـ ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه)

(من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ..... قصر الفرض الرباعي) بيان للموضع الّذي يبتدأ فيه القصر ، ولشرط القصر ، ومدته ، وحكمه . أمّا الأوّل : فهو مجاوزة بيوت المصر ، لما صحّ عنه عليه السلام أنّه قصر العصر بذي الحليفة ، وعن علي : أنه خرج من البصرة فصلّى الظهر أربعاً ثمّ قال : إنا لو جاوزنا هٰذا الخص لصلينا ركعتين ..... الخ . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

الثالث: الخروج من عمران المصر، فلايصير مسافرا بمجرد نية السفر ما لم يخرج من عمران المصر، وأصله ما روى عن علي رضى اللّٰه عنه أنّه لما خرج من البصرة، يريد الكوفة صلّى الظهر أربعاً، ثمّ نظر إلى خص إمامه، و قال: لو جاوزنا الخص صلينا ركعتين. (بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد)

اَهْلِهَا اِلَيْنَا"(۱)

ترجمہ: اے اللہ! اس بستی کی اچھی پیداوار کو ہمارا رزق بنا، اور ہماری محبت اس بستی والوں کے دل میں ڈال دے، اور اس میں جو تیرے نیک بندے ہوں ان کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرمادے۔

بس میں نماز کا طریقہ

''ٹرین'' یا ''بس'' میں فرض، واجب، سنت اور نفل نماز پڑھنا جائز ہے، خواہ کوئی عذر ہو یا نہ ہو، بس اور ٹرین چل رہی ہو، یا رکی ہوئی ہو، البتہ استقبال قبلہ اور قیام اس میں بھی شرط ہے، ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی شرط شدید عذر کے بغیر فوت ہو جائے تو فرض اور واجب نماز نہیں ہوگی اور سنت اور نفل قیام کے بغیر بھی صحیح ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) اللّٰهمّ بارک لنا فیها (ثلث مرات) اللّٰهم ارزقنا جناها وحبّبنا إلى أهلها وحبّب صالحي أهلها إلينا. (حصن حصين: (ص: ۱۲۸)، ط: نجم العلوم لكهنؤ)

عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ إذا أشرف على أرض يريد دخولها، قال: اللّٰهم إنّي أسئلك من خير هٰذه الأرض وخير ما جمعت فيها، وأعوذبك من شرّها و شرّ ما جمعت فيها، اللّٰهمّ ارزقنا حماها، وأعذنا من وباها، وحبّبنا إلى أهلها، وحبّب صالحي أهلها إلينا. (عمل اليوم والليلة لابن سنّي: (ص: ۲۴۸)، باب ما يقول إذا أشرف على مدينة، ط: مكتبة المؤيد، رياض)

الاذكار للنووي: (ص: ۲۰۲)، باب ما يقوله إذا رأى قرية يريد دخولها أو لايريد، ط: مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، ۱۹۹۵م)

(۲) (ولو جعل تحت المحمل خشبة) أو نحوها (حتّى بقي قراره) أي: المحمل (إلى الأرض) بواسطة ما جعل تحته (كان) أي: صار المحمل (بمنزلة الأرض فتصحّ الفريضة فيه قائما) لا قاعداً بالركوع والسجود. (مراقي الفلاح مع شرحه للامام الطحطاوي: (۵۵۶/۱) كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابة، ط: مكتبه غوثيه)

وفيه: فيقف عليها أي: مستقبل القبلة ..... فإن لم يمكنه صلّى أينما توجهت. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۵۵۵/۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابّة، ط: غوثيه)

الفتاوى الهندية: (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، وممّا يتّصل بذلك الصلاة على الدابّة والسفينة، ط: رشيديه. =

اگر بس یا ٹرین میں اس قدر زیادہ رش ہے کہ قبلہ رو ہو کر یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، اور آگے چل کر وقت کے اندر اندر ٹرین یا بس میں یا کسی اسٹیشن پر اتر کر استقبال قبلہ اور قیام کے ساتھ نماز پڑھنا بھی ممکن نہ ہو تو دو سیٹوں کے درمیان قبلہ رو کھڑا ہو کر قیام اور رکوع کر کے نماز پڑھے اور سجدہ کے لیے پچھلی سیٹ پر کرسی کی طرح بیٹھ جائے یعنی پاؤں نیچے ہی رہیں اور سامنے کی سیٹ پر سجدہ کرے ۔(۱)

اس صورت میں سجدہ کی حالت میں گھٹنے کسی چیز پر نہیں ٹکیں گے مگر گھٹنے رکھنا فرض نہیں بلکہ واجب یا سنت ہے۔(۲)

= (ويتنفل قاعداً مع قدرته على القيام ابتداءً و بناءً) بيان أيضاً لما خالف فيه النفل الفرائض والواجبات وهو جوازه بالقعود مع القدرة على القيام ..... وأمّا الفرض فلايصحّ قاعداً مع القدرة على القيام ، ويأثم ويكفر إن استحلّه ، وإن صلّى قاعداً لعجزه أو مضطجعاً لعجزه فثوابه كثوابه..... أطلق في التنفل فشمل السنة المؤكدة والتراويح ، لكن ذكر قاضيخان في فتاواه من باب التراويح : الأصحّ أن سنة الفجر لايجوز أدائها قاعداً من غير عذرٍ والتراويح يجوز أدائها قاعداً من غير عذرٍ ..... وإلى أنّه إذا صلّى إلى غير ما توجهت به دابته لايجوز لعدم الضرورة إلى ذلك. (البحر الرائق : (۲/ ۶۲ ـ ۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/ ۴۲۷ و مابعد) ، كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، مبحث في استقبال القبلة ، (۱/ ۴۴۳ و مابعد) و باب صفة الصلاة ، بحث القيام ، ط:سعيد .

البحر الرائق : (۱/ ۲۸۳ و مابعد) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، و (۱/ ۲۹۲) باب صفة الصلاة ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/ ۱۰۵ و ما بعد) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا أركانها فستة منها القيام، (۱/ ۱۱۷ وما بعد) فصل : وأمّا شرائط أركانها ، ط: سعيد .

(۱) اگلے صفحے (یعنی ص: ۲۴) کا حاشیہ نمبر ۱ اور ۲ ملاحظہ فرمائیں .

(۲) (قوله : واضعاً ركبتيه ثمّ يديه) قدمنا الخلاف في أنّه سنة أو فرض أو واجب ، وأن الأخير أعدل الأقوال ، وهو اختيار الكمال . (الدر مع الرد : (۱/ ۴۹۷ ، ۴۹۸) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها ، ط: سعيد)

وأمّا اليدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراضها وضعهما ، قال في التجنيس والخلاصة، وعليه فتاوى مشائخنا ،وفي منية المصلّي : ليس بواجب عندنا ، واختار الفقيه أبو الليث : الافتراض : وصحّحه في العيون ، ولا دليل عليه ؛ لأنّ القطعيّ إنّما أفاد وضع بعض الوجه =

عذر کے وقت اس کو ترک کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

لیکن دو سیٹوں کے درمیان اس طرح نماز پڑھنا اس وقت درست ہے جبکہ ٹرین یا بس مشرق یا مغرب کی جانب جارہی ہو، اور اگر شمال یا جنوب کی جانب جارہی ہو تو دو سیٹوں کے درمیانی جگہ میں کھڑے ہو کر اس طرح نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

اور اگر مذکورہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے۔(۳)

بلندی اور پستی

سفر کے دوران جب بلندی پر چڑھے تو تین بار "اللہ اکبر" کہے اور جب پستی میں اترنے لگے تو تین بار سبحان اللہ کہے۔(۴)

= على الأرض دون اليدين والركبتين ، والظنّى المتقدم لايفيده ، لكن مقتضاه و مقتضى المواظبه الوجوب ، وقد اختاره المحقّق فى فتح القدير ، وهو إن شاء اللّٰه تعالىٰ أعدل الأقوال لموافقته الأصول ، وإن صرّح كثير من مشائخنا بالسنية ، ومنهم صاحب الهداية . (البحر الرائق : (۳۱۸/۱) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، فصل : وإذا أراد الدخول فى الصلاة ، ط :سعيد)

فتح القدير ؛ (۲۶۴/۱ ، ۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: رشيديه .

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲.

(۲) احسن الفتاوی: (۸۸/۴، ۸۹) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: ریل گاڑی اور بس میں نماز، ط: سعید۔

(۳) (فتصحّ الفريضة فيه قائماً) فإن لم يمكنه القيام ولا النزول صلّى قاعداً كما هو مفاد كلاهم. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۵۵۶/۱) كتاب الصلاة باب الوتر وأحكامه ، فصل فى صلاه الفرض والواجب على الدابّة ، ط: غوثيه)

البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط : رشيديه .

انظر الحاشية السابقة رقم ۱ على الصفحة السابقة ، رقم : ۱۷ أيضاً.

(۴) وكان النبىّ ﷺ وجيوشه إذا علوا الثنايا كبروا ، وإذا هبطوا سبّحوا ، فوضعت الصلاة على ذلك.(سنن أبى داؤد : (ص: ۴۴۱) كتاب الجهاد ، باب ما يقول الرجل إذا سافر ، [رقم الحديث : ۲۵۹۶] ، حديث ابن عمر رضى اللّٰه عنه ، ط: دار إحياء التراث العربى)=

بمباری میں مرجائے

مسافر کسی شہر میں پہنچا، وہاں اچانک بمباری شروع ہوگئی، اور اس میں وہ ہلاک ہو گیا، تو اس صورت میں وہ دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہوگا، اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

بندرگاہ

بندرگاہ اور بحری جہاز یا کار گوشپ وغیرہ کی انتظار گاہ (یعنی بندرگاہ پر جگہ نہ ہونے کی صورت میں جہاں جہاز انتظار میں ٹھہرائے جاتے ہیں) فنائے مصر میں داخل ہیں، فناء مصر اور مصر کے درمیان زرعی زمین اور ۱۶ء۱۳۷ میٹر کا فاصلہ نہ ہو تو سفر کے احکام میں فناء مصر،

= عن جابر بن عبد الله قال : كنّا إذا صعدنا كبّرنا و إذا نزلنا سبّحنا . وفي روايةٍ أخرىٰ عنه رضي الله عنه : قال : كنّا إذا صعدنا كبّرنا وإذا تصوّبنا سبّحنا . (صحيح البخاري : (۴۲۰/۱) كتاب الجهاد ، باب التسبيح إذا هبط وادياً ، باب التكبير إذا علا شرفاً ، ط: قديمي)

مصنف عبد الرزاق : (۱۶۰/۵) ، [رقم الحديث : ۹۲۴۵] ، باب القول في السفر ، ط: المكتب الاسلامي ، بيروت .

(۱) (هو كل مكلّف مسلم طاهر)..... (قتل ظلماً) بغير حق (بجارحة) أي ما يوجب القصاص (ولم يجب بنفس القتل مال) بل قصاص..... (ولم يرتث)..... (وكذا) يكون شهيداً (لو قتله باغ أو حربي أو قاطع طريق ولو) تسببا أو (بغير آلة جارحة) فإن مقتولهم شهيد بأيّ آلة قتلوه؛ لأنّ الأصل فيه شهداء أحد، ولم يكن كلهم قتيل سلاح (أو وجد جريحاً ميتا في معركتهم) المراد بالجراحة علامة القتل..... (فينزع عنه مالايصلح لكفن ويزاد) إن نقص ما عليه عن كفن السنّة (وينقص) إن زاد (لـ) أجل أن (يتم كفنه) المسنون (ويصلى عليه بلاغسل، ويدفن بدمه و ثيابه) لحديث: زملوهم بكلومهم. (الدر مع الرد: (۲۴۷/۲ــ ۲۵۰) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۹۶/۲ ، ۱۹۷) ، كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية : (۱۶۷/۱ ، ۱۶۸) كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل السابع في الشهيد ، ط: رشيديه .

احسن الفتاوی (۲۵۴/۴) کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل فی الشہید، زیر عنوان: بمباری سے شہید ہونے والے کا حکم، ط: سعید

مصر کے حکم میں ہوتا ہے۔(۱)

لہٰذا بندرگاہ سے متصل شہر میں رہنے والے لوگ روانگی اور واپسی کے وقت دونوں صورتوں میں بندرگاہ اور انتظارگاہ میں پوری نماز پڑھیں گے، قصر نہیں کریں گے، باقی انتظارگاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے۔(۲)

البتہ جو آدمی بندرگاہ سے متصل شہر کا رہنے والا نہ ہو یا مقیم نہ ہو، اور یہاں پندرہ

---

(۱) وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ ودفن الموتىٰ وإلقاء التراب، وإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي، بخلاف الجمعة، فتصحّ إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع؛ لأنّ الجمعة من مصالح البلد بخلاف السفر ..... (قوله: أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

''لنگرگاہ فناء مصر ہے جس کا حکم یہ ہے کہ شہر سے ایک سو پچاس گز: ۱۶ء۱۳۷ میٹر سے کم فاصلہ پر ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تو یہاں قصر نہیں، کم از کم اتنا فاصلہ ہو یا درمیان میں زرعی زمین ہو تو حکم قصر شروع ہوگا.....الخ'' (احسن الفتاوی: (۴/۷۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: لنگرگاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید)

(۲) وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة، كربض المصر، وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن،، فإنه في حكم المصر، وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح..... وأمّا الفناء، وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي ..... (قوله: أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

غنية المستملي شرح منية المصلي: (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی.

''لنگرگاہ فناء مصر ہے جس کا حکم یہ ہے کہ شہر سے ایک سو پچاس گز: ۱۶ء۱۳۷ میٹر سے کم فاصلہ پر ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تو یہاں قصر نہیں، کم از کم اتنا فاصلہ ہو یا درمیان میں زرعی زمین ہو تو حکم قصر شروع ہوگا.....الخ'' (احسن الفتاوی: (۴/۷۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: لنگرگاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید)

دن ٹھہرنے کی نیت نہ ہو تو وہ پوری نماز نہیں پڑھے گا بلکہ قصر کرے گا۔(۱)

بوڑھی عورت

بوڑھی عورت بھی عورت ہے، اس کو بھی شوہر یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے۔(۲)

---

(۱) .....قصر الفرض الرباعي ..... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية .
(البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .
🗀 ولا يزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر .
(الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)
🗀 ولا يزال يقصر حتى يدخل مصره أو ينوى إقامته نصف شهر ببلد أو قرية ..... الخ . (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۱۴/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه)
🗀 ''بندرگاہ اور انتظار گاہ یعنی بندرگاہ پر جگہ نہ ہونے کی صورت میں جہاں جہاز انتظار میں ٹھہرائے جاتے ہیں، فناءِ مصر میں داخل ہیں، فناء و مصر کے درمیان زرعی زمین اور ۱۶ء۱۳۷ میٹر کا فاصلہ نہ ہو تو احکام سفر میں فناءِ بحکم مصر ہے۔ لہٰذا بوقت روانگی اور بوقت واپسی دونوں صورتوں میں دونوں مقامات میں نماز پوری پڑھی جائے گی۔ البتہ جو شخص کراچی میں مقیم نہ ہو اور یہاں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ ہو وہ قصر پڑھے گا''۔ (احسن الفتاوی: (۹۰/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بندرگاہ کراچی میں قصر نہیں)

(۲) عن ابن عباس قال : قال رسول الله ﷺ : لايخلونّ رجل بامرأة ، ولا تسافرنّ امرأة إلاّ و معها محرم ، فقال رجل : يا رسول الله !اكتتبت في غزوة كذا وكذا ، وخرجت امرأتي حاجّة ، قال : اذهب ، فاحجج مع امرأتك . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)
🗀 صحيح البخارى : (۴۲۱/۱) كتاب الجهاد ، باب من اكتتب في جيش فخرجت امرأته حاجة ..... ، ط: قديمى .
🗀 إعلاء السنن : (۲۷۵/۷ ، ۲۷۶) كتاب الصلاة ، أبواب صلاة المسافر ، باب مسافة القصر ، لاتسافر المرأة ثلاثة أيّام إلّا مع ذى محرم ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)
🗀 أيضاً: (۳۸۵/۷، ۳۸۷) كتاب الحظر والإباحة، باب عدم جواز خروج المرأة إلى مدة السفر إلّا و معها زوج أو محرم، [رقم الحديث: ۵۷۰۵ـ ۵۷۰۸] ط: ادارة القرآن كراچى)
🗀 (وعنه): أى عن ابن عباس (قال: قال رسول الله ﷺ: "لايخلون"): أكّد النهى مبالغة ("رجل بامرأة") أى أجنبية، ("ولاتسافرن"): أى مسيرة ثلاثة أيام بلياليها عندنا ("امرأة"): أى: شابّة أو عجوزة ("إلّا ومعها محرم"): قال ابن الهمام فى الصحيحين: لاتسافر امرأة ثلاثاً إلّا ومعها ذو محرم..... الخ. (مرقاة المفاتيح: (۳۸۶/۵) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، [رقم الحديث: ۲۵۱۳]، ط: حقانيه ملتان) =

اگر عورت اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اس کی شہوت ختم ہو چکی ہے تو جس طرح اس سے

= ..... ومع زوج أو محرم ..... لامرأة حرة ولو عجوزاً في سفر . قال ابن عابدين رحمه الله : (قوله : ولو عجوزاً) : أي لإطلاق النصوص . بحر . قال الشاعر :

لكلّ ساقطة في الحيّ لاقطة
وكل كاسدة يوما لها سوق

(قوله : في سفر) هو ثلاثة أيام ولياليها ، فيباح لها الخروج إلى ما دونه لحاجة بغير محرم ، وروى عن أبي حنيفة وأبي يوسف كراهة خروجها وحدها مسيرة يوم واحد ، وينبغي أن يكون الفتوى عليه ، لفساد الزمان ..... الخ . (الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، مبحث : شرائط وجوب الحج ، ط: سعيد)

ولاتثبت الاستطاعة للمرأة إذا كان بينها و بين مكة مسيرة سفر شابة كانت أو عجوزاً إلّا بمحرم ، وهو الزوج أو من لايجوز نكاحها له على التابيد ..... الخ . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۲۸۳/۱) كتاب الحج ، شرائط الوجوب ، و (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

(ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزاً إذا كانت بينها و بين مكة مسيرة ثلاثة أيّام ، هكذا في المحيط . (الفتاوى الهندية : (۲۱۸/۱ ، ۲۱۹) كتاب المناسك ، الباب الأوّل في تفسير الحج ..... و شرائطه ..... ، ط: رشيديه)

وأطلق المرأة ، فشمل الشابة والعجوز ، لإطلاق النصوص . (البحر الرائق : (۳۱۵/۲) كتاب الحج ، شرائط الوجوب ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۴۰۷/۲ ، ۴۰۸) كتاب الحج ، شروط فرضية الحج ، ط: مكتبه غوثيه)

وسواء كانت المرأة شابة أو عجوزاً أنّها لا تخرج

إلّابزوج أو محرم ؛ لأنّ ما روينا من الحديث لايفصل بين الشابة والعجوز ، وكذا المعنى لايوجب الفصل بينهما ، لما ذكرنا من حاجة المرأة إلى من يركبها وينزلها ، بل حاجة العجوز إلى ذلك أشدّ ؛ لأنّها أعجز ، وكذا يخاف عليها من الرجال ، وكذا لا يؤمن عليها من أن يطّلع عليها الرجال حال ركوبها ونزولها ، فتحتاج إلى الزوج أو إلى المحرم ليصونها عن ذلك . (بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)

وأجمعوا على أنّ العجوز لا تسافر بغير محرم ولاتخلو برجل شابا كان أو شيخاً ، ولها أن تصافح الشيوخ . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۸۳/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

مصافحہ کرنا جائز ہے اسی طرح اس کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنے کی بھی گنجائش ہے۔(۱)

بہترین ساتھی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مثلاً کسی سفر کے) بہترین ساتھی وہ ہیں جو (کم ازکم) چار کی تعداد ہوں''۔(۲)

---

(۱) وأمّا العجوز الّتی لا تشتهی ، فلا بأس بمصافحتها ومس یدها إذا أمن ، ومتی جاز المس جاز سفره بها ، ویخلو إذا أمن علیه و علیها ، وإلّا لا . وفی الأشباه : الخلوة بالأجنبیة حرام إلّا لملازمة مدیونة هربت و دخلت خربة ، أو کانت عجوزاً شوهاء ، أو بحائل .

قال الشامی رحمه اللّٰه:۔(قوله: أمّا العجوز) وفی روایة: یشترط أن یکون الرجل أیضاً غیر مشتهی اهـ..... قال فی الذخیرة: وإن کانت عجوزاً لاتشتهی، فلا بأس بمصافحتها أو مسّ یدها، وکذٰلک إذا کان شیخاً یأمن علی نفسه و علیها فلابأس أن یصافحها وإن کان لایأمن علی نفسه أو علیها فلیجتنب..... (قوله: أو کانت عجوزاً شوهاء) قال فی القنیة: وأجمعوا أن العجوز لاتسافر بغیر محرم ، فلاتخلو برجل شابّاً أو شیخاً، ولها أن تصافح الشیوخ. (الدر مع الرد: (۳۶۸/۶) کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمسّ، ط: سعید)

🗁 ولابأس للرجل بمصافحة العجوز الّتی لاتشتهی ، وأن تغمز رجله . (الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۴۰۷/۳) کتاب الحظر والإباحة ، باب ما یکره من النظر والمسّ للأقارب والأجانب وما لا یکره ، ط : رشیدیه)

🗁 الخلوة بالأجنبیة حرام إلّا لملازمة مدیونة هربت و دخلت خربة، وفیما إذا کانت عجوزاً شوهاء. (الأشباه والنظائر لابن نجیم المصری مع شرحه للحموی: (۴۶۶/۲) الفن الثانی: الفوائد، کتاب الحظر والإباحة، مبحث: الخلوة بالأجنبیة حرام، [۱۷۳۲] ط: اداره القرآن والعلوم الإسلامیة کراچی)

🗁 وأمّا إذا کانت عجوزاً لاتشتهی ، فلا بأس بمصافحتها ومسّ بدنها لانعدام خوف الفتنة، وعن أبی بکر رضی اللّٰه عنه کان یصافح العجائز ، وإذا کان شیخاً یأمن علی نفسه وعلیها یحلّ له المصافحة، وإن کان لا یأمن علیها ولا علی نفسه لا تحلّ له مصافحتها لما فیه من التعریض للفتنة. (البحر الرائق : (۱۹۲/۸) ، کتاب الکراهیة ، فصل فی النظر واللمس ، ط: سعید)

(۲) عن ابن عباس عنّ النبیّ ﷺ قال : خیر الصحابة أربعةٌ ، وخیر السرایا أربعمائة ، وخیر الجیوش أربعة آلاف ، ولن یغلب اثنا عشر ألفا من قلّة . (سنن أبی داؤد : (ص: ۳۴۳) کتاب الجهاد ، باب فی ما یستحب من الجیوش و الرفقاء والسرایا ، [رقم الحدیث : ۲۶۰۸] ط: دار إحیاء التراث العربی ، بیروت ، و (۳۷۵/۱) ط : رحمانیه)

🗁 مشکاة المصابیح عن الترمذی ، و أبی داؤد ، والدارمی : (ص: ۳۳۹) ، کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

🗁 سنن الترمذی : (۲۸۳/۱) ، أبواب السیر ، باب ما جاء فی السرایا ، ط: قدیمی .

چار ساتھیوں کو ''بہترین'' اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ فرض کیجیے اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک بیمار ہو جائے اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو کر اپنے تین ساتھیوں میں سے کسی ایک ساتھی کو وصیت کرے تو باقی دو ساتھی اس کی وصیت کے گواہ ہو جائیں۔(۱)

ویسے علماء کرام نے لکھا ہے کہ سفر میں پانچ ساتھی چار ساتھی سے بہتر ہیں، بلکہ پانچ سے بھی جتنے زیادہ ہوں اتنے ہی بہتر ہوں گے، اور یہاں حدیث شریف میں ''چار'' کا ذکر کر کے گویا ادنیٰ درجہ بیان کیا گیا ہے۔(۲)

بیٹے باپ کی جائے سکونت

''باپ بیٹے کی جائے سکونت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۷)

بیوی پر کوئی قبضہ کر لے

سفر میں بیوی ساتھ ہے، دشمنوں نے اغوا کر لیا، البتہ دشمنوں نے چند دنوں کے بعد واپس کر دیا، یا کسی سے شادی کر دی، تو اس سلسلہ میں شرعی قانون یہ ہے کہ اس عورت کا نکاح پہلے شوہر سے بدستور قائم رہے گا، دوسرا نکاح بالکل صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) (أربعة) : أی ما زاد علی ثلاثة . قال أبو حامد : المسافر لا یخلو عن رحل یحتاج إلی حفظه، وعن حاجة یحتاج إلی التردد فیها ، ولو کانوا ثلاثة لکان المتردّد واحداً ، فیبقی بلارفیق، فلا یخلو عن خطر و ضیق قلب لفقد الأنیس . ولو تردّد الإثنان کان الحافظ وحده .

قال المظهر : یعنی الرفقاء إذا کانوا أربعة خیر من أن یکونوا ثلاثة ؛ لأنّهم إذا کانوا ثلاثة و مرض أحدهم ، وأراد أن یجعل أحد رفیقیه وصی نفسه ، لم یکن هناک من یشهد بإمضائه إلّا واحد ، فلا یکفی ، ولو کانوا أربعة کفی شهادة اثنین . (مرقاة المفاتیح : (۷/۴۵۶) کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحدیث : ۳۹۱۲] ، ط: حقانیه ملتان)

(۲) لأنّ الجمع إذا کانوا اکثر یکون معاونة بعضهم بعضا أتمّ، وفضل صلاة الجماعة أیضاً أکثر، فخمسة خیر من أربعة، وکذا کل جماعة خیر ممّن هو أقلّ منهم، لا ممّن فوقهم. (مرقاة المفاتیح: (۷/۴۵۶، ۴۵۷) کتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثانی، [رقم الحدیث: ۳۹۱۲]، ط: حقانیه ملتان)

(۳) لایجوز للرّجل أن یتزوّج زوجة غیره وکذلک المعتدة کذا فی السراج الوهاج. (الهندیة: (۱/۲۸۰)، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم السادس، المحرمات الّتی یتعلق بها حق الغیر، ط: رشیدیه)

اگر دوسرے شوہر کو اس کے پہلے نکاح کا علم تھا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ پہلے شوہر کا ہوگا۔(۱)

اس صورت میں پہلے شوہر کے پاس آنے کے بعد عدت واجب ہوگی۔(۲)

اور اگر کسی سے نکاح نہیں ہوا بلکہ یونہی ساتھ رہی تو شوہر کے پاس آنے کے بعد عدت واجب نہیں ہوگی۔(۳)

= الدر مع الرد : (۳/۱۳۲) ، کتاب النکاح ، مطلب فی النکاح الفاسد ، ط : سعید .

قاضی خان علی هامش الهندیة: (۱/۳۶۲) کتاب النکاح، باب فی المحرمات، ط: رشیدیه.

(۱) غاب عن زوجته البکر سنین فتزوجت فجاء ت بأولاد ، أو سبیت امرأة فتزوجها حربی و أتت بأولاد ..... فالولد عند الإمام للأول ، نفاه الأوّل أو ادعاه ، أو ادعاه الثانی أو نفاه ..... وروی عبد الکریم الجرجانی عن أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ أن الأولاد للزوج الثانی ..... وقال الإمام ظهیر الدین الفتوی علی أنّه للأوّل ؛ لأنّ الولد للفراش بالنص ، ولو کان الأول حاضراً والمسئلة بحالها فالولد للأوّل کذا فی الوجیز للکردری . (الهندیة : (۱/۳۳۱) ، کتاب النکاح ، الباب الثامن فی النکاح الفاسد وأحکامه ، مطلب : غاب زوجها فتزوجت بغیره ، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد: (۳/۵۵۲) کتاب النکاح ، باب العدة ، فصل : فی ثبوت النسب ، ط: سعید)

بدائع الصنائع : (۳/۳۳۲) ، کتاب النکاح ، فصل : ومنها ثبوت النسب ، ط: سعید .

(۲) (وعدة المنکوحة نکاحاً فاسداً) ، فلا عدة فی باطل و کذا موقوف قبل الإجازة اختیار ، لکن الصواب ، ثبوت العدة والنسب ، بحر ، وقال المحقق تحته (قوله : فلاعدة فی باطل) ..... أمّا نکاح منکوحة الغیر و معتدته فالدخول فیه لایوجب العدة إن علم أنّها للغیر ؛ لأنّه لم یقل أحد بجوازه فلم ینعقد أصلاً ..... (والموطوء ة بشبهة) ومنه تزوج امرأة الغیر غیر عالم بحالها ..... (غیر الآیسة والحامل) فإن عدتهما بالأشهر والوضع ، (الحیض للموت) أی موت الواطی ، (وغیره) کفرقة أو متارکة ..... . (الدر مع الرد : (۳/۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸) کتاب الطلاق ، باب العدة ، مطلب : عدة المنکوحة فاسداً أو الموطوء ة بشبهة ، ط: سعید)

الهندیة : (۱/۵۲۷) کتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فی العدة ، ط: رشیدیه .

الهدایة للمرغینانی : (۳/۲۸۶) کتاب الطلاق ، باب العدة ، مکتبة البشری .

(۳) وسبب وجوبها عقد النکاح المتأکّد بالتسلیم و ماجری مجراه من موت أو خلوة أی صحیحة..... وقال تحت قوله: وما جری مجراه..... وهٰذا خاص بالنکاح الصحیح، أمّا الفاسد فلا تجب فیه العدة إلّا بالوطء. (الدر مع الرد: (۳/۵۰۴)، کتاب الطلاق، باب العدة، ط: سعید)

الهندیة : (۱/۵۲۶) ، کتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فی العدة ، ط: رشیدیه .

التعریفات للسید الشریف الجرجانی الحنفی : (ص: ۱۰۶) ، باب العین ، ط: قدیمی .

بیوی سفر سے انکار کرے

شوہر بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہتا ہے، اور بیوی سفر میں ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو بیوی شرعی اعتبار سے ''نافرمان'' شمار نہیں ہوگی، لہٰذا شوہر کے لیے مجبور کرنا صحیح نہیں ہوگا اور بیوی بدستور نان ونفقہ کی حق دار ہوگی۔(۱)

بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے

غیر مسلم میاں بیوی سفر میں ہوں، اور بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے، اور شوہر مسلمان نہ ہو تو بیوی کے لیے ازدواجی تعلق قائم رکھنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ اس سے فوراً الگ ہو جانا ضروری ہوگا، البتہ قاضی یا حاکم اس کے شوہر پر اسلام پیش کرے اگر وہ مسلمان ہو جائے تو دونوں کا نکاح بدستور قائم رہے گا، اور جب تک قوی قرائن سے اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرنا معلوم نہ ہو جائے بیوی اس کو سپرد نہ کی جائے، (بسا اوقات بیوی غیر مسلم شوہر کو حاصل کرنے کی غرض سے بظاہر اسلام قبول کر لیتا ہے، پھر بیوی کو زہریلا انجکشن دے کر مار دیتا ہے، جیسا کہ بہت سارے واقعات اس طرح ہو چکے ہیں)۔ اور اگر اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا، تو قاضی یا حاکم ان دونوں میں تفریق کر دے۔(۲)

---

(۱) بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب أو أبت الذهاب إليه أو السفر معه أو مع أجنبي بعثه ليتنقلها فلها النفقة، (وقال تحت قوله: أو السفر معه) أي بناء على المفتى به من أنه ليس له السفر بها لفساد الزمان فامتناعها بحق. (الدر مع الرد: (۳/۵۷۷)، كتاب الطلاق. باب النفقة، ط: سعيد الهندية (۱/۵۴۵) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر: في النفقات، الفصل الأوّل في نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۴/۱۷۹)، كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

(۲) وإذا أسلم أحد الزوجين المجوسيين أو امرأة الكتابي، عرض الإسلام على الآخر فإن أسلم فبها، وإلّا بأن أبى أو سكت، فرّق بينهما. (الدر مع الرد: (۳/۱۹۱)، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳/۲۱۱)، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۲۱۳) كتاب النكاح، فصل: في بيان ما رفع النكاح، ط: سعيد.

لیکن کافروں کے ملک میں اگر اس پر عمل کرنا دشوار ہو تو شوافع کے مسلک پر عمل کرنے کی گنجائش ہوگی، یعنی عورت مسلمان ہو جانے کے بعد عدت کی مدت گذار کر دوسری جگہ نکاح کر سکے گی۔(۱)

بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟

شوہر کے لیے بیوی کو اس کی رضامندی کے بغیر ملازمت کی جگہ پر لے جانا جائز نہیں ہے۔ خاص طور پر جب کہ بیوی کو ایذا رسانی اور تکلیف پانے کا اندیشہ ہو۔

بیوی کو اپنے مونس وہمدم شوہر کی پاسداری کر کے اس کو راحت اور آرام پہنچانا چاہیے، یہ اس کی ذمہ داری ہے، لیکن اگر اس کا اپنا مکان چھوڑ کر شوہر کے ساتھ دوسرے شہر میں جانے سے شوہر کی طرف سے ایذا اور ضرر کا اندیشہ ہے اور وہ جانا نہ چاہے تو شوہر اس کو مجبور کر کے سفر میں ساتھ نہیں لے جا سکتا۔(۲)

اور بیوی شوہر کے ساتھ سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کرنے کی وجہ سے نان ونفقہ سے محروم نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولو أسلم أحدهما ثمة لم تبن حتى تحيض ثلاثاً، فإذا حاضت ثلاثاً بانت؛ لأن الإسلام ليس سبباً للفرقة، والعرض على الإسلام متعذر لقصور الولاية، ولا بدّ من الفرقة دفعاً للفساد فأقمنا شرطها وهو مضى الحيض مقام السبب..... وذكر قبل أسطر. وإذا أسلم أحد الزوجين عرض الإسلام على الآخر، فإن أسلم وإلّا فرّق بينهما؛ لأن المقاصد قد فاتت فلابدّ من سبب تبتنى عليه الفرقة، والإسلام طاعة فلايصلح سبباً..... وإضافة الشافعي الفرقة إلى الإسلام من باب فساد الوضع، وهو أن يترتب على العلة نقيض ما تقتضيه. (البحر الرائق: ۳/ ۲۱۱ـ ۲۱۳) كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد)

🗁 التاتارخانية: (۳/ ۱۸۲) كتاب النكاح، نوع منه فى إسلام أحد الزوجين، ط: ادارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد: (۳/ ۱۹۱) كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد.

(۲) فليس له السفر مطلقاً بلارضاها لفساد الزمان؛ لأنّها لا تأمن على نفسها فى منزلها فكيف إذا خرجت. (شامى: ۳/ ۱۴۶) كتاب النكاح، باب المهر، مطلب فى السفر بالزوجة، ط: سعيد)

🗁 الهندية: (۱/ ۳۱۷) كتاب النكاح، الباب السابع فى المهر، الفصل الحادى عشر فى منع المرأة نفسها بمهرها ..... ، ط: رشيديه.

🗁 تبيين الحقائق: (۳/ ۵۷۶) كتاب النكاح، باب المهر، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية رقم: ۱ على الصفحة السابقة، رقم: ۱۱۰. (بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب)

بیوی شوہر کے تابع ہے

بیوی شوہر کے تابع ہے، اس کا شوہر جہاں اس کو رکھے گا وہی اس کا وطن ہوگا۔(۱)

بیوی کا عارضی قیام

صرف بیوی کے عارضی قیام سے وہ جگہ مسافر شوہر کے لیے وطن اقامت نہیں بنے گی اگر شوہر ایسی جگہ پر پندرہ دن سے کم کی نیت سے آئے گا تو قصر کرے گا۔(۲)

بیوی کا قیام

اگر مسافر نے ایک شہر میں نکاح کیا اور اس کا ارادہ خود وہاں قیام کرنے کا نہیں ہے لیکن بیوی کو وہیں میکہ میں رکھنے کا ارادہ ہے، تو شوہر یہاں سفر کر کے آنے کی صورت میں مقیم بن جائے گا۔(۳)

(۱، ۲) التبع كالعبد والغلام والجندى والمرأة إذا وفاها مهرها ..... تعتبر نية الإقامة والسفر من متبوعهم دونهم، فيصيرون مقيمين و مسافرين بنيتهم. (فتح القدير: ۲، ۲۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، فروع، ط: رشيديه)

شامي: (۲/ ۱۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

تبيين الحقائق: (۱/ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۳) وروى أنّ عثمان رضى الله عنه كان حاجًّا يصلّى بعرفات أربعاً فاتبعوه فاعتذر و قال: إنّى تأهّلت بمكة، و قال النبىّ ﷺ: من تأهّل ببلدة فهو منها، والوطن الأصلى هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرى اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها..... قيدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله؛ لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلاً فى بلدة أخرى، فإنّ الأوّل لم يبطل ويتمّ فيها..... وفى المحيط: ولو كان له أهل بالكوفة وأهل بالبصرة، فمات أهله بالبصرة و بقى له دور و عقار بالبصرة، قيل: البصرة لاتبقى وطناً له؛ لأنّها إنّما كانت وطناً بالأهل لا بالعقار، ألا ترى أنّه لو تأهّل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطناً له، وقيل: تبقى وطناً له؛ لأنّها كانت وطناً له بالأهل والدّار جميعاً، فبزوال أحدهما لا يرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۶) كتاب الصلاة باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

(الوطن الأصلى) هو موطن ولادته أو تأهّله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل، فلو بقى لم يبطل بل يتمّ فيهما، قال ابن عابدين رحمه الله تحته: (قوله: أو تأهّله) أى تزوجه، قال فى شرح المنية=

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی مستقل طور پر مکہ کرمہ میں مقیم تھیں اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ میں آ کر قصر نہیں کیا بلکہ پوری نماز پڑھی ہے۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر کا مستقل قیام اپنے وطن میں ہے لیکن جب اس کی بیوی کا قیام مستقل طور پر دوسری جگہ پر ہوگا تو شوہر وہاں جا کر مقیم ہو جائے گا۔

بیوی کو کسی جگہ پر مستقل طور پر رکھنا یہ عملاً اقامت ہے، اس لیے شوہر یہاں آ کر مقیم بن جائے گا، چاہے اقامت کی نیت کرے یا نہ کرے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

اور اگر شوہر نے بیوی کو کسی جگہ پر مستقل طور پر نہیں رکھا بلکہ بیوی خود اپنی مرضی سے رہ رہی ہے تو شوہر وہاں جا کر مسافر رہے گا۔(۳)

اور اگر بیوی کو طلاق دے دی تو بھی سابقہ شوہر بیوی کے شہر میں جا کر مسافر رہے گا۔(۴)

بیوی کا وطن اقامت

اگر بیوی اپنی ضرورت یا ملازمت کی وجہ سے کسی جگہ پر سفر کر کے گئی ہے اور وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو بیوی وہاں مقیم بن جائے گی اور قصر کرے گی۔(۵)

اگر شوہر سفر کر کے وہاں گیا ہے لیکن پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو شوہر بیوی کے قیام کی وجہ سے مقیم نہیں ہوگا۔(۶)

= (ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل: لايصير مقيماً، وقيل: يصير مقيماً، وهو الأوجه، ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيماً..... (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أي: وإن بقي له فيه عقار، قال في النهر: ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لاتبقى وطنا له، وقيل: تبقى، كذا في المحيط و غيره. (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

(۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. على الصفحة: ۱۱۲. (وروى أنّ عثمان رضي الله عنه)

بیوی کو جہاں رکھا ہے وہ بھی وطن اصلی ہے

''نکاح جہاں ہوا ہے اس کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۳۱۳)

بیوی کو چھوڑ کر سفر پر جانا

''بیوی کو چھوڑ کر علم کے لیے سفر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۱۱۴)

بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا

بیوی کا نان ونفقہ (ضروری خرچہ) دینا۔(۱)

اور ہر چار ماہ میں ایک دفعہ حق زوجیت ادا کرنا شوہر پر لازم ہے، اگر شوہر ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے تو علم حاصل کرنے کے لیے سفر پر جانا جائز ہے، اور اگر شوہر کے سفر میں رہنے کی صورت میں عورت کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے تو شوہر کے لیے سفر میں رہنا جائز نہیں ہوگا بلکہ اس کو بھی ساتھ لے جانے کا انتظام کرنا ہوگا، واضح رہے کہ ہر سفر کا یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) فتجب (أی: النفقة) للزوجة علی زوجها. (الدر مع الرد: (۳/ ۵۷۲)، کتاب النکاح، باب النفقة، ط: سعید)

تبیین الحقائق: (۳/ ۳۰۰)، کتاب النکاح، باب النفقة، ط: سعید.

الهندیة: (۱/ ۵۴۴)، کتاب النکاح، الباب السابع عشر فی النفقات، ط: رشیدیه.

(۲) ویسقط حقها بمرة و یجب دیانة أحیاناً ولایبلغ مدة الإیلاء إلّا برضاها. (قوله: ولا یبلغ مدة الإیلاء)..... أنه لاینبغی أن یطلق له مقدارمدة الإیلاء وهو أربعة أشهر..... ثم قوله وهو أربعة أشهر یفید أن المراد إیلاء الحرة م ویؤید ذٰلک أن عمر رضی اللّٰه عنه لما سمع فی اللیل امرأة تقول: فواللّٰه لو لااللّٰه تخشی عواقبه لزحزح من هٰذا السریر جوانبه، فسأل عنها، فإذا زوجها فی الجهاد، فسأل بنته حفصة: کم تصبر المرأة عن الرجل: فقالت أربعة أشهر، فأمر أمراء الأجناد ألّا یتخلف المتزوج عن أهله أکثر منها..... (شامی: (۳/ ۲۰۲)، کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)

البحر الرائق: (۳/ ۳۱۹)، کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید.

النهر الفائق: (۲/ ۲۹۴) کتاب النکاح، باب القسم، ط: قدیمی.

عن ابن جریج قال: أخبرنی من أصدق أن عمر بینما هو یطوف سمع امرأة تقول: =

بیوی کو سفر میں جانے سے انکار کا حق ہے

بیوی زندگی کی ساتھی ہے، اور زندگی کی ساتھی ہونے کی شان یہ ہے کہ سراپا مطیع وفرمانبردار ہو، اور اس کا قلب ودماغ شوہر کو آرام وراحت پہنچانے کے جذبہ سے سرشار ہو، اور خوشی ومسرت، عیش وطرب کی کیفیت ہو یا رنج وکلفت یا مشقت کی حالت ہو، فلک بوس عمارت ہو یا آسمان کے نیچے جنگل وبیاباں میں ہو بہر حال شوہر کی چاہت ودلداری پر سو جان قربان ہونے کے لیے تیار رہے، بشرطیکہ شوہر بھی قدر دان ہو۔(۱)

لہٰذا اگر شوہر بیوی کو سفر میں اپنے قلب ودماغ کی راحت وسکون کے لیے لے جانا چاہتا ہے تو اسے وفاداری کا حق ادا کرنا چاہیے، تاہم اگر وہ نہیں جاتی تو شرعاً پکڑ نہیں ہوگی۔(۲)

بیوی کی نیت کا اعتبار نہیں سفر میں

''تابع'' اور ''سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔

= تطاول هذا الليل و اسود جانبه ، وارقني أن لاحبيب ألاعبه فلولاحزار الله لاشيئ مثله ، لزعزع من هذا السرير جوانبه . فقال عمر : ومالک ؟ قالت : أغربت زوجي منذ أشهر وقد اشتقت إليه، قال : اردت سوءا ؟ قالت معاذ الله ! قال : فاملكي عليک نفسک فإنما هو البريد إليه ، فبعث إليه، ثم دخل على حفصة فقال : إن سائلک عن أمر قد أهمني فافرجيه عني ، في كم تشتاق المرأة إلى زوجها ؟ فخفضت رأسها فاستحيت ، قال : فإن الله لا يستحيي من الحق ، فأشارت بيدها ثلاثة أشهر ، وإلا فأربعة أشهر ، فكتب عمر أن لا تحبس الجيوش فوق أربعة أشهر . (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : (۱۶/۵۷۶) كتاب النكاح ، المباشرة وآدابها ، حقوق متفرقة ، [رقم الحديث : ۴۵۹۲۴] ، ط: مؤسسة الرسالة ۱۴۰۱م)

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ : لو كنت امر أحداً أن يسجد لأحدٍ لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها . (جامع الترمذي : (۱/۲۱۹) ، أبواب النكاح . باب ماجاء في حق الزوج على المرأة ، ط: قديمي)

عن أبي أمامة عن النبيّ ﷺ أنه يقول : مااستفاد المؤمن بعد تقوى الله خيراً له من زوجة صالحة ، إن أمرها أطاعته ، وإن نظر إليها سرّته وإن أقسم عليها أبرّته ، وإن غاب عنها نصحته في نفسها وماله . (مشكاة المصابيح : (ص: ۲۶۸) ، كتاب النكاح ، الفصل الثالث ، ط: قديمي)

(۲) انظر الحاشية رقم: ۱ ،على الصفحة السابقة، رقم: ۱۱۰ . (بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب)

بیوی کی وجہ سے مقیم ہونا

مسافر نے ایک شہر میں نکاح کیا، اور اس کا ارادہ خود اس شہر میں قیام کرنے کا نہیں ہے، لیکن بیوی کو وہیں اس کے والدین کے گھر میں رکھنے کا ارادہ ہے تو بیوی کی وجہ سے یہ آدمی اس شہر میں مقیم ہو جائے گا، جب بھی یہاں آئے گا پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

بیوی کے سفر کا نفقہ کس پر

اگر بیوی سفر میں ہے، اور شوہر اس کے ساتھ ہے، تو اگر چہ بیوی اپنے ذاتی کام اور فائدہ کے لیے سفر کر رہی ہے، پھر بھی نفقہ کی مستحق ہوگی۔(۲)

ہاں اگر شوہر ساتھ میں نہ ہو تو اس پر نفقہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا

اگر شوہر اپنی بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہتا ہے اور بیوی جانے سے انکار کر دے،

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه. قال العلامة ابن عابدين رحمه الله: (قوله: أو تأهّله) أي تزوّجه، قال في شرح المنية: ولو تزوّج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل: لايصير مقيماً وقيل: يصير مقيماً، وهو الأوجه، ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيماً. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۳، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

(۲،۳) .....أمّا إذا حجّ الزوج معها فلها النفقة إجماعاً، وتجب عليه نفقة الحضر دون السفر، ولايجب الكراء. أمّا إذا حجّت للتطوع فلانفقة لها إجماعاً إذا لم يكن الزوج معها. هكذا في الجوهر النيرة. وإن حجّت مع زوجها حجّة نفلاً كانت لها نفقة الحضر لا نفقة السفر. (الفتاوى الهندية: (۱/۵۴۶) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الأوّل في نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۴/۱۸۱) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۴۲۷) كتاب النكاح، باب النفقة، ط: رشيديه.

تو شوہر بیوی کا نان ونفقہ (ضروری خرچہ) بند نہیں کرسکتا۔(۱)

بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے تو؟

اگر بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے، اور اسے منع نہ کرے تو جس طرح بیوی گنہگار ہوگی اسی طرح شوہر بھی گنہگار ہوگا۔(۲)

بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا

اگر کسی کی ایک سے زائد بیویاں ہیں تو سفر سے تحفہ لانے کی صورت میں سب میں برابر کرکے تقسیم کرنا ضروری ہے، ورنہ شوہر فاسق اور گنہگار ہوگا۔ دو بیویوں کے درمیان کھانے، کپڑے، تحفے تحائف اور پاس رہنے میں برابری کرنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب، أو أبت الذهاب إليه، أو السفر معه، أو مع أجنبي بعثه لينقلها، فلها النفقة. (الدر مع الرد: (۳/۵۷۷) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۴/۱۷۹) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

أمّا في زماننا فلايملك الزوج أن يسافر بها وإن أوفى صداقها..... الخ. (الفتاوى الهندية: (۱/۵۴۵) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الأوّل في نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

(۲) قال رسول الله ﷺ: لايخلونّ رجل بامرأة ولا تسافرنّ امرأة إلّا ومعها محرم ..... الخ. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال: قال: رسول الله ﷺ: ألا كلّكم راعٍ وكلّكم مسئول عن رعيته ..... والرجل راع على أهل بيته ..... الخ. (مشكاه المصابيح: (ص: ۳۲۰) كتاب الإماة والقضاء، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

وعن النبيّ ﷺ أنه قال: لاتسافر امرأة ثلاثة أيّام إلّا ومعها محرم أو زوج ..... الخ. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل: وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ..... ، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۴۶۴، ۴۶۵) كتاب الحج، [شرائط وجوب الحج]، ط: سعيد.

(۳) (يجب)..... (أن يعدل) أي: أن لايجور (فيه) أي: في القسم بالتسوية في البيتوتة (وفي الملبوس، والمأكول) والصحبة (لا في المجامعة) كالمحبة بل يستحب. (الدر مع الرد: (۳/۲۰۱، ۲۰۲) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳/۲۱۸) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۱/۳۴۰) كتاب النكاح، الباب الحادي عشر في القسم، ط: رشيديه.

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں، اور ان میں مساوات اور برابری نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک شانہ گرا ہوا ہوگا۔(۱)

---

(۱) عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه عن النبیّ ﷺ قال : إذا کانت عند رجل امرأتان فلم یعدل بینهما جاء یوم القیامة وشقّه ساقط . رواه الترمذی و أبوداؤد و النسائی وابن ماجه والدارمی . (مشکاة المصابیح : (ص: ۲۷۹) کتاب النکاح ، باب القسم ، الفصل الثانی : ط: قدیمی)

جامع الترمذی : (۱/۲۱۷) أبواب النکاح ، باب ما جاء فی التسویة بین الضرائر ، ط:سعید .

سنن أبی داؤد : (ص: ۳۶۳) کتاب النکاح ، باب فی القسم بین النساء ، رقم الحدیث (۲۱۳۳) ط: دار إحیاء التراث العربی ، بیروت .

مزید ''تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

پ

پارکنگ

''گاڑی والے خیال رکھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۰۳)

پالکی

اگر کسی کو عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، تو پالکی پر بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، لیکن پالکی جس وقت پالکی اٹھا کر چلنے والوں کے کاندھوں پر ہو اس وقت اس میں نماز پڑھنا درست نہیں، زمین پر رکھوالیں تب پڑھیں۔(۱)

پانی اور مٹی نہ ملے

''طہارت کے لیے پانی اور مٹی نہ ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۹۴)

پانی خریدنا

اگر مسافر کے پاس پانی نہیں ہے، لیکن پانی مناسب قیمت پر مل رہا ہے، اور مسافر کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ پانی خریدنے کی وجہ سے سفر کی ضروریات میں دقت نہیں ہوگی تو

---

(۱) وكذا الو ركز تحت المحمل خشبة حتى بقى قرارة على الأرض لا على الدابّة يكون بمنزلة الأرض . كذا فى التبيين . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك : الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

ولو جعل تحت المحمل خشبة حتى بقى قراره إلى الأرض ، كان بمنزلة الأرض فتصحّ الفريضة فيه قائما . قال الطحطاوى تحته : (قوله : فتصحّ الفريضة فيه قائما) فإن لم يمكنه القيام ولا النزول صلى قاعداً كما هو مفاد كلامهم ، أفاده بعض الأفاضل بحثا . (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۱/۵۵۶) كتاب الصلاة ، باب الوتر وأحكامه ، فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابّة ، ط: مكتبه غوثيه ، و (ص: ۴۰۸) ، ط: قديمى)

الدر مع الرد: (۲/۴۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى الصلاة على الدابّة، ط: سعيد)

اس صورت میں وضو اور واجب غسل کے لیے پانی خریدنا واجب ہے۔(۱)

اور اگر پانی عام قیمت پر نہیں مل رہا ہے بلکہ مسافر کی ضرورت اور مجبوری سے فائدہ اٹھا کر فروخت کرنے والا بہت زیادہ قیمت کا مطالبہ کر رہا ہے تو پانی خریدنا ضروری نہیں ہو گا، بلکہ تیمّم کرنا جائز ہوگا۔(۲)

پانی دور ہے

اگر کوئی شخص ایسے شہر یا ایسی بستی اور علاقہ میں ہے جہاں ایک میل (ایک کلومیٹر ۶۱۰ میٹر) تک کہیں پانی نہیں تو وہاں بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔(۳)

پانی قریب ہے مگر پانی لینے میں نماز قضا ہو جائے گی

پانی قریب ہے لیکن وقت تنگ ہے، اگر پانی لینے جائے گا اور وضو کرے گا تو نماز کا

(۱، ۲) (وإن لم يعطه إلّا بثمن مثله) أو بغبن يسير (وله ذلك) فاضلاً عن حاجته (لا يتيمم ولو أعطاه بأكثر) يعني بغبن فاحش، وهو ضعف قيمته في ذلك المكان (أو ليس له) ثمن (ذلك تيمم). (الدر مع الرد: (۱/ ۲۵۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/ ۱۶۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۱/ ۱۸۱، ۱۸۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبه غوثيه كراچي، و (ص: ۱۲۴، ۱۲۵، ط: قديمي.

(۳) أمّا العدم من حيث الصورة والمعنى فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ولم يذكر حد البعد في ظاهر الرواية، وروى عن محمد أنه قدره بالميل، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً، فإن كان أقلّ من ميل لم يجز التيمم، والميل ثلث فرسخ..... وأقرب الأقاويل اعتبار الميل؛ لأن الجواز لدفع الحرج، وإليه وقعت الإشارة في آية التيمم، وهو قوله تعالىٰ على أثر الآية: ﴿ مايريد الله ليجعل عليكم من حرج ولكن يريد ليطهركم ﴾، ولا حرج في مادون الميل، فأمّا الميل فصاعداً فلايخلو عن حرج. (بدائع الصنائع: ۱/ ۴۶، ۴۷) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل: وأمّا شرائط الركن فأنواع، ط: سعيد)

(ومنها: عدم القدرة على الماء) يجوز التيمم لمن كان بعيداً من الماء ميلاً، هو المختار في المقدار، سواء كان خارج المصر أو فيه، وهو الصحيح، و سواء كان مسافراً أو مقيماً. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۷) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأوّل في أمور لابدّ منها في التيمم، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱/ ۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.

وقت نکل جائے گا اور نماز قضا ہو جائے گی، تو اس صورت میں تیمّم کرنے کی اجازت نہیں ہو گی، بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اگر چہ نماز قضا ہو جائے۔(۱)

پانی کم ہے

اگر مسافر کے پاس صرف اتنا پانی ہے کہ وضو کے اعضاء کو صرف ایک ایک مرتبہ دھونا ممکن ہے، تب بھی وضو کرنا ضروری ہے، اگر پہلے تیمّم کیا تھا تو اتنے پانی پر قدرت ہونے پر تیمّم باطل ہو جائے گا۔(۲)

پانی کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

''ہوائی جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۸)

---

(۱) .....وهذا إذا كان بينه و بين موضع يرجوه ميل أو أكثر ، فإن كان أقلّ منه لايجزئه التيمم وإن خاف فوت وقت الصلاة. (البحر الرائق: (۱/۱۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

..... فإن كان الماء قريباً منه لايجوز له التيمم وإن خاف خروج الوقت. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۵۴) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: رشيديه)

(ويجب) أى يلزم (التاخير بالوعد بالماء ولو خاف القضاء) اتفاقا، إذا كان الماء موجوداً أو قريباً؛ إذ لاشكّ فى جواز التيمم ومنع التاخير لخروج الوقت مع بعده ميلاً. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (۱/۱۷۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبه غوثيه، (ص: ۱۲۳)، ط: قديمى)

(۲) (وناقضه ..... وقدرة ماء) ولو إباحة فى صلاة (كاف لطهره) ولو مرة مرة (فضل عن حاجته) كعطش وعجن و غسل نجس ولمعة جنابة ؛ لأنّ المشغول بالحاجة وغير الكافى كالمعدوم. قال ابن عابدين رحمه الله تحته : (قوله : كاف لطهره) أى : للوضوء لو محدثاً ، وللاغتسال ولوجنباً واحترز به عمّا إذا كان يكفى لبعض أعضائه أو يكفى للوضوء وهو جنب ، فلا يلزمه استعماله عندنا ابتداءً كمامر فلاينقض ، كما فى الحلية . (قوله : ولو مرة مرة) فلو غسل به كلّ عضو مرتين أو ثلاثاً فنقض عن إحدى رجليه انتقض تيممه هو المختار ؛ لأنّه لو اقتصر على المرة كفاه. بحر عن الخلاصة . (الدر مع الرد : (۱/۲۵۴، ۲۵۶) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، نواقض التيمم ، ط: سعيد) .

البحر الرائق : (۱/۱۵۲) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط:سعيد .

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۱/۱۸۴) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: مكتبة، غوثيه ، و (ص: ۱۲۷) ط:قديمى.

پانی کے سفر میں موت ہو جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دریا اور سمندر کے سفر میں جس شخص کا سر گھومنے لگے اور اس کی وجہ سے اس کو الٹی ہو تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا، اور جو شخص سفر کے دوران دریا میں ڈوب جائے تو اس کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (ابوداؤد)(۱)

ان دونوں کو شہید کا ثواب اس صورت میں ملے گا جب کہ وہ جہاد کے لیے یا دینی علم طلب کرنے کے لیے یا حج جیسے مقاصد کے لیے دریا و سمندر میں سفر کر رہے ہوں، نیز اگر کسی کے سفر کا مقصد تجارت ہو، اور اس تجارت کی غرض اپنے جسم کو زندہ اور طاقت ور رکھنے اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا ہو اور وہ تجارت اس دریائی سفر کے بغیر ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بھی یہ حکم ہے۔(۲)

---

(۱) عن أمّ حرام عن النبیّ ﷺ قال: المائد فی البحر الّذی یصیبه القیئ له أجر شهید، والغریق له أجر شهیدین. رواه أبوداؤد. (مشکاة المصابیح: (ص: ۳۳۳) کتاب الجهاد، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد: (۱/۳۵۹) کتاب الجهاد، باب فی رکوب البحر فی الغزو، [رقم الحدیث: ۲۴۹۳]، ط: رحمانیه.

(۲) عن النبیّ ﷺ قال: المائد فی البحر: اسم فاعل من ماد یمید إذا مال و تحرک، وهو الّذی یدور رأسه من ریح البحر، واضطرب السفینة بالأمواج، کذا فی النهایة: (الّذی یصیبه القیئ): قال الطیبی: صفة مبینة لامخصصة، (له أجر شهید): قال المظهری: یعنی من رکب البحر وأصابه دوران، فله أجر شهید إن رکبه لطاعة کالغزو والحجّ وتحصیل العلم، أو للتجارة إن لم یکن له طریق سواه، ولم یتجر لطلب زیادة المال، بل للقوت، (والغریق): أی فی البحر لما ذکر، (له أجر شهیدین): أحدهما لقعود الطاعة والآخر للغرق، وکل منهما فی حکم الشهادة. (مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: (۷/۴۰۱)، کتاب الجهاد، الفصل الثانی، [رقم الحدیث: ۳۸۳۹]، حقانیه ملتان)

المائد فی البحر: أی الذی حصل له غثیان..... قلت الّذی یظهر تقیید رکوب البحر أو السفر بما إذا کان لغیر معصیة وإلّا کان معصیة لکونه سبباً للمعصیة، فهو کمن قاتل عصبیةً فجرح ثمّ مات، فالمناسب مانقله عن بعضهم من تقیید السفر بالإباحة، واللّٰه أعلم. (شامی: (۲/۲۵۲، ۲۵۳) کتاب الصلاة، باب الشهید، مطلب فی تعداد الشهداء، قبیل: باب الصلاة فی الکعبة، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (ص: ۶۲۸)، کتاب الصلاة، باب أحکام الشهید، ط: قدیمی.

پانی موجود ہے لیکن بھول کر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی

پانی موجود ہے لیکن یاد نہیں رہا کہ پانی موجود ہے، اس لیے یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی، اس کے بعد پتہ چلا کہ سامان میں پانی رکھا ہوا ہے تو اس صورت میں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔(۱)

پانی میں ڈبو کر مار دیا

''سیلاب کی لاشیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۵۹)

پانی نہ ہونے کی صورت میں جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کے پاس پانی نہیں ہے اور پانی ملنے کی امید بھی نہیں ہے، تو بھی مسافر کے لیے بیوی سے جماع کرنا جائز ہے، جنابت کے غسل کے بجائے تیمّم کرے۔(۲)

---

(۱) مسافر تيمّم وفي رحله ماء لم يعلم به حتى صلى ثم علم به أجزأه في قول أبي حنيفة و محمد، ولايلزمه الإعادة..... (بدائع الصنائع: (۱/۴۹) فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد)

(صلّى) من ليس في العمران بالتيمم (ونسي الماء في رحله) وهو ممّا ينسى عادة (لاإعادة عليه)..... الخ. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: وهو ممّا ينسى عادة) الجملة حالية، ومحترزه قوله: كما لو نسيه في عنقه..... الخ (قوله: لاإعادة عليه) أي إذا تذكره بعد ما فرغ من صلاته، فلو تذكر فيها يقطع ويعيد إجماعاً. (الدر مع الرد: (۱/۲۴۹، ۲۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

تيمم وفي رحله ماء لايعلم به أو نسيه فصلى أجزأته عندهما خلافاً لأبي يوسف رحمه الله تعالىٰ، كذا في محيط السرخسي. والخلاف في ما إذا وضعه بنفسه أو وضعه غيره بأمره أو بغير أمره بعلمه، وإن كا بغير علمه لايعيد اتفاقاً. كذا في التبيين. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱/۱۵۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

(۲) وللمسافر أن يطأ جاريته وإن علم أنّه لايجد الماء. كذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه)

خلاصه الفتاوى: (۱/۳۹)، كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمم، جنس آخر في المتفرقات، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۴۵)، كتاب الطهارة، فصل: وأمّا التيمم، ط: سعيد.

پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لیے کافی ہے

اگر مسافر کے جسم یا کپڑے پر یا دونوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور پانی اتنا کم ہے کہ اس سے یا تو نجاست ہی زائل ہوسکتی ہے یا صرف وضو ہوسکتا ہے، تو اس صورت میں نجاست کا دھونا ضروری ہے۔(۱)

اور اگر باتھ روم جانے کی حاجت ہو تو پانی کی جگہ ڈھیلا یا ٹیشو استعمال کرے، اور پانی سے وضو کرے۔(۲)

پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کرلیا

اگر ٹرین وغیرہ میں پانی موجود ہے، لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں، تیمّم کیا اور نماز ادا کی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ پانی ہے تو اس صورت میں وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی، خواہ وقت باقی ہو یا نکل گیا ہو، دونوں صورتوں میں اعادہ کرنا لازم ہے۔(۳)

(۱،۲) مسافر محدث على ثوبه نجاسة أكثر من قدر الدرهم ومعه مايكفي لأحدهما ، غسل به الثوب، ويتيمم للحدث عند عامة العلماء..... أن الصرف إلى النجاسة يجعله مصلياً بطهارتين حقيقة وحكميّة، فكان أولى من الصلاة بطهارة واحدة، ويجب أن يغسل ثوبه من النجاسة ثم يتيمم..... (بدائع الصنائع: (۱/۵۷) كتاب الطهارة، فصل: وأمّا بيان ما ينقض التيمم، ط: سعيد)

طحطاوی على المراقی : (ص: ۱۵۱) كتاب الطهارة ، باب الأنجاس والطهارة عنها ، ط: قديمی .

المحيط البرهانی : (۱/۱۹۵) كتاب الطهارة ، الفصل الخامس فی التيمم ، ط: دار إحياء التراث العربی.

(۳) (قوله : ولم يعد إن صلى به ونسي الماء في رحله) أي ولم يعد إن صلى بالتيمم ناسياً الماء كائنا في رحله ، وهو ممّا ينسى عادة وكان موضوعاً بعلمه ..... وقال أبويوسف تلزمه الإعادة ، قيد بالنسيان ؛ لأنّ في الظن لايجوز التيمم إجماعاً ، ويعيد الصلاة ؛ لأنّ الرحل معدن الماء عادةً فيفترض عليه الطلب ، كما يفرض عليه الطلب في العمرانيات ؛ لأنّ العلم لايبطل بالظن . (البحر الرائق : (۱/۱۵۹) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

شامی : (۱/۲۵۰) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۴۹) ، كتاب الطهارة ، فصل : وأمّا شرائط الركن فأنواع ، ط : سعيد.

پاؤں

اگر کسی کا ایک ہی پاؤں ہے، خواہ ایسا پیدائشی ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹ گیا ہے، اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔

اگر کسی کے پاؤں میں ''لنگڑاپن'' ہے اور پنجوں کے بل چلتا ہے، اور ایڑی اپنی جگہ سے اٹھ جاتی ہے تو اس کے لیے بھی موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، جب تک اس کا پاؤں پنڈلی کی جانب نکل نہ جائے۔(۱)

پاؤں کٹا ہوا ہے

اگر کسی کا پاؤں کاٹا گیا ہو تو اگر قدم کی پشت کی جانب سے بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر باقی ہے تو موزوں پر مسح کرسکتا ہے، اور اگر بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر قدم کی پشت باقی نہیں ہے تو موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسح کرنے کی جگہ باقی نہیں ہے، البتہ دھونے کا محل باقی ہے اس لیے دھوئے گا۔(۲)

---

(۱) والشرط السابع: أن يبقى بكل رجل من مقدم القدم قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد ليوجد المقدار المفروض، من محل المسح، فإذا قطعت رجل فوق الكعب جاز مسح خف الباقية وإن بقي من دون الكعب أقل من ثلاث أصابع لايمسح لافتراض غسل الباقي، وهو لايجمع مع مسح خف الصحيحة، فلو كان فاقداً مقدم قدمه لايمسح على خفه ولو كان عقب القدم موجودًا؛ لأنّه ليس محلًا لفرض المسح، ويفترض غسله. (مراقي الفلاح: (ص: ۱۳۱)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۱/۱۷۳)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح، ط: رشيديه.

(۲) والشرط السابع: أن يبقى بكل رجل من مقدم القدم قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد ليوجد المقدار المفروض، من محل المسح، فإذا قطعت رجل فوق الكعب جاز مسح خف الباقية وإن بقي من دون الكعب أقل من ثلاث أصابع لايمسح لافتراض غسل الباقي، وهو لايجمع مع مسح خف الصحيحة، فلو كان فاقداً مقدم قدمه لايمسح على خفه ولو كان عقب القدم موجودًا؛ لأنّه ليس محلًا لفرض المسح، ويفترض غسله. (مراقي الفلاح: (ص: ۱۳۱)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: قديمي) =

اگر کسی کا ایک پاؤں کٹ گیا ہے تو اگر کم از کم تین انگل کی مقدار باقی رہ جائے گی تو اس پر موزہ چڑھا کر مسح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

اور اگر کم از کم تین انگل کی مقدار باقی نہیں ہے تو اس پر موزہ چڑھا کر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

پاؤں میں زخم ہے

اگر کسی آدمی کے ایک پاؤں میں زخم ہے، اور وہ اس کو نہ دھو سکتا ہے نہ مسح کر سکتا ہے تو اس کو دوسرے پاؤں پر موزہ ہونے کی صورت میں مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔(۳)

اسی طرح اگر ٹخنوں کے اوپر سے ایک پیر کٹ گیا تو وہ بھی دوسرے پیر پر موزہ ہونے کی صورت میں مسح کر سکتا ہے۔(۴)

= البحر الرائق : (۱/ ۱۷۳) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل فى الأمور الّتى لابدّ منها فى جواز المسح ، ط: رشيديه.

(۱، ۲) لو قطعت إحدى رجليه و بقى منها أقلّ منه أو بقى ثلاث أصابع لكن من العقب لا من موضع المسح ، فلبس على الصحيحة أو المقطوعة لايمسح لوجوب غسل ذلك الباقى ..... الخ . (البحر الرائق : (۱/ ۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ،ط: سعيد)

الدر مع الرد : ((۱/ ۲۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية: (۱/ ۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، ط: رشيديه.

(۳، ۴) لو كانت باحدى رجليه جراحة لايقدربها على الغسل والمسح يجوز له المسح على الأخرى، وكذا لو قطعت من فوق الكعب ، وإن قطعت من دونها و بقى من موضع المسح مقدار ثلاث أصابع يجوز المسح عليهما وإلّا لا . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱/ ۲۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/ ۴۸) كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل فى المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

اور اگر پیر ٹخنے کے نیچے سے کٹا اور تین انگلیوں کے برابر اس پر مسح ہوسکتا ہے تو دونوں پیروں کے موزوں پر مسح کرے گا۔(۱)

پائلٹ

جہاز کے پائلٹ اور عملہ سفر کے دوران قصر کریں گے۔

اگر ائیر پورٹ آبادی سے باہر ہے تو اس صورت میں ائیر پورٹ میں بھی قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر ائیر پورٹ آبادی سے متصل ہے تو اس صورت میں ایئر پورٹ میں قصر نہیں کریں گے بلکہ پرواز کے بعد سے قصر کریں گے۔(۳)

پراپرٹی

''زمین'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۳۶۰)

پرواز کے دوران محرم کا ہونا

مثلاً پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش وغیرہ کے ایئر پورٹ پر عورت کو پہنچادے اور جدہ ایئر پورٹ پر دوسرا محرم موجود ہو، اور سفر کے درمیان ہوائی جہاز میں کوئی محرم موجود نہ ہو، تو یہ بھی ناجائز ہے، جس طرح ہوائی جہاز میں سفر کے دوسرے احکام جاری ہوں گے

---

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. على الصفحة: ۱۲۶. (لو كانت ياحدى رجليه)

(۲،۳) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر، وفي الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) ..... وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ماكان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنّه في حكم المصر ..... وأمّا الفناء، وهو: المكان المعدّ لمصالح البلد، كركض الدوابّ و دفن الموتى وإلقاء التراب فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاورته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ..... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

مثلاً قصر وغیرہ اسی طرح چند گھنٹہ طے کرنے کے لئے بھی محرم ساتھ ہونا ضروری ہے۔(۱)

پستی میں اترتے وقت

''بلندی اور پستی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۲)

پلاسٹک کے موزے پر جراب ہو تو؟

اگر پلاسٹک کے موزے کو جراب کے ساتھ سی لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے اس کو ''مبطن'' کہا جاتا ہے۔بغیر سلائی کئے جراب پر مسح کرنا جائز نہیں۔(۲)

پلیٹ فارم

پلیٹ فارم پر جانے کے لئے جو طریقہ اور راستہ قانوناً رائج ہے اس کے خلاف کرنا

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ قال قال النبیّ ﷺ : لاتسافر المرأة إلّا مع ذی محرم ولایدخل علیها رجل إلاّ و معها محرم . (صحیح البخاری : (۱/۴۹۸) کتاب المناسک ، کتاب جزاء الصید ، باب حج النساء ، [رقم الحدیث : ۱۸۶۲] ط: الطاف اینڈ سنز کراچی)

عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه أنّ رسول اللّٰہ ﷺ قال : لاتسافر المرأة ثلاثة إلاّ و معها ذو محرم . (الصحیح لمسلم : (۱/۴۹۹ ، ۵۰۰) کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج و غیره ، ط: رحمانیه)

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) کتاب الحج ، مطلب : فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید .

(۲) قال شمس الأئمة: هذا فی شرح کتاب الصلاة، الجورب أنواع : منها ما یکون من غزل و صوف، ومنها ما یکون من غزل، ومنها ما یکون من شعر..... وأما الثانی: فإن کان رقیقاً لایجوز المسح علیه بلاخلاف، وإن کان ثخیناً مستمسکاً، ویستر الکعب ستراً لایراه الناظر کما هو جوارب أهل المرو، فعلی قول أبی حنیفة رحمه اللّٰہ: لایجوز المسح علیها، إلّا إذا کان منعّلاً أو مبطناً، وعلی قولهما یجوز .(المحیط البرهانی: (۱/۲۱۲) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، "نوع آخر" فی مایجوز علیه المسح من الخفاف و ما بمعناه ومالایجوز، ط: دارإحیاء التراث العربی)

التاتارخانیة : (۱/۲۶۷) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین " نوع آخر " فی ما یجوز علیه المسح من الخفاف وما بمعناه وما لایجوز ، ط: ادارة القرآن .

منحة الخالق علی البحر الرائق: (۱/۱۸۲) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

جائز نہیں ہے، مثلاً کسی اسٹیشن پر قانون مقرر ہے کہ اسٹیشن ماسٹر کی اجازت ضروری ہے، تو اس کی اجازت کے بغیر پلیٹ فارم پر جانا جائز نہ ہوگا۔

اور اگر اسٹیشن پر یہ قانون ہے کہ ٹکٹ کے بغیر پلیٹ فارم پر جانے کی اجازت نہیں تو وہاں پر پلیٹ فارم کی ٹکٹ لے کر جانا ضروری ہے، اس کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں۔(۱)

مزید ''حق برابر ہے'' کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

پناہ مانگے

''سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۹)

پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کے بغیر لمبا عرصہ ٹھہرنا

''اتفاقیہ قیام'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پندرہ دن کی نیت ایک ساتھ کرنا ضروری ہے

مسافر کے لیے سفر کے دوران کسی جگہ پر مقیم ہونے کے لیے ایک ساتھ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرنا ضروری ہے، اگر ایک ساتھ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔

مثلاً کسی مسافر نے کسی جگہ پر شروع میں دس دن ٹھہرنے کی نیت کی، پھر چھ دن گذرنے کے بعد پانچ دن کی نیت کر لی، اور اسی طرح دو دو چار چار دن کی نیت بڑھاتا رہا، مگر پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ایک ساتھ نہیں کی، تو قصر نماز پڑھے گا اگرچہ ساری

(۱) عن عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنه عن النبیّ ﷺ قال : السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما أحب و کره ما لم یؤمر بمعصیة ، فإذا أمر بمعصیة فلاسمع ولا طاعة . (صحیح البخاری : (۲/۱۰۵۷) ، کتاب الأحکام ، باب السمع والطاعة للإمام ، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد : (۱/۳۷۶) ، کتاب الجهاد ، باب فی الطاعة ، ط: رحمانیه .

سنن الترمذی : (۱/۲۹۸) أبواب الجهاد ، باب ماجاء لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، ط:قدیمی .

عمر اسی طرح گذر جائے۔(۱)

البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

پنشن کے لیے سفر کرنا

شوہر کے انتقال کے بعد بیوہ کے لیے پنشن کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ جائے، اور دفتر میں جانے کے بغیر پنشن ملنا مشکل ہو، اور نہ جانے کی صورت میں اس مہینہ کی پنشن ساقط ہو جاتی ہو، تو مال کی حفاظت کی غرض سے جا سکتی ہے، لیکن ہر ممکن کوشش یہ کرے کہ دن کو پردہ کے ساتھ جائے اور دن کو واپس آ جائے اور رات اپنے اسی مکان میں گذارے۔(۳)

---

(۱) (أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غداً أو بعده (ولو بقى) على ذلك (سنين) . قال ابن عابدين رحمه الله : (قوله : ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر ؛ لأن حالته تنافى عزيمته . (الدر مع الرد : (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وقيد بنصف شهر ؛ لأنّ نية إقامة مادونها لاتوجب الإتمام ..... ، (قوله : وقصر إن نوى أقلّ منها أو لم ينو و بقى سنين) أى أقلّ من نصف شهر . (البحر الرائق : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) وأمّا اقتداء المسافر بالمقيم فيصحّ فى الوقت و يتمّ . (الدر مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط:رشيديه.

(۳) (ومعتدة موت تخرج فى الجديدين و تبيت) أكثر الليل (فى منزلها) لأنّ نفقتها عليها فتحتاج للخروج ، حتى لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلايحلّ لها الخروج . فتح . وجوّز فى القنية خروجها لإصلاح ما لا بدّ لها منه كزراعة ولا وكيل لها . (الدر مع الرد : (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فى الحداد ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۵۵۳/۱ ، ۵۵۴) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فى ما يحرم على المعتدة ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱۵۳/۳) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فى الحداد ، ط: سعيد .

اسی طرح اگر بیوہ کا ویزا اتنا ضروری ہو کہ عدت کے بعد ویزا کے بغیر سفر کرنا ممکن نہ ہو، اور ویزا ملنے کے وقت، یا ویزا کی مدت میں اضافہ کے لیے مقررہ آفس میں نہ جانے سے ویزا منسوخ ہو جاتا ہو، اور سفر نہ کرنے کی صورت میں مالی نقصان کا اندیشہ ہو تو عدت کے دوران مقررہ آفس میں ویزے کے لیے یا مدت میں اضافہ کرنے کے لیے جانے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

تاہم اگر بیوہ کے جانے کے بغیر متبادل کوئی صورت ممکن ہو تو اس کو اختیار کرنا چاہئے۔(۲)

پنکھے کا استعمال

''چٹائی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۷)

پوری عمر سفر میں گذر گئی روزے کا کیا ہوگا؟

''بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لیے روزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۹)

پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے

پورے سفر میں عورت کے ساتھ محرم ہونا ضروری ہے، اگر پروگرام کچھ اس طرح ہو کہ سفر کے شروع میں محرم ساتھ ہوگا آگے چل کر محرم کسی دوسری جگہ چلا جائے گا، اور یہ عورت وہاں سے محرم کے بغیر سفر کی مسافت طے کرتے ہوئے خود مکہ مکرمہ پہنچ جائے گی، یا یہ کہ حج کے دنوں میں محرم ساتھ رہا مگر واپسی میں عورت کو تنہا رخصت کردے، تو سفر کی یہ

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة رقم:۳. علی الصفحة: ۱۳۰. (ومعتدة موت تخرج فی الجدیدین)

(۲) ..... حتی لو کان عندها کفایتها صارت کالمطلقة فلایحلّ لها أن تخرج لزیارة ولالغیرها لیلاً ولا نهاراً. (البحر الرائق: (۳/۱۵۳) کتاب الطلاق، باب العدة، فصل فی الإحداد، ط: سعید)

الدر مع الرد: (۳/۵۳۶) کتاب الطلاق، باب العدة، فصل فی الحداد، ط: سعید.

الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۱/۵۵۳) کتب الطلاق، باب العدة، فصل فی ما یحرم علی المعتدة، ط: رشیدیه.

صورتیں بھی ناجائز ہیں، کیونکہ پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے۔(۱)

پیاس

پیاس ایسی شدید ہے کہ اس پر مرجانے کا اندیشہ ہے یا عقل ختم ہونے کا ڈر ہے تو روزہ توڑ سکتا ہے، کفارہ لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔(۲)

پیر کٹا ہوا ہو تو مسح کا حکم

''پاؤں میں زخم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۶)

پیشہ اختیار کرنا

''سفرِ حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۷۴)

---

(۱) وعنه (أي: عن ابن عباس) قال: قال رسول الله ﷺ: لايخلونّ رجل بامرأة ولاتسافرن امرأة إلّا ومعها محرم..... الخ. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

ويشترط في حج المرأة من سفر زوج أو محرم بالغ عاقل غير مجوسي ولا فاسق مع النفقة عليه. وأطلق المرأة فشمل الشابة والعجوز لإطلاق النصوص. (البحر الرائق: (۲/۳۱۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۴۶۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

احسن الفتاوی: (۴/۵۳۲) کتاب الحج، عنوان: عورت کے لیے بلامحرم سفر حج حرام ہے، ط: سعید۔

فتاوی رحیمیہ: (۸/۶۵) کتاب الحج، عنوان: (ضعیفہ بغیر محرم کے حج نہ کرے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وخوف هلاک أو نقصان عقل ولو بعطش أو جوع شديد. قال ابن عابدين: (قوله: وخوف هلاک الخ) كالأمة إذا ضعفت عن العمل وخشيت الهلاک بالصوم، وكذا الذي ذهب به متوكل السلطان إلى العمارة في الأيام الحارة، والعمل حثيث، إذا خشي الهلاک أو نقصان العقل، وفي الخلاصة: الغازي إذا كان يعلم يقيناً أنّه يقاتل العدوّ في رمضان ويخاف الضعف إن لم يفطر، أفطر ..... (وقضوا) لزوماً ..... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۴۲۱ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۸۱ ـ ۲۸۵) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده، فصل في العوارض، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

ت

تابع

جو شخص دوسرے آدمی کا تابع ہو، اور اس کی اطاعت اس پر لازم ہو، تو وہ اس کی اقامت سے مقیم ہو جاتا ہے، اور اسی کے سفر کی نیت پر نکلنے سے مسافر ہو جاتا ہے۔(۱)

قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے اختیار سے اقامت کر سکتا ہے وہ اپنی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے، اور جو شخص اپنے اختیار سے اقامت نہیں کر سکتا وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ اور غلام اپنے مالک کے ساتھ اور شاگرد اپنے استاد کے ساتھ اور نوکر اپنے آقا کے ساتھ اور سپاہی اپنے افسر کے ساتھ سفر کریں تو ظاہر روایت کے مطابق وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوں گے۔

یہ لوگ اس وقت مقیم سمجھے جائیں گے جس وقت ان کو اپنے امیر، آقا اور شوہر کی اقامت کی نیت کا علم ہو جائے، اور اگر علم سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر کیا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

(۱،۲) ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء الاستقلال بالحكم ، والبلوغ ، والثالث عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيّام ..... أو تابعاً لم ينو متبوعه السفر والتابع كالمرأة مع زوجها ..... والعبد غير المكاتب ، فيشمل أم الولد والمدبّر ، مع مولاه ، والجندى مع أميره ، إذا كان يرتزق منه والأجير مع المستأجر ، والتلميذ مع أستاذه ، والأسير والمكره مع من أكرهه على السفر ..... وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل كالزوج والمولىٰ والأمير ، دون التبع كالمرأة والعبد والجندى إن علم التبع نية المتبوع فى الأصحّ فلايلزمه الإتمام بنية الأصل الإقامة حتى يعلم كما فى توجه الخطاب الشرعى وعزل الوكيل حتى لو صلّى مخالفاً له قبل علمه صحت فى الأصح.

(مراقى الفلاح : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمى)

البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱۳۳/۲ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

تاجر کے لئے قصر نماز کا حکم

''تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۳۶)

تبلیغ والوں کی تشکیل

اگر کسی تبلیغی جماعت کی ایک شہر میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ مدت کے لیے تشکیل کی گئی تو جماعت کے یہ لوگ مقیم ہوں گے یا مسافر اس کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر رات کو ایک ہی جگہ پر ٹھہرتے ہیں تو مقیم ہیں ورنہ مسافر ہیں، مثلاً اطراف میں گشت کے لیے نکلتے ہیں مگر رات کو ایک ہی مسجد یا تبلیغی مرکز میں ٹھہرتے ہیں تو یہ مقیم ہیں، اور اگر پندرہ دن میں دو تین رات ایک مسجد اور دو تین رات دوسری مسجد میں اور دو تین رات تیسری مسجد میں گزارتے ہیں تو مبیت (رات گزارنے کی جگہ) مختلف ہونے کی وجہ سے مسافر ہوں گے۔(۱)

تبلیغی جماعت

اگر تبلیغی جماعت والے کراچی سے رائیونڈ جانے کے ارادہ سے نکلیں، اور یہ حضرات راستے میں کسی گاؤں میں ایک دن، کسی قصبہ میں دو دن، کسی شہر میں تین دن اس طرح کرتے ہوئے رائیونڈ پہنچیں تو ان لوگوں پر اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد سے

---

(۱) ولاتصح نية الإقامة ببلدتين لم يعين المبيت بأحدهما، وكل واحدة أصل بنفسها ، ..... وكذا تصحّ إذا عين المبيت بواحدة من البلدتين ؛ لأن الإقامة تضاف لمحل المبيت . (قوله : لم يعين المبيت بأحدهما) أمّا إذا عينه بأن نوى أن يقيم الليل في إحداهما ويخرج بالنهار إلى الموضع الآخر ، فإذا دخل أوّلاً الموضع الّذى عزم على الإقامة فيه بالنهار لم يصر مقيماً أى حتى يدخل الموضع الّذى نوى المبيت فيه ، وإن دخل أوّلاً الموضع الّذى عزم على الإقامة فيه بالليل صار مقيماً ، ثمّ بالخروج إلى الموضع الآخر لم يصر مسافراً ؛ لأنّ موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه..... (طحطاوى مع المراقى: (ص: ۴۲۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى)

شامى : (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق :(۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

قصر کرنا واجب ہے، کیونکہ اس سفر میں آخری مقام رائیونڈ ہے اور رائیونڈ کی مسافت کراچی سے سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ ہے، اس وجہ سے یہ سب مسافر ہیں۔(۱)

تبلیغی کام مختلف مساجد میں

اگر ایک بڑے شہر میں تبلیغی جماعت کی تشکیل ہوئی، اور وہاں چھوٹی چھوٹی بہت ساری مساجد ہیں، اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن اس شہر کے اندر رہنے کا ارادہ ہے تو اس شہر میں ایک مسجد سے دوسری مسجد میں جب جائیں گے تو پوری نماز پڑھیں گے قصر نہیں کریں گے، اور اگر پندرہ دن سے کم کا ارادہ ہے تو قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر تبلیغی جماعت کی ایسے علاقے کی طرف تشکیل ہوئی کہ اس میں چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، اور ان دیہاتوں کے درمیان کم سے کم آدھے میل کا فاصلہ ہے اور اس پورے علاقے میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو اس صورت میں قصر کریں گے پوری نماز نہیں پڑھیں گے۔(۳)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ..... مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ..... بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوباً . (الدر مع الرد : (۱۲۱/۲ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۱۹ ـ ۴۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

(۲،۳) أمّا اتحاد لامكان فالشرط نية مدة الإقامة في مكان واحد ؛ لأنّ الإقامة قرار ، والإنتقال يضادُّه ولا بدّ من الانتقال في مكانين ، وإذا عرف هذا فنقول إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين ، فإن كان مصراً واحداً ، أو قرية واحدة صار مقيماً ؛ لأنّهما متحدان حكماً ..... وإن كان مصرين نحو مكة و منى ، أو الكوفة والحيرة ، أو قريتين ، أو أحدهما مصر والآخر قرية لايصير مقيماً ؛ لأنهما مكانان متباينان حقيقةً و حكماً . (بدائع الصنائع : (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل : وأما بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، ط: سعيد)

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين، فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى، والكوفة والحيرة لايصير مقيماً، وإن كان أحدهما تبعاً للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً. (الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد : (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

واضح رہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ یہ شہر اور دیہات اپنے گھر سے مسافت سفر پر ہو۔

تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے

اگر کسی تاجر نے تجارت کے سامان کے لیے اپنے وطن سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر مکان کرایہ پر لے کر رکھا ہے، اور اس مقام سے سامان دیہات میں لے جا کر فروخت کرتا ہے، دیہات سے کبھی ہفتہ، کبھی دس دن میں کرایہ کے مکان میں واپس آتا ہے، دو چار روز وہاں قیام کر کے پھر سامان لے کر چلا جاتا ہے اور اس کو فروخت کر کے واپس آجاتا ہے، اسی طرح وہاں کچھ دن گزار کر وطن اصلی کو واپس آجاتا ہے، تو یہ تاجر اگر ایک دفعہ بھی کرایہ کے مکان میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت سے ٹھہرے گا تو اس صورت میں اس مکان میں اور قرب وجوار کے دیہات میں جہاں مسافت سفر نہ ہو پوری نماز پڑھے گا، اور اگر کرایہ کے مکان میں ایک دفعہ بھی پندرہ دن رہنے کی نیت سے نہیں ٹھہرا تو پھر کرایہ کے مکان اور اس کے آس پاس کے دیہات وغیرہ میں برابر قصر کرے گا اور راستہ میں بھی قصر کرے، پھر جب اپنے وطن کے شہر یا گاؤں میں آجائے تو پوری نماز پڑھے۔(۱)

---

(۱) ولا یزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر وإن نوی أقلّ من ذٰلک قصر ..... (قوله : ولا یزال علی حکم السفر حتی ینوی ..... الخ) ظاهر أن المراد حتی یدخل قریة أو بلداً فینوی ذٰلک وإلّا فنیة الإقامة بالقریة والبلد متحققة حال سفره إلیها ..... و الأحسن فی الضابط لا یزال مسافراً حتی یعزم علی الرجوع إلی بلده قبل استکمال مدة السفر ولو فی المفازة ..... أنّه إذا ثبت حکم السفر بالمفارقة ناویاً للسفر ، ثمّ بدا له أن یرجع لحاجة أولا ، فرجع صار مقیماً فی المفازة حتی أنّه یصلی أربعاً . (فتح القدیر : (۹/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۵ ، ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قدیمی .

تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا

اگر کسی کے پاس متعدد بیویاں ہیں تو ان کے درمیان کھانا پینا ،لباس پوشاک، سکونت شب باشی اور ہدیہ تحفہ میں عدل اور برابری کرنا ضروری ہے۔(۱)

اگر کسی ایک کو دیا اور دوسرے کو نہیں دیا تو یہ ظلم اور ناانصافی ہے،اس کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہوگی۔(۲)

تحفہ لانا

''ہدیہ دینا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۷۹)

تراویح کی نماز

مسافر سفر میں تراویح کی نماز بھی پڑھیں۔(۳)

---

(۱) یجب أن یعدل، أی لایجوز فیه أی فی القسم بالتسویة فی البیتوتة وفی الملبوس والمأکول والصحبة، (و فی الرد تحته)..... ففی الخانیة: (وممّا یجب علی الأزواج للنساء: العدل والتسویة بینهن فیما یملکه..... (الدر مع الرد: (۳/۲۰۱، ۲۰۲) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۲/۳۳۲) کتاب النکاح، فصل: و منها وجوب العدل بین النساء فی حقوقهن ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۳۴۰) کتاب النکاح ، الباب الحادی عشر فی القسم ، ط: رشیدیه .

(۲) وعن أبی هریرة عن النبیّ ﷺ قال : إذا کانت عند رجل امرأتان فلم یعدل بینهما جاء یوم القیامة و شقّه ساقط ، رواه الترمذی ، و أبوداؤد ، والنسائی ، وابن ماجه ، والدارمی . (مشکاة المصابیح : (ص: ۲۷۹) کتاب النکاح ، باب القسم ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

سنن الترمذی: (۱/۲۱۷) أبواب النکاح، باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر ، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۴۱) أبواب النکاح ، باب القسمة بین النساء ، ط: قدیمی .

(۳) فیقصر المسافر الفرض العلمی الرباعی ، فلاقصر للثنائی والثلاثی ، ولاللوتر فإنّه فرض عملی ، ولا فی السنن ، فإن کان فی حال نزول و قرار وأمن یأتی بالسنن وإن کان سائراً أو خائفاً فلایأتی بها وهو المختار . (قوله : وهو المختار) وقیل : الأفضل الفعل تقرباً ، وقیل الترک ترخصاً ، وقیل : کذلک إلاّ سنة الفجر ، والمغرب . (مراقی مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:قدیمی) . =

اگر تراویح کے وقت کسی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں تو جماعت سے ادا کریں، اور اگر جماعت نہ ملے تو تنہا پڑھیں، اگر سفر کی وجہ سے قرآن پاک کی ترتیب قائم نہ رہ سکے تو معذوری ہے۔(۱)

تردد کی حالت میں روزہ رکھنا

جو آدمی سفر کی حالت میں کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرے گا یا نہیں، تردد میں ہے، وہ بدستور مسافر ہے۔ نماز کی قصر کرے گا۔ اسی طرح جب تک قصر کرے گا روزہ کو بھی نہ رکھنا جائز ہوگا۔ البتہ سفر ختم ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء کرنا لازم ہوگا۔(۲)

تسبیح کم پڑھنا

مسافر کے لئے بھی رکوع اور سجدہ کی تسبیح کم از کم تین بار پڑھنا مسنون ہے اس

= 🗁 الدر مع الرد : (۱۲۳/۲ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

🗁 الهندية: (۱۳۹/۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

(۱) فتسن أو تجب ..... على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج ..... فلاتجب على مريض و مقعد ..... وإرادة سفر ، (قال المحقق تحته :) أي وأقيمت الصلاة ويخشى أن تفوته القافلة بحر ، وأمّا السفر نفسه فليس بعذر . (الدر مع الرد : (۵۵۴/۶، ۵۵۵، ۵۵۷) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

🗁 (قوله : ويأتي المسافر بالسنن) أي الرواتب ، ولم يتعرض للقراءة لذكره لها في فصل القراءة حيث قال في المتن : ويسنّ في السفر مطلقاً الفاتحة وأي سورة شاء ، وتقدم أنّه فرّق في الهداية بين حالة القرار والفرار ، وتقدم الكلام فيه و قال في التاتارخانية ، ويخفف القراءة في السفر في الصلوات فقد صح " أنّ رسول اللّٰه ﷺ قرأ في الفجر في السفر الكافرون والإخلاص"..... (شامي : ۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(۲) ولو دخل مصراً على عزم أن يخرج غداً أو بعد غدٍ ولم ينو مدة الإقامة حتى بقي على ذٰلك سنين قصر؛ لأن ابن عمر أقام بأذربيجان ستة أشهر ، وكان يقصر ، وعن جماعة من الصحابة رضي اللّٰه عنهم مثل ذٰلك..... (الهداية: مع فتح القدير: (۱۰/۲، ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

🗁 البحر الرائق : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

🗁 مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

سے کم نہیں پڑھنا چاہئے۔(۱)

تشکیل مختلف مساجد میں

''تبلیغی کام مختلف مساجد میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۳۵)

تعزیت تین دن بعد کرنا

''مسافر کے لئے تین دن کے بعد تعزیت کی اجازت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۸۲)

تعزیتی سفر

تعزیتی سفر کرنا جائز ہے، کیونکہ کسی کی مصیبت اور اس کے رنج وغم کے موقع پر مصیبت زدہ کے پاس پہونچ کر غم میں شریک ہونا اور تسلی کے کچھ کلمے کہہ دینا، اس کے لئے صبر وسکون کا بہترین سامان فراہم کرتا ہے، اور تھوڑی دیر وہاں بیٹھے رہنا، اس کے غم اور بے چینی کو ہلکا کرتا ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے ''کہ جس شخص نے مصیبت وپریشانی کی حالت میں مصیبت زدہ بھائی کو تسلی کے چند جملے کہہ دیئے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ بزرگی اور شرافت کے لباس سے اس کو سرفراز فرمائیں گے''

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ مصیبت زدہ کو ملے گا''۔(۲)

---

(۱) وأمّا التسبيحات فلاينقصها عن الثلاث . (شامي : ۲/۱۳۱) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل : مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

(۲) عن عبد اللّٰه عن النبيّ ﷺ قال : من عزّى مصاباً فله مثل أجره ..... (سنن الترمذي : (۱/۲۰۵) أبواب الجنائز ، باب ماجاء في أجر من عزّى مصاباً ، ط: قديمي)

عن النبيّ ﷺ أنّه قال : ما من مؤمن يعزّى أخاه بمصيبة إلّا كساه اللّٰه سبحانه من حلل الكرامة يوم القيامة . (سنن ابن ماجه : (ص: ۱۱۵) أبواب ما جاء في الجنائز ، باب ماجاء في ثواب من عزّى مصاباً ، ط:قديمي)

وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتي لا يفتن؛ لقوله عليه الصلاة والسلام: من عزى أخاه بمصيبة، كساه اللّٰه من حلل الكرامة يوم القيامة، رواه ابن ماجه، وقوله عليه الصلاة والسلام:=

تفریح کے مقام

جس مقام پر انسان بیوی اور بچوں کے ساتھ مقیم ہو، خواہ مستقل ہو خواہ عارضی ہو، وہ اس کا وطن ہو جاتا ہے۔(۱)

= من عزى مصاباً فله مثل أجره ، رواه الترمذى وابن ماجه ، والتعزية أن يقول : أعظم الله أجرك ، وأحسن عزاءك ، وغفر لميتك . (شامى : (۲/ ۲۴۰) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل : مطلب فى الثواب على المصيبة ، ط:سعيد)

🗁 فتح القدير : (۲/ ۱۰۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز ، تتمة : قبيل: باب الشهيد ، ط: رشيديه .

🗁 مراقى الفلاح : (ص: ۶۱۸ ، ۶۱۹) كتاب الصلاة ، باب أحكام الجنائز ، فصل : فى حملها و دفنها ، قبيل : فصل فى زيارة القبور ، ط: قديمى .

(۱) (ثمّ) الأوطان ثلاثة، وطن أصلى، وهو: وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرى اتخذها داراً و توطّن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها، بل التعيش بها..... فالوطن الأصلى ينتقض بمثله لا غير، وهو أن يتوطّن الإنسان فى بلدة أخرى وينقل الأهل إليها من بلدته، فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً له..... ثمّ الوطن الأصلى يجوز أن يكون واحداً أو أكثر من ذلك، بأن كان له أهل و دار فى بلدتين أو أكثر، ولم يكن من نية أهله الخروج منها، وإن كان هو ينتقل من أهل إلى أهل فى السنة، حتى أنّه لو خرج مسافراً من بلدة فيها أهله ودخل فى أى بلدة من البلاد الّتى فيها أهله ، فيصير مقيماً من غير نية الإقامة، ولاينتقض الوطن الأصلى بوطن الإقامة ولا بوطن السكنى؛ لأنّهما دونه، والشيئ لاينسخ بما هو دونه، وكذا لاينتقض بنية السفر، والخروج من وطنه مسافراً، وكان وطنه بها باقياً حتى يعود مقيماً فيها من غير تجديد النية. (بدائع الصنائع: (۱/ ۱۰۳ ، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيماً، مطلب فى: أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد)

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فى : الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

🗁 والوطن الأصلى: هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرى اتخذها داراً و توطّن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها، بل التعيش بها، وهذا الوطن يبطل بمثله لاغير، وهو أن يتوطّن فى بلدة أخرى وينقل الأهل إليها، فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً، حتى لو دخله مسافرا لا يتمّ. قيّدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله ؛ لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنّه استحدث أهلاً فى بلدة أخرى فإنّ الأوّل لم يبطل ويتمّ فيها. وقيّد بقوله: بمثله؛ لأنّه لو باع داره ونقل عياله وخرج يريد أن يتوطّن بلدةً أخرى ثمّ بدا له أن لايتوطّن ماقصده أوّلاً، ويتوطّن بلدة غيرها، فمرّ ببلده الأوّل، فإنّه يصلّى أربعاً؛ لأنّه لم يتوطّن غيره. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۶) كتاب الصلاة، باب المسافر، [بحث الأوطان]، ط:سعيد)

جب تک وہاں اس کی بیوی بچے مقیم رہیں گے وطن رہے گا، صرف سفر سے وہ وطن باطل نہیں ہوگا، جب تک کہ وہاں سے بیوی بچوں کو لے کر منتقل نہ ہو جائے۔(۱)

مثلاً اگر کوئی شخص گرمی کے زمانہ میں سیر وتفریح کے ٹھنڈے مقام میں بیوی بچوں کے ساتھ قیام کرتا ہے، تو یہ مقام اس آدمی کا وطن ہو جائے گا۔ جب تک اس جگہ سے بیوی بچوں کو لے کر دوسری جگہ منتقل نہیں ہو جائے گا، تب تک وطن رہے گا، اور پوری نماز پڑھے گا۔

تکبیر تشریق اور مسافر

اگر ۹، ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳، ذی الحجہ کی عصر تک کسی مسافر نے مقیم امام کی اقتدا میں نماز ادا کی، تو مقیم امام کی اقتدا کی وجہ سے مسافر پر بھی فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا واجب ہوگا۔(۲)

اور اگر مسافر آدمی اکیلا نماز پڑھے گا تو اس پر تکبیر تشریق کہنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے اور اس پر فتوی ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱. علی الصفحة: ۱۴۰. ((ثم) الأوطان ثلاثة)

(۲) وبالاقتداء یجب علی المرأة والمسافر، والمرأة تخافت بالتکبیر. (الفتاوی الهندیة: (۱۵۲/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، وممّا یتّصل بذلک، تکبیرات التشریق، ط: رشیدیه)

البحر الرائق: (۱۶۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

الدر مع الرد: (۷۹/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، [تکبیرات التشریق]، ط: سعید.

(۳) وأمّا شروطه فإقامة و مصر ومکتوبة..... الخ. (الفتاوی الهندیة: (۱۵۲/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، وممّا یتّصل بذلک تکبیرات أیّام التشریق، ط: رشیدیه)

وسنّ بعد فجر عرفة..... بشرط إقامة و مصر..... وشرط الإقامة احترازاً عن المسافر، فلاتکبیر علیه..... الخ. (البحر الرائق: (۱۶۴/۲، ۱۶۵) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

فلایجب علی قروی ولا مسافر، ولو صلّی المسافرون فی المصر جماعة علی الأصحّ، بحر عن البدائع، أی: الأصحّ علی قول الإمام. (رد المحتار علی الدر المختار: (۷۹/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید) =

تنہا سفر نہ کرے

''سفر تنہا نہ کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۲۷۰)

تہجد پڑھنا

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو تہجد پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

= 🗁 (وقالا: بوجوبه فور كلّ فرض مطلقاً) ولو منفرداً أو مسافراً أو امرأة؛ لأنّه تبع للمكتوبة..... (وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى في عامّة الأمصار وكافّة الأعصار. قال ابن عابدين الشامي رحمه اللّٰه: (قوله: لأنّه تبع للمكتوبة) فيجب على كل من تجب عليه الصلاة المكتوبة، بحر. (قوله: وعليه الاعتماد..... الخ) هٰذا بناء على أنّه إذا اختلف الإمام وصاحباه فالعبرة لقوة الدليل، وهو الأصحّ، كما في آخر الحاوي القدسي. أو على أنّ قولهما في كلّ مسألة مروي عنه أيضاً وإلّا فكيف يفتى بقول غير صاحب المذهب. وبه اندفع ما في الفتح من ترجيح قوله هنا، وردّ فتوى المشايخ بقولهما، بحر. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

🗁 وأمّا عندهما فهو واجب على كل من يصلي المكتوبة؛ لأنّه تبع لها، فيجب على المسافر والمرأة والقروىّ. و قال في السراج الوهّاج والجوهرة: والفتوى على قولهما في هٰذا أيضًا، فالحاصل أنّ الفتوٰى على قولهما في آخر وقته و فيمن يجب عليه. (البحر الرائق: (۲/ ۱۶۶) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

(۱) "..... بل السنة القصر و ترك التنفّل، ومراده النافلة الراتبة مع الفرائض كسنة الظهر والعصر، ونحوهما من المكتوبات، وأمّا النوافل المطلقة فقد كان ابن عمر يفعلها في السفر، وروى هو عن النبيّ ﷺ أنّه كان يفعلها، كما ثبت في مواضع من الصحيحين عنه، وقد اتّفق العلماء على استحباب النوافل المطلقة في السفر..... وأمّا النافلة فهي إلى خيرة المكلّف، فالرفق به أن تكون مشروعة، ويتخير إن شاء فعلها و حصل ثوابها وإن شاء تركها ولا شيئ عليه." (شرح النووي على صحيح مسلم: (۱/ ۲۴۲) كتاب صلاة المسافرين و قصرها، ط: قديمي)

🗁 (ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرار، وإلّا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها، هو المختار؛ لأنّه ترك لعذر. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗁 .....وقد صحّ في كتب الأحاديث الصحاح عن جماعة من الصحابة ترك السنن في السفر، وقالوا: لو صلّينا السنّة لأكملنا الفريضة. (الفتاوى البزازية على هامش الفتاوى الهندية: (۴/ ۷۳) كتاب الصلاة، [الفصل] الثاني والعشرون في: السفر، نوع آخر، ط: رشيديه)

تیاری میں مدد دینا

حج اور جہاد بڑی عظیم عبادتیں ہیں، لیکن اگر کوئی شخص طاقت اور استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے یہ عظیم عبادتیں خود انجام نہ دے سکے، اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ان عبادتوں کے ثواب میں حصہ دار بننے کا بہترین راستہ پیدا فرمایا ہے، وہ یہ کہ جو شخص کسی مجاہد کی تیاری میں مدد دے یا کسی حاجی کے حج کے سفر کی تیاری میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی جہاد اور حج کے ثواب میں حصہ دار بنا دیتے ہیں۔(۱)

تیمّم بار بار کرنا ایک ڈھیلہ پر

مٹی کے ڈھیلہ پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر

---

(۱) (أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : من جهّز غازيًا) ، أى : هيّأ أسباب سفره ، (فى سبيل اللّٰه) ، أى : فى الجهاد (فقد غزا) ، أى : حكماً ، وحصل له ثواب الغزاة . (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : (۳۶۲/۷) كتاب الجهاد ، الفصل الأوّل ،] رقم الحديث : ۳۷۹۷] ، رواية زيد بن خالد رضى اللّٰه عنه ، وفيه أيضاً : (عن أبى أمامه رضى اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : أفضل الصدقات ظلّ فسطاط فى سبيل اللّٰه) : وهو أعمّ من أن يعطى للغازى أو الحاجّ و نحوهما، أو عارية ، أو استظلالاً على وجه المشاركة . (۳۸۹/۷) الفصل الثانى ، [رقم الحديث : ۳۸۲۷] ، (قال رسول اللّٰه ﷺ : للغازى أجره) : أى ثوابه الكامل المختصّ به ، (وللجاعل): أى للمعين للغازى ببذل جعل له ، أو بتجهيز أسبابه ومايحتاج إليه ، (أجره) : أى أجر نفقته ، (وأجر الغازى) : أى الذى يغزو بسبب أجرته . (مرقاة المفاتيح : (۴۰۳/۷) ، كتاب الجهاد، الفصل الثانى ، [رقم الحديث : ۳۸۴۲] ، ط: حقانيه ملتان)

قوله ﷺ : من جهّز غازياً فقد غزا .....أى حصل له أجر بسبب الغزو ، وهذا الأجر يحصل بكلّ جهاد ، وسواء قليله و كثيره ولكلّ خالف له فى أهله بخير من قضاء حاجة لهم وإنفاق عليهم أو ذبّ عنهم أو مساعدتهم فى أمرهم . وقد يختلف قدر الثواب بقلّة ذلك و كثرته ، وفى هذا الحديث الحث على الإحسان إلى من فعل مصلحة للمسلمين أو قام بأمر مهماتهم . (شرح النووى على صحيح مسلم : (۱۳۷/۲ ، ۱۳۸) كتاب الجهاد والإمارة ، باب فضل إعانة الغازى فى سبيل اللّٰه بمركوب و غيره ..... ، ط: قديمى)

نہیں ہوتا۔(۱)

تیمّم جنابت کب ٹوٹے گا

اگر جنبی (ناپاک آدمی) نے شرعی عذر کی بنا پر تیمّم کیا تو اس عذر کے ختم ہونے پر وہ تیمّم بھی ختم ہو جائے گا، مثلاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا، اگر پانی مل گیا اور استعمال پر قدرت بھی ہوگئی تو جنابت کا تیمّم ٹوٹ جائے گا، یا اگر مرض کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو جس وقت وہ مرض زائل ہو جائے گا، تیمّم ٹوٹ جائے گا، یا اگر کوئی کام غسل واجب کرنے والا پایا جائے گا تو تیمّم ٹوٹ جائے گا۔(۲)

اور وضو کو توڑنے والی چیزوں سے جنابت کا تیمّم نہیں ٹوٹے گا، مثلاً کسی نے بیماری کی وجہ سے یا پانی نہ ملنے کی وجہ سے جنابت کا تیمّم کیا، پھر وضو کو توڑنے والی کوئی چیز پیش آئی مثلاً ریح خارج ہوئی یا خون نکلا یا پیشاب کیا وغیرہ تو اس سے جنابت کا تیمّم نہیں ٹوٹے گا لیکن وضو والا تیمّم ٹوٹ جائے گا۔(۳)

---

(۱) وإذا تيمم مراراً من موضع واحد جاز ، كذا في التاتارخانية : (الفتاوى الهندية : (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

ولو تيمم اثنان من مكان واحد جاز ؛ لأنّه لم يصر مستعملاً ؛ لأنّ التيمم إنّما يتأدّى بما التزق بيده لا بما فضل كالماء الفاضل في الإناء بعد وضوء الأوّل . (البحر الرائق : (۱/ ۱۴۷) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/ ۵۳) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد.

الدر مع الرد : (۱/ ۲۵۴) ، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

(۲،۳) (وناقضه ناقض الأصل) ولو غسلاً ، فلو تيمم للجنابة ثمّ أحدث صار محدثاً لاجنبا ..... الخ. قال ابن عابدين الشامي تحته : ..... حاصله أنّه وإن نقض التيمم الوضوء كلّ ما نقض الغسل، لكن لاينقض تيممَ الغسل كل مانقض الوضوء ؛ لأنّه إذا تيمّم عن جنابة ثمّ بال مثلاً فهذا ناقض للوضوء ، لاينتقض به تيمم الغسل بل تنتقض طهارة الوضوء الّتي ضمنه ، فثبت له أحكام الحدث لا أحكام الجنابة ، فقد وجد ناقض الوضوء ،ولم ينتقض تيمّم الجنابة ..... (قوله : فلو تيمّم ..... الخ) ولو تيمم عن جنابه انتقض بناقض أصله وهو الغسل ، ومفهومه أنّه لاينتقض بغير ناقض أصله ..... الخ (الدر مع الرد : (۱/ ۲۵۴ ، ۲۵۵) كتاب الطهارة باب التيمم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱/ ۱۵۲) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد .

مراقي الفلاح : (ص: ۱۲۶) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: قديمي .

تیمّم غسل کی نیت سے کرنا

''غسل کی نیت سے تیمّم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۴۱۱)

تیمّم کا حکم کب نازل ہوا؟

سن ۵ ھ ہجری میں تیمّم کا حکم نازل ہوا۔(۱)

جہاد کے ایک سفر کے دوران جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام مدینہ طیبہ واپس آرہے تھے، ایک ایسے مقام پر ٹھہرنا پڑا جہاں پانی دستیاب نہیں تھا جب نماز کا وقت آیا لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تب تیمّم کی یہ آیت نازل ہوئی (فلم تجدوا ماء..... الخ، سورۃ نساء)(۲)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن أبيه عن عائشة ـ زوج النبي ـ ﷺ قالت : خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره حتى إذا كُنّا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقدٌ لي فأقام رسول الله ﷺ على التماسه و أقام الناس معه وليسوا على ماء ، فأتى النّاس إلى أبي بكرن الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ؟ أقامت برسول الله ﷺ والناس ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء..... فقام رسول الله ﷺ حين أصبح على غير ماء فأنزل الله ـ عزّ وجلّ ـ اية التيمم ، فتيمّموا ، فقال أسيد بن الحضير : ما هي بأوّل بركتكم يا آل أبي بكر ، قالت: فبعثنا البعير الّذي كنت عليه فأصبنا العقد تحته. (صحيح البخاري : (۱/۴۸) كتاب التيمم ، و قول الله عزّ وجلّ فلم تجدوا ماء.....، ط: قديمي)

قوله : في بعض أسفاره : أي في غزوة بني المصطلق ، وهي غزوة المريسيع الّتي كان فيها قصة الإفك . ۱۲ فتح الباري . (حاشية صحيح البخاري : (۱/۴۸) [رقم الحاشية : ۱])

ثمّ غزا بني المصطلق من خزاعة في شعبان سنة ست ..... وقال موسى بن عقبة سنة أربع قيل: سنة أربع سبق قلم من الكاتب في نسخ البخاري والّذي في مغازي موسى بن عقبة من عدة طرق أخرجها الحاكم و أبو سعيد النيسابوري و البيهقي في الدلائل و غيرهم سنة خمس ، ولفظه عن موسى بن عقبة عن ابن شهاب ثمّ قاتل رسول الله بني المصطلق وبني لحيان في شعبان سنة خمس . (عمدة القاري شرح الصحيح للبخاري : (۱۷/۲۰۱) ، كتاب المغازي ، باب غزوة بني المصطلق من خزاعة ، وهي غزوة المريسيع ، ط: ادارة المطبعة المنيرية ، بيروت)

فتح الباري شرح الصحيح للبخاري : (۷/۲۳۰) ، كتاب المغازي ، باب غزوة بني المصطلق من خزاعة وهي غزوة المريسيع ، ط: المكتبة السلفية .

(۲) يٰأيّها الّذين آمنوا لا تقربوا الصّلوٰة وأنتم سكارىٰ ..... فلم تجدوا ماءً ا فتيمّموا صعيداً طيّبًا..... الأية . [النساء : ۴۳] =

تیمّم کا معنی

''تیمّم'' کے لغوی معنی قصد کرنا، اور شریعت کی زبان میں اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ پاکی حاصل کرنے کی نیت سے پاک مٹی یا پاک مٹی کے قائم مقام کسی چیز کا قصد کرنا اور اس پاک مٹی کو چہرہ اور ہاتھوں پر لگانا۔(۱)

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی وغیرہ پر مارتے ہیں پھر

= عن هشام عن أبيه عن عائشة أنّها استعارت من أسماء قلادة، فهلكت فبعث رسول الله ﷺ رجالاً فی طلبها، فوجدوها وأدركتهم الصلاة، وليس معهم ماء، فصلوا بغير وضوء فشكوا ذلك إلى رسول الله ﷺ، فأنزل الله آية التيمم، فقال أسيد بن الحضير لعائشة: جزاك الله خيراً، فوالله ما نزل بك أمر تكرهينه إلّا جعل الله لك وللمسلمين فيه خيراً. (جامع البيان فی تفسير القرآن، تأليف الإمام الكبير المحدّث الشهير أبی جعفر محمد بن جرير الطبری: [المتوفّی سنة ۳۱۰ھ] (ص: ۶۹) المجلد الرابع، الجزء الخامس، [النساء: ۴۳]، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان)

جامع أسباب النزول للسيوطی: (ص: ۱۰۰، ۱۰۱) سورة النساء، رقم الآية: ۴۳، ط: قديمی.

بدائع الصنائع: (۴۴/۱)، كتاب الطهارة، فصل: وأمّا التيمم، ط: سعيد.

(۱) فالتيمم فی اللغة: القصد، يقال: تيمم و يمم، إذا قصد. ومنه قول الشاعر:

وما أدری إذا يمّمت أرضا ... أريد الخير أيهما يلينی

أألخير الّذی أن أبتغيه ... أم الشرّ الّذی هو يبتغينی

قول: يمّمت: أی قصدت. و فی عرف الشرع: عبارة عن استعمال الصعيد فی عضوين مخصوصين على قصد التطهير بشرائط مخصوصة. (بدائع الصنائع: (۴۵/۱) كتاب الطهارة، [بحث التيمم]، فصل: وأمّا التيمم ..... وأمّا بيان معناه، ط: سعيد)

التيمم لغةً: مطلق القصد، بخلاف الحجّ، فإنّه القصد إلى معظم، وشواهدهما كثيرة، واصطلاحاً على ما فی شروح الهداية: القصد إلى الصعيد الطاهر للتطهير، وعلى ما فی البدائع وغيره، استعمال الصعيد فی عضوين مخصوصين على قصد التطهير بشرائط مخصوصة، وزيف الأول، بأنّ المقصد شرط لا ركن، والثانی لايشترط استعمال جزء من الأرض حتى يجوز بالحجر الأملس. فالحقّ: أنة اسم: لمسح الوجه واليدين على الصعيد الطاهر. والقصد شرط؛ لأنّه النية. (البحر الرائق: (۱۳۸/۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

هو من خصائص هذه الأمة، وهو لغةً: القصد مطلقاً. والحجّ لغةً: القصد إلى معظم. وشرعاً: مسح الوجه و اليدين عن صعيد مطهر، والقصد شرط؛ لأنّه النية. (مراقی الفلاح المطبوع مع حاشيته للعلامة الطحطاوی: (ص: ۱۱۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: قديمی)

دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جھاڑتے ہیں، اس کے بعد ان ہاتھوں کو پورے چہرے پر اور کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر ملتے ہیں۔(۱)

تیمّم کر کے نماز شروع کی، نماز ختم ہونے سے پہلے پانی مل گیا

اگر کسی آدمی نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی، اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی پانی مل گیا تو تیمّم فاسد ہو گیا، وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) صفحہ نمبر: ۱۴۸، کا حاشیۃ نمبر: ۲، (وأمّا کیفیۃ التیمّم) ملاحظہ ہو۔

(۲) وإن وجد الماء فی الصلاۃ، فإن وجدہ قبل أن یقعد قدر التشھد الأخیر انتقض تیمّمہ و توضأ واستقبل الصلاۃ عندنا.....؛ لأنّ المتیمّم لایصیر محدثاً برؤیۃ الماء عندنا، بل الحدث السابق علی الشروع فی الصلاۃ، إلّا أنّہ لم یظھر أثرہ فی حقّ الصلاۃ المؤداۃ للضرورۃ، ولاضرورۃ فی الصلاۃ الّتی لم تؤدّ فظھر أثر الحدث السابق..... وإن وجدہ بعد ما قعد قدر التشھد الأخیر أوبعد ما سلم وعلیہ سجدتا السھو وعاد إلی السجود فسدت صلاتہ عند أبی حنیفۃ، ویلزمہ الاستقبال، وعند أبی یوسف و محمّد یبطل تیمّمہ وصلاتہ تامّۃ. وھذہ من المسائل المعروفۃ بالاثنی عشریۃ..... وبیان ذٰلک: أنّ المتیمّم إذا وجد الماء صار محدثاً بالحدث السابق فی حقّ الصلاۃ الّتی لم تؤدّ؛ لأنّہ وجد منہ الحدث ولم یوجد منہ مایزیلہ حقیقۃ؛ لأنّ التراب لیس بطھور حقیقۃً إلاّ أنّہ لم یظھر حکم الحدث فی حق الصلاۃ المؤداۃ للحرج، کیلا تجتمع علیہ الصلوات، فیحرج فی قضائھا فسقط اعتبار الحدث السابق دفعاً للحرج، ولا حرج فی الصلاۃ الّتی لم تؤدّ، وھذہ الصلاۃ غیر مؤداۃ، فإنّ تحریمۃ الصلاۃ باقیۃ بلاخلاف، وکذا الرکن الأخیر باق؛ لأنّہ وإن طال فھو فی حکم الرکن، کالقراءۃ إذا طالت، فظھر فیھا حکم الحدث السابق، فتبیّن أن الشروع فیھا لم یصحّ، کما لو اعترض ھٰذا المعنی فی وسط الصلاۃ. (بدائع الصنائع: (۱/۵۷ ـ ۵۹) کتاب الطھارۃ، [التیمم]، فصل: وأمّا بیان ما ینقض التیمّم، ط: سعید)

ثمّ اعلم أنّ المتیمّم إذا رأی مع رجل ماء کافیاً، فلایخلو إمّا أن یکون فی الصلاۃ أو خارجھا، وفی کل منھا إمّا أن یغلب علی ظنّہ الإعطاء أو عدمہ أو یشکّ، وفی کل منھا إمّا إن سألہ أو لا، وفی کل منھا إمّا إن أعطاہ أو لا، فھی أربعۃ و عشرون. فإن کان فی الصلاۃ و غلب علی ظنّہ الإعطاء قطع وطلب الماء، فإن أعطاہ توضأ وإلّا فتیمّمہ باق، فلو أتمّھا ثم سألہ، فإن أعطاہ استأنف وإن أبی تمّت، وکذا إذا أبی ثمّ أعطی، وإن غلب علی ظنّہ عدم الإعطاء أو شکّ، لایقطع صلاتہ، فإن قطع وسأل، فإن أعطاہ توضّأ وإلّا فتیمّمہ باق، وإن أتمّ ثمّ سأل، فإن أعطاہ، بطلت، وإن أبی تمّت. (البحر الرائق: (۱/۱۵۴)، کتاب الطھارۃ، باب التیمّم، ط: سعید) =

اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد پانی ملا ہے تو وہ نماز ہوگئی، اب اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

تیمّم کرنے کا طریقہ

پاک ہونے کی نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لے اور اچھی طرح چہرہ پر مل لے کہ ایک بال کے برابر جگہ بھی خالی نہ رہے، پھر دوبارہ مٹی پر دونوں ہاتھوں کو مار کر جھاڑ لے اور دونوں ہاتھوں پر، کہنیوں تک مل لے۔(۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۲. علی الصفحة: ۱۴۷. (وإن وجد الماء فی الصلاة)

= وفیه أیضاً: أن المتیمّم إذا سبقه حدث فی خلال صلاته فانصرف ثمّ وجد ماء یتوضّأ ویبنی، والفرق بینه و بین المتیمّم الّذی وجد الماء فی خلال صلاته حیث یستأنف؛ أنّ التیمّم ینتقض بصفة الاستناد إلی وجود الحدث عند إصابة الماء؛ لأنّه یصیر محدثا بالحدث السابق؛ لأنّ الإصابة لیست بحدث، وفی هٰذه الصلاة لم ینتقض التیمّم عند إصابة الماء بصفة الاستناد لانتقاضه بالحدث الطارئ علی التیمّم. (البحر الرائق: (۱/۱۵۸) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید)

(۲) وأمّا کیفیة التیمّم، فذکر أبویوسف فی الأمالی، قال: سألت أبا حنیفة عن التیمّم، فقال: التیمّم ضربتان: ضربة للوجه و ضربة للیدین إلی المرفقین، فقلت له: کیف هو؟ فضرب بیدیه علی الأرض، فأقبل بها وأدبر، ثمّ نفضهما، ثمّ مسح بهما وجهه، ثمّ أعاد کفّیه علی الصعید ثانیاً، فأقبل بهما و أدبر، ثمّ نفضهما، ثمّ مسح بذٰلک ظاهر الذراعین و باطنهما إلی المرفقین. و قال بعض مشایخنا: ینبغی أن یمسح بباطن أربع أصابع یده الیسری ظاهر یده الیمنی من رؤوس الأصابع إلی المرفق، ثمّ یمسح بکفّه الیسری دون الأصابع باطن یده الیمنی من المرفق إلی الرسغ، ثمّ یمرّ بباطن إبهامه الیسری علی ظاهر إبهامه الیمنی، ثمّ یفعل بالید الیسری کذٰلک. و قال بعضهم: یمسح بالضربة الثانیة بباطن کفّه الیسری مع الأصابع ظاهر یده الیمنی إلی المرفق، ثمّ یمسح به أیضاً باطن یده الیمنی إلی أصل الإبهام، ثمّ یفعل بیده الیسری کذٰلک، ولایتکلّف. والأوّل أقرب إلی الاحتیاط؛ لما فیه من الاحتراز عن استعمال التراب المستعمل بالقدر الممکن؛ لأنّ التراب الّذی علی الید یصیر مستعملاً بالمسح، حتی لایتأدّی فرض الوجه والیدین بمسحة واحدة بضربة واحدة. ثمّ ذکر فی ظاهر الروایة: أنّه ینفضهما نفضةً. وروی عن أبی یوسف: أنّه ینفضهما نفضتین. وقیل: إنّ هٰذا لایوجب اختلافاً؛ لأنّ المقصود من النفض تناثر التراب، صیانةً عن التلوّث الّذی یشبه المثلة؛ إذ التعبّد ورد بمسح کف مسّه التراب علی العضوین، لاتلویثهما به، فلذٰلک ینفضهما. وهٰذا الغرض قد یحصل بالنفض مرّةً، وقد لایحصل إلّا بالنفض مرّتین علی قدر مایلتصق بالیدین من التراب، فإن حصل المقصود بنفضة واحدة اکتفی بها، وإن لم یحصل نفض نفضتین. =

تیمّم میں ڈاڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔(۱)

تیمّم کی شرائط

تیمّم صحیح ہونے کے لیے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔مسلمان ہونا ۲۔طہارت حاصل کرنے کی قابلیت ہونا ۳۔عذر ہونا یعنی پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا، خواہ پانی میسر نہ ہو یا مرض کی وجہ سے استعمال کرنے پر قادر نہ ہو نا ۴۔زمین کی جنس سے تیمّم کرنا ۵۔استیعاب یعنی دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر جھاڑنے کے بعد چہرے پر اور کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کرے، یعنی ہر جگہ ہاتھ پھیرے کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے ۶۔نیت کرنا، یعنی دل سے ارادہ کرنا کہ تیمّم کرتا ہوں۔

ان شرطون میں سے اگر کوئی بھی ایک شرط موجود نہیں ہوگی تو تیمّم کرنا جائز نہیں ہو گا، مثلاً پانچ شرطیں موجود ہیں، مگر ایک شرط نہیں پائی جاتی تو تیمّم صحیح نہیں ہوگا۔اسی طرح

= (بدائع الصنائع: (۱/۴۶) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل، وأمّا كيفية التيمّم، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر المختار : (۱/۲۳۰) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۵۳) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، فصل في صورة التيمّم ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱/۱۷۸) كتاب الطهارة باب التيمّم، ط: مكتبه غوثيه كراچى.

الفتاوى الهندية : (۱/۳۰) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمّم ، الفصل الثالث فى المتفرقات ، ط: رشيديه .

(۱) وفى الفيض : ويخلّل لحيته و وأصابعه ..... فبقى تخليل اللحية من السنن . (رد المحتار على الدر المختار : (۱/۲۳۲) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

ويخلل الأصابع ويمسح جميع بشرة الوجه . قال الطحطاوى فى شرحه : وعن أبى يوسف: يمسح وجهه من غير تخليل اللحية ، كذا فى البناية . (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۱/۱۷۶) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، بحث شروط صحّة التيمّم ، الشرط الرابع : استيعاب المحلّ ، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

اگر ایک موجود ہے، پانچ نہیں تو بھی تیمّم صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

ہر عاقل و بالغ مسلمان خواہ مسافر ہو یا مقیم، خواہ شہر کی آبادی میں ہو یا شہر کی آبادی سے باہر، گاؤں میں ہو یا خالی میدان میں، ان شرائط کی موجودگی میں تیمّم کرسکتا ہے۔(۲)

---

(۱) وشرطه ستّة : النية ، والمسح ، وكونه بثلاث أصابع فأكثر ، والصعيد ، وكونه مطهرا ، و فقد الماء ..... و زاد ابن وهبان في الشروط : الإسلام ..... قال الشامي رحمه الله : وشرطه تسعة: وهي الستة الّتي في بيت الشارح ، وكون المسح بأكثر اليد ، وزوال ما ينافيه ، وطلب الماء لو ظنّ قربه . (الدر مع الرد : (۱/ ۲۳۰ ـ ۲۳۲) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

🗁 يصحّ بشروط ثمانية : الأول : النية ..... وشروط صحّة النية ثلاثة : الإسلام ، والتمييز ، والعلم بما ينويه ..... الثاني : العذر المبيح للتيمّم : كبعده ميلاً عن ماءٍ ، ولو في المصر ، وحصول مرض ، و برد ، يخاف منه التلف أو المرض ..... الثالث : أن يكون التيمّم بطاهر من جنس الأرض ، كالتراب والحجر والرمل ، ..... الرابع : استيعاب المحلّ بالمسح ..... الخامس: أن يمسح بجميع اليد ، أو بأكثرها ..... السادس : أن يكون بضربتين ، بباطن الكفين ..... السابع: انقطاع ماينافيه : من حيض ، أو نفاس ، أو حدث . الثامن : زوال من يمنع المسح ، كشمع ، و شحم . (نور الإيضاح مع مراقي الفلاح ، المطبوع مع حاشية الإمام أحمد الطحطاوي: (۱/ ۱۶۶ ـ ۱۷۷) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: مكتبه غوثيه كراچی)

🗁 بدائع الصنائع: (۱/ ۴۶ وما بعد) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل: وأمّا شرائط الركن فأنواع..... ط: سعيد.

(۲) الثاني: العذر المبيح للتيمّم: كبعده ميلاً عن ماءٍ، ولو في المصر..... الخ. (مراقي الفلاح مع شرحه للعلامة أحمد الطحطاوي: (۱/ ۱۶۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: مكتبه غوثيه كراچی)

🗁 (والجنب الصحيح في المصر إذا خاف إن اغتسل أن يقتله البرد أو يمرضه يتيمّم عند أبي حنيفة رحمه الله..... وإن كان خارج المصر يتيمّم بالاتفاق، وإن خرج مسافراً أو محتطباً) أي غير مريد للسفر (أو خرج من قرية إلى قرية) أخرى (يجوز له التيمّم..... الخ). (غنية المستملي شرح منية المصلي، المعروف بـ"حلبي كبير"، (ص: ۶۶، ۶۷) فصل في التيمّم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

🗁 إن خاف الجنب أو المحدث إن اغتسل أو توضأ أن يقتله البرد أو يمرضه تيمّم سواء كان خارج المصر أو فيه..... الخ. (البحر الرائق: (۱/ ۱۴۱)، كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

🗁 "..... أجزأه التيمّم سواء كان في المفازة أو في المصر..... ولأبي حنيفة ما روى عن رسول الله ﷺ أنّه بعث سرية وأمر عليهم عمرو بن العاص..... فقال لهم رسول الله ﷺ: ألاترون صاحبكم، كيف نظر لنفسه ولكم، ولم يأمره بالإعادة ولم يستفسره أنّه كان في مفازة أو مصر، ولأنّه علّل فعله بعلّة عامة وهي خوف الهلاك ورسول الله ﷺ استصوب ذلك منه. والحكم يتعمّم بعموم العلة..... الخ. (بدائع الصنائع: (۱/ ۴۸) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل: وأمّا شرائط الركن، ط: سعيد)

تیمّم کے لیے کتنا بڑا ڈھیلا ہونا چاہئے

''ڈھیلا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۱۸)

تیمّم میں استعمال شدہ ڈھیلے سے استنجا کرنا

جس ڈھیلے سے تیمّم کیا ہو اس کو استنجا میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں، فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضو کرنے کو ادب کے خلاف کہا ہے، اور وجہ یہی لکھی ہے کہ وضو کا پانی احترام کے قابل ہے، تو ایسے ہی تیمّم کا ڈھیلہ بھی قابل احترام ہے۔ (۱)

تیمّم میں دو ضربیں کیوں ہیں؟

تیمّم وضو کے چار اعضاء میں سے صرف دو اعضاء کے لیے مشروع ہے، یعنی محض چہرے اور ہاتھوں کا تیمّم ہوتا ہے باقی اعضاء کا نہیں ہوتا، کیونکہ تیمّم کی اجازت سہولت کے پیش نظر ہے، اس لیے تیمّم میں وضو کا کچھ حصہ کافی خیال کیا گیا ہے۔ (۲)

---

(۱) و مکروهه ..... التوضّؤ ..... فی موضع نجس ؛ لأنّ لماء الوضوء حرمة . (الدر مع الرد : (۱/۱۳۱ ـ ۱۳۳) کتاب الطهارة ، مبحث : مکروهات الوضوء ، ط: سعید)

وکره تحریماً [أی الاستنجاء]..... وأمّا الشیئ المحترم فلما ثبت فی الصحیحین من النهی عن إضاعة المال. (الدر مع الرد: (۲/۳۳۹) کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء قبل کتاب الصلاة، ط: سعید)

قال فی شرح النقایة: وقد ضبط بعض العلماء ضبطاً جیداً. فقالوا: یجوز الاستنجاء بکلّ جامد، طاهر، منقّ، قلاع للأثر، غیر مؤذ، لیس بذی حرمة ولا شرف، ولایتعلق به حق للغیر. (فتح الملهم للشیخ العثمانی رحمه اللّٰه: (۲/۱۷۷)، کتاب الطهارة، باب الاستطابة، ط: مکتبه دار العلوم کراچی)

(و) یسن (أن یستنجی بحجر منقٍ) بأن لایکون خشناً کالآجر ، ولا أملس کالعقیق ؛ لأن الإنقاء هو المقصود ولایکون إلاّ بالمنقی (ونحوه) من کلّ طاهر مزیلٍ بلاضرر ولیس متقوّماً ولامحترماً . (مراقی الفلاح مع حاشیة العلامة الطحطاوی : (۱/۷۶) کتاب الطهارة ، فصل فی الاستنجاء ، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

(۲) لماذا شرع التیمّم فی عضوین من أعضاء الوضوء ، وهما الوجه والیدان دون باقی الأعضاء ؟ الجواب : إن الغرض من التیمّم إنّما هو التخفیف فیکفی فیه أن یأتی ببعض صورة الوضوء علی أن العضوین الّذین یجب غسلهما دائما فی الوضوء : هما الوجه والیدان : أمّا الرأس فإنّه یجب مسحها فی جمیع الأحوال. وأمّا الرجلان فتارةً یغسلان، وتارةً یمسحان، وذلک فیما إذا کانا =

مزید یہ کہ یہ دونوں اعضاء وہی ہیں جن کا وضو میں دھونا ہمیشہ فرض ہوتا ہے، یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ، اور سر کا تو بہر حال مسح ہوتا ہے دھونا نہیں ہوتا، اور دونوں پاؤں بھی دھوئے جاتے ہیں اور کبھی جب چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوں، مسح کر لیا جاتا ہے ۔لہٰذا اللہ تعالیٰ نے صرف ان دو اعضاء کا مسح تیمّم میں فرض فرمایا جن کو دھونا ہمیشہ فرض ہوتا ہے، اور ظاہر ہے کہ اس میں سہولت ہوگئی۔(۱)

تیمّم، وضو، غسل کا قائم مقام ہے

پانی دستیاب نہ ہونے، یا دستیاب ہونے کی صورت میں استعمال پر قدرت نہ ہونے، یا پانی کے استعمال سے معذور ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کی صورت میں تیمّم

= لابساً للخف فاللّٰه سبحانه و تعالیٰ أوجب التيمّم فی العضوين اللّذين يجب غسلهما دائماً، ولا يخفى ما فی ذٰلک من التخفيف. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۱۵۰)، قبل "أقسام التيمّم" ط: دار إحياء التراث العربی، بيروت)

قال الشيخ ولی اللّٰه الدهلوی ـ قدّس اللّٰه روحه "لما دان من سنة اللّٰه من شرائعه أن يسهل عليهم كل ما لايستطيعونه، وكان أحق أنواع التيسير أن يسقط ما فيه حرج إلى بدل لتطمئنّ نفوسهم، ولا تختلف الخواطر عليهم بإهمال ما التزموه غاية الالتزام مرة واحدة، ولايألفوا ترک الطهارات أسقط الوضوء والغسل فی المرض والسفر إلى التيمّم، ولما كان كذالک، كذالک نزل القضی فی الملأ الأعلىٰ بإقامة التيمّم مقام الوضوء والغسل، وحصل له وجود تشبيهی أنّه طهارة من الطهارات..... أقول: إنّما خصّ الأرض؛ لأنّها لاتكاد تفقد، فهی أحق ما يرفع به الحرج، ولأنّها طهور فی بعض الأشياء كالخفّ والسيف بدلاً عن الغسل بالماء، ولأنّ فيه تذللاً بمنزلة تعفير الوجه فی التراب، وهو يناسب طلب العفو. وإنّما لم يفرّق بين بدل الغسل و الوضوء ولم يشرع التمرغ؛ لأنّ من حق مالايعقل معناه بادی الرأی أن يجعل كالمؤثر بالخاصية دون المقدار، فإنّه هو الّذی اطمأنّت نفوسهم به فی هٰذا الباب، ولأنّ التمرّغ فيه بعض الحرج فلايصلح رافعاً للحرج بالكلية..... وإنّما لم يؤمر بمسح الرجل بالتراب؛ لأنّ الرجل محلّ الأوساخ، وإنّما يؤمر بما ليس حاصلاً ليحصل به التّنبّه. (فتح الملهم: (۳/۲۳۵، ۲۳۸) كتاب الطهارة، باب التيمّم، [رقم الحديث: ۸۲۶]، ط: مكتبه دار العلوم كراچی)

حجة اللّٰه البالغة: (۱/۱۸۰) من أبواب الطهارة، مبحث فی حكمة التيمّم، ط: مير محمد كتب خانه.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۱۵۱. (لماذا شرع التيمّم فی عضوين)

وضو اور غسل کا قائم مقام ہے، اور اللہ تعالیٰ کی ان جلیل القدر نعمتوں میں سے ایک ہے جو اس نے اپنے فضل وکرم سے صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی، گزشتہ امتوں کی تربیت میں تیمّم کرنا جائز نہیں تھا۔(۱)

تین دن سے زائد ٹھہرنا

اگر کوئی شخص کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو میزبان کے پاس تین دن سے زیادہ ٹھہرنا بالکل مناسب نہیں ہے، ہاں اگر خود میزبان کی خواہش ہو، اور وہ خود درخواست

---

(۱) عن جابر بن عبد اللّٰه الأنصاری قال: قال رسول اللّٰه ﷺ أعطیت خمساً لم یعطهن أحد قبلی..... وجعلت لی الأرض طیبة و طهوراً و مسجداً..... الخ . عن حذیفة قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: فضّلنا علی النّاس بثلاث..... وجعلت لنا الأرض کلّها مسجداً، وجعلت تربتها لنا طهوراً، إذا لم نجد الماء..... الخ. (صحیح المسلم: (۱/۱۹۹) کتاب المساجد، و مواضع الصلاة، ط: قدیمی)

🗁 مشکاة المصابیح : (ص: ۵۴) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، الفصل الأوّل ، ط : قدیمی .

🗁 وهو رخصة و فضیلة اختصّت به هٰذه الأمة دون سائر الأمم کما صرّحت به الأحادیث الصحیحة المشهورة . (معارف السنن شرح سنن الترمذی للعلامة محدث العصر محمد یوسف البنوری [المتوفّی: ۱۳۹۷] : (۱/۵۳۸) کتاب الطهارة ، باب ماجاء فی التیمّم ، ط: مجلس الدعوة التحقیق الإسلامی ، کراچی)

🗁 وهو من خصائص هٰذه الأمة بلاارتیاب. قال ابن عابدین رحمه اللّٰه:۔ دلیله: قوله ﷺ: أعطیت خمسا لم یعطهم أحد من الأنبیاء قبلی: نصرت بالرعب مسیرة شهر، وجعلت لی الأرض، وفی روایة: ولأمّتی مسجداً و طهوراً..... رواه الشیخان و غیرهما. بل قال السیوطی: إنه متواتر، فلذا قال الشارح: بلا ارتیاب. (الدر مع الرد: (۱/۲۲۹) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید)

🗁 هو من خصائص هٰذه الأمة ..... الخ . (مراقی الفلاح مع شرحه للعلامة أحمد الطحطاوی : (۱/۱۶۶) ، کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

🗁 ثمّ إعلم أنّ التیمّم لم یکن مشروعاً لغیر هٰذه الأمّة ، وإنّما شرع رخصةً لنا ، والرخصة فیه من حیث الآلة حیث اکتفی بالصعید الّذی هو ملوّث ، وفی محلّه بشطر أعضاء الوضوء . کذا فی المستصفی . (البحر الرائق : (۱/۱۳۸) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط: سعید)

🗁 وهو خصوصیة ، خصّ اللّٰه سبحانه و تعالیٰ به هٰذه الأمة۔ زادها اللّٰه تعالیٰ شرفاً۔ . (شرح النووی علی صحیح مسلم : (۱/۱۶۰) کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط : قدیمی)

کرے تو اس کی درخواست پر تین دن سے زائد ٹھہرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔(۱)

اگر کوئی مہمان کسی کے پاس ٹھہرے اور کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے اس کو تین دن سے زائد ٹھہرنا پڑے، تو وہ تین دن کے بعد اپنے پاس سے کھائے پیے، میزبان کو تنگی اور پریشانی میں مبتلا نہ کرے۔(۲)

تین میل پر قصر کرنا

اگر ۴۸ میل یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ ہے تو شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکلتے ہی قصر شروع ہو جاتا ہے، اگر اس صورت میں تین میل پر شہر کی آبادی ختم ہو

---

(۱) عن أبی شریح الکعبی أنّ رسول اللّٰہ ﷺ قال: من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفه، جائزته یوم ولیلة، والضیافة ثلاثة أیّام، فما بعد ذٰلک فهو صدقة، ولایحلّ له أن یثوی عنده حتی یحرّجه. (صحیح البخاری: (۹۰۶/۲) کتاب الأدب، باب إکرام الضیف وخدمته إیّاه بنفسه، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد: (ص: ۶۳۳) کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی الضیافة، [رقم الحدیث: ۳۷۴۴، ۳۷۴۵]، ط: دار إحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، و (۱۷۰/۲)، ط: رحمانیه، لاهور)

مشکاة المصابیح: (ص: ۳۶۸) کتاب الأطعمة، باب الضیافة، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

مرقاة المفاتیح: (۷۱/۸) کتاب الأطعمة، باب الضیافة، الفصل الأوّل، ط: حقانیه، ملتان.

وکذا من شرطه عجزه عن استعمال الماء، فالحاصل أن شروط التیمّم خمسة: النیة، والمسح، والصعید، وکونه طاهراً، والعذر: وهو العجز عن استعمال الماء حقیقة أو حکماً..... حتی أن المریض إذا خاف زیادة المرض بسبب الوضوء أو بالتحرک أو باستعمال الماء أو خاف إبطاء البرء من المرض بسبب ذٰلک جاز له التیمّم. (حلبی کبیر: (ص: ۵۷) فصل فی التیمّم، ط: نعمانیه، کوئٹه)

مراقی الفلاح: (ص: ۱۱۴، ۱۱۵) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: قدیمی.

البحر الرائق: (۱۳۸/۱ـ ۱۴۰) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید.

(۲) عن أبی شریح الکعبی أنّ رسول اللّٰہ ﷺ قال: من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفه، جائزته، یوم ولیلة، والضیافة ثلٰثة أیام، فما بعد ذٰلک فهو صدقة، ولا یحلّ له أن یثوی عنده حتّی یحرّجه. (صحیح البخاری: (۹۰۶/۲) کتاب الأدب، باب إکرام الضیف وخدمته إیّاه بنفسه، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد: (ص: ۶۳۳) کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی الضیافة، [رقم الحدیث: ۳۷۴۴]، ط: دار إحیاء التراث العربی، بیروت، و (۱۷۰/۲) ط: رحمانیه.

مرقاة المفاتیح: (۷۰/۸، ۷۱) کتاب الأطعمة، باب الضیافة، الفصل الأوّل، [رقم الحدیث: ۴۲۴۴]، ط: مکتبه حقانیه، ملتان.

جاتی ہے تو قصر شروع ہو جائے گا۔(۱)

اور اگر ۴۸ میل سے کم مسافت کے سفر کا ارادہ ہے تو اس صورت میں کسی حال میں بھی قصر کرنا جائز نہیں ہوگا چاہے تین میل پر ہو یا اس سے زیادہ پر، بہر حال قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

اگر کسی نے ایسی صورت میں قصر کیا تو اس نماز کو دوبارہ چار رکعات کے حساب سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱،۲،۳) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه ..... (قاصداً) ..... (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) ..... الخ . قال ابن عابدين : (قوله : قاصداً) أشار به مع قوله : خرج ، إلى أنّه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لايكون مسافراً . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳ ، ۹۴) كتب الصلاة ، [بحث صلاة المسافر] فصل : وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط :سعيد .

يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر ..... ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين وإلّا لا يترخّص أبداً . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ٹ

ٹخنے کٹ گئے

''پاؤں میں زخم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۶)

ٹریفک کے قواعد کا خیال رکھیں

حکومت کی جانب سے ٹریفک کے جو قواعد اور ضوابط مقرر کیے گئے ہیں ان کا مقصد گزرگاہوں میں نظم وضبط پیدا کرنا ہے، اور ان کی پابندی صرف قانون کا تقاضا ہی نہیں، بلکہ ایک دینی فریضہ بھی ہے، اگر ان قوانین کی پابندی کی جائے گی تو معاشرے میں نظم وضبط پیدا ہوگا، لوگوں کو راحت ملے گی، اور ان کو تکلیف سے بچانے کے لیے ممکنہ کوشش ہو سکے گی، تو ان سب اعمال پر ان شاء اللہ اجر وثواب ملے گا، اور اگر ان قواعد کی خلاف ورزی کی جائے گی تو اس سے دو بڑے گناہ ہونگے: ایک لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا۔(۱) اور دوسرے نظم وضبط میں خلل ڈالنے کا، اور ذمہ داروں کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کا۔(۲)

---

(۱) عن أبی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: ملعون من ضار مؤمناً أو مکر بہ. (مشکاۃ المصابیح: (ص: ۴۲۸) کتاب الآداب، باب ماینھی عنہ من التھاجر، الفصل الثانی: ط: قدیمی)

عمدۃ القاری: (۱/۲۱۸) کتاب الإیمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، ط: رشیدیہ.

مرقاۃ المفاتیح: (۶/۱۱۲) کتاب البیوع، باب الاحتکار، الفصل الثالث، ط: رشیدیہ.

(۲) عن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ عن النبیّ ﷺ قال: السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما أحبّ وکرہ مالم یؤمن بمعصیۃ، فإذا أمر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ. (صحیح البخاری: (۲/۱۰۵۷)، کتاب الأحکام، باب السمع والطاعۃ للإمام، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد: (۱/۳۷۶) کتاب الجھاد، باب فی الطاعۃ، ط: رحمانیۃ.

سنن الترمذی (۱/۲۹۸) أبوابالجھاد، باب ماجاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق، ط: قدیمی.

ٹرین کے بیت الخلاء کے پانی کا حکم

ٹرین کے بیت الخلاء میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، اس سے وضو کرنا جائز ہے اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمّم کرنا درست نہیں۔(۱)

ٹرین میں پانی ہو لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کرلیا

''پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۱۲۴)

ٹرین میں نماز پڑھنے کا طریقہ

''بس میں نماز کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۱۰۰)

ٹکٹ

ریل کے جس درجہ کا ٹکٹ ہے اس سے بڑے درجہ میں سفر کرنا درست نہیں۔(۲)

---

(۱) وأقسام المياه الّتي يجوز أي يصلح التطهير بها سبعة مياه ، أصلها ماء السمع ..... وماء البحر..... وماء النهر وماء البئر ، وكذا ما ذاب من الثلج والبرد..... وماء العين ، ثمّ المياه من حيث هي على خمسة أقسام : طاهر مطهر غير مكروه ، وهو الماء المطلق الذى لم يخالفه مايصير به مقيداً . (مراقي الفلاح : (ص: ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲) كتاب الطهارة، ط: قديمي)

الدر مع الرد : (۱/ ۱۷۹) كتب الطهارة ، باب المياه ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۱۷ ــ ۱۹) كتاب الطهارة ، الباب الثالث فى المياه ، الفصل الأوّل ، : فيما يجوز به التوضؤ ، ط: رشيديه .

الأصل بقاء ماكان على ماكان، وتتفرّع عليها مسائل: منها: شك فى وجود النجس، فالأصل بقاء الطهارة، ولذا قال محمد: حوض تملأ منه الصغار والعبيد بالأيدى الدنسة و الجدار الوسخة، يجوز الوضوء منه ما لم يعلم به نجاسة. (شرح الأشباه والنظائر للحموى رحمه اللّٰه: (۱/ ۱۸۷ ، ۱۸۸) الفن الأوّل فى القواعد الكلّيّة، النوع الأوّل، القاعدة الثالثة: اليقين لايزول بالشك، ط: ادارة القرآن)

(۲) وعن أبى حرة الرقاشى عن عمه قال قال رسول اللّٰه ﷺ : الا لاتظلموا ، الا لايحلّ مال امرئ إلّا بطيب نفس منه . رواه البيهقى . (مشكاة المصابيح : (۱/ ۲۵۵) ، باب الغصب والعارية ، الفصل الثانى : (ط: قديمى)

لايجوز التصرف فى مال غيره بلا إذنه ولا ولايته ..... الخ . (الدر مع الرد : (۶/ ۲۰۰) ، كتاب الغصب ، ط: سعيد)

البتہ اپنے ٹکٹ سے کم درجہ کی سیٹ پر بیٹھ کر سفر کرنا جائز ہے، لیکن اس صورت میں دونوں کے پیسوں کے درمیان جو فرق ہے اس کو کسی ترکیب سے وصول کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ ریل والوں نے متعینہ درجہ میں بیٹھ کر سفر کرنے سے نہیں روکا، بلکہ مسافر خود اپنی مرضی سے کم درجہ کے ڈبہ میں بیٹھا ہے، اس میں ریل والوں کا قصور نہیں ہے۔ یہی حکم جہاز کا بھی ہے۔(۱)

ٹھہر گیا راستہ میں

''راستہ میں کہیں ٹھہر گیا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۸)

---

(۱) ليس لذى الحق أن يأخذ غير جنس حقه وجوزه الشافعى وهو الأوسع. (الدر مع الرد:.....)

(قوله : وجوزه الشافعى) قدمنا فى كتاب الحجر : أن عدم الجواز كان فى زمانهم ، أمّا اليوم فالفتوى على الجواز (قوله : وهو الأوسع) لتعيّنه طريقاً لاستيفاء حقه فينتقل حقه من الصورة إلى المالية كما فى الغصب والاتلاف " مجتبى " وفيه وجد دنانير مديونه وله عليه دراهم، فله أن يأخذه لاتحادهما جنسا فى الثمنية . (شامى : (۶/۴۲۲) كتاب الحظر والإباحة، فصل فى البيع ، ط: سعيد)

ج

جانور خریدنے کے بعد سفر کیا

''قربانی کا جانور خریدنے کے بعد سفر میں چلا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۸)

جانور کو مارنا

''سواری کے جانور کو مارنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۳۵۲)

جائیداد

رہائش کے بغیر صرف جائیداد کی وجہ سے آدمی مقیم نہیں بنتا۔

اگر ایک آدمی کا مکان اور جائیداد ایک شہر یا گاؤں میں ہے، اور رہائش بھی اسی مکان میں تھی بعد میں اس گاؤں یا شہر سے دوسری جگہ منتقل ہو گیا اور وہاں گھر بنالیا، اور پہلی جگہ کی رہائش ختم کر دی، اب صرف پہلی جگہ پر جائیداد زمین ہے رہائش نہیں ہے، اور زمین کی وجہ سے وہاں جانا پڑتا ہے اور دونوں جگہوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو اس صورت میں اگر یہ شخص جائیداد والی جگہ میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے جائے گا تو قصر کرے گا اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل (قوله : إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أي وإن بقي فيه عقار ، قال : في النهر : ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لا تبقى وطنا له ..... (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد ، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۶) كتاب الصلاة ، باب (صلاة) المسافر ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۲/ ۱۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

اور اگر جائیداد والی جگہ میں جاتے وقت پندرہ دن تک ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کی نیت نہیں تھی بلکہ دو چار دن میں واپس جانے کا ارادہ تھا یا جب رقم یا آمدنی وصول ہو جائے گی تو واپس آجائے گا، ان صورتوں میں برابر قصر کرے گا۔ اگر چہ بلا ارادہ زیادہ دن ٹھہرنا پڑے۔(۱)

جگہ شہر سے الگ ہوگئی

''محلّہ شہر سے الگ ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۱۲۰)

جگہ گھیرنا

جب تک دوسرے شرکاء کی رضامندی نہ ہو تو استحقاق سے زیادہ جگہ گھیرنا جائز نہیں ہے، مثلاً دس مسافروں کی سیٹ ہے اور دس ہی سوار ہیں تو ہر شخص کا حصہ ایک تختہ کا دسواں حصہ ہے تو دوسرے مسافروں کی رضامندی کے بغیر اس سے زیادہ جگہ پر قبضہ کرنا درست نہیں ہے، اور اگر آٹھ مسافر بیٹھے ہیں تو بقیہ دو سیٹوں میں سے ہر سیٹ کا چوتھائی حصہ ہر ایک مسافر کا حق ہے اس سے زیادہ نہیں۔(۲)

---

(۱) (ولا یزال) المسافر الّذی استحکم سفره ثلاثة بمضی أیام مسافر ، (یقصر حتی یدخل مصره یعنی وطنه الأصلی أو ینوی إقامته نصف شهر ببلد أو قریة ..... (وقصر إن نوی أقلّ منه) أی من نصف شهر (أو لم ینو) شیئًا (و بقی) علی ذٰلک (سنین) وهو ینوی الخروج فی غد أو بعد جمعة ؛ لأنّ علقمة بن قیس مکث کذٰلک بخوارزم سنین یقصر الصلاة . (مراقی الفلاح : (ص: ۴۲۵ ، ۴۲۶) ، کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قدیمی)

شامی : (۱۲۶/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعید .

(۲) عن أبی حرة الرقاشی عن عمه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ألا لاتظلموا ألا لایحلّ مال امرئ إلّا بطیب نفس منه . (مشکاة المصابیح : (ص: ۲۵۵) ، کتاب البیوع ، باب الغصب والعاریة ، والفصل الثانی ، ط: قدیمی .

لایجوز لأحد أن یتصرف فی ملک غیره بلاإذنه أو وکالة منه ..... وإن فعل کان ضامناً . (شرح المجلة : (۶۱/۱) رقم المادة : ۹۶ ، ط: حنفیه)

الهندیة : (۲۰۱/۲) ، کتاب الشرکة ، الباب الأوّل ، ط: رشیدیه .

جماعت ثانیہ

مسافروں کی جماعت کسی ایسی مسجد میں پہونچی، کہ اس میں امام، موذن متعین ہیں اور باقاعدہ جماعت ہوچکی ہے، تو ان کے لئے بھی مسجد میں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ مسجد سے باہر جماعت کرانا بلا کراہت جائز ہے۔

اور اگر ایسی مسجد ہے جہاں امام اور موذن متعین نہیں ہیں تو وہاں دوسری جماعت کرنا بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

جمع کرنا

''دونمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۲)

جمعہ جس جگہ درست نہیں وہاں مسافروں نے جمعہ پڑھ لیا

جس جگہ پر شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز درست نہیں ہے وہاں مسافروں نے جمعہ کی نیت سے دو رکعت فرض نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، بلکہ ظہر کی نیت

---

(۱) وتكرار الجماعة إلّا في مسجد على طريق فلابأس بذٰلك . (وقال ابن عابدين تحت قوله : و تكرار الجماعة) لما روى عبد الرحمٰن بن أبي بكر عن أبيه " أنّ رسول اللّٰه ﷺ خرج من بيته ليصلح بين الأنصار ، فرجع وقد صلى في المسجد بجماعة ، فدخل رسول اللّٰه ﷺ في منزل بعض أهله فجمع أهله فصلى بهم جماعة " ، ولو لم يكره تكرار الجماعة في المسجد لصلّى فيه، وري عن أنس " أنّ أصحاب رسول اللّٰه ﷺ كانوا إذا فاتتهم الجماعة في المسجد صلوا في المسجد فرادى " ولأنّ التكرار يؤدي إلى تقليل الجماعة ؛ لأنّ الفأس إذا علموا أنّهم تفوتهم الجماعة يتعجلون فتكثر وإلا تأخروا هـ بدائع ، وحينئذٍ فلو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى أهله فيه فإنّهم يصلون وحداناً ، وهو ظاهر الرواية ، ظهيرية (قوله : إلّا في مسجد على طريق) هو ما ليس له إمام و مؤذن راتب فلايكره التكرار فيه بأذان و إقامة ، بل هو الأفضل. (الدر مع الرد : (۱/۳۹۵) باب الأذان ، مطلب في المؤذّن إذا كان غير محتسب في أذانه، ط: سعيد و (۱/۵۵۳) باب الإمامة ، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۵۴) ، كتاب الصلاة ، الباب الثاني : في الأذان ، الفصل الأوّل : في صفته وأحوال المؤذن ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع: (۱/۱۵۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد.

سے دو رکعت قصر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا خرید وفروخت کرنا

''مسافر کا جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۶۲)

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا ہوٹل میں کھانا کھانا

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کے لیے ہوٹل میں کھانا کھانا چائے پینا اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر تہمت کے گمان سے بچنے کے لیے احتراز کرنا ضروری ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے؟(۲)

جمعہ کی نماز

مسافر پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے، اگر کہیں جمعہ کی نماز پڑھنے کا موقع مل جائے اور جمعہ کی نماز ادا کرے تو اچھا ہے، ضروری نہیں ہے، اگر مسافر نے جمعہ کی نماز پڑھ لی تو

---

(۱) و فی ما ذکرنا إشارة إلی أنّه لاتجوز فی الصغیرة الّتی لیس فیها قاض و منبر وخطیب ..... ألا تری أن فی الجواهر : لوصلّوا فی القری لزمهم أداء الظهر . (رد المحتار علی الدر المختار : (۲/۱۳۸) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید)

شرط صحتها أن تؤدی فی مصر ، حتی لا تصحّ فی قریة ولا مفازة ..... الخ . (البحر الرائق : (۲/۱۴۰) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (۲/۱۱۵ ، ۱۱۶) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : مکتبه غوثیه کراچی .

(۲) وفیه استحباب التحرز من التعرض لسوء الظن، وطلب السلامة..... (عمدة القاری شرح صحیح البخاری: (۱۱/۲۱۷) أبواب الاعتکاف، باب هل یخرج المعتکف لحوائجه إلی باب المسجد، تحت حدیث "إن الشیطان یبلغ من الإنسان مبلغ الدم....." رقمه: ۵۳۰۲، ط: رشیدیه)

فتح الباری لابن الحجر : (۴/۲۸۰) أبواب الاعتکاف ، بابٌ : هل یخرج المعتکف لحوائجه إلی باب المسجد ، ط: دار المعرفة .

''فی نفسه جائز ہے مگر ظنۂ تہمت سے بچنے کے لیے احتراز واجب ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے''(احسن الفتاوی: (۴/۱۲۷) کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ والعیدین، عنوان: اذان جمعہ کے بعد مسفر کے لیے خرید وفروخت، ط: سعید)

اس کے ذمہ سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی ،اور اگر جمعہ کی نماز نہیں پڑھی تو ظہر کی نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جمعہ کی نماز کا امام مسافر بن سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز کا امام بن سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) حتی لا تجب الجمعة علی العبید والنسوان والمسافرین والمرضی ..... ومن لا جمعة علیه إن أدّاها جاز عن فرض الوقت ..... وإن نوی أن یخرج فی یومه ذٰلک قبل دخول الوقت أو بعد الدخول لاجمعة علیه، ولو صلّی مع ذٰلک کان مأجوراً. (الفتاوی الهندیة : (۱/۱۴۴ ، ۱۴۵) کتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، ط: رشیدیه)

(ومن لاجمعة علیه) کمریض و مسافر و رقیق وامرأة وأعمی ومقعد (إن أدّاها جاز عن فرض الوقت) ؛ لأن سقوط الجمعة عنه للتخفیف علیه فإذا تحمّل ما لم یکلف به وهو الجمعة جاز عن ظهره کالمسافر إذا صام ، وکلام الشراح یدلّ علی أنّ الأفضل لهم الجمعة غیر أنّه یستثنیٰ منه المرأة ، لمنعها عن الجماعة .

قال العلامة الطحطاوی رحمه اللّٰه : (قوله : إن أدّاها جاز عن فرض الوقت) قال القهستانی : الکلام مشیر إلی أنّ فرض الوقت هو الظهر فی حق المعذور و غیره ، لکنه مأمور بإسقاطه بأداء الجمعة حتما ، والمعذور له رخصة ، فالجمعة لیست بدلاً عن الظهر ؛ لأنّ حقیقة البدل هو مایصار إلیه عند تعذّر الأصل ، ولیس هٰذا کذٰلک ، ولیس الظهر بدلاً عنها ؛ لأنه هوفرض الوقت بل هی فرض مستقل فی ذٰلک الیوم یسقط به الظهر . قال فی الفتح : وهٰذا الوجه یستلزم وجوب الظهر أوّلا ثمّ إیجاب اسقاطه بالجمعة . وفائدته هٰذا الوجوب جواز المصیر إلیه عند العجز عن الجمعة ، اهـ (قوله : وکلام الشراح یدلّ ..... الخ) لقولهم : إن الظهر لهم یوم الجمعة رخصة ، فدلّ علی أن العزیمة صلاة الجمعة کذا فی الشرح . (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی : (۲/۱۳۷ ، ۱۳۸) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: مکتبه غوثیه ، کراچی)

البحر الرائق : (۲/۱۵۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعید .

الدر مع الرد : (۲/۱۵۴ ، ۱۵۵) کتاب الصلاة ، ط: سعید .

(۲) وجاز للعبد والمریض والمسافر أن یؤم فیها..... الخ. (مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح المطبوع مع حاشیة الإمام الطحطاوی علیه : (۲/۱۲۶) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۱/۱۷۵) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیه.

ویصلح للإمامة فیها من صلح لغیرها ، فجازت لمسافر و عبد و مریض ..... الخ (الدر مع الرد : (۲/۱۵۵) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/۱۵۲) ، کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید .

جمعہ کے دن سفر کرنا

جمعہ کے دن زوال سے پہلے سفر کرنا جائز ہے مگر بہتر نہیں، اور زوال کے بعد جمعہ کی نماز سے پہلے سفر کرنا حرام ہے۔ ہاں اگر جمعہ نکلنے کا اندیشہ نہ ہو تو حرام نہیں ہوگا۔(۱)

(۱) (لابأس بالسفر يومها إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر) كذا في الخانية. لكن عبارة الظهيرية وغيرها بلفظ دخول بدل خروج . (و قال في شرح المنية : والصحيح أنّه يكره السفر بعد الزوال قبل أن يصليها ولايكره قبل الزوال . قال ابن عابدين رحمه الله تحته : (قوله : لابأس بالسفر ..... الخ) أقول : السفر غير قيد بل مثله ما إذا أراد الخروج إلى موضع لاتجب على أهله الجمعة ، كما في التاتارخانية ، (قوله : كذا في الخانية) وذكر مثله في التجنيس ، وقال : إنّه استشكله شمس الأئمة الحلواني بأن اعتبار آخر الوقت إنّما يكون فيما ينفرد بأدائه والجمعة إنّما يؤدّيها مع الإمام والناس ، فينبغي أن يعتبر وقت أدائهم ، حتّى إذا كان لايخرج من المصر قبل أداء النّاس ، ينبغي أن يلزمهم شهود الجمعة . اهـ

قلت : وذكر في التاتارخانية عن التهذيب اعتبار النداء ، قيل : الأوّل ، وقيل : الثاني ، واعتمده في الشرنبلالية .

(قوله : و قال في شرح المنية) تأييد لما في الظهيرية ، أفاد به أن ما في الخانية ضعيف، ط. وعلّله في شرح المنية بقوله : لعدم وجوبها قبله وتوجه الخطاب بالسعي إليها بعده اهـ .

قلت : وينبغي أن يستثنى ما إذا كانت تفوته رفقته لوصلّاها ولايمكنه الذهاب وحده . تأمل (الدر مع الرد : (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

المصري إذا أراد أن يسافر يوم الجمعة لابأس به إذا خرج من العمران قبل خروج وقت الظهر ؛ لأنّ الجمعة إنّما تجب في آخر الوقت وهو مسافر في آخر الوقت . والمسافر إذا قدم المصر يوم الجمعة على عزم أن لايخرج يوم الجمعة لاتلزمه الجمعة مالم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً . (البحر الرائق : (۱۴۰/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (قوله : ويجب السعي إليها و ترك البيع .....) ..... والمراد من البيع ما يشغل عن السعي إليها حتى لو اشتغل بعمل آخر سوى البيع فهو مكروه أيضاً . كذا في السراج الوهّاج ، وأشار بعطف ترك البيع على السعي إلى أنّه لو باع أو اشترى حالة السعي فهو مكروه أيضاً. وصرّح في السراج الوهّاج بعدمها إذا لم يشغله ، وصرح بالوجوب ليفيد أن الاشتغال بعمل آخر مكروه كراهة تحريم ؛ لأنّه في رتبته ، ويصحّ إطلاق اسم الحرام عليه كما وقع في الهداية . وبه اندفع ما في غاية البيان من أن فيه نظراً ؛ لأنّ البيع وقت الأذان جائز ، لكنه مكروه . فإن المراد بالجواز الصحة لا الحلّ . (البحر الرائق :(۱۵۶/۲) ، كتاب الصلاة ، باب الجمعة، ط:سعيد)=

جن علاقے کے لوگوں پر جمعہ واجب ہونے کی شرائط نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ واجب نہیں وہاں کے لوگوں کے لیے زوال کے بعد بھی سفر کرنا منع نہیں ہے۔(۱)

جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا

اگر چند آدمی سفر میں ہیں اور شہر کی آبادی سے باہر ہیں تو جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں بلکہ ایسے مسافروں کو شہر میں جمعہ کی نماز نہ پڑھنے کی صورت میں شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد ظہر کی نماز جماعت ہی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔(۲)

= ولایکرہ الخروج للسفر یوم الجمعة قبل الزوال و بعدہ، وإن کان یعلم أنّہ لایخرج من مصرہ إلّا بعد مضی الوقت یلزمہ أن یشهد الجمعة، ویکرہ لہ الخروج قبل أدائها. کذا فی محیط السرخسی. (الفتاوی الهندیة: (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

إذا أراد الرجل أن یسافر یوم الجمعة لابأس به إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر ؛ لأن الجمعة إنّما تجب فی آخر الوقت وهو مسافر فی آخر الوقت . (الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۱/۱۷۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: رشیدیه)

(وکرہ) لمن تجب علی الجمعة (الخروج من المصر) یوم الجمعة (بعد النداء) أی : الأذان الأوّل ، وقیل : الثانی ، (مالم یصلّ) الجمعة ؛ لأنّہ شمله الأمر بالسعی قبل تحققه بالسیر ، وإذا خرج قبل الزوال فلابأس به بلا خلاف عندنا ، وکذا بعد الفراغ منها وإن لم یدرکها .

مراقی الفلاح مع حاشیة الإمام الطحاوی (۲/۱۳۷) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: غوثیه.

(۱) (قوله : وکرہ لمن تجب علیه الجمعة) أطلق الکراهة فتکون تحریمیة ، وأخرج من لاتجب علیه ، فلاکراهة فی خروجه . (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (۲/۱۳۷) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: مکتبه غوثیه ، کراچی)

الهندیة: (۱/۱۴۸، ۱۴۹) کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیه.

الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۱/۱۷۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط:رشیدیه.

(۲) (ولا بأس بالسفر یومها إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر) . (الدر مع الرد : (۲/۱۶۲) باب الجمعة ، ط : سعید)

(وحرم لمن لا عذر له صلاة الظهر قبلها فی یومها بمصر) (قوله بمصر) أمّا لو کان فی قریة فلایکرہ لعدم صحة الجمعة فیها . (شامی : (۲/۱۵۵) باب الجمعة ، مطلب فی شروط وجوب الجمعة ، ط: سعید)

(وکرہ) تحریماً (لمعذور و مسجون) ومسافر (أداء ظهر بجماعة فی مصر) قبل الجمعة و بعدها ؛ لتقلیل الجماعة و صورة المعارضة . قال ابن عابدین رحمه اللّٰه : (قوله : تحریماً) ذکر فی البحر : أنّه ظاهر کلامهم . قلت : بل صرّح به القهستانی . (قوله : أداء الظهر بجماعةٍ) مفهومه : =

= أن القضاء بالجماعة غير مكروه ، وفي البحر : وقيد بالظهر ؛ لأن في غيرها لابأس أن يصلّوا جماعة ، اهـ (قوله : في مصر) بخلاف القرى ؛ لأنّه لاجمعة عليهم ، فكان هذا اليوم في حقهم كغيره من الأيام ، شرح المنية . وفي المعراج عن المجتبى : من لاتجب عليهم الجمعة لبعد الموضع صلوا الظهر بجماعة . (قوله : لتقليل الجماعة) ؛ لأنّ المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدى إلى تركها ، بحر . وكذا إذا علم أنه يصلى بعدها بجماعة ربما يتركها ليصلى معه ، فافهم. (قوله : وصورة المعارضة) ؛ لأنّ شعار المسلمين في هذا اليوم صلاة الجمعة و قصد المعارضة لهم يؤدّى إلى أمر عظيم فكان في صورتها كراهة التحريم . رحمتى . (الدر مع الرد : (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

🗁 ومن لاتجب عليهم الجمعة من أهل القرى ، والبوادى لهم أن يصلّوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان وإقامة . والمسافرون إذا حضروا يوم الجمعة في مصر يصلّون فرادى ، وكذلك أهل المصر إذا فاتتهم الجمعة ، وأهل السجن والمرض ، ويكره لهم الجماعة ، كذا في فتاوى قاضى خان . (الفتاوى الهندية: (۱۴۵/۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

🗁 الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۷۷/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: رشيديه .

🗁 (قوله : وكره للمعذور والمسجون أداء الظهر بجماعة في المصر) ؛ لأنّ المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدى إلى تركها ، وما علّل به في الهداية أوّلاً بقوله : لما فيه من الإخلال بالجمعة إذ هى جامعة للجماعات ، مبنى على عدم جواز تعدّدها في مصر واحد ، وهو خلاف المنصوص عليه رواية و دراية . قيد بالمصر ؛ لأن الجماعة غير مكروهة في حق أهل السواد ؛ لأنّه لاجمعة عليهم ، وأفاد بالكراهة أن الصلاة صحيحة لاستجماع شرائطها . وفي فتاوى الولوالجى : قوم لا يجب عليهم أن لايحضروا الجمعة لبعد الموضع صلّوا الظهر جماعة ؛ لأنّه لا يؤدى إلى تقليل الجماعة في الجمعة اهـ . فإن كانوا في السواد فظاهر ، وإن كانوا في المصر فهى مستثناة من كلام المصنف، ولو حذف المصنف المعذور والمسجون لكان أولىٰ ، فإن أداء الظهر بجماعة مكروه يوم الجمعة مطلقاً ، قال في الظهيرية : جماعة فاتتهم الجماعة في المصر فإنّهم يصلّون الظهر بغير أذان ولاإقامة ولاجماعة اهـ . وذكر الولوالجى : ولايصلّى يوم الجمعة جماعة في مصر ولايؤذن ولايقيم في سجن و غيره لصلاة . ولو زاد أو أداءه منفرداً قبل صلاة الإمام لكان أولىٰ ، لما في الخلاصة : ويستحب للمريض أن يؤخر الصلاة إلى أن يفرغ الإمام من صلاة الجمعة ، وإن لم يؤخر يكره ، هو الصحيح اهـ . .....بالجماعة ، لما في التفاريق : أنّ المعذور يصلّى الظهر بأذان وإقامة وإن كان لاتستحبّ الجماعة ، و قيد بالظهر ؛ لأنّ في غيرها لابأس أن يصلوا جماعة وظاهر كلامهم : أن الكراهة في مسئلة الكتاب تحريمية ؛ لأنّ الجماعة مؤدية إلى الحرام ،وما أدى إليه فهو مكروه تحريماً . (البحر الرائق : (۱۵۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے

مسافروں کو امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔(۱)

جمعہ میں قضا یاد آجائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو جمعہ کی نماز پڑھتے وقت فجر کی قضا نماز یاد آجائے، اور جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو تو جمعہ کو چھوڑ کر پہلے فوت شدہ فجر کی نماز پڑھے، پھر اس وقت کے جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھے، لیکن اگر جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو جمعہ کو پورا کرے اور فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا بعد میں پڑھے۔(۲)

---

(۱) ويستحب للمريض والمسافر وأهل السجن تأخير الظهر إلى فراغ الإمام من الجمعة، وإن لم يؤخر يكره في الصحيح. كذا في الوجيز للكردي. (الفتاوى الهندية: (۱۴۸/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه)

أمّا المعذور فيستحب له تأخيرها إلى فراغ الإمام، كما يأتي. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۵۵/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

ويستحب للمريض تأخيرها إلى فراغ الإمام وكره إن لم يؤخر، هو الصحيح. قال ابن عابدين الشامي رحمه الله: (قوله: ويستحبّ للمريض) عبارة القهستاني: المعذور، وهي أعم، (قوله: وكره) ظاهر قوله: يستحب، أن الكراهة تنزيهية، نهر. وعليه فما في شرح الدرر للشيخ اسمٰعيل عن المحيط من عدم الكراهة اتفاقاً محمول على نفي التحريمية. (الدر مع الرد: (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

ويستحب للمريض أن يؤخر الصلاة إلى أن يفرغ الإمام من صلاة الجمعة وإن لم يؤخره يكره، هو الصحيح اهـ. (البحر الرائق: (۱۵۴/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

(۲) إذا تذكر في صلاة الجمعة أن عليه فجر يوم أو فائتة أخرى، فهو على وجوه، إن كان الوقت بحال لو اشتغل بالفائتة يخرج الوقت يمضي في الجمعة عند الكلّ؛ لأن الترتيب يسقط عند ضيق الوقت، وإن كان في الوقت سعة بحيث يعلم أنه لو اشتغل بالفائتة لا تفوته الجمعة فإنّه يقطع الجمعة في قولهم، ويقضي الفائتة. وإن علم أنّه لو اشتغل بالفائتة تفوته الجمعة لكن يمكنه أداء الظهر في آخر الوقت اختلفوا فيه، قال أبو حنيفة و أبو يوسف رحمهما الله تعالىٰ: يقطع الجمعة و يقضي الفائتة، ويصلّي الظهر، و قال محمد رحمه الله تعالىٰ: ويمضي في الجمعة ولا يقطع. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۷۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه) =

جنابت کا تیمّم کب ٹوٹے گا؟

''تیمّم جنابت کب ٹوٹے گا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۴۴)

جنابت لاحق ہوجائے تو کیا کرے؟

مسجد میں سونے کی حالت میں جنابت لاحق ہوگئی تو احساس ہوتے ہی غسل کے لیے فورا نکل جائے، مستحب یہ ہے کہ تیمّم کرلے پھر نکلے، اور اگر کسی وجہ سے فورا نکلنا ممکن نہ ہو تو تیمّم کرنا واجب اور ضروری ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، یعنی اگر بعض افراد جنازہ کی نماز ادا کرلیں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہوجاتی ہے، اگر راستہ میں جنازہ ملے، اور اس جنازہ پر نماز پڑھی جاچکی ہے تو مسافر کے لئے دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھنے کا سوال ہی نہیں، اور اگر اس جنازہ پر نماز

= ولو ذكر في الجمعة أن عليه الفجر ، فإن كان لايخاف فوت الجمعة يقطعها ويبدأ بالفجر، ولو فات الوقت يتمّ الجمعة لسقوط الترتيب بضيق الوقت ، أمّا لو خاف فوت الجمعة لا الوقت فعندهما يبدأ بالفجر و عند محمد يتمّ الجمعة كذا في معراج الدراية . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۴۸) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۱۵۲ ، ۱۵۳) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۱/۲۵۸) كتاب الصلاة، [صلاة الجمعة] فصل: وأمّا كيفية فرضيتها، ط: سعيد.

(۱) ولو احتلم فيه ، إن خرج مسرعاً تيمم ندباً ، وإن مكث لخوف فوجوباً ولايصلّي ولايقرأ . وفي الرد : (قوله : تيمم ندباً ..... أقول : والظاهر أن هذا في الخروج أمّا في الدخول فيجب ..... ولو أصابته جنابة في المسجد ، قيل : لايباح له الخروج من غير تيمم اعتباراً بالدخول ، وقيل : يباح اهـ . فجعل الخلاف في الخروج دون الدخول ، والوجه فيه ظاهر ولا يخفى على الماهر . (الشامية : (۱/۱۷۲) كتاب الطهارة ، مطلب ، سنن الغسل ، ط:سعيد)

الطحطاوي على الدر : (۱/۹۸) كتاب الطهارة ، ط: مكتبة العربية .

(وإذا احتلم في المسجد يتيمم للخروج إذا لم يخف) من لص أو غيره لعدم الضرورة وإن خاف يجلس مع التيمم للضرورة ، فإن الضرورات تبيح المحظورات . (حلبي كبير : (ص: ۶۱) كتاب الطهارة ، سنن الغسل ، فروع إن اجنبت المرأة ، ط: سهيل اكيڈمی)

نہیں پڑھی گئی تو مسافر کے لئے بھی جنازہ کی نماز میں شریک ہونا بہتر ہے، ہاں اگر کچھ دشواری ہو، یا اس کو جانے کی جلدی ہو اور نماز جنازہ میں تاخیر ہو تو مسافر جنازہ کی نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے گنہگار نہ ہوگا۔(۱)

جنس زمین کے سوا دوسری چیزوں پر تیمّم کی شرط

جنس زمین کے سوا کپڑے، رومال اور تکیہ وغیرہ پر تیمّم کرنا اس وقت جائز ہوگا جبکہ اس پر غبار ہو، اور غبار اڑ کر ہاتھ کو لگ جائے، اور کپڑے وغیرہ پر تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ تیمّم کی نیت کر کے ہاتھ مار کر ہاتھوں پر جو غبار لگے اس سے تیمّم کرے۔(۲)

---

(۱) الصلاة على الجنازة فرض كفاية إذا قام به البعض واحدا كان أو جماعة ذكراً كان أو أنثىٰ سقط عن الباقين . (الهندية : (۱/ ۱۶۲) كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط:رشيديه)

الشامية : (۲/ ۲۰۷) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۵۸۳) كتاب الصلاة ، فصل فى الجنائز ، ط: سهيل اكيڈمى .

وبعضهم جوّزوا للمسافر ترك السنن ، والمختار أنّه لايأتى بها فى حال الخوف ، ويأتى بها فى حال القرار والأمن . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۲۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه

(۲) و سورة التيمم بالغبار أن يضرب بيديه ثوبا أو لبدا أو وسادة أو ما أشبهها من الأعيان الطاهرة الّتى عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم ..... ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد كذا فى السراج وهو الصحيح . (الهندية : (۱/ ۲۷) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمم ، الفصل الأوّل فى أمور لابدّ منها فى التيمم ، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/ ۶۲) كتاب الطهارة ، باب التيمم، فصل فيما يجوز به التيمم، ط:رشيديه .

(قوله : وإن لم يكن عليه نقع وبه بلا عجز) أى وإن لم يكن على جنس الأرض غبار حتى لو وضع يده على حجر لا غبار عليه يجوز ..... وقوله : وبه بلا عجز ، أى بالنقع يجوز التيمم بلاعجز عن التراب . (البحر الرائق :(۲/ ۱۴۹) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

جنگ بندی کے بعد سفر میں فوج کے لئے نماز کا حکم

جنگ بندی کے بعد سفر کی حالت میں فوج جس افسر کے ماتحت ہیں، اس سے معلوم کریں، اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کسی ایک جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنا ہے تو پوری نماز پڑھ لیا کریں، اور اگر پندرہ دن سے کم رہنا معلوم ہو جائے تو قصر کریں یعنی چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھیں۔

لیکن اگر متعلقہ افسر کچھ نہ بتلائے تو پھر فوج جس حالت میں ہو اس کا اعتبار ہوگا یعنی اگر سفر میں ہیں تو قصر کرے اور اگر مقیم ہے تو پوری پڑھا کرے اسی طرح اگر قرائن سے معلوم ہو جائے کہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایک ہی جگہ پر رہنا ہے پھر پوری نماز پڑھا کرے۔ (۱)

---

(۱) وكل من كان تبعًا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته وخروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي ، فيصير الجندي مقيماً في الفيافي بنية إقامة الأمير في المصر ، كذا في الكافي في نواقض الوضوء ، الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنية نفسه ، ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيماً بنية نفسه ، حتى أن المرأة إذا كانت مع الزوج ، والرقيق مع مولاه ، والتلميذ مع استاذه ، والأجير مع مستأجره ، والجندي مع أميره ، فهؤلاء لا يصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية ، كذا في المحيط ..... إن لم يعلم التبع بإقامة الأصل ، قيل: يصير مقيماً ، وقيل : لايصير مقيماً، وهو الأصح ؛ لأنّ في لزوم الحكم قبل العلم به حرجاً و ضرراً ، وهو مدفوعٌ شرعاً . (الهندية : (۱/۱۴۱) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

و في " الفتاوى العتابية " : وكل من صار مقيماً بنية غيره ، وهو يقصر ولايعلم في "المنتقى": أنه يعيد عند محمد ، و قال أبو الليث عن أبي يوسف : لايعيد ، هذا إذا أخبر أصحابه، وأمّا إذا نوى في نفسه ولم يخبر أحداً قالوا : بأنّه لايلزمه الإعادة ، و في الينابع : فإن نوى الإقامة ، ولم يخبرهم إلا بعد أيّام فإن صلاتهم في تلك الأيام جائزة ، ويتمون صلاتهم بعد ما علموا . وروى عن أصحابنا رحمهم الله : أن عليهم أن يعيدوها ، والأوّل أصحّ . (الفتاوى التاتارخانية : (۲/۱۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته و يصير مقيماً بنية إقامة غيره . ط: قديمي)

(والمعتبر نية المتبوع)؛ لأنّه الأصل لاالتابع كامرأة و فاها مهر المعجل ، وعبد غير مكاتب وجندي إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال و أجير و أسير و غريم و تلميذ مع زوج و مولى وأمير و مستأجر لف نشر مرتب (الشامية : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط :سعيد)

جنگ کے دوران افواج کے لئے قصر کا حکم

اگر جنگ کا میدان وطن اقامت سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو قصر کریں، اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو پوری نماز پڑھیں۔(۱)

جنگل میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے

اگر کوئی شخص گھنے جنگل میں رہتا ہے تو جب تک وہ جھاڑی سے باہر نہیں نکل جائے گا مسافر نہیں ہوگا جبکہ وہ جنگل بہت زیادہ وسیع نہ ہو ورنہ صرف آبادی سے باہر نکلنے کی صورت میں مسافر ہو جائے گا۔(۲)

جنگ میں گم ہو گیا

''مسافر انقلاب میں گم ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۵۲)

جنگی قیدی دار الحرب میں قصر کریں یا اتمام

جنگی قیدی دار الحرب میں پوری نماز پڑھیں قصر نہ کریں، کیونکہ جنگی قیدی

---

(۱) أقلّ مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيام، كذا في التبيين. (الهندية: ۱/۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الشامية: (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) قوله (من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأن بها عمارة موضعها: قال في الإمداد، فيشترط مفارقتها ولو متفرقة، وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته، كذا في مجمع الروايات، ولعله ما لم يكن محتطبا واسعاً جداً. (الشامية: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الفقه الإسلامي وأدلته: (۲/۱۳۵۱) الباب الثاني: الصلاة، المبحث الثالث صلاة المسافر، المطلب الأوّل قصر الصلاة الرباعية، ثالثاً، شروطِ القصر، ط: رشيديه.

دارالحرب کے افسروں کے تابع ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں مسافر نہیں ہیں۔(۱)

اگر جنگی قیدی دارالحرب کے کسی شہر، قصبہ یا فناء شہر میں ہیں تو جمعہ اور عیدین کی نماز بھی پڑھیں۔(۲)

جوان بیوی کو چھوڑ کر علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا

''بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۴)

جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف تو صحیح ہو جائیگا، بشرطیکہ ہوائی جہاز طواف کے دوران مسجد کی حد میں داخل رہے، لیکن عذر کے بغیر ہوائی جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنے سے دم دینا واجب ہوگا اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا لازم ہوگا۔اسی طرح

---

(۱) وحكم الأسير كحكم العبد لاتعتبر نيته . (الخانية على هامش الهندية : (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الشامية : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية:(۱/۱۴۱) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) والسابع الإذن العام ..... فلا يضر غلق باب القلعة لعدو أو لعادة قديمة ؛ لأن الإذن العام مقرر لأهله و غلقه لمنع العدو لاالمصلى ..... وفي الشامية تحت (قوله ؛ أو قصره) ..... قلت : وينبغي أن يكون محل النزاع ما إذا كانت لاتقام إلّا في محل واحد ، أمّا لو تعددت فلا ؛ لأنّه لايتحقق التفويت كما أفاده التعليل ، تأمل . (الشامية : (۲/۱۵۱ ، ۱۵۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط:سعيد)

وهي فرض عين كذا في التهذيب (ثمّ لوجوبها شرائط في المصلى) وهي الحرية والذكورة والإقامة والصحة .....حتى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى . (الهندية : ۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

اعلم أن للجمعة شروط للوجوب ..... و شروط للأداء ..... الثاني الإقامة ، فلاتجب على المسافر لقوله عليه السلام الجمعة واجبة إلّا على صبي أو مملوك أو مسافر . (حلبي كبير : (ص: ۵۴۸) ، كتاب الصلاة ، فصل في صلاة الجمعة ، ط: سهيل اكيڈمی)

اگر کسی نے عذر کے بغیر گاڑی یا جھولے پر سوار ہو کر طواف کیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ طواف کی حقیقت بیت اللہ کے چاروں طرف گھومنا ہے، اور بیت اللہ کے متعلق یہ تصریح موجود ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک ''کعبہ'' ہے اس لئے طواف، خانہ کعبہ سے اوپر ہو کر کرنا بھی جائز ہے۔(۲)

جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر میدان عرفات کے اوپر سے گزرنے سے عرفات کا وقوف ادا نہیں ہوگا، کیونکہ وقوف عرفہ کے متعلق یہ تصریح نہیں کہ زمین سے آسمان تک میدان عرفہ ہے بلکہ اکثر و بیشتر کتابوں میں عرفات میں ٹھہرنے کو زمین کے ساتھ مقید کیا ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا رکنه فحصوله کائنا حول البیت سواء کان بفعل نفسه أو بفعل غیره، و سواء کان عاجزا عن الطواف بنفسه..... أو کان قادرا علی الطواف بنفسه..... غیر أنه إن کان عاجزا أجزأه ولا شیئ علیه وإن کان قادرا أجزأه لکن یلزمه دم. (بدائع الصنائع: (۱۲۸/۲) کتاب الحج، فصل أمّا رکنه، ط: سعید)

الشامیة: (۵۱۷/۲) کتاب الحج، مطلب فی طواف الزیارة، ط: سعید.

ارشاد الساری إلی مناسک ملاعلی قاری: (ص: ۱۴۹) فصل فی مکان الطواف مکانه حول البیت لا فیه، ط، ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة.

البحر العمیق: (۱۱۰۶/۲) الباب العاشر، فصل فی بیان أنواع الأطوفة، ط: مؤسسة الریان المکتبة المکیة.

(۲) (ولو طاف علی سطح المسجد ولو مرتفعا عن البیت (أی من جدرانه کما صرح به صاحب الغایة (جاز) لأن حقیقة البیت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهوی. (ارشاد الساری إلی مناسک ملا علی قاری: (ص: ۱۵۰)، فصل فی مکان الطواف، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة.

أن القبلة هی الکعبة عرصتها و هوائها إلی عنان السماء لا البناء؛ لأنه ینقل، ولذا حین أزیل البناء فی زمن ابن زبیر والحجاج لم یترک الصحابة والتابعون الصلاة..... فعلم أن القبلة هی العرصة والهواء ولذا لو صلی علی أبی قبیس جاز بلا خلاف. (حلبی کبیر: (ص: ۶۱۶) مسائل شتی، ط: سهیل اکیڈمی)

الشامیة: (۳۵۳/۲) کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الکعبة، ط: سعید.

(۳) (فإذا نزل) أی بعرفات (یمکث فیها) أی لایخرج عنها. (ارشاد الساری إلی مناسک ملاعلی قاری: (ص: ۱۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحکامه، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

بدائع الصنائع: (۱۳۶/۲) کتاب الحج، فصل: وأمّا مکانه، ط: سعید.

ومکانه أی من أرض عرفات للوقوف و نفس المسجد للطواف. (الشامیة: (۴۶۷/۲) کتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعید.)

جہاز کے پانی کا حکم

جہاز کے باتھ روم میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، ایسے پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے اگر وضو نہیں ہے تو ایسے پانی سے وضو کرلیا کرے تیمّم نہ کرے۔ (۱)

جہاز کے عملہ کا حکم

''بحری جہاز کے عملہ کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۹۰)

جہاز میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

''قبلہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۳۳)

جہاز میں عید کی نماز کا حکم

عید کی نماز صحیح ہونے کے لئے وہ تمام شرائط ہیں جو جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی شرائط ہیں، یعنی جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا درست ہے وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست ہے اور جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا درست نہیں وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست نہیں اور جمعہ صحیح ہونے کے لئے شہر، فنائے شہر، قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا شرط ہے اور یہی تمام شرائط عید کے لئے بھی ہیں، بحری جہاز ہو یا ہوائی جہاز نہ شہر ہے نہ فنائے شہر ہے نہ قصبہ اور گاؤں ہے اس لئے وہاں جمعہ اور عید کی نماز پڑھنا درست نہیں اگر جہاز میں پندرہ دن قیام رہے تو اس سے آدمی مقیم نہیں بنے گا۔

---

(۱) عند أبی یوسف: لابأس بالوضوء إذا لم یتغیر أحد أوصافه کذا فی شرح الوقایة، وفی النصاب و علیه الفتوی کذا فی المضمرات. (هندیة: (۱/ ۱۷) کتاب الطهارة، الباب الثالث فی المیاه، ط: رشیدیه)

التاتارخانیة: (۱/ ۱۲۳) کتاب الطهارة، الفصل الرابع فی المیاه الّتی یجوز الوضوء بها والّتی لایجوز. الخ، ط: قدیمی.

الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۱/ ۳) کتاب الطهارة، فصل فی الطهارة بالماء، ط: رشیدیه.

اسی طرح ریل وغیرہ کی سواری میں بھی عید کی نماز نہیں پڑھ سکتے۔(۱)

جہاز والے سے ضمان لینا

مسافر لوگ جہاز میں جو بیگ وغیرہ بورڈنگ کارڈ لیتے وقت جہاز والے کے حوالہ کرتے ہیں اور ان سے ٹوکن لیتے ہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری جہاز والوں پر ہے، اگر ایسا بیگ یا سامان وغیرہ گم ہوجائے تو جہاز والوں سے اس کا ضمان لینا جائز ہے

اگر ایسا بیگ یا سامان دیتے وقت مقررہ وزن سے زیادہ وزن ہونے کی وجہ سے وزن چارج دینا پڑا تو وہ رقم بھی لینا جائز ہوگا۔

یہی حکم بس اور ریل کا بھی ہے۔(۲)

---

(۱) وأما شرائط وجوبها و جوازها فكل ما هو شرط وجوب الجمعة و جوازها فهو شرط وجوب صلاة العيدين و جوازها من الإمام والمصر والجماعة والوقت إلّا الخطبة فإنّها سنة بعد الصلاة .

(بدائع الصنائع : (۲۷۵/۱) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة العيدين فى شرائط وجوبها و جوازها ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۵۷/۲) ، كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

حلبى كبير : (ص: ۶۶۵) فصل فى صلاة العيد ، ط: سهيل اكيڈمى .

(۲) (ويضمن بالتعدى) وهذا حكم الأمانات . (الشامية : (۳۲۰/۴) باب الشركة ، ط: سعيد)

فتح القدير : (۸۰/۹) كتاب الرهن ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۱۳۴/۶) كتاب الهبة ، فصل فى حكم الهبة ، ط: سعيد .

ولايضمن ماهلك فى يده وإن شرط عليه الضمان ..... خلافاً للأشباه (قوله : خلافاً للأشباه) أى من أنّه إن شرط ضمانه ضمن اجماعاً ، وهو المنقول عن الخلاصة ، وعزاه ابن ملك للجامع،..... قلت : عن الأشباه معزيًا للزيلعى : إنّ الوديعة بأجر مضمونة فليحفظ . الدر مع الرد: (۶۵/۶ ــ ۶۸) كتاب الأجارة ، باب ضمان الأجير ، مطلب : يفتى بالقياس على قوله : و مطلب : ضمان الأجرى المشترك مقيد بثلاثة شرائط ، ط: سعيد)

چ

چاشت

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو چاشت کی نماز پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

چپل چرانا

مسجد وغیرہ سے چپل چرانا، اٹھا کر لے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

اور اس میں ڈبل گناہ ہے، ایک مسجد سے چوری کا دوسرے مالک کو تکلیف پہنچانے کا، ایسے لوگوں کی موت عبرتناک ہوتی ہے۔(۳)

---

(۱) (ویأتی) المسافر (بالسنن) إن کان (فی حال أمن و قرار وإلّا) بأن کان فی خوف و فرار (لا) یأتی بها هو المختار؛ لأنّه ترک لعذر، تجنیس، و قیل: إلّا سنة الفجر. وفی الشامیة: و قال الهندوانی: الفعل حال النزول والترک حال السیر. (الشامیة: (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

الهندیة: (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

التاتارخانیة: (۵/۲)، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: قدیمی.

(۲) ﴿ یاأیّها الّذین اٰمنوا لاتأکلوا أموالکم بینکم بالباطل ﴾ بما لم یتجه الشریعة من نحو السرقة، والخیانة، والغصب، والقمار، وعقود الربا. (تفسیر مدارک: (۲۴۸/۱) سورة النساء: [رقم الآیة: ۲۹] ط: قدیمی)

الکشاف: (۵۳۳/۱) سورة النساء: ([رقم الأیة: ۲۹] ط: قدیمی.

صفوة التفاسیر للصابونی: (۲۴۸/۱) نساء: [رقم الأیة: ۲۹]، ط: قدیمی.

(۳) من أراد أدنی مضرة للمسلمین ابتلاه اللّٰه تعالیٰ فی ماله و نفسه و من أراد نفعهم أصابه اللّٰه فی نفسه و ماله خیراً. (مرقاة المفاتیح: (۱۱۲/۶)، کتاب البیوع، باب الاحتکار، الفصل الثالث، ط: رشیدیه)

﴿ والّذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتاناً وإثماً مبیناً ﴾. (والّذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات) یفعلون بهم مایتأذون به من قول أو فعل (فقد احتملوا بهتاناً أی فعلًا شنیعًا) وقیل ما هو کالبهتان أی الکذب الّذی یبهت الشخص لفظاعته فی الإثم. (روح المعانی: (۳۵۹/۲۲) [رقم الأیة: ۵۸] ط: رشیدیه)

الشامیة: (۴۹۴/۲) کتاب الحج، مطلب فی دخول مکة، ط: سعید.

چٹائی

مسافر کے لئے مسجد کی چٹائی لپیٹنے کے لئے استعمال کرنا جائز ہے مگر احتیاط کرنا بہتر ہے نماز کے اوقات کے علاوہ مسجد کی بجلی اور پنکھا استعمال نہیں کرنا چاہئے، جیسا کہ مسجد کے چراغ کو نماز کے اوقات کے علاوہ اوقات میں درس وتدریس کے لئے استعمال کرنا درست نہیں، تہائی رات تک چونکہ عموماً عشاء کی نماز ہوتی ہے اس لئے تہائی رات تک مسجد کے چراغ کی روشنی میں درس وتدریس میں مشغول رہنا جائز ہے اس کے بعد نہیں لہذا تہائی رات کے بعد سونے کے لئے بھی بجلی اور پنکھے استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔(۱)

چرانا

جہاز وغیرہ کے باتھ روم سے صابن، تیل اور میک اپ وغیرہ کا سامان چرانا، اٹھا کر لے جانا جائز نہیں، اسی طرح مسجد کے وضو خانوں سے صابن، تیل، تولیہ وغیرہ، چرانا اور اٹھا کر لے جانا جائز نہیں ہے۔(۲) اس میں ڈبل گناہ ہے، ایک چوری کا دوسرے بعد

---

(۱) ولابأس بترک سراج المسجد إلیٰ ثلث اللیل ؛ لأنّ لهم أن یؤخروا الصلاة إلی ثلث اللیل ولایترک أکثر من ذٰلک ، إلّا إذا شرطه الواقف أو کان معتاداً فی ذٰلک الموضع ویجوز أن یدرس الکتاب بضوئه قبل الصلاة وبعدها ما دام النّاس یصلون فیه . (حلبی کبیر : (ص: ۶۱۴) فصل فی أحکام المسجد ، ط: سهیل اکیڈمی)

🗁 الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۶۸/۱) کتاب الطهارة، فصل فی المسجد، ط: رشیدیه.

🗁 الهندیة : (۱۱۰/۱) کتاب الصلاة ، قبیل الباب الثامن فی صلاة الوتر ، ط: رشیدیه .

(۲) عن أبی حرة الرقاشی عن عمه قال قال رسول اللّٰه ﷺ : ألا لاتظلموا ألا لایحل مال امرئ إلّا بطیب نفس منه . رواه البیهقی فی شعب الإیمان والدار قطنی فی المجتبی . (مشکاة المصابیح : (۲۶۱/۱) کتاب البیوع ، باب الغصب والعاریة ، ط: رحمانیه)

🗁 متولی المسجد لیس له أن یحمل سراج المسجد إلی بیته، وله أن یحمله من البیت إلی المسجد. (الهندیة: (۴۶۲/۲) کتب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الثانی، ط: رشیدیه)

🗁 الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۲۹۴/۳) ، کتاب الوقف ، باب الرجل یجعل داره مسجداً ، ط: رشیدیه .

میں آنے والوں کی تکلیف دہی کا۔(۱)

چلتا پھرتا تاجر

''چلتا پھرتا مسافر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۸)

چلتا پھرتا مسافر

چلتا پھرتا مسافر تاجر جو دور دراز علاقے میں جاتا ہے، اور کسی بھی مقام پر چند دن سے زائد نہیں ٹھہرتا بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور علاقے جایا کرتا ہے تو جب تک وہ اپنے وطن واپس نہیں آئے گا یا کہیں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا تب تک وہ قصر کرتا رہے گا۔(۲)

چلتی گاڑی میں نماز کا حکم

چلتی گاڑی میں بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، ہاں اگر کوئی شخص چلتی گاڑی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہے، اور وقت کے اندر اسٹیشن پر اتر کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے، تو ایسی صورت میں عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۳ في الصفحة رقم: ۱۷۶. (من أراد أذى مضرة للمسلمين)

(۲) وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيماً: فالمسافر يصير مقيما بوجود الإقامة. والإقامة تثبت بأربعة أشياء: أحدها: صريح نية الإقامة، وهو أن ينوى الإقامة خمسة عشر يوماً في مكانٍ واحدٍ، صالحٍ للإقامة، فلابدّ من أربعة أشياءٍ: نية الإقامة، ونية مدّة الإقامة، واتحاد المكان، وصلاحيته للإقامة. (بدائع الصنائع: (۱/۹۷) كتاب الصلاة، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلوة المسافر، ط: رشيديه.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۹) فصل في صلوة المسافر، ط: سهيل اكيدمي.

(۳) وإذا صلى قاعداً في السفينة وهي تجرى مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبي حنيفة رحمه الله وعندهما لا تجوز ..... وأجمعوا أنه لو كان بحال يدور رأسه لو قام تجوز الصلاة فيها قاعداً كذا في الخلاصة. (الهندية: (۱/۱۴۳، ۱۴۴) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، قبيل الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه)

الشامية: (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي.

چمڑا

سور کی کھال کے علاوہ باقی جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے اور موزے پاک کھال سے ہی بنائے جاتے ہیں اس لئے بازار میں عام طور پر چمڑے کے جو موزے ملتے ہیں وہ پاک ہیں استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

چمڑے کے موزے کے نیچے عام موزہ کا حکم

چمڑے کے موزوں کے اندر عام سوتی اور اونی موزے وغیرہ پہننا درست ہے۔(۲) اور ایسے چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

---

(۱) وكل إهاب دبغ فقد طهر ..... إلّا جلد الخنزير والآدمي . (البحر الرائق : (۱/ ۹۹ ، ۱۰۰) كتاب الطهارة ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/ ۲۰۳ ، ۲۰۴) كتاب الطهارة ، باب المياه ، مطلب : في أحكام الدباغة، ط: سعيد .

الهندية : (۳/ ۱۱۵) كتاب البيوع ، الباب التاسع فيما يجوز بيعه و مالايجوز ، الفصل الخامس في بيع المُحرِم الصيدَ ، وفي بيع المحرمات ، ط: رشيديه .

ويمسح على الجورب المجلد وهو الّذى وضع الجلد على أعلاه ، وأسفله . (الهندية : (۱/ ۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/ ۴۶) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

الشامية : (۱/ ۲۶۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ونقل من فتاوى الشاذى أنّ ما يلبس من الكرباس المجرد تحت الخف يمنع المسح على الخف لكونه فاصلاً وقطعة كرباس تلف على الرجل لايمنع ؛ لأنّه غير مقصود باللبس لكن يفهم ممّا ذكر في الكافي أنّه يجوز المسح عليه ؛ لأنّ الخف الغير الصالح للمسح إذا لم يكن فاصلاً فلأن لا يكون الكرباس فاصلاً أولىٰ . اهـ وقد وقع في عصرنا بين فقهاء الروم بالروم كلام كثير في هذه المسئلة فمنهم من تمسك بما في فتاوى الشاذى وأفتى بمنع المسح على الخف الّذى تحته الكرباس ..... ومنهم من أفتىٰ بالجواز وهو الحق لما قدمناه عن غاية البيان . (البحر الرائق: (۱/ ۱۸۱ ، ۱۸۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

منحة الخالق على البحر الرائق: (۱/ ۱۸۱)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حلبى كبير : (ص: ۱۱۲) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمى .

الشامية : (۱/ ۲۶۹) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

چندہ کی بقیہ رقم

اگر کسی علاقے میں کوئی مسافر آکر وفات پا گیا، اس کی تجہیز وتکفین کے لئے چندہ کیا گیا اس میں سے کچھ رقم بچ گئی تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ معلوم ہے کہ بقیہ رقم کس نے دی ہے تو وہ رقم اس کو دے دی جائے، اور اگر بقیہ رقم کس نے دی ہے معلوم نہیں تو کسی غریب آدمی کی تجہیز وتکفین میں استعمال کی جائے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہو رقم کسی غریب محتاج کو صدقہ کردے۔(۱)

چور نے مسافر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۷۱)

چوڑائی پر مسح کرنا

اگر دونوں موزوں پر چوڑائی میں مسح کرے تو مسح ہو جاتا ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔(۲)

---

(۱) رجل مات فی مسجد قوم فقام أحدهم وجمع الدراهم، ففضل من ذٰلک شیئ إن عرف صاحب الفضل رده علیه، وإن لم یعرف کفن به محتاجاً اٰخر، وإن لم یقدر علی صرفه إلی الکفن یتصدق به علی الفقراء. (الهندیة: (۱/۱۶۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه)

الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/۱۸۹) کتاب الصلاة، باب فی غسل المیت وما یتعلق به من الصلاة علی الجنازة والتکفین و غیر ذٰلک، ط: رشیدیه.

قلت: وفی مختارات النوازل لصاحب الهدایة: فقیر مات فجمع من النّاس الدراهم وکفنوه و فضل شیئ، إن عرف صاحبه یرد علیه، وإلّا یصرف إلی کفن فقیر اٰخر أو یتصدق به. (الشامیة: (۲/۲۰۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل فی الکفن، مطلب فی کفن الزوجة علی الزوج، ط: سعید)

التاتارخانیة: (۲/۱۱۳) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، قسم اٰخر فی کیفیة التکفین، ط: قدیمی.

(۲) ولو مسح بثلاث أصابع موضوعة غیر ممدودة یجوز ویکون مخالفاً للسنة کذا فی منیة المصلی. (الهندیة: (۱/۱۳۳) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیه)

وکذا لو مسح علیهما عرضاً جاز وکذا لو مسح بثلٰثة أصابع موضوعة وضعاً غیر ممدودة یجوز أیضاً لما قلنا ولکنه یکون مخالفاً للسنة فی جمیع ذٰلک. (حلبی کبیر: ص: ۱۱۰)، فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی) =

چومنا

''گلے ملنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۰۵)

چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے

جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے وہاں نمازوں کے اوقات کا اندازہ کر کے نمازیں ادا کی جائیں۔مثلاً چوبیس گھنٹے کے دن رات ہوتے ہیں اس میں اندازہ سے پانچوں نمازوں کے اوقات الگ الگ متعین کر کے پانچوں وقت کی نماز ادا کریں،اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے کی ابتداء اور انتہا کے اوقات کو بھی متعین کریں،یا ایسے علاقے کے لوگ ان کے ایسے قریبی علاقے کے اعتبار سے روزہ کی ابتداء اور انتہا کا حساب کریں جہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری ہے۔(۱)

مزید تفصیل کے لئے ''طویل دن والے علاقوں میں روزے کا حکم'' کے عنوان کے تحت ''روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' ص ۱۴۵ دیکھیں۔

= 🗁 لو مسح عليهما عرضاً أجزأه ولكن يكون مخالفا للسنة . (التاتارخانية : (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس فى المسح على الخفين ، النوع الأول فى صورة المسح وكيفيته و مقداره ، ط: قديمى)

(۱) قال الرملى فى شرح المنهاج : ويجرى ذٰلك فيما لو مكث الشمس عند قوم مدة ، قال فى إمداد الفتاح قلت : وكذٰلك يقدر لجميع الأجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والإجارة ، وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا فى كتب الأئمة الشافعية ونحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعاً فى الصلوات. (الشامية : (۱/۳۶۵) كتاب الصلاة ، مطلب فى فاقد وقت العشاء ، ط: سعيد)

🗁 (قوله : وليس مثل اليوم) روى مسلم عن النواس بن سمعان قال : ذكر رسول الله ﷺ الدجّال و لبثه فى الأرض أربعين يوماً ، يوم كسنة و يوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيّامه كأيّامكم قلنا فذٰلك اليوم الّذى كسنة يكفينا فيه صلاة يوم ؟ قال : لا ، قدروا له قدره اهـ . قال الأسنوى ويقاس عليه اليوم التاليان واستظهر الكمال وجوب القضاء استدلالاً بحديث الدجّال ، وتبعه ابن الشحنة فى ألغازه وذكر فى المنح أنّه المذهب ، ولاينوى القضاء لفقد وقت الأداء . (الطحطاوى على المراقى : ص: ۱۷۸) كتاب الصلاة ، ط: قديمى)

🗁 (البحر الرائق : (۱/۲۴۷) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

چیز لے لی قیمت ادا نہ کر سکا

''قیمت ادا نہ ہو سکی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۵/۲)

چیز ملی

جہاز ریل یا گاڑی وغیرہ میں اگر کسی کی کوئی چیز ملی ہے، تو اس کو اٹھا کر اپنے کام میں لانا جائز نہیں،، بلکہ مالک کو واپس کرنے کی نیت سے حفاظت سے رکھے اور اگر ممکن ہے تو اعلان بھی کرے، اگر اعلان اور انتظار کے بعد مالک کے ملنے سے مایوسی ہوگئی تو کسی مستحق زکوۃ آدمی کو صدقہ کردے، اور اگر خود محتاج اور زکوۃ کے مستحق ہے تو خود استعمال کر سکتا ہے۔

اگر صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو مالک کو بتادے کہ صدقہ کر دیا ہے، اگر وہ اس پر راضی ہو جائے بہتر ورنہ اپنی جیب سے رقم دیدے، اور ثواب رقم دینے والے کو ملے گا۔(۱)

---

(۱) وإذا رفع اللقطة يعرّفها ..... ويعرف الملتقط في الأسواق والشوارع مدة يغلب على ظنه أن صاحبها لايطلبها بعد ذلك ..... ثمّ بعد تعريف المدة المذكورة ، الملتقط مخيّر بين أن يحفظها حسبة وبين أن يتصدّق بها ، فإن جاء صاحبها فأمضى الصدقة يكون له ثوابها وإن لم يمضها ضمن الملتقط ..... إن كان الملتقط محتاجًا ، فله أن يصرف اللقطة إلى نفسه بعد التعريف ، كذا في المحيط وإن كان الملتقط غنيا لايصرفها إلى نفسه بل يتصدق . (الهندية : (۲۸۹/۲ ، ۲۹۱) كتاب اللقطة ، ط: رشيديه)

الشامية : (۲۷۸/۴ ـ ۲۸۰) ، كتاب اللقطة ، ط: سعيد .

المحيط البرهاني : (۱۷۲/۸) ، كتاب اللقطة ، الفصل الثاني في تعريف اللقطة ومايصنع بها بعد التعريف ، ط: ادارة القرآن .

ح

حاجی پر قربانی کا حکم

''مسافر حاجی پر قربانی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۵۵)

حاجی حج کے سفر میں مرجائے

''حج کے سفر میں حاجی مرجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۶)

حاجی کی اقامت کی نیت

اگر حاجی ۲۳، ذی قعدہ کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، تو اس کی نیت درست نہیں اور وہ مقیم نہیں ہوگا کیونکہ اس کو درمیان میں عرفات میں ضرور جانا ہے اس لئے اقامت صحیح ہونے کی شرط نہیں پائی جائے گی، اور وہ بدستور مسافر رہے گا اور قصر کرے گا البتہ مقیم امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

حادثہ میں مسافر مرگیا

اگر مسافر ٹرین، بس وغیرہ سے گر کر مرجائے یا کٹ جائے یا ایکسیڈنٹ ہوجائے تو وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا، دینوی اعتبار سے اس پر شہادت کے احکام جاری نہیں ہوں گے، یعنی اس کو غسل دینے کے بعد کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) ذكر في كتاب المناسك أن الحاج إذا دخل مكة في أيّام العشر و نوى الإقامة نصف شهر لاتصح ؛ لأنّه لابدّ له من الخروج إلى عرفات فلايتحقق الشرط . (الهندية : (۱/۱۴۰) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۱/۹۸)، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير به المسافر مقيماً، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) شهيد في حكم الآخرة فقط .....والغريق إذا مات بالغرق ، والغريب إذا مات بالغربة . (الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/۱۵۸۹) المبحث الثامن صلاة الجنازة وأحكام الجنائز والشهداء والقبور ، المطلب الرابع في الشهادة في سبيل الله ، ط: رشيديه) =

حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا مقیم ہے یا مسافر

اگر حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا آدمی کا سات ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام ہو چکا ہے تو وہ مقیم ہے وہ مکہ مکرمہ، منی، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔

اور اگر سات ذی الحجہ تک پندرہ دن قیام نہیں ہوا بلکہ اس سے کم ہوا ہے تو وہ مسافر ہے مقیم نہیں ہے وہ مکہ مکرمہ، منی، عرفات اور مزدلفہ میں قصر کرے گا، البتہ اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

= 🗁 لو مات حتف أنفه أو تردى من موضع أو احترق بالنّار أو مات تحت هدم لايكون شهيدا أى فى حكم الدنيا وإلّا فقد شهد رسول الله ﷺ للغريق وللحريق والمبطون والغريب بأنّهم شهداء، فينالون ثواب الشهداء ، كذا فى البدائع . (البحر الرائق : (۱۹۶/۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط:سعيد)

🗁 ولما أطلق الشهيد بطريق الاتساع على الغريق والحريق والغريب و غيرهم مما كان لهم ثواب المقتولين . (مجمع الأنهر : (۲۳۳/۱) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً فى موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى والكوفة والحيرة لايسير مقيماً وإن كان إحداهما تبعاً للآخر ..... يصير مقيماً . (الهندية : (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

🗁 حين أتاها كان بينه و بين يوم التروية خمسة عشر يوماً أو أكثر فحينئذٍ يصير مقيماً ثمّ بالخروج إلى منى و عرفات لايصير مسافراً . (المبسوط للسرخسى : (۱۶۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

🗁 قوله: (لابمكة ومنى) أى لونوى الإقامة بمكة خمسة عشر يوماً فإنّه لايتّم الصلاه؛ لأنّ الإقامة لاتكون فى مكانين . (البحر الرائق : (۱۳۲/۲) ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

🗁 إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوماً فى موضعين ، فإن كانا مصراً واحداً أو قريه واحدة صار مقماً ؛ لأنّهما متحدان ..... وإن كانا مصرين نحو مكة و منى أو الكوفة والحيرة أو قريتين ، أو إحداهما مصراً والأخر قرية لايصير مقيماً ؛ لأنّهما مكانان متبايناں حقيقةً و حكماً . (بدائع الصنائع : (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، فصل فى بيان ما يصير به المسافر مقيماً ، ط: سعيد)

حج کے سفر کے وقت کی دعا

حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے دوست احباب اور قریبی رشتہ داروں سے ملاقات کرے اور ان سے اپنا قصور معاف کرائے اور ان سے خیر و بھلائی کی دعا کی درخواست کرے جب گھر سے نکلنے کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، اور جب دروازہ کے قریب آئے تو سورۂ انا انزلنا الخ پڑھے، اور جب گھر سے باہر آئے اپنی استطاعت کے مطابق کچھ صدقہ کرے اور آیت الکرسی پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْاَزِلَّ اَوْاُزَلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْیُجْهَلَ عَلَیَّ".

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو، یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت ہو۔

اگر اس دعا کے الفاظ یاد نہ ہوں تو مضمون اور مفہوم کے مطابق اپنی زبان میں دعا کرے، اور جہاز پر سوار ہوتے وقت بھی یہی دعا پڑھے۔(۱)

---

(۱) ولیتصدق بشیئ عند خروجه من منزله..... وإذا خرج من منزله فلیقل اللّٰهم إنّی أعوذبک أن أضل أو أضل أ وأزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو یجهل علیّ. (فتح القدیر: (۳۱۹/۲) کتاب الحج، مقدمة الموعودة، یکره الخروج إلی الحج إذا کره أحد أبویه، ط: رشیدیه)

وإذا أراد الخروج من باب منزله یقول: بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم، توکّلت علی اللّٰه ربّ العرش العظیم لاحول ولا قوّة إلّا باللّٰه، استغفر اللّٰه وأتوب إلیه، ثمّ قرأ "﴿إنّا أنزلناه .....﴾ وختمها. (مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر: (۴۶۵/۱) کتاب الحج، باب، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت: ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸م)

فإذا بلغ باب داره قرأ: ﴿إنّا أنزلناه فی لیلة القدر﴾. (فتح القدیر: (۳۲۰/۲)، کتاب الحج، (المقدمة الموعودة) ط: المکتبة الرشیدیه)

إذا أراد الرجل أن یحج قالوا ینبغی أن یقضی دیونه .....و سنتهما أن یصلی رکعتین بسورة الإخلاص ویدعو بالدعاء المعروف للاستخارة عنه علیه السلام ثم یبدأ بالتوبة وإخلاص النیة وردّ المظالم والاتحلال من خصومه ومن کل من عامله کذا فی فتح القدیر، وقضاء ما قصر فی فعله من العبادات والندم علی تفریطه والعزم علی عدم العود إلی مثل ذٰلک ..... =

حج کے سفر میں حاجی مرجائے

اگر حج کے سفر کے دوران مسافر کا انتقال ہوجائے تو اس کی دوصورتیں ہیں:

۱۔جس سال حج فرض ہوا تھا اگر اسی سال حج کے لئے چلا گیا تھا، اور موت کی وجہ سے حج ادا نہیں کرسکا، تو اس صورت میں انتقال کے وقت حج بدل کرانے کے لئے وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۔اور اگر حج پہلے سے فرض ہو چکا تھا، اور تاخیر کر کے دوسرے کسی سال کو حج کے لئے جارہا تھا کہ سفر کے دوران فوت ہوگیا، تو اس کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا

= ويتجرد عن الرياء والسمعة والفخر ..... ويودع أهله و أخواته ويستحلهم ويطلب دعائهم ويأتيهم لذلك..... ويصلي ركعتين قبل أن يخرج من بيته . (الهندية : (۲۱۹/۱ ، ۲۲۰) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه الخ، ط: رشيديه)

ويستأذن أبويه و دائنه و كفيله ويودع المسجد بركعتين و معارفه و يستحلهم ويلتمس دعائهم ويتصدق بشيئ عند خروجه .(الشامية : (۴۷۱/۲) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۴۳۸/۲ ، ۴۳۹) كتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن كراچی .

يستحب أن يتصدق بشيئ من ماله قبل خروجه و بعده على الفقراء ..... ينبغی إذا أراد الخروج من منزله أن يصلی ركعتين ..... ويستحب أن يقرأ بعد سلامه آية الكرسی و لإيلاف قريش ..... يستحب أن يودع المسافر أهله و عياله وأقاربه و جيرانه وإخوانه ويلتمس منهم الدعاء ويستحل منهم ، ويتوصل إلى تطييب قلوبهم بمايقدر عليه ، فبذلك يخلصون له الدعاء..... إذا خرج من بيته يستحب أن يقول ما صح عن النّبیّ ﷺ فی ذلك و هو ما روته أم سلمة ، أنّ النّبیّ ﷺ : كان إذا خرج من بيته قال : بسم الله توكلت على الله ، اللّٰهم إنّی أعوذبك أن أضل أو أضلّ أو أزلّ أو أزلّ أو أظلم أوأظلم أو أجهل أو يجهل علیّ " ..... (البحر العميق : (۴۵۹/۱ ، ۴۶۱ ، ۴۶۳ ، ۴۶۷) الباب الخامس فی أمور تتعلق بالسفر ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكية)

ويتصدق بشيئ عند خروجه من منزله ..... وإذا كرج من منزله فليقل اللّٰهم إنّی أعوذبك أن أضل أو أضل ؤو ؤزلّ أو أزلّ أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل علیّ . (فتح القدير : (۳۱۹/۲) كتاب الحج ، مقدّمة الموعودة ، يكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه ، ط: رشيديه)

واجب ہوگا، اگر وصیت نہیں کرسکا تو پھر ورثاء اگر اپنی طرف سے حج بدل کرادیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

حج کے سفر میں موت آجائے

''سفر حج میں موت ہوجانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۷۶)

حق برابر ہے

ریل یا جہاز میں یا ریلوے پلیٹ فارم پر یا ویٹنگ روم میں جہاں سب مسافروں کا حق برابر ہے اس میں کوئی اپنا کام کرنا جس سے دوسرے مسافروں کو تکلیف ہو جائز نہیں مثلاً گندگی پھیلانا، پھل وغیرہ کھا کر چھلکے بکھیر دینا، پان کی پیک یا سگریٹ کا دھواں اس طرح نکالنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو، سخت گناہ ہے، حدیث شریف میں ایسے کام کرنے والے پر لعنت کے الفاظ آچکے ہیں۔(۲)

---

(۱) خرج المكلّف إلى الحج و مات في الطريق و أوصى بالحج عنه، إنّما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه، أمّا لو حج عن عامه فلا. (الشامية: (۲/۶۰۴)، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في حج الصرورة، ط:سعيد)

وإذا حج الرجل عن أبيه أو عن أمه حجة الإسلام من غير وصية أوصى بها الميت أجزأه إن شاء الله تعالىٰ. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۴/۱۷۸) كتاب المناسك، باب الحج عن الميت و غيره، ط: رشيديه)

ارشاد الساري إلى مناسك الملاعلي القاري: (ص: ۶۱۱ ـ ۶۱۴) باب الحج عن الغير، ط:١ لإمدادية، مكة المكرمة.

غنية الناسك: (۳۲۲ ـ ۳۲۸) باب الحج عن الغير، ط: ادارة القرآن.

(۲) عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ملعون من ضارّ مؤمناً أو مكر به". (مشكاة المصابيح: (ص: ۴۲۸)، كتاب الآداب، باب ماينهى عنه من التهاجر، الفصل الثاني ط: قديمي)

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ..... الأولىٰ فيه: الحث على ترك أذى المسلمين بكل مايؤذي ..... (عمدة القاري: (۱/۲۱۸) كتاب الإيمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ط: رشيديه)

أن من أراد أدنى مضرة للمسلمين ابتلاه الله تعالىٰ في ماله و نفسه، ومن أراد نفعهم أصابه الله في نفسه و ماله خيراً. (المرقاة: (۶/۱۱۲) كتاب البيوع، باب الاحتكار، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا

حنفی مسلک کے مطابق مسافر کے لئے قصر کرنا واجب ہے، اور شافعی مسلک میں مسافر پر قصر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ قصر نہ کرنا بہتر ہے۔(۱)

لہذا حنفی مسلک کے مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرتے ہوئے سفر میں قصر نہ کرنا درست نہیں بلکہ ہر مسلک والوں کو اپنے اپنے مسلک کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔(۲)

باقی اگر ایسے مسافر نے تنہا نماز پڑھی ہے تو نماز ہو جائے گی اور گناہ بھی ہوگا۔(۳)

---

(۱) قال أصحابنا رحمهم الله : فرض المسافر فی کل صلاة رباعية رکعتان : و قال الشافعی رحمه الله تعالیٰ : فرضه أربع والرکعتان رخصة . (المحيط البرهانی : (۳۸۳/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: ادارة القرآن)

قال الحنفية : القصر واجب عزيمة ، وفرض المسافر فی کل صلاة رباعية رکعتان لاتجوز له الزيادة عليهما عمداً . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۱۳۳۹/۲) الباب الثانی : الصلاة ، الفصل العاشر ، أنواع الصلاة :المبحث الثالث ، صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حلبی کبير : (ص: ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اکيڈمی .

(۲) قال من القنية فی کتاب الکراهية : ليس للعامی أن يتحول من مذهب إلی مذهب ، ويستوی فيه الحنفی والشافعی . الشامية : (۴۸۱/۵) ، کتاب الشهادات ، باب القبول و عدمه ، ط: سعيد)

و قالوا : المنتقل من مذهب إلی مذهب باجتهاد و برهان اثم يستوجب التعزير ، فبلااجتهاد و برهان أولیٰ . (البحر الرائق : (۴۴۷/۶) ، کتاب القضاء ، ط: رشيديه)

فتح القدير : (۳۶۰/۶) کتاب أدب القاضی ، ط: رشيديه .

(۳) وإن أثم ، فإن قعد فی الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة له ويصير مسيئًا لتاخير السلام . (حلبی کبير : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة ، فصل المسافر ، ط: سهيل اکيڈمی)

فإن أتمّ الرباعية وصلّی أربعا وقد قعد فی الرکعة الثانية مقدار التشهد أجزأته الرکعتان عن فرضه وکانت الرکعتان الأخريان له نافلة ويکون مسيئًا ، وإن لم يقعد فی الثانية مقدار التشهد بطلت صلاته ؛ لاختلاط النافلة قبل إکمالها . (الفقه الإسلامی و أدلّته : (۱۳۳۹/۲) ، الفصل العاشر ، أنواع الصلاة ، المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الشاميه : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد.

اور اگر امام بن کر نماز پڑھائی ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔(۱)

حیض کی حالت میں سفر کا حکم

اگر کوئی عورت حیض کی حالت میں شوہر یا محرم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئی اور مسافت سفر طے کر کے مکۃ المکرّمۃ پہنچ گئی اور وہاں پہنچنے کے بعد حیض سے پاک ہوئی تو یہ عورت مکۃ المکرّمۃ (اللہ تعالیٰ اس کی عزت وشرف کو بڑھائے) میں رہتے ہوئے قصر نہیں کرے گی بلکہ پوری نماز پڑھے گی کیونکہ حیض کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں، گویا کہ وہ شرعی مسافت سفر طے کئے بغیر مکۃ المکرّمۃ پہنچ گئی۔(۲)

سفر کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر ہے، جب عورت اپنے وطن ہندوستان یا پاکستان وغیرہ سے چلی تو پاک تھی مگر سوا ستتر کلومیٹر جانے سے پہلے مثلاً پچاس کلومیٹر کے بعد حیض آ گیا تو حیض آنے سے پہلے اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے

---

(۱) فلو أتمّ المقيمون صلاتهم معه فسدت ؛ لأنّه اقتداء المفترض بالمتنفل ، ظهيريه ، أى إذا قصدوا متابعته . (الشامية : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

مسافر أمّ قوم مقيمين فلما صلى ركعتين نوى الإقامة لالتحقيق الإقامة بل ليتمّ صلاة المقيمين لا يصير مقيماً ولاينقلب فرضه أربعاً . (الخانية : (۱۶۹/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) والحائض إذا طهرت وقد بقي بينها و بين مقصدها أقل من ثلاثة أيّام تتمّ الصلاة هو الصحيح. (حلبى كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى)

طهرت الحائض ، و بقى لمقصدهايومان تتمّ فى الصحيح كصبى بلغ بخلاف كافر أسلم..... (قوله : تتمّ فى الصحيح) كذا فى الظهيريه : قال : ط وكأنه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه ، فلمّا تأهّلت للأداء ، اعتبر من وقته (قوله كصبى بلغ ..... الخ)أى فى أثناء الطريق وقد بقى لمقصده أقلّ من ثلاثة أيّام ، فإنّه يتمّ ولايعتبر ما مضى لعدم تكليفه فيه .

الشامية : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

منحة الخالق على البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

گی پوری نماز نہیں پڑھے گی۔(۱)

ایک حائضہ عورت گھر سے حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلی اور مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے مثلاً تیس کلومیٹر پہلے حیض سے پاک ہوئی، تو چونکہ پاک ہونے کے بعد سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت نہیں پائی گئی تو وہ مقیم ہے پوری نماز پڑھے گی۔

اگر حائضہ عورت مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے سوا ستتر کلومیٹر پہلے پاک ہوگئی، تو چونکہ پاک ہونے کے بعد سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت طے کی ہے تو وہ مسافر ہے قصر کرے گی پوری نماز نہیں پڑھے گی۔(۲)

اگر عورت حیض کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچی اور پاک ہونے کے بعد سات ذی الحجہ تک مکۃ المکرّمہ میں پندرہ دن نہیں گزرے تو بھی یہ عورت قصر نہیں کرے گی، کیونکہ حیض کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں ہے

اگر عورت مکہ مکرمہ پہنچ کر پاک ہوئی اور اس کے بعد سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہری تو بھی وہ عورت مقیم ہے اور وہ پوری نماز ادا کرے گی قصر نہیں کرے گی۔(۳)

---

(۱) و فی حکم السفر من فارق بیوت هو فیه من مصر أو قریة ناویا الذهاب إلی موضع بینه و بین ذلک الموضع المسافة المذکورة صار مسافراً. (حلبی کبیر: (۵۳۲) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی)

التاتارخانیة: (۴/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: .....)

الاختیار لتعلیل المختار: (۸۴/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

(۲) حواله حاشیه نمبر ۲ رقم الصفحة: ۱۸۹. (والحائض إذا طهرت وقد بقی بینها)

(۳) طهرت الحائض، و بقی لمقصدها یوم ان تتمّ فی الصحیح کصبی بلغ بخلاف کافر أسلم ..... (و قال العلامة الشامی تحت قوله: تتمّ فی الصحیح) کذا فی الظهیریه: قال: ط و کأنه لسقوط الصلاة عنها فیما مضی لم یعتبر حکم السفر فیه، فلمّا تأهّلت للأداء، اعتبر من وقته. (الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، (فروع)، ط: سعید)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

مراقی الفلاح: (ص: ۴۲۸) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی. =

اور اگر عورت پاکی کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچی، اور پہنچنے کے پندرہ دن نہیں گزرے تو یہ عورت مسافر ہے، قصر کرے گی۔

اور اگر پاکی کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سات ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس زائد دن ٹھہرے، تو وہ مقیم ہے، پوری نماز ادا کرے گی، اور اس صورت میں اگر شوہر ساتھ ہے تو بیوی کی نیت شوہر کی نیت کے تابع ہوگی۔(۱)

حیض کی حالت میں مسافر ہوتی ہے یا نہیں؟

عورت حیض کی حالت میں مسافر نہیں بنتی، البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر سفر کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ باقی ہے تو مسافر بنے گی اور قصر کرے گی، اور

= طحطاوی علی الدر: (۳۳۷/۱) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: المکتبہ العربیۃ.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاۃ المسافر، ط: سہیل اکیڈمی.

التاتارخانیۃ: (۱۵/۲) کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاۃ المسافر، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیما، ط: قدیمی.

(۱) وذکر فی کتاب المناسک أن الحاج إذا دخل مکۃ فی أیّام العشر و نوی الإقامۃ خمسۃ عشر یوماً أو دخل قبل أیّام العشر لکن بقی إلی یوم التروية أقلّ من خمسۃ عشر یوماً ونوی الإقامۃ لایصحّ؛ لأنّہ لابدّ لہ من الخروج إلی عرفات فلایتحقق نیۃ إقامتہ خمسۃ عشر یوماً فلایصحّ. (بدائع الصنائع: (۹۸/۱) کتاب الصلاۃ، فصل فی صلاۃ المسافر، فصل فی بیان مایصیر المسافر بہ مقیماً، ط: سعید)

البحر الرائق: (۱۳۲/۲) کتاب الصلاۃ باب المسافر، ط: سعید.

تبیین الحقائق (۲۱۲/۱) کتاب الصلاۃ، باب المسافر، ط: سعید.

(والمعتبر نیۃ المتبوع)؛ لأنّہ الأصل، لا التابع کإمرأۃ ..... وعبد ..... وجندی. (الدر مع الرد: (۱۳۳/۲) باب صلاۃ المسافر، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامۃ، ط: سعید)

ثمّ المعتبر فی السفر والاقامۃ نیۃ الأصل دون التبع ..... والزوج مع زوجتہ. (حلبی کبیر: (ص: ۵۴۱) فصل فی صلاۃ المسافر، ط: سہیل اکیڈمی)

التاتارخانیۃ: (۱۱/۲) کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاۃ المسافر، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیماً، الخ، ط: قدیمی.

شامی: (۱۳۳/۲) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: سعید.

اگر پاک ہونے کے بعد سفر کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو مسافر نہیں بنے گی اور پوری نماز پڑھے گی۔

مثلاً کوئی عورت حیض کی حالت میں (۸۰) اسی کلومیٹر دور جانے کی نیت سے گھر سے نکلی، اور پچاس کلومیٹر تک حیض کی حالت میں گذرنے کے بعد پاک ہوئی، اور آگے منزل تک صرف تیس کلومیٹر باقی ہے تو یہ مسافر نہیں ہوگی غسل کر کے پوری نماز پڑھے گی۔ البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر مطلوبہ جگہ تک سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے یا گھر سے نکلتے وقت پاک تھی راستہ میں ماہواری آ گئی تو ان دونوں صورتوں میں مسافر ہے قصر کرے گی۔(۱)

---

(۱) طهرت الحائض ، و بقي لمقصدها يومان تتمّ في الصحيح كصبي بلغ بخلاف كافر أسلم ..... (و قال العلامة الشامي تحت قوله : تتمّ في الصحيح) كذا في الظهيريه : قال : ط و كأنه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه ، فلمّا تأهّلت للأداء ، اعتبر من وقته . (الدر مع الرد : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، (فروع) ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

طحطاوي على الدر: (۳۳۷/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبه العربية .

حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي .

التاتارخانية : (۱۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما ، ط: قديمي .

خ

خانہ بدوش

اگر خانہ بدوش کے علاوہ دوسرے لوگ جنگل کے سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کریں گے تو وہ لوگ جنگل میں مقیم نہیں بنیں گے بدستور مسافر رہیں گے۔(۱)

البتہ اگر خانہ بدوش لوگ جنگل میں کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں گے تو نیت صحیح ہو جائے گی اور وہ مقیم ہو جائیں گے اس لئے کہ وہ جنگلوں میں رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور عام آدمی جنگلوں میں رہنے کے عادی نہیں ہوتے۔(۲)

خانہ بدوش کہاں سے مسافر ہوں گے

''خانہ بدوش''، یعنی خیموں میں رہنے والوں کے سفر کا آغاز اس وقت خیال کیا جائے گا جب وہ خیموں اور بچوں کے کھیلنے کے میدان، کوڑے کی جگہ یا جانوروں کے باڑہ سے آگے چلے جائیں۔

(۱) أمّا المكان الصالح للإقامة فهو موضع لبث و قرار في العادة ، نحو : الأمصار والقرى ، فأما المفاوزة والجزيرة والسفينة فليست بموضع الإقامة . (تحفة الفقهاء : (۱۵۱/۲) باب صلاة المسافر ، بيان مايبطل به حكم السفر ، ط: دار الباز مكة .

شامي : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) واختلف المتأخرون في الّذين يسكنون في الخيام والأخبية والفساطيط كالأعراب والأتراك والبرامكة الّذين في زماننا ، منهم من يقول : لم يكونوا مقيمين ، قال الشيخ شمس الأئمة السرخسي : الصحيح أنّهم مقيمون ، وفي الغياثية وعليه الفتوى . (التاتارخانية : (۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: ادارة القرآن)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

تحفة الفقهاء : (۱۵۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، بيان ما يبطل به حكم السفر، ط: دار الباز مكة .

اسی طرح اگر خیمہ اونچی جگہ پر ہے تو اس کے نشیب سے، اور اگر خیمہ نشیب میں ہے تو اس کی بلندی سے گزر رے جانے کے بعد سفر کا آغاز ہوگا، اور وادی کے عرض سے گزر جانے پر بھی سفر کا آغاز ہو جائے گا، اور یہ مسائل اس صورت میں ہیں جبکہ اس نشیب وفراز یا وادی کا رقبہ اعتدال کی حد سے زیادہ نہ ہو، اور اگر یہ رقبہ بہت زیادہ وسیع ہے تو صرف اس جگہ سے آگے جانے پر مسافر ہو جائے گا جہاں لوگ رات کو بات چیت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں مثلاً وہ مکانات جہاں جمع ہو کر بستی کے لوگ ایک دوسرے سے اپنی ضروریات حاصل کرتے ہیں۔(۱)

خانہ بدوشوں کی نیت

جو لوگ خانہ بدوش ہیں، اور ہمیشہ جنگلوں میں خیمے ڈال کر یا جھونپڑی میں رہتے ہیں، ان کے لئے خیمے اور جھونپڑی اقامت کی جگہ ہیں اس لئے یہ لوگ ہمیشہ نماز پوری چار رکعت پڑھیں گے، عام طور پر یہ لوگ ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں اگر ایسے لوگ ایک دم اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے خیمہ بستی سے نکل جائیں گے تو مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے جب تک کہ کسی جگہ پر جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کریں۔(۲)

خبر گیری کرنا

اگر کوئی شخص جہاد یا حج وغیرہ کے سفر پر گیا ہے تو اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی

---

(۱) وفی حکم السفر من فارق بیوت موضع هو فیه من مصر أو قریة ناویا الذهاب إلی موضع بینه و بین ذٰلک الموضع المسافة المذکورة صار مسافراً . (حلبی کبیر : (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

🗁 وإذ کان ساکناً فی الأخبیة (الخیام) فلابدّ من مجاورتها ، وإذا کان مقیما علی ماء أو محتطب فلابدّ من مفارقته ، مالم یکن المحتطب واسعاً جداً ..... وإلّا فالعبرة بمجاوزة العمران . (الفقه الإسلامی وأدلّته : ۲/ ۱۳۵۱) الباب الثانی : الصلاة ، المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ثالثا : شروط قصر الصلاة ، ط: رشیدیه)

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

(۲) انظر الحاشیة رقم: ۲، ۱ علی الصفحة السابقة رقم: ۱۹۳ . (۲، أمّا المکان، ۱، وفی حکم السفر)

خبر گیری کرنا، ان کی ضروریات پوری کر دینا بھی ایسا عمل ہے کہ اس سے انسان جہاد یا حج کے ثواب میں حصہ دار ہو جاتا ہے۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ جَهَّزَ حَاجًا اَوْ خَلَّفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ أو أفطر صائماً كان له مثل أجورهم من غير أن ينقص من أجورهم شيئ "(۱)

ترجمہ: جو شخص کسی مجاہد کو جہاد کے لئے تیار کرے، یا کسی حاجی کو حج کے لیئے تیار کرے (یعنی اس کے اسباب فراہم کرنے میں مدد دے) یا اس کے پیچھے اس کے گھر کی دیکھ بھال کرے یا کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو اس کو ان سب لوگوں جتنا ثواب ملتا ہے، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

خدمت کا ثواب

سفر کے ساتھیوں کا امیر وہ ہے جو ہم سفر ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے اور جس نے سفر کی حالت میں خدمت میں پیش قدمی کی تو فضیلت اور ثواب میں اس سے کوئی دوسرا سبقت نہیں کر سکتا، سوائے اس مرد مجاہد کے جس نے میدان جنگ میں جام شہادت نوش کیا وہ فضیلت اور ثواب میں سبقت کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولفظ ابن خزيمة والنسائي : من جهّز غازياً أو جهّز حاجًا أو خلفه في أهله أو فطر صائماً كان له مثل أجورهم من غير أن ينقص من أجورهم شيئٌ ..... . (مرقاة المفاتيح : (۲۵۷/۴) كتاب الصوم ، باب : أي في مسائل متفرقة من كتاب الصوم ، الفصل الثاني ، ط: امداديه ملتان)

من جهّز غازيًا في سبيل الله ، أو خلفه في أهله ، كتب له مثل أجره حتّى إنّه لاينقص من أجر الغازي شيئ . (مشارع الأشواق إلى مصارع العشاق لابن النحاس : (ص: ۳۰۴) الباب الحادي عشر في فضل تجهيز الغزاة في سبيل الله وخلفهم في أهلهم ، ط: دار البشائر الإسلامية)

الصحيح البخاري: (۳۹۸/۱) كتاب الجهاد والسير ، باب فضل من جهّز غازيًا ، ط: قديمي.

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قيل يا رسول الله ! ما يعدل الجهاد في سبيل الله ؟ قال : لاتستطيعونه ، فأعادوا عليه مرتين أو ثلاثاً كل ذلك يقول : لاتستطيعونه ، ثم قال : مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لايفتر من صلاة ولاصيام حتى يرجع المجاهد في سبيل الله ،=

خوش آمدید کہنا

حدیث شریف میں سفر سے آنے والے کو ''خوش آمدید'' کہنے کا ذکر ہے۔(۱)

خوف کے وقت کی دعا

اگر کسی موقع پر دشمن وغیرہ سے اچانک نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو ''سورۃ لایلٰف قریش'' آخر تک پوری سورت پڑھے۔

حضرت ابوالحسن قزوینی فرماتے ہیں کہ یہ سورت ہر نقصان ومضرت سے امان دینے والی ہے، آزمودہ ہے۔(۲)

خیال رکھے

''سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۹۶)

= رواه البخاری و مسلم . (مشارع الأشواق إلى مصارع العشاق لابن النحاس : (ص: ۱۴۹) ، فصل فی أنّ أحداً لایستطیع عملا یعدل الجهاد فی سبیل الله ، ط: دار البشائر الإسلامیة)

🗁 وعن سهل بن سعد رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : سید القوم فی السفر خادمهم، فمن سبقهم بخدمة لم یسبقوه بعمل إلّا الشهادة ، رواه البیهقی فی شعب الإیمان . (مشکاة المصابیح : (ص: ۳۴۰) کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط: قدیمی)

(۱) قالت عائشة رضی الله عنها : قال النبیّ ﷺ لفاطمة : مرحبا یا بنتی و قالت أمّ هانئ جئت إلى النبیّ ﷺ فقال : مرحبا بأمّ هانئ . (صحیح البخاری : (۹۱۲/۲) ، کتاب الآداب ، باب قول الرجل مرحبا، ط: قدیمی)

🗁 سنن الترمذی : (۱۰۲/۱) أبواب الاستئذان والادب عن رسول الله ﷺ ، باب ما جاء فی مرحبا، ط: قدیمی .

🗁 الصحیح لمسلم : (۲۴۸/۱) کتاب الصلاة ، باب استحباب صلاة الضحی ، ط: قدیمی.

(۲) وإن خاف من عدوّ أو غیره فقراءة ﴿ لإیلاف قریش ﴾ أمان من کل سوء . مجرّب . (حصن حصین : (ص: ۱۲۴) دعاء رخصة المسافر ، ط: مجتبائی ، دهلی)

🗁 ویستحب أن یقرأ سورة ﴿ لإیلاف قریش ﴾ : فقد قال الإمام السید الجلیل أبو الحسن القزوینی الفقیه الشافعی صاحب الکرامات الظاهرة والأحوال الباهرة والمعارف المتظاهرة : إنّه أمان من کل سوء" . (الأذکار للنووی : (۴۸۶/۱) کتاب أذکار المسافر ، باب أذکاره عند إرادته الخروج من بیته ، ط: دار ابن حزم)

د

دارالاقامۃ میں رہنے والوں کا حکم

''ہاسٹل میں رہنے والوں کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۷۶)

دارالحرب

اگر کوئی شخص دارالحرب میں ''ویزا'' لے کے داخل ہوا، اور ٹھہرنے کی جگہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو اس کی نیت صحیح ہے، اور وہ مقیم ہو جائے گا۔(۱)

اگر دارالحرب میں رہنے والا کوئی کافر دارالحرب میں ہی مسلمان ہوا، اور کافروں کو اس کے اسلام لانے کی خبر ہوئی، اور وہ لوگ اسے قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے، اور وہ خوف وڈر کی وجہ سے سوا ستتر کلومیٹر کے سفر کا ارادہ کر کے وہاں سے بھاگ گیا تو مسافر ہو جائے گا، اگر چہ کسی جگہ ایک مہینہ تک یا اس سے بھی زیادہ چھپا ہوا رہے، اس لئے کہ اب وہ ان کے ساتھ لڑنے والا ہو گیا۔(۲)

---

(۱) ومن دخل دار الحرب بأمان ونوى الإقامة في موضع الإقامة صحت نيته، كذا في الخلاصة.(الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية : (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

طحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲۶) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمى .

(۲) الكافر في دار الحرب إذا أسلم ولم يتعرضوا له فهو على إقامة لعدم مايزيلها ، ولو خاف ففرّ منهم يريد سفر ثلاثة أيّام لم تعتبر نيته ، هٰكذا وقع في الخلاصة ، و فتاوى قاضي خان ، ولعل المراد لم تعتبر نية الإقامة بعد ذٰلك ، وإلّا فقد ذكر السروجي عن الذخيرة : أن الأسير إذا انفلت من العدوّ فوطن نفسه على إقامة نصف شهر في غار أو نحوه ، قصر ؛ لأنه محارب للعدو وكذا لو أسلم فهرب منهم ، وطلبوه ليقتلوه فخرج هارباً مسيرة السفر ، انتهى ، فهٰذا يدلّ على أنّه يقصر . (حلبى كبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط: قديمى)

الهندية: (۱/۱۴۰)، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

التاتارخانية : (۲/۱۰ ، ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لا تصح ، ط: قديمى .

اگر کوئی شخص ویزا لے کر دار الحرب میں داخل ہوا تھا، اور وہ وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت سے مقیم بن گیا تھا، پھر اس کے بعد دار الحرب والے اپنا عہد و پیمان توڑ کر اس کے قتل کرنے کے درپے ہو گئے اور وہ ڈر و خوف کی وجہ سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے وہاں سے بھاگ گیا تو وہ مسافر ہو جائے گا، اگر چہ کسی جگہ ایک مہینہ تک یا اس سے بھی زیادہ دن چھپا ہوا رہے۔(۱)

اگر مسلمانوں میں سے کوئی شخص دار الحرب کے کسی شہر میں مقیم تھا جب وہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو یہ اسی شہر میں کہیں چھپ گیا تو یہ شخص پوری نماز پڑھے گا اس لئے کہ وہ اس شہر میں مقیم تھا اور جب تک وہاں سے باہر نہ نکلے گا مسافر نہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) الكافر في دار الحرب إذا أسلم ولم يتعرضوا له فهو على إقامة لعدم مايزيلها ، ولو خاف ففرّ منهم يريد سفر ثلاثة أيّام لم تعتبر نيته ، هٰكذا وقع في الخلاصة ، و فتاوى قاضي خان ، ولعل المراد لم تعتبر نية الإقامة بعد ذٰلك ، وإلّا فقد ذكر السروجي عن الذخيرة : أن الأسير إذا انفلت من العدوّ فوطن نفسه على إقامة نصف شهر في غار أو نحوه ، قصر ؛ لأنه محارب للعدو وكذا لو أسلم فهرب منهم ، وطلبوه ليقتلوه فخرج هارباً مسيرة السفر ، انتهى ، فهٰذا يدلّ على أنّه يقصر . (حلبي كبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط: قديمي)

🗁 الهندية: (۱۴۰/۱)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗁 التاتارخانية : (۱۰/۲ ، ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لا تصح ، ط: قديمي .

(۲) وكذا المستأمن إذا غدروا به فطلبوه ليقتلوه ، وإن كان واحد من هؤلاء مقيماً بمدينة من أهل الحرب فلما طلبوه ليقتلوه ، اختفى فيها فإنه يتم الصلاة ؛ لأنّه كان مقيما بهٰذه البلدة فلايصير مسافرا مالم يخرج منها ، وكذٰلك إن خرج منها يريد مسيرة يوم أو يومين ؛ لأن المقيم لايصير مسافراً بنية الخروج إلى مادون مسيرة السفر ..... وكذٰلك لو كان أهل مدينة من أهل الحرب أسلموا فقاتلهم أهل الحرب ، وهم مقيمون في مدينتهم ، فإنّهم يتمّون الصلاة . (التاتارخانية : (۱۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصحّ ، ط: قديمي)

🗁 الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

🗁 الحلبي الكبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط قديمي .

🗁 المحيط البرهاني: (۳۹۲/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مواضع الّتي تصحّ نية الإقامه فيها والّتي لاتصح نية الإقامة منها وممّا يتصل بهٰذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

اگر دارالحرب میں سے کسی ایک شہر کے لوگ مسلمان ہو گئے اور دارالحرب کے لوگوں نے ان سے لڑائی شروع کر دی، جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تو اگر وہ اپنے شہر ہی میں ہیں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

اگر دارالحرب والے مسلمانوں سے لڑائی کرنے کے بعد مسلمانوں کے شہر پر غالب آجائیں اور وہ مسلمان سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت کے ارادہ سے وہاں سے نکل جائیں تب بھی وہ پوری نماز پڑھیں گے، اور اگر سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے نکلے ہیں تو نماز میں قصر کریں گے۔(۲)

---

(۱) وكذا المستأمن إذا غدروا به فطلبوه ليقتلوه ، وإن كان واحد من هؤلاء مقيماً بمدينة من أهل الحرب فلما طلبوه ليقتلوه ، اختفى فيها فإنه يتم الصلاة ؛ لأنّه كان مقيما بهذه البلدة فلايصير مسافرا مالم يخرج منها ، وكذلك إن خرج منها يريد مسيرة يوم أو يومين ؛ لأن المقيم لايصير مسافراً بنية الخروج إلى مادون مسيرة السفر ..... وكذلك لو كان أهل مدينة من أهل الحرب أسلموا فقاتلهم أهل الحرب ، وهم مقيمون فى مدينتهم ، فإنّهم يتمّون الصلاة . (التاتارخانية : (۱۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصحّ فيها نية الإقامة والّتى لاتصحّ ، ط: قديمى)

الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الحلبى الكبير : (ص: ۴۶۵) فصل فى صلاة المسافر ، ط قديمى .

المحيط البرهانى : (۳۹۲/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مواضع الّتى تصحّ نية الإقامه فيها والّتى لاتصح نية الإقامة منها وممّا يتصل بهذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

(۲) وكذلك إن غلبهم أهل الحرب على مدينتهم فخرجوا منها يريدون ثلاثة أيّام قصروا الصلوة. (التاتارخانية : (۱۱/۲) ، كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصحّ فيها نية الإقامة ، والّتى لا تصح، ط: قديمى)

الهندية : (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

المحيط البرهانى: (۳۹۲/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصح نية الإقامة فيها والّتى لاتصحّ نية الإقامة فيها وممّا يتصل بهذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

انظر الحاشية السابقة [رقم : ۱] على الصفحة ۱۸۸ .

اگر یہ مسلمان پھر اپنے شہر میں واپس آجائیں اور مشرکین اس شہر میں آنے سے ان کا تعرّض نہ کریں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

اگر مشرکین لڑائی کے بعد مسلمانوں کے شہر پر غالب آجائیں اور اقامت اختیار کرلیں پھر مسلمان اپنے شہر کی طرف واپس ہوں اور مشرکین اس کو خالی کردیں، تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر مسلمان اس شہر میں اپنے گھر ومکانات بنالیتے ہیں اور وہاں سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تو وہ دارالاسلام سمجھا جائے گا اور اس میں پوری نماز پڑھیں گے اور اگر وہاں گھر وغیرہ تعمیر کرنے کا خیال نہیں ہے بلکہ ایک مہینہ ٹھہر کر دارالاسلام میں آنے کا ارادہ ہے تو نماز قصر کریں گے۔

اگر مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں لڑنے کے لئے داخل ہوا، اور کسی شہر پر غالب آگیا، اور اس میں اپنے گھر وغیرہ تعمیر کرلئے تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۲)

دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ ہوا

''اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۶۰)

(۱، ۲) فإن عادوا إلى مدينتهم ولم يكن المشركون عرضوا لها، يعنى لمدينتهم أتمّوا فيها الصلاة؛ لأنّ مدينتهم كانت دار الإسلام حين أسلموا وكانت موضع إقامة لهم مالم تعرض المشركون فهى وطن أصلى فى حقهم فيتمّون الصلاة إذا وصلوا إليها، وإن كان المشركون غلبوا على مدينتهم و قاموا فيها، ثمّ إنّ المسلمون رجعوا إليها، وخلى المشركون عنها، فإن كانوا اتخذوها داراً و منزلاً، ولا يبرحونها فصارت دار الإسلام، يتمّون فيها الصلاة؛ لأنّها صارت فى فى حكم دار الحرب حين غلب المشركون وحين ظهر المسلمون عليها وعزموا على المقام فيها فقد صارت دار الإسلام، ونية المسلم الإقامة فى دار الإسلام صحيحة، وإن كانوا لايريدون أن يتخذوها داراً ولكن يقيمون فيها شهراً ثمّ يخرجون إلى دار الإسلام يقصرون الصلاة فيها، وكذلك عسكر من المسلمين دخلوا دار الحرب، فغلبوا على مدينة فإن اتخذوها داراً، فصارت دار الإسلام يتمّون فيها الصلاة. (التاتارخانية: (۲/ ۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصح فيها نية الإقامة والّتى لا تصحّ، ط: قديمى)

المحيط البرهانى: (۲/ ۳۹۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر نوع آخر فى بيان المواضع الّتى تصح نية الإقامة فيها والّتى لا تصحّ نية الإقامة فيها، ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

داماد، سسرال میں کیا قصر کرے گا

اگر مرد کا سسرال سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو اگر یہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے سسرال جائے گا تو مسافر ہوگا اور قصر کرے گا، اور اگر بیوی کی رخصتی ہو چکی ہے اور وہ پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے والدین سے ملنے آئے گی تو وہ بھی مسافر ہوگی اور قصر کرے گی، اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت سے آئے گی تو پوری نماز پڑھے گی۔(۱)

دب جائے

''مسافر اگر عمارت کے ملبہ میں دب جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۴۷)

درود پڑھیں

قصر نماز میں بھی دو رکعت پر بیٹھ کر پہلے التحیات پڑھ کر درود شریف پڑھیں پھر اس

---

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحرٍ أو جبل قصر الفرض الرباعي ..... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامه نصف شهر ببلد أو قريةٍ ..... (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۵ ـ ۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أدنى مدة السفر الّذي يتعلق به قصر الصلاة، و نوع آخر في بيان مدة الإقامة، ط: قديمي.

الحلبي الكبير : (ص: ۴۶۱ ـ ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط: قديمي .

وطن الإقامة ما ينوى فيه الإقامة خمسة عشر يوماً فصاعداً أو لم يكن مولده ولا له به أهل، و وطن السفر ماينوى فيه الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوماً ، وليس مولده ولا له به أهل ويسمّى وطن السكنى أيضاً ..... ثمّ الأصلي ينتقض بمثله حتى لو كان له وطن أصلي فانتقل عنه واستوطن غيره خرج عن كونه وطناً له حتى لو دخله بعد ذلك لايلزمه الإتمام مالم ينو الإقامة . (الحلبي الكبير : (ص: ۴۶۸ ، ۴۶۹) فصل في صلاة المسافر ، الرابع في الوطن ، ط: قديمي)

الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

المحيط البرهاني : (۲/۴۰۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر مقيماً بدون نية الإقامة ، ط: ادارة القرآن .

کے بعد دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کریں، بالکل فجر کی فرض نماز کی طرح قصر نماز ادا کریں، ان دونوں کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

دریا میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے؟

اگر کوئی شخص دریائی علاقہ میں رہتا ہے تو جب تک دریائی علاقے (لنگر انداز ہونے کی جگہ) سے باہر نہیں نکل جائے گا تو وہ مسافر نہیں ہوگا۔(۲)

دعائے خوف

''خوف کے وقت کی دعا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۹۶)

دعائے رخصت

''رخصت کرتے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۲۹)

دعائیں سفر کے دوران پڑھنے کی

''سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۱۴)

---

(۱) وفرض المسافر في الرباعية ركعتان كذا في الهداية ، والقصر واجب عندنا ، كذا في الخلاصة ، فإن صلّى أربعاً و قعد في الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة و يصير مسيئاً لتأخير السلام ، وإن لم يقعد في الثانية قدرها بطلب كذا في الهداية . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ،الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط :رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۱۲۳ ـ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۲) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأنّ بها عماره موضعها ، قال في الإمداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو مختطف يعتبر مفارقته، كذا في مجمع الروايات. (شامي: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

الحلبي الكبير: (ص: ۴۶۲) فصل في صلاة المسافر، الثاني فيما يصير به المقيم مسافراً، ط: قديمي.

دعوت کرنا

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی''۔(۱)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سفر سے واپس آنے کے بعد ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے کھانے وغیرہ پر بلانا مسنون ہے اس سے لطف وسرور میں اضافہ ہوگا، اور باہمی محبت اور تعلق میں مزید استحکام پیدا ہوگا، لیکن دعوت پر جانے کے لئے ہدیہ اور تحائف پیش کرنے کو ضروری اور لازم سمجھنا غلط ہے، اور یہ مسنون طریقہ نہیں ہے۔

سفر میں روانگی کے وقت بھی دعوت کرنا بہتر ہے، کیونکہ دعوت باہمی الفت ومحبت کے اظہار اور اس کو مضبوط اور پختہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(۲)

---

(۱) عن جابر قال : لما قدم النبیّ ﷺ المدینة نحر جزوراً ، أو بقرة . (سنن أبی داؤد : (۱۷۰/۲) کتاب الأطعمة عند القدوم من السفر ، ط: رحمانیه)

مشکاة المصابیح : (ص: ۳۳۹) باب آداب السفر، ط: قدیمی .

(۲) السنة لمن قدم من السفر أن یضیف بقدر وسعه ذکره الطیبی . و قال ابن الملک الضیافة سنة بعد القدوم . (مرقاة المفاتیح : (۳۳۲/۷) باب آداب السفر ، الفصل الأول ، قبیل : الفصل الثانی ، ط: امدادایه ملتان)

(قوله إذا کان لأهل بیته) أفاد أنّ ما ذکره المصنف فی الولائم و أنواعها أحد عشر نظمها بعضهم فی قوله :

إن الولائم عشره مع واحد — من عدّها قد عزّ فی أقرانه
فالخرس عند نفاسها و عقیقة — للطفل والإعذار عند ختانه
ولحفظ قرآن وآداب لقد — قالوا الحذاق لحذقه و بیانه
ثم الملاک لعقده ووليمة — فی عرسه فاحرص علی إعلانه
وکذلک مأدبة بلا سبب یری — و وکیرة لبنائه لمکانه
و نقیعة لقدومه و وضیمة — لمصیبة و تکون من جیرانه
ولأوّل الشهر الأصم عتیرة — بذبیحة جاءت لرفعة شأنه

(شامی : (۱۶/۶) کتاب الإجارة ، ط: سعید)

دفن کا حکم

اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی میت کو دفن کرنے کا موقع ہے تو دفن میں شریک ہو جائے ثواب ملے گا، اور اگر جلدی ہے دفن میں شریک ہونے کی صورت میں سفر میں پریشانی ہوگی تو دفن میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

دن بڑا ہو

''ہوائی سفر میں دن چھوٹا ہو یا بڑا ہو جائے تو؟'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۹۲)

دن بڑا ہو یا چھوٹا تو مسافر کیا کرے

وہ ممالک جہاں معمول کے خلاف دن کافی بڑے ہوتے ہیں مثلاً لیپ لینڈ وغیرہ، یہ وہ ملک ہے جہاں عام طور پر ۲۲، ۲۳ گھنٹے کے دن ہوتے ہیں تو ایسے ملک میں اگر کوئی مسافر رمضان المبارک کے مہینہ میں پہنچا تو وہاں سورج غروب ہونے کے بعد ہی اس کے لئے افطار کرنا جائز ہوگا اپنے ملک کے سورج غروب کے وقت کا اندازہ کر کے

---

(۱) أن أبا هريرة رضي الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ : من شهد الجنازة حتى يصلى فله قيراط، ومن شهد حتى تدفن كان له قيراطان ، قيل وما القيراطان ؟ قال : مثل الجبلين العظيمين .
(الصحيح للبخاري : (۱/۱۸۰) كتاب الجنائز ، باب من انتظر حتى تدفن ، ط: قديمي)
صحيح المسلم: (۱/۳۰۷) كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنازة وأتباعها، ط: قديمي.
سنن أبي داؤد : (۲/۹۸) كتاب الجنائز ، باب فضل الصلاة على الجنازة ، ط: رحمانيه .
دفن الميت فرض على الكفاية كذا في السراج الوهاج . (الهندية : (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل السادس في القبر والدفن والنقل من مكان إلى آخر ، ط: رشيديه)
شامي : (۲/۲۳۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في دفن الميت ، ط سعيد.
والكلام في الدفن في مواضع بيان وجوبه ..... أمّا الأوّل فالدليل على وجوبه توارث النّاس من لدن آدم صلوات الله عليه إلى يومنا هذا مع النكير على تاركه وذا دليل الوجوب إلّا أنّ وجوبه على سبيل الكفاية حتّى إذا قام به البعض سقط عن الباقين لحصول المقصود . (بدائع الصنائع : (۱/۳۱۸) كتاب الصلاة ، فصل : والكلام في الدفن ، ط : سعيد)

افطار کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اگر دن چوبیس گھنٹے سے بھی زائد لمبے ہوں تو ۲۴ گھنٹے پورا ہونے سے اتنا پہلے افطار کرلے کہ اس میں ضرورت کے بقدر کھا پی لے اور افطار کر سکے، لیکن اگر اتنے طویل دن میں روزہ پورا کرنے میں مسافر کو یا مریض کے مرض میں اضافہ، یا اسے اپنی ہلاکت کا اندیشہ وہ تو روزہ توڑ دینا جائز ہوگا۔(۲)

اور اگر برداشت کرسکتا ہو پھر بھی توڑ دیا تو گنہگار ہوگا، اور یہ حکم اس وقت ہے جب کہ صبح صادق کے بعد اس نے سفر کی ابتداء کی ہو، اور اگر صبح صادق سے پہلے ہی سفر شروع کر چکا تھا، اور اس نے روزہ رکھنے کی نیت کر لی تھی اور بعد میں توڑ دیا تو گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) هو لغة إمساك عن المفطرات الآتية حقيقة أو حكماً..... في وقت مخصوص و هو اليوم . (قوله : وهو اليوم) أي اليوم الشرعي من طلوع الفجر إلى الغروب ..... والمراد بالغروب زمان غيبوبة جرم الشمس بحيث تظهر الظلمة في جهة الشرق ، قال ﷺ : إذا أقبل الليل من ههنا فقد أفطر الصائم . (الدر مع الرد : (۲/ ۳۷۱) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۲/ ۷۷) كتاب الصوم ، فصل : وأمّا شرائطها ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/ ۱۹۴) كتاب الصوم، الباب الأوّل في تعريفه و تقسيمه و سببه ووقته وشرطه، ط:رشيديه.

(۲) لم أر من تعرض عندنا لحكم صومهم فيما إذا كان يطلع الفجر عندهم كما تغيب الشمس أو بعده بزمان لايقدر فيه الصائم على أكل مايقيم بنيته ، ولايمكن أن يقال بوجوب مؤالاة الصوم عليهم ؛ لأنّه يؤدي إلى الهلاك ، فإن قلنا بوجوب الصوم يلزم القول بالتقدير ، وهل يقدر ليلهم بأقرب البلاد إليهم كما قاله الشافعية هنا أيضاً ، أم يقدر لهم بما يسع الأكل والشرب ، أم يجب عليهم القضاء ، دون الأداء ؟ كل محتمل ، فليتأمل . (الدر مع الرد: (۱/ ۳۶۶) كتاب الصلاة ، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد)

(قوله : العاجز عن الصوم) أي عجزاً مستمراً كمايأتي ، أما لو لم يقدر عليه لشدة الحر كان له أن يفطر و يقضيه في الشتاء . (أيضاً : (۲/ ۴۲۷) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۶) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

فتح القدير: (۲/ ۲۷۷) كتاب الصوم، فصل: ومن كان مريضاً في رمضان فخاف..... ط: رشيديه.

(۲) ولو نوى مسافر الفطر أو لم ينو فأقام و نوى الصوم في وقتها قبل الزوال صحّ مطلقاً..... كما يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه أي رمضان سافر فيه أي في ذلك اليوم ولكن لاكفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة في أوّله و آخره. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط:سعيد)=

اور اگر ایسے بڑے دن والے ممالک کے باشندے مشرقی ممالک کا سفر کریں جہاں ان کے اعتبار سے دن بہت چھوٹے ہیں مثلاً دو تین گھنٹے کا دن ہے تو ایسے مسافر بھی اس علاقہ کے لوگوں کی طرح سحری اور افطاری میں عمل کریں۔(۱)

دن چھوٹا ہو

''ہوائی سفر میں دن چھوٹا ہو یا بڑا ہو جائے تو'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۹۲)

دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو مطلب یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف نسبت نہ رکھو، اس لئے کہ تم دنیا سے آخرت کی طرف سفر کرنے والے ہو، لہٰذا تم اس دنیا کو اپنا وطن نہ بناؤ، دنیا کی لذتوں کے ساتھ الفت نہ رکھو، دنیا دار لوگ، اور ان کے اختلاط سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ تم ان سب لوگوں سے جدا ہونے والے ہو، اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے کا وہم وگمان بھی نہ رکھو، ان تمام چیزوں سے لازمی طور پر پرہیز کرو جن سے ایک مسافر پردیس میں پرہیز کرتا ہے، اور ان چیزوں میں مشغول نہ رہو جن میں وہ مسافر مشغول نہیں ہوتا جو اپنے اہل وعیال اور اپنے وطن کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے، گویا کہ تم مکمل طور پر اس دنیا میں بالکل اسی طرح رہو جس طرح ایک مسافر اپنے وطن اور اپنے اہل وعیال سے دور پردیس میں رہتا ہے۔

پھر آگے زیادہ مبالغہ کے ساتھ فرمایا ''بلکہ راستہ چلنے والے کی طرح رہو'' کیونکہ مسافر تو اپنے سفر کے دوران مختلف شہروں میں قیام بھی کر لیتا ہے لیکن راستہ چلنے والے تو کسی طرح بھی کسی جگہ پر قیام نہیں کرتے۔ لہٰذا دنیا کو نہ صرف سفر کی جگہ سمجھنا چاہئے بلکہ یہ خیال کرنا

= البحر الرائق : (۲/ ۲۹۰) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۶۸۶) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: قديمي .

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۰۵ .(هو لغة إمساك عن المفطرات)

چاہئے کہ راستہ چل رہا ہوں نہ تو وطن میں ہوں اور نہ سفر کی حالت میں کہیں ٹھہرا ہوا ہوں۔

دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ جس طرح کوئی مسافر پردیس کو اور راستہ کو اپنا اصلی وطن نہیں سمجھتا، اور وہاں رہنے کے لئے لمبے چوڑے انتظامات نہیں کرتا اسی طرح مومن کو چاہئے کہ اس دنیا کو اپنا اصلی وطن نہ سمجھے، اور یہاں کی ایسی فکر نہ کرے جیسے کہ یہاں ہی اس کو ہمیشہ رہنا ہے بلکہ اس کو ایک پردیس اور رہ گزر سمجھے۔(۱)

دنیا کی طرف رغبت نہ کرے

''دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۶)

دو بیویاں

کسی کی دو بیویاں ہیں مثلاً ایک کو کراچی میں رکھا اور دوسری کو اسلام آباد میں اور دونوں جگہ آرام وراحت کے سامان کے ساتھ مستقل رکھا ہے تو یہ آدمی دونوں جگہ جاتے ہی مقیم ہو جائے گا اور قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا چاہے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ

---

(۱) عن عبد الله بن عمر قال: أخذ رسول الله ﷺ بمنكبي، فقال كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۳۹)، باب تمنّى الموت و ذكره، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۲/۹۴۹) كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ كن في الدنيا كأنك غريب ..... ، ط: قديمي.

فقال: كن في الدنيا كأنك غريب أي لاتمل إليها فإنك مسافر عنها إلى الآخرة، فلاتتخذها وطناً، ولاتألف بمستلذاتها واعتزل عن النّاس و مخالطتهم فإنّك تفارقهم ولزم يدك اللازم ولاتحدث نفسك بطول البقاء، ولاتتعلّق بما لايتعلّق به الغريب في غير وطنه، ولاتشغل فيها بما لايشتغل به الغريب الّذي يريد الذهاب إلى أهله ووطنه ..... أو عابر سبيل أو فيه للتخيير والإباحة والأحسن أن تكون بمعنى بل، شبّه النّاسك السالك بالغريب الّذي ليس له مسكن يأويه ثمّ ترقى وأضرب عنه بقوله أو عابر سبيل؛ لأنّ الغريب قد يسكن في بلاد الغربة، ويقيم فيها بخلاف عابر سبيل القاصد للبلد الشاسع ..... . (مرقاه المفاتيح: (۵/۴) باب تمنّى الموت وذكره، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان)

بھی کی ہو، بیوی کی مستقل رہائش کی وجہ سے یہ خود بخود مقیم بن جائے گا۔(۱)

دوپہر سے پہلے مسافر مقیم ہوگیا

اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے مقیم ہو جائے اور صبح صادق سے ابھی تک روزہ کے خلاف کوئی کام نہیں کیا مثلاً کھایا پیا نہیں تو اس پر یہ روزہ رکھنا ضروری ہے، ورنہ گناہ ہوگا البتہ فاسد کر دینے کی صورت میں کفارہ دینا واجب نہیں ہوگا صرف قضا رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

دو جگہ اقامت کی نیت کرنا

اگر کسی مسافر نے دو مقام پر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کی، اور وہ

---

(۱) وإذا لم ينقل أهله بل استحدث أهلاً أيضاً ببلدة أخرى فلايبطل وطنه الأوّل، وكل منهما وطن أصليّ له. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۴۲۹)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى)

التاتارخانية: (۱۹/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) المسافر إذا دخل مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ثم نوى الصلاة ثمّ جامع متعمّداً فى يومه ذلك لاكفارة عليه بالاتفاق. (التاتارخانية: (۸۸/۲، ۷۸/۳) كتاب الصوم، الفصل الخامس فى وجوب الكفارة فى إفساد الصوم، ط: ادارة القرآن)

وفى المحيط: ولو أراد المسافر أن يقيم فى مصر أو يدخل مصره كره له أن يفطر؛ لأنّه اجتمع فى اليوم المبيح وهو السفر والمحرم وهو الإقامه فرجحنا المحرم احتياطاً. (البحر الرائق: (۲۸۳/۲) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد

(قوله: ولو نوى المسافر الإفطار ثمّ قدم و نوى الصوم فى وقته صحّ) ..... وحيث أفاد صحة صوم الفرض لزم عليه صومه إن كان فى رمضان لزوال المرخص فى وقت النيّة ..... إلّا أنّه إذا أفطر ..... لاكفارة عليه لقيام شبهة المبيح. (البحر الرائق: (۳۸۹/۲، ۲۹۰) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد)

والأصل عندنا أن من صار فى بعض النّهار على صفة لو كان عليها فى أوّل النّهار يلزمه الصوم فعليه الإمساك فى بقية النّهار. (كتاب المبسوط للسرخسى: (۶۲/۳) كتاب الصوم، المكتبة الغفارية، كوئٹه)

مسافر أصبح صائماً فى رمضان ثمّ أفطر قبل أن يقدم مصره أو بعد ما قدم فلا كفارة عليه؛ لأنّ أداء الصوم فى هذا اليوم ماكان مستحقا عليه حين كان مسافرًا فى أوّله. (المبسوط للسرخسى: (۸۳/۳) كتاب الصوم، ط: المكتبة الغفارية، كوئٹه)

دونوں مقام جدا جدا ہوں (یعنی وہ دونوں جگہیں ایک دوسرے سے ملحق اور ایک ہی شہر کے دو حصے نہ ہوں بلکہ دونوں الگ الگ مستقل مقام ہوں مثلاً دیوبند اور سہارنپور، گنگوہ اور نانوتہ، کراچی اور منوڑا وغیرہ تو ایسے دو مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنے سے وہ مقیم نہیں ہوگا کیونکہ اقامت کی نیت صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایک مقام پر ہی کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔

اور اگر دونوں مقام ایک دوسرے کا حصہ اور ایک دوسرے ملحق ہوں مثلاً ایک شہر ہو اور اسی شہر سے ملحق و متصل گاؤں جو بالکل کنارے پر ہو اور عرف و کارپوریشن میں شہر کا حصہ سمجھا جاتا ہو جیسا کہ بمبئی اور کراچی شہر کے مختلف علاقے تو اگر شہر میں دس دن اور اسی شہر کے متصل علاقہ، کالونیوں میں پانچ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اس صورت میں اقامت کی نیت صحیح ہو جائے گا۔

اور اگر دو علیحدہ علیحدہ مقام پر ٹھہرنے کی نیت اس طرح کی کہ رات تو ایک ہی مقام پر اور دن دوسرے مقام پر گزاریں گے تو اس طرح اقامت کی نیت صحیح ہو جائے گی لہذا جس مقام پر دن میں رہنا ہے اگر پہلے وہاں پہونچا تو ابھی مقیم نہ ہوگا بلکہ جہاں رات گزارنی ہے وہاں پہونچنے پر مقیم ہوگا۔(۱)

---

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحيرة لايصير مقيماً وإن كان أحدهما تابعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً ، ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً بقريتين النهار في إحداهما والليل في الأخرى يصير مقيماً إذا دخل الّتي نوى البيتوتة فيها هٰكذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ولو أن خراسانيا أوطن الكوفة والحيرة عشرين يوماً صلّى ركعتين؛ لأنّه نوى الإقامة في الموضعين، وإنّما تعتبر نية الإقامة في موضع واحدٍ إلّا أن يكون نوى أن يكون بالليل بالحيرة والنهار بالكوفة فحينئذٍ يصير مقيماً إذا انتهى إلى الحيرة؛ لأنّ موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۱۰۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية)

(قوله لا بمكة و منى) أي لو نوى الإقامة بمكة خمسة عشر يومًا فإنّه لا يتمّ الصلاة ؛ لأنّ الإقامة لاتكون في مكانين الا إذا نوى أن يقيم بالليل في أحدهما فيصير مقيما بدخوله فيه لأنّ إقامة المرأ يضاف إلى مبيت . (البحر : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ،ط : سعيد)

دوران سفر کیا کرے

سفر کے دوران بے ہودہ اور ناجائز باتوں سے پرہیز کرے، جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یا ایسی دینی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول رہے، جس سے عمل کی اصلاح اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔(۱)

دوسری بیوی سفر میں شوہر کے پاس پہنچ گئی تو؟

اگر مسافر متعدد بیویوں میں سے ایک بیوی کو سفر میں ساتھ لے گیا، اور اس کے ساتھ کسی منزل تک جا پہنچا اس دوران دوسری بیوی بھی شوہر کے پاس پہنچ گئی تو اب شوہر پر دونوں بیویوں کے درمیان شب باشی وغیرہ میں مساوات اور برابری کرنا واجب ہوگا ہاں اگر ان میں سے ایک بیوی اپنا حق ساقط کردے تو برابری کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

مزید ''سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۱/۳۲۵)

---

(۱) عن علی بن الحسین قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: من حسن الإسلام المرء ترکه مالایعنیه..... (مشکوة المصابیح: (ص:۴۱۳) کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

وأیضاً فیه: عن سهل ابن سعد قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: من یضمن لی ما بین لحییه، وما بین رجلیه ضمن له الجنة، رواه البخاری. (مشکاة المصابیح: (ص: ۴۱۱) الفصل الثانی، ط: قدیمی)

وأیضاً فیه: (عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: إن العبد لیتکلم بالکلمة من رضوان اللّٰہ لایلقی لها بالاً یرفع اللّٰہ بها درجات، وإن العبد لیتکلّم بالکلمة من سخط اللّٰہ لایلقی لها بالا یهوی بها فی جهنم، رواه البخاری. (مشکاة المصابیح: (ص: ۴۱۱) ط: قدیمی)

(۲) یجب أن یعدل أی لایجوز فیه أی فی القسم بالتسویة فی البیتوتة وفی الملبوس والمأکول والصحبة ..... (وفی الرد تحته: ..... ففی الخانیة وممّا یجب علی الأزواج للنساء: العدل والتسویة بینهنّ فیما یملکه ..... لا بما لایملکه وهو الحب والجماع) ..... وترکت قسمها بالکسر: أی نوبتها لضرتها صحّ. ولها الرجوع فی ذلک فی المستقبل. (الدر مع الرد: (۳/ ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۶،) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۲/ ۳۳۲) کتاب النکاح، فصل: ومنها وجوب العدل بین النساء فی حقوقهنّ، ط: سعید.

الهندیة: (۱/ ۳۴۰) کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ط: رشیدیه.

دوشہروں میں مقیم ہے

اگر کسی آدمی کی ایک شہر میں مستقل رہائش ہے اور دوسرے شہر میں ملازمت کی وجہ سے مقیم ہے، تو سفر کے دوران قصر نماز کے لئے دونوں شہروں کا اعتبار ہوگا، جس شہر سے سفر شروع کرے گا وہاں کا بھی اور دوسرے شہر کا بھی اعتبار ہوگا۔

مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کراچی سے حیدرآباد کی طرف سفر کر رہا ہے تو وہ جگہ کراچی سے سوا ستر کلومیٹر یا زیادہ کی مسافت پر ہونی چاہئے تب یہ شخص مسافر ہوگا اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو مسافر نہیں ہوگا۔(۱)

دومقام پر رہتا ہے

ایسا شخص جس نے اصلی مکان کے علاوہ دو جگہ کرایہ پر لے رکھی ہیں اور دونوں کے درمیان مسافت سفر کی مقدار یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، وہ کبھی ایک مقام پر اور کبھی دوسری جگہ پر رہتا ہے تو وہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو تو سفر کے راستے اور منزل مقصود دونوں میں قصر کرے خواہ وہاں اہل وعیال کیوں نہ رہتے ہوں، البتہ جس مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو اب مقیم ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) من خرج من عمارہ موضع إقامتہ..... مسیرة ثلاثة أیّام ولیالیها من أقصر أیّام السنة..... صلی الفرض الرباعی رکعتین. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أیّام حتی یترخّص برخصة المسافرین ..... . (الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

وتعتبر المدة من أیّ طریق أخذ فیه. (البحر الرائق: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

والثانی: أن یکون بین وطنه الأصلی وبین هذا الموضع الذی توطن فیه بنیة الإقامة مسیرة ثلاثة أیام فصاعداً. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰۴) کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یصیر المسافر به مقیماً، ط: سعید)

(۲) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱، علی نفس الصفحة. (من خرج من عمارہ موضع إقامتہ.....)

دو مکان

اگر کسی آدمی کی زمین اور مکان کراچی میں ہے، اور وہ حیدرآباد میں زمین ملنے کی وجہ سے بیوی بچوں کے ساتھ وہاں چلا گیا، اور سکونت اختیار کرلی، چونکہ کراچی میں اس کے مکانات اور زمین ہیں، چھ ماہ بعد یا کم وبیش اس کے انتظام کے لئے کراچی آنا پڑتا ہے تو یہ شخص دونوں جگہوں پر پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے البتہ کراچی اور حیدرآباد کے شہر کے درمیان راستہ میں قصر کرے۔(۱)

دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا

سفر کے دوران دو وقت کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، بلکہ ہر وقت کی نماز کو اس کے مقررہ وقت کے اندر اندر پڑھنا لازم ہے، البتہ سفر کی ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا جاسکتا ہے کہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور پچھلی نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھ لیا جائے، تو یہ درست ہے، اس طرح دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہو جائیں گی، اور بظاہر دیکھنے میں صورتاً جمع ہوں گی لیکن حقیقت میں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوں گی۔

اور اگر پہلی نماز کو اس قدر موخر کردیا کہ اس کا وقت نکل گیا تو نماز قضا ہوگئی، اور اگر پچھلی نماز کو اس طرح مقدم کردیا کہ ابھی تک اس کا وقت ہی داخل نہیں ہوا تھا تو وہ نماز ہی ادا نہیں ہوگی اور اس نماز کو وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وإذا لم ينقل أهله بل استحدث أهلاً أيضاً ببلدة أخرى ، فلايبطل وطنه الأوّل ، وكل منهما وطن أصلي له . (مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي)
الخانية على هامش الهندية : (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .
الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .
وأيضاً انظر الحاشية السابقة رقم : ۱ على الصفحة السابقه رقم ۲۰۲ .

(۲) ولايجمع بين فرضين في وقت إذ لا تصحّ الّتي قدمت عن وقتها ولايحلّ تأخير الوقتيه إلى دخول وقت آخر بعذر، كسفر و مطر، وحمل المروى في الجمع من تأخير الأولىٰ إلى قبيل آخر وقتها وعند فراغه دخل وقت الثانية فصلاها فيه. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۱۷۹) كتاب الصلاة، ط: قديمي)=

ظہر کی نماز کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے اول وقت میں جمع کر کے پڑھنا درست ہے، یہ دیکھنے میں صورتاً جمع ہے حقیقۃً جمع نہیں ہے۔

ظہر کو عصر کے وقت میں اور عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھنا درست نہیں ہے۔

حنفیہ کے نزدیک حج میں ۹، ذی الحجہ کو عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر کسی بھی وقت میں سفر ہو یا نہ ہو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

حنفیہ کے نزدیک عرفات سے واپسی کے وقت مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا درست نہیں۔(۱)

= ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر سفر ومطر خلافاً للشافعي ، وما رواه محمول على الجمع فعلاً لا وقتاً ، فإن جمع فسد لو قدم الفرض على وقته وحرم لو عكس أي أخره عنه وإن صحّ بطريق القضاء . (الدر مع الرد : (۱/ ۳۸۲) كتاب الصلاة ، قبيل باب الأذان ، ط: سعيد)

عن ابن عباس قال: جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر و بين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولامطر..... وبالجملة قال أبو حنيفة و أصحابه: لايجوز الجمع الحقيقي وقتاً فيما عدا عرفة والمزدلفة، وجميع الروايات المثبتة للجمع فيراد به الجمع الفعلي دون الحقيقي الوقتي بأن يصلّي صلاة في آخر وقتها والأخرى في أول وقتها..... قال شيخنا: هذا تكلف والصحيح الّذي يعتمد أن يقال: كان هو الجمع فعلاً لا وقتاً، واعترف به الحافظ ابن حجر في الفتح. (معارف سنن: (۲/ ۱۶۲) أبواب الصلاة، باب ماجاء في الجمع بين الصلاتين، ط: المكتبة البنورية)

(۱) ولايجمع بين فرضين في وقت ..... إلاّ في عرفة ..... بشرط أن يصلّي الحاج مع الإمام الأعظم ..... وبشرط الإحرام ، ..... فيجمع الحاج بين الظهر والعصر جمع تقديم ..... ويجمع الحاج بين المغرب والعشاء جمع تأخير فيصلهما بمزدلفة ..... . (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة ، ط: قديمي)

الهندية : (۱/ ۵۲) كتاب الصلاة ، الباب الأوّل في المواقيت ، الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱/ ۲۵۴) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۱۲ . (ولايجمع بين فرضين في وقت)

دھماکہ میں گم ہوگیا

''مسافر انقلاب میں گم ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۵۲)

دیوار مسجد پر تیمّم کرنا

''مسجد کی دیوار پر تیمّم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۱۲)

ڈ

ڈاکو نے مسافر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۷۱)

ڈبل موزہ پر مسح کرنا

اگر کسی شخص نے چمڑے کے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر دوسرا پہن لیا، تو اوپر والے موزے کا اعتبار ہے، لہذا اگر اوپر والے موزہ پر مسح کیا ہے، اور اس کے بعد اس کو اتار دیا تو مسح ختم ہو جائے گا، نیچے والے موزے پر دوبارہ مسح کرنا لازم ہوگا۔(۱)

اندر کپڑے کا موزہ اور اوپر چمڑے کا موزہ ہو تو اوپر چمڑے کے موزہ پر مسح کرنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) وإذا لبس الجرموقين وإن لبسهما فوق الخفين فإن كانا من كرباس أو مايشبهه لايجوز المسح عليهما إلّا أن يكونا رقيقين يصل البلل إلى ما تحتهما ، وإن كانا من أديم أو مايشبهه أجمعوا أنّه إذا لبسهما بعد ما أحدث قبل أن يمسح على الخفين أو بعدما أحدث و مسح عليهما لايجوز المسح عليهما وإن لبسهما قبل أن يحدث جاز المسح عليهما عندنا ، هٰكذا في المحيط، ولو لبس الخفين ولبس أحد الجرموقين جاز له أن يمسح على الخف الّذى لا جرموق عليه وعلى الجرموق ، كذا في فتاوى قاضي خان ، والخف على الخف كالجرموق ، كذا في الخلاصة..... . (الهندية : (۳۲/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأوّل في الأمور الّتى لابدّ منها في جواز المسح ، ط: رشيديه)

وأيضاً فيه : وإن نزع الجرموق بعد ما مسحهما يعيد المسح على الخفين ، هٰكذا في المحيط . (الهنديه : (۳۴/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الثاني في نواقض المسح ، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية (۵۲/۱) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲۷۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط: ادارة القرآن.

(۲) (وهو جائز) ..... (على ظاهر خفيه) من رؤس أصابعه إلى معقد الشراك ..... (أو جرموقيه) ولو فوق خف أو لفافة ، ولا اعتبار بما في فتاوى الشاذى ؛ لأنّه رجل مجهول لايقلد فيما خالف النقول. (قوله : ولااعتبار بما في فتاوى الشاذى) .....ثمّ الّذى في هٰذه الفتاوى هو مانقله عنها =

اگر اوپر والا موزہ تین انگلی کی مقدار پھٹ جائے تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

ڈرائیور

اگر ڈرائیور لوگ اپنے علاقہ سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جاتے ہیں، اور جس جگہ پر جارہے ہیں وہ اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہے تو اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں یا امام بن کر نماز پڑھانے کی صورت میں قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۳)

= فی شرح المجمع من التفصیل . وھو أن مایلبس من الکرباس المجرد تحت الخف یمنع المسح علی الخف لکونه فاصلاً و قطعة کرباس تلف علی الرجل لاتمنع ؛ لأنّه غیر مقصود باللبس. (الدر مع الرد : (۲۶۷/۱ ، ۲۶۸ ، ۲۶۹) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین، ط:سعید)

🗁 وکذا الخف فوق اللفافة یدلّ علیه ما فی غایة البیان من أن ماجاز المسح علیه إذا لم یکن بینه و بین الرجل حائل ، جاز المسح علیه إذا کان بینهما حائل ، کخف إذا کان تحته خف أو لفافة ، فهٰذا صریح فی أن اللفافة علی الرجل لاتمنع المسح علی الخف فوقها . (البحر الرائق : (۱۸۱/۱) ، کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید)

(۱) وإن کان انفتاحه ثلاثة أصابع یظهر منه أطراف ثلاثة أصابع من أصغر أصابع الرجل لایجوز ؛ لأنّ الثلاث أکثر القدم . (الخانیة : علی هامش الهندیة : (۴۸/۱) کتاب الطهارة ، فصل فی المسح علی الخفین ، ط: رشیدیه)

🗁 التاتارخانیة: (۲۶۵/۱) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، ط:ادارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد : (۲۷۳/۱) کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفین ، ط: سعید .

(۲) إذا جاوز المقیم عمران مصره قاصداً مسیرة ثلاثة أیام ولیالیهابسیر الإبل أو مشی الأقدام یلزمه قصر الصلاة . (الخانیة : علی هامش الهندیة : (۱۶۴/۱) ، کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

🗁 التاتارخانیة: (۴/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة السفر، ط: ادارة القرآن.

🗁 البحر الرائق : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

(۳) وإن اقتدی مسافر بمقیم یصلی رباعیة ولو فی التشهد الأخیر فی الوقت صحّ اقتداء ه وأتمّها أربعاً تبعاً لإمامه. (مراقی الفلاح: (ص: ۴۲۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)

🗁 البحر الرائق : (۱۳۴/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

🗁 الدر مع الرد : (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

اگر ڈرائیور لوگ سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن سے کم ایام کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں تو اس صورت میں بھی قصر کریں۔(۱)

سفر کی قضا شدہ نماز گھر پر ادا کرنے کی صورت میں قصر پڑھیں گے۔(۲)

بحری جہاز کے ڈرائیور (کپتان) وغیرہ جب سوا ستر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے سفر کے لئے روانہ ہوں گے اور لنگر گاہ کی حدود سے باہر نکلیں گے تو قصر کریں گے اور جب تک اپنے شہر کی لنگر گاہ کی حدود میں داخل نہیں ہوں گے قصر کرتے رہیں گے۔(۳)

ڈرائیور کو مالک کی نیت کا علم نہ ہو

واضح رہے کہ جو ملازمین مالک کے ساتھ سفر میں ہوتے ہیں، وہ لوگ مقیم بننے کے لئے مالک کی نیت کے تابع ہوتے ہیں۔

اگر ڈرائیور مالک کے ساتھ سفر کر رہا ہے، اور سفر کے دوران نماز پڑھتے ہوئے مالک نے اسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو مالک مقیم ہونے

---

(۱) وعندنا ما لم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً لايتمّ الصلاة . (التاتارخانية : (۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: إدارة القرآن)

ولايزال على حكم السفر حتى ينو الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا في الهداية: (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الحلبي الكبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۲) ولو فات عن المسافر صلوات ثمّ أقام قضاها ركعتين . (التاتارخانية : (۷۶۹/۱) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في قضاء الفائتة ، ط: إدارة القرآن)

الهندية : (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفائت ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱۳۷/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۳) وفي البحر : ثلاثة أيام ولياليها في البحر بعد أن تكون الرياح مستوية غير غالبة ولا ساكنة ، وبعضهم قدر أدنى مدة السفر بثلاث مراحل ، وبعضهم قدرها بالفراسخ ..... ويعتبر مجاوزة عمران المصر من الجانب الذي خرج ..... . (الخانية على هامش الهندية : (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱۳۸/۱، ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کی وجہ سے پوری نماز پڑھے گا لیکن ملازم ڈرائیور کو جب تک مالک کی نیت کا علم نہیں ہوگا وہ قصر کرے گا البتہ علم ہونے کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

ڈھیلا

تیمّم کے لئے ''ڈھیلا'' اتنا بڑا ہو چاہئے کہ اس پر دونوں ہاتھوں کو مار سکیں، یا کم از کم اتنا بڑا ہو کہ ایک ہاتھ پورا یعنی ہتھیلی تمام انگلیوں کے ساتھ اس پر آجائے، اور یکے بعد دیگرے دونوں ہاتھوں کو اس پر مار سکیں، کیونکہ بعض علماء کے نزدیک ہاتھ مارنا تیمّم کا رکن ہے۔(۲)

جس ڈھیلے سے تیمّم کیا ہو اس کو استنجاء میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضو کرنے کو خلاف ادب کہا ہے، اور یہی وجہ لکھی ہے کہ وضو کا

---

(۱) وكل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

وإن لم يعلم التبع بإقامة الأصل قيل يصير مقيماً وقيل لايصير مقيماً وهو الأصح ؛ لأنّ في لزوم الحكم قبل العلم به حرجا وضررا وهو مدفوع شرعاً . (الهندية : (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع . (بدائع الصنائع : (۱/ ۲۶۴) ، كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر ، ط : دار إحياء التراث العربي)

ثمّ في هذه الفصول إنّما يصير التبع مقيماً بإقامه الأصل فأمّا إذا لم يعلم فلا حتى لو صلى التبع صلاة المسافرين قبل العلم بنيّة الأصل فإن صلاته جائزة ولايجب عليه إعادتها. (بدائع الصنائع: (۱/ ۲۷۶) كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر، ط: دار إحياء التراث العربي)

(۲) هو ..... قصد صعيد ..... مطهر ..... واستعماله حقيقة أو حكماً ليعم التيمم بالحجر الأملس بصفة مخصوصة ، هذا يفيد أن الضربتين ركن ، وهو الأصحّ ، الأحوط ..... وركنه شيئان الضربتان والاستيعاب ، وشرطه ستة : النية والمسح ، وكونه بثلاث أصابع فأكثر ..... (الدر مع الرد: (۱/ ۲۲۹، ۲۳۰) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

مراقي الفلاح : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) ، كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: قديمي .

امداد الأحكام: (۱/ ۳۸۶، ۳۸۷) كتاب الطهارة، فصل في التيمّم، ط: دار العلوم كراچي.

پانی احترام کے قابل ہے۔(۱)

تو ایسے ہی تیمّم کا ڈھیلہ بھی قابل احترام ہے۔

مٹی کے ''ڈھیلے'' پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے ،اور اس پر نجاست حکمی کا اثر نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) والتوضؤ فی مکان طاهر ؛ لأنّ لماء الوضوء حرمة . (شامی : (۱۲۵/۱) ، کتاب الصلاة، مطلب فی تتمیم مندوبات الوضوء ، ط: سعید)

(۲) وإذا تیمّم مراراً من موضع واحد جاز ، کذا فی التاتارخانیة . (الهندیة : (۳۱/۱) ، کتاب الطهارة ، الباب الرابع فی التیمّم ، الفصل الثالث فی المتفرقات ، ط: رشیدیه)

🗁 لو تیمّم اثنان من مکان واحد جاز ؛ لأنّه لم یصر مستعملاً ؛ لأنّ التیمّم إنّما یتأدی بما التزق بیده لا بما فضل ، کالماء الفاضل فی الإناء بعد وضوء الأوّل . (البحر الرائق : (۱۴۷/۱) ، کتاب الطهارة ، باب التیمّم ، ط: سعید)

🗁 بدائع الصنائع: (۵۳/۱) کتب الطهارة (التیمّم) فصل فی شرائط رکن التیمّم ، ط: سعید .

ذ

ذکر کی فضیلت

سفر میں راحت وآرام، مشقت وپریشانی کے ہجوم میں مسافر کے قلب ودماغ پر کبھی کبھی اضطراری کیفیت طاری ہوتی ہے، اس کا بہترین علاج اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب سفر کے دوران مسافر کی زبان اللہ کے ذکر اور یاد میں مشغول ہوتی ہے تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور وہ ہر وقت اس کو قلبی اور ذھنی راحت وسکون فراہم کرتا ہے، اور ذکر کی مٹھاس، حلاوت اور چاشنی زبان اور قلب کو تروتازہ رکھتی ہے، اور اگر فضول بات، شعروشاعری اور نغمہ سرائی میں مشغول رہے تو ایک شیطان اس کا رفیق سفر بن کر رنج والم، غم وپریشانی کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

"مَامِنْ رَاكِبٍ يَّخْلُوْ فِيْ مَسِيْرِهٖ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهٖ اِلَّارَدَفَهٗ مَمَكٌ وَّلَا يَخْلُوْ بِشَعْرٍوَنَحْوِهٖ اِلَّارَدَفَهٗ شَيْطَانٌ."

ترجمہ: جو مسافر سفر کے درمیان اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رہتا تو ایک فرشتہ اس کا ہم سفر ہو جاتا ہے، اور اگر کوئی مسافر شعر گوئی میں مشغول ہوتا ہے، تو کوئی شیطان اس کا رفیق سفر بن جاتا ہے۔(۱)

---

(۱) عن عبدالله بن شرحبيل قال سمعت عقبة بن عامر يقول : قال النبيّ ﷺ : ما من راكب يخلو في مسيره بالله وذكره إلّا ردفه ملك ، ولايخلو بشعر و نحوه إلّا ردفه شيطان . (المعجم الكبير للطبراني : (۱۷/ ۳۲۴) عقبة بن عامر الجهني ، [رقم الحديث : ۱۴۵۸۲] ، ط : مكتبة العلوم والحكم ، موصل .

مجمع الزوائد : (۱۰/ ۱۸۵) ، كتاب الأذكار ، باب مايقول إذا ركب دابة ، [رقم الحديث: ۱۷۰۹۶] ، ط: دارالفكر .

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : (۶/ ۷۱۳) حرف السين ، كتاب السفر ، الفصل الثاني في آداب السفر ، آداب متفرقة ، [رقم الحديث : ۱۷۵۳۱] ، ط: إدارة تأليفات أشرفية.

ر

رات کے وقت سفر سے واپس نہ آئے

لمبا عرصہ سفر کرنے کے بعد واپسی کے لئے رات کا وقت اختیار کرنا مناسب نہیں ہے، بہتر یہ ہے کہ سفر سے واپسی کی ابتداء ایسے وقت کی جائے کہ اپنے گھر والوں کے پاس رات ہونے سے پہلے پہنچ جائے تاکہ رات کے وقت گھر پہنچنے کی وجہ سے گھر والے بے آرام نہ ہوں اور ان کی نیندوں میں خلل نہ پڑے، اور اگر اپنے شہر اور اپنی آبادی میں پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے تو ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ گھر میں داخل ہونے کے لئے اس وقت تک انتظار کرے کہ اس کی بیوی کو اس کا آنا معلوم ہو جائے اور وہ بناؤ سنگھار (میک اپ)(۱) کے ذریعہ اپنے آپ کو آراستہ کر لے، اور بستر وغیرہ کا انتظام کر لے تاکہ جب شوہر اس کے پاس جائے تو سفر کی تکان اور جدائی کا غم، جسمانی خوشی اور فرحت میں بدل جائے۔(۲)

---

(۱) عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: إذا أطال أحدکم الغیبة فلایطرق أهله لیلا، متفق علیه. وعنه أنّ النبیّ ﷺ قال؛ إذا دخلت لیلا فلاتدخل أهلک حتی تستحدّ المغیبة وتمتشط الشعثة. متفق علیه. (مشکوٰة: (ص: ۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

صحیح البخاری: (۷۶۰/۲) کتاب النکاح، باب تزویج الثیبات، ط: قدیمی.

الصحیح لمسلم: (۱۴۴/۲) کتاب الامارة، باب کراهیة الطروق، وهو الدخول لیلاً لمن ورد من سفر، ط: قدیمی

(۲) عن جابر أنّ النبیّ ﷺ نهی أن یطرق الرجل أهله لیلاً حتی تمتشط الشعثة وتستحدّ المغیبة. (السنن الکبریٰ: (۴۲۶/۵)، کتاب الحج، باب لایطرق أهله لیلاً ولکن یقدم غدوة أو عشیة، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

وکان ینهی أن یطرق الرجل أهله لیلاً إذا طالت غیبته عنهم. (زاد المعاد: (۴۱۲/۲) فصل فی هدیه ﷺ فی أذکار السفر وآدابه، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

عن جابر أنّ النبیّ ﷺ قال: إذا دخلت لیلاً فلاتدخل أهلک حتی تستحدّ المغیبة أو تمتشط الشعثة. متفق علیه. (مشکوٰة: (ص: ۳۳۹) کتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

موجودہ دور میں ٹیلیفون، موبائل، فیکس، انٹرنیٹ کے ذریعہ پہلے سے اطلاع دینا ممکن ہے لہذا اگر پہلے سے اطلاع دی گئی ہے تو رات کو بھی واپس آنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اور اگر لمبے سفر سے نہیں بلکہ چھوٹے سفر سے واپس آرہا ہے، یا اس کے گھر والوں کو رات کے وقت اس کے پہنچنے کی اطلاع پہلے سے ہو تو اس کے لیے رات کے وقت گھر پہنچنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

رات کے وقت سفر کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے وقت چلنا اپنے لئے ضروری سمجھو، کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) هذه كلها تكره لمن طال سفره فأمّا من سفره قريب يتوقع إتيانه ليلاً فلابأس لقوله: " إذا أطال الرجل المغيبة "، وكذا إذا كان في قفل عظيم أو عسكر و نحوهم واشتهر قدومهم وعلمت امرأته وأهله أنّه قادم فلابأس بقدومه ليلاً لزوال المعنى الّذى هو سببه فإن المراد التهيؤ وقد حصل ذلك. (شرح الطيبي: (۳۳۷/۷) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)

أنّه يكره لمن طال سفره أن يقدم على امرأته ليلاً بغتةً، فأمّا من كان سفره قريبا تتوقع امرأته إتيانه ليلاً فلابأس كما قال في إحدىٰ هذه الروايات: " إذا أطال الرجل الغيبة "، وإذا كان في قفل عظيم أو عسكر و نحوهم واشتهر قدومهم و وصلوهم وعلمت امرأته وأهله أنه قادم معهم وأنهم الآن داخلون فلابأس بقدومه متى شاء لزوال المعنى الّذى نهى بسببه، فإنّ المراد أن يتأهبوا وقد حصل ذلك ولم يقدم بغتةً. (تحفة الأحوذى: (۳۳۹/۷) كتاب الاستيذان والآداب، باب ما جاء في كراهية طروق الرجل أهله ليلاً، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۲) عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل. (بذل المجهود: (۴۳۲/۳) كتاب الجهاد، باب في الدلجة، ط: معهد الخليل الإسلامي)، وكذا في الفتح الرباني: (۵۶/۵) أبواب صلاة السفر وآدابه، باب فضل السفر، والحث عليه، ط: دار إحياء التراث العربي)

عن الربيع بن انس قال: قال رسول الله ﷺ: عليكم بالدلجة، فإن الأرض تطوى بالليل. (السنن الكبرىٰ: (۴۱۰/۵) كتاب الحج، باب كيفية السير والتعريس، وما يستحب من الدلجة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: عليكم بالدلجة فإنّ الأرض تطوى له بالليل. رواه أبوداؤد. (مشكاة: (ص: ۳۳۹)، كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثاني: ط: قديمي)

یعنی رات میں سفر کرنا منع نہیں ہے، مسافر اپنی سہولت کے مطابق دن اور رات میں جب بھی چاہے سفر کر سکتا ہے۔

اور رات کے وقت زمین لپیٹ دیئے جانے کا مطلب یہ ہے رات کے وقت چلنے کے علاوہ کوئی مشغلہ نہیں ہوتا، دوسری وجہ یہ ہے کہ فاصلے کی علامات اور نشانات پر نظر نہیں پڑتی اور راستہ میں ان چیزوں پر نظر پڑنے سے سفر بھاری ہو جاتا ہے۔(۱)

راستہ طویل والا اختیار کرنا

''طویل راستہ اختیار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۹۳)

راستہ کا اعتبار ہے

''قصر کے لئے کس راستہ کا اعتبار ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۶۵)

راستہ میں سفر کرتے ہوئے وطن سے گزرا

''سفر کے راستے میں وطن آجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۱۸)

---

(۱) و قال المظهري : يعني لاتقنعوا بالسير نهاراً بل سيروا بالليل أيضاً فإنه يسهل بحيث يظن الماشي أنه سار قليلاً و قد سار كثيراً . كذا في المرقاة . (عون المعبود : (۱۹۷/۷) كتاب الجهاد ، باب في الدلجة ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

وقال المظهر: والدلجة أيضاً اسم من ادلجوا بفتح الدال أو تشديدها، إذا ساروا آخر الليل أي لاتقنعوا بالسير نهاراً بل سيروا بالليل فإنه يسهل بحيث يظن الماضي أنه سار قليلاً وقد سار كثيراً. (بذل المجهود : (۴۳۲/۳) كتاب الجهاد ، باب في الدلجة ، ط: معهد الخليل الإسلامي)

قوله : تطوى أي يسهل السير فيه بحيث يظن الماشي أنّه سار قليلاً وقد سار كثيراً ولعل ذلك لعدم وجود الشاغل والصوارف من السير في الليل وعدم مشاهدة الامارات والعلامات التي يتعدد ويثقل السير في نظر السالك . والله أعلم . والمراد لاتقنعوا بالسير نهاراً بل سيروا بالليل أيضاً . وليس المراد : لاتسيروا بالنهار قطعاً . (لمعات على هامش المشكاة : (ص: ۳۳۹) ، كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، ط: قديمي)

مرقاة المفاتيح : (۴۵۵/۷) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، [رقم الحديث : ۳۹۰۹] ط: حقانيه.

راستہ میں شرعی سفر کا ارادہ کیا

اگر کوئی شخص کسی ضرورت سے قریبی جگہ جانے کے ارادہ سے نکلا، اور وہاں پہنچ کر یا اس سے پہلے راستہ میں شرعی مسافت کی مقدار یا اس سے زیادہ دور جانے کا ارادہ کیا، تو اگر نیت کی جگہ سے اس کی دوری سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو اس ارادہ کے بعد جب سفر شروع کرے گا اس وقت سے مسافر ہو جائے گا اس سے پہلے مسافر نہیں ہوگا۔(۱)

راستہ میں قصر کرے

شرعی مسافر اپنی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا۔(۲)

البتہ کسی جگہ پر پہنچنے کے بعد وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام قیام کرنے کی

---

(۱) وأمّا الثانی وهو بیان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أیّام حتی یترخص برخصة المسافرین وإلّا لایترخص أبداً . (تبیین الحقائق : (۱/ ۵۰۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت)

🗁 والثانی نیة مدة السفر ؛ لأنّ السیر قد یکون سفراً وقد لایکون ؛ لأنّ الإنسان قد یخرج من مصره إلی موضع لاصلاح الضیعة ثمّ تبدو له حاجة أخری إلی المجاوزة عنه إلی موضع آخر لیس بینهما مدة سفر ثمّ و ثمّ إلی أن یقطع مسافة بعیدة أکثر من مدة السفر لالقصد السفر فلابدّ من النیة للتمییز . (بدائع الصنائع : (۱/ ۹۴) کتاب الصلاة ، فصل فی بیان مایصیر به المقیم مسافراً ، ط : سعید)

🗁 ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أیّا حتی یترخص برخصة المسافرین وإلّا لایترخص أبداً . (الهندیة : (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

(۲) قال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ : یقصر حین یخرج من مصره ویخلف دور المصر کذا فی المحیط. (الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه

🗁 من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أیّام ..... قصر الفرض الرباعی . (البحر الرائق: (۲/ ۲۲۵ ـ ۲۳۰) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشیدیه)

🗁 من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسیرة ثلاثة أیام ..... صلی الفرض الرباعی رکعتین. (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعید)

نیت کرے گا تو مقیم بن جائے گا اور نماز پوری پڑھے گا۔(۱)

اگر ایک آدمی کے دو مکان ہیں اور دونوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہے تو جس شہر سے نکلا ہے اس کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا اور دوسرے مکان کے شہر یا گاؤں میں جا کر پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

راستہ میں کہیں ٹھہر گیا

اگر شرعی مسافر راستہ میں کہیں ٹھہر گیا تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہ برابر مسافر رہے گا۔(۳)

(۱،۲) وأمّا فی غیر وطنه فلا یصیر مقیماً إلّا بنیة الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر یوماً. (حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی)

صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوما أو أکثر. (الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصدًا مسیرة ثلاثة أیام..... صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه. (الدر المختار علی الرد: (۱۲۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

ویبطل الوطن الأصلی بالوطن الأصلی إذا انتقل عن الأوّل بأهله، وأمّا إذا لم ینتقل بأهله ولکن استحدث أهلاً ببلدة أخری فلایبطل وطنه الأوّل ویتمّ فیهما. (الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

الوطن الأصلی هو مولد ولادته أو تأهله أو توطنه یبطل بمثله إذا لم یبق له بالأوّل أهل فلو بقی لم یبطل بل یتم فیهما. قال تحته فی الردّ: (قوله: بل یتمّ فیهما) أی بمجرّد الدخول وإن لم ینو إقامة. (شامی: (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

وأمّا فی غیر وطنه فلایصیر مقیما إلّا بنیة الإقامة، وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر یومًا. (حلبی کبیر: (۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیدمی)

صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یومًا أو أکثر. الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

چار رکعت والی فرض نماز امام بن کر پڑھائے یا اکیلا پڑھے تو دو رکعت پڑھے گا۔(۱)

اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت کر لی ہے تو اب وہ مسافر نہیں رہے گا مقیم بن جائے گا، چار رکعت والی فرض نماز پوری پڑھے گا۔(۲)

پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے یہاں سے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی وہ مقیم رہے گا مسافر نہیں بنے گا، نمازیں پوری پوری پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدیاً بالمسافر . (التاتارخانیة : (۷/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط : قدیمی)

🗁 والقصر من کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدیاً بمسافر . (المحیط البرهانی : (۱۲۶/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه ، ط: رشیدیه)

🗁 الدر مع الرد : (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .

🗁 وأمّا فی غیر وطنه فلایصیر مقیماً إلّا بنیة الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر یوماً . (الحلبی الکبیر : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی)

🗁 صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر . (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

🗁 ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر . (الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

(۲) صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر . (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

🗁 ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر . (الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

🗁 وأمّا فی غیر وطنه فلایصیر مقیماً إلّا بنیة الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر یوماً . (الحلبی الکبیر : (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی)

(۳) (قوله : قاصداً) أشار به مع قوله : خرج إلی أنّه لو خرج ولم یقصد أو قصد ولم یخرج لایکون مسافراً . (شامی : (۱۲۲/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

🗁 ولایصیر مسافراً بالنیة حتی یخرج ویصیر مقیماً بمجرد النیة ، (الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

🗁 أمّا شرط مجاوزة العمران ؛ لأنّ السفر فعل فلایوجد بمجرد النیة ، فیشترط قران النیة بأدنی فعل. (الخانیة علی هامش الهندیة : (۱۶۴/۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

پھر جب یہاں سے نکلے گا اور جہاں جارہا ہے اس کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہوگی، تو پھر یہ آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہو جائے گا اور قصر کرے گا اور اگر اس جگہ کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہوگی تو مسافر نہیں ہوگا، اور پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلا لیکن گھر ہی سے یہ بھی نیت تھی کہ درمیان میں فلاں علاقہ میں پندرہ دن ٹھہرے گا تو یہ شخص مسافر نہیں ہوگا پورے راستے پوری نماز پڑھے گا، پھر اگر اس علاقہ میں پہنچ کر پورے پندرہ دن ٹھہرنا نہیں ہوا تب بھی وہ مسافر نہیں بنے گا۔

(نوٹ) یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اگر فلاں علاقہ کی مسافت گھر سے سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہو۔ اور اگر مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہو تو راستہ میں قصر کرے گا۔ (۲)

---

(۱) وأمّا الثانی وهو بیان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أیّام حتی یترخص برخصة المسافرین وإلّا لایترخص أبداً. (تبیین الحقائق: (۱/۱۴۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

🗁 والثانی نیة مدة السفر؛ لأنّ السیر قد یکون سفراً وقد لایکون؛ لأنّ الإنسان قد یخرج من مصره إلی موضع لاصلاح الضیعة ثمّ تبدو له حاجة أخری إلی المجاوزة عنه إلی موضع آخر لیس بینهما مدة سفر ثمّ و ثمّ إلی أن یقطع مسافة بعیدة أکثر من مدة السفر لالقصد السفر فلابدّ من النیة للتمییز. (بدائع الصنائع: (۱/۹۴) کتاب الصلاة، فصل فی بیان مایصیر به المقیم مسافراً، ط: سعید)

🗁 ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أیّام حتی یترخص برخصة المسافرین وإلّا لایترخص أبداً. (الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

(۲) فإن نوی المسافر الإقامة فی موطنین خمسة عشر یوماً نحو مکة و منی، أو الکوفة والحیرة، لم یصر مقیماً. (التاتارخانیة: (۲/۷) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان أنّ المسافر متی یقصر الصلاة، ط: قدیمی)

🗁 ولو نوی الإقامة خمسة عشر یوماً فی موضعین، فإن کان کل منهما أصلاً بنفسه نحو مکة و منی،..... لایصیر مقیماً. (الهندیة: (۱/۱۳۸) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

🗁 (من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسیرة ثلاثة أیّام ولیالیها بالسیر الوسط مع الاستراحات المعتادة، صلی الفرض الرباعی رکعتین ولو عاصیاً بسفره حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر بموضع صالح لها، فیقصر إن نوی فی أقلّ منه أو فیه لکن فی غیر صالح) أو کنحو جزیرة أو نوی فیه لکن (بموضعین مستقلین کمکة و منی). (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱ ـ ۱۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے

اگر شرعی مسافر کا راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے مثلاً دس دن یہاں، پانچ دن وہاں، اور بارہ دن وہاں، لیکن پورے پندرہ دن کہیں بھی ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی وہ مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔(۱)

راستے دو ہیں ایک سے سفر کیا اور دوسرے سے واپس آیا

''قصر والے راستے سے سفر کیا اور غیر قصر والے سے واپس آیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۷۰)

راہ گزر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۷۱)

رخصت کرتے وقت

☆.....مہمان کو رخصت کرتے وقت مکان کے دروازے یا باہر کچھ دور تک اس کے ساتھ جانا سنت ہے۔(۲)

میزبان کے لئے مہمان سے دعا کرنے کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے، اور مہمان کے لئے بھی میزبان کے واسطے دعا کرنا مسنون ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم:۲. علی الصفحة:۲۲۷. (ولو نوی الاقامة خمسة عشر یوماً)

(۲) عن أبی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ: من السنة أن یخرج الرجل مع ضیفه إلی باب الدار. رواه ابن ماجه و رواه البیهقی فی شعب الإیمان. (مشکاة: (ص: ۳۷۰) کتاب الأطعمة، باب الضیافة، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

عن أبی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ: إن من السنة أن یخرج الرجل مع ضیفه إلی باب الدار. (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۴۰) أبواب الأطعمة، باب الضیافة، ط: قدیمی)

عن ابن عباس قال: من السنة إذا دعا الرجل أخاه أن یقوم معه حتی یخرج. (المعجم الأوسط: (۶/۶) باب من اسمه محمود، [رقم الحدیث: ۷۷۹۳]، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

(۳) عن أنس قال: دخل النبیّ ﷺ علی أم سلیم فأتته بتمر و سمن فقال: أعیدوا سمنکم فی سقائه و تمرکم فی وعائه فإنّی صائم ثمّ قام إلی ناحیة من البیت فصلی غیر المکتوبة فدعا لام سلیم و أهل بیتها. =

☆.....مہمان کو رخصت کرتے وقت "السلام علیکم ورحمة الله" کہنا چاہئے "السلام علیکم ورحمة الله" کے بجائے صرف "خداحافظ" کہنا درست نہیں۔

ہاں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ "خداحافظ" کہنا درست ہے۔اسی طرح کوئی بھی دعائیہ کلمات کہے تو جائز ہے۔(۱)

رخصت کرتے وقت کی دعا

کسی کو رخصت کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیتے اور فرماتے یعنی دعا دیتے تھے:

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ". (۲)

ترجمہ: تمہارا دین، تمہاری امانت، اور خاتمہ والے اعمال کو میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ ان کی حفاظت فرمائے۔

= (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۸۱) كتاب الصوم، باب (بلاترجمة) قبيل باب ليلة القدر، ط: قديمى)

عن أنس قال: دخل النبىّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال: أعيدوا سمنكم فى سقائه و تمركم فى وعائه فإنّى صائم ثمّ قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم وأهل بيتها. (صحيح البخارى: (۱/۲۶۶) كتاب الصوم، باب من زار قوماً فلم يفطر عندهم، ط: قديمى)

(۱) عن عمران بن حصين قال: كنا فى الجاهلية نقول: أنعم الله بك عيناً وأنعم صباحاً، فلمّا كان الإسلام نهينا عن ذلك. رواه أبوداؤد. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۹۹) كتاب الآداب، باب السلام، الفصل الثانى، ط: قديمى)

عن عمران بن حصين قال: كنا نقول فى الجاهلية: أنعم الله بك عيناً وأنعم صباحاً، فلمّا كان الإسلام نهينا عن ذلك. (بذال المجهود: (۵/۳۲۸)، كتاب الأدب، باب فى الرجل يقول أنعم الله بك عيناً، ط: معهد الخليل الإسلامى)

عن عمران بن حصين قال: كنا فى الجاهلية نقول: أنعم الله بك عيناً وأنعم صباحاً، فلمّا كان الإسلام نهينا عن ذلك. (عون المعبود: (۱۴/۲۶۵) كتاب الآداب، باب فى الرجل يقول: أنعم الله بك عيناً، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۲) وكان إذا ودع أصحابه فى السفر يقول لأحدهم: استودع الله دينك وأمانتك و خواتيم عملك. (زاد المعاد: (۲/۴۰۷) فصل فى هديه ﷺ فى أذكار السفر و آدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)=

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو رخصت کرنے کے وقت مصافحہ فرمانا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔(۱)

اور جب مسافر چلا جائے تو اس کے لئے یہ دعا کرے:

''اَللّٰھُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ''(۲)

ترجمہ: اے اللہ خیر وعافیت کے ساتھ اس کی مسافت طے کرادے اور سفر کو اس کے لئے آسان کردے۔

= عن ابن عمر قال : كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول : استودع الله دينک وأمانتک وآخر عملک . (مشكاة المصابيح: (ص : ۲۱۴) كتاب الدعوات ، باب الدعوات فی الأوقات ، الفصل الثانی ، ط: قديمی)

عن ابن عمر قال : كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول : استودع اللّٰه دينک وأمانتک وآخر عملک . (ترمذی : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً ، ط: قديمی)

(۱) الوداع: يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه و يستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه : استودع الله دينک و أمانتک وخواتيم عملک زوّدک الله التقوى وغفر ذنبک ويسر لک الخير حيث ماكنت . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳۶۲/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر ، المبحث الأوّل ، ط: دار الفكر ، بيروت)

وكان إذا ودع أصحابه فی السفر يقول لأحدهم : استودع الله دينک وأمانتک و خواتيم عملک . (زاد المعاد : (۴۰۷/۲) فصل فی هديه ﷺ فی أذكار السفر وآدابه ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

عن ابن عمر قال : كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول : استودع الله دينک وأمانتک وآخر عملک . (مشكاة المصابيح: (ص : ۲۱۴) كتاب الدعوات ، باب الدعوات فی الأوقات ، الفصل الثانی ، ط: قديمی)

عن ابن عمر قال : كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول : استودع اللّٰه دينک وأمانتک وآخر عملک . (ترمذی : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً ، ط: قديمی)

(۲) وقال له رجل إنّی أريد سفراً فقال أوصيک بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولی قال: اللّٰهم ازوله الأرض وهوّن عليه السفر . (زاد المعاد : (۴۰۸/۲) فصل فی هديه ﷺ فی أذكار السفر و آدابه ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت) =

اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو کم از کم "فالله خير حفظا وهو ارحم الراحمين" کہہ دے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت کرتے وقت یہ دعا دیتے تھے:

"زَوَّدَکَ اللّٰهُ التَّقْوىٰ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَوَجَّهَکَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتُ"(۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ اور خشیت کا توشہ عطا فرمائے، تیرے گناہ معاف فرمائے اور جہاں بھی تو جائے خیر کی طرف تیری رہنمائی کرے۔

رخصت کرنا

جب مہمان جانے لگے تو دروازہ تک نکل کر اس کو رخصت کیا جائے۔(۳)

= عن أبی هريرة قال :إنّ رجلاً قال : يا رسول اللّٰه إنّی أريد أن أسافر فأوصنی ، قال : عليک بتقوی اللّٰه والتكبير على كل شرف فلما ولى الرجل قال : اللّٰهم أطوله البعد و هوّن عليه السفر . (ترمذی : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً ، ط:قديمی)

عن أبی هريرة قال: إنّ رجلاً قال: يا رسول اللّٰه إنّی أريد أن أسافر فأوصنی، قال: عليک بتقوی اللّٰه والتكبير على كل شرف فلما ولى الرجل قال: اللّٰهم أطوله البعد و هوّن عليه السفر. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(۱) سورة يوسف : رقم الآية : ۶۴ ، الجزء الثالث عشر .

(۲) و جاء إليه رجل و قال: يا رسول اللّٰه ! إنّی أريد سفراً فزوّدنی، فقال: زوّدک اللّٰه التقوی، قال: زدنی، قال: و غفر لک ذنبک ، قال : زدنی ، قال : ويسّر لک الخير حيثما كنت . (زاد المعاد: (۴۰۸/۲) فصل فی هديه ﷺ فی أذكار السفر و آدابه ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

و عن أنس قال: جاء رجل إلى النّبیّ ﷺ قال: يا رسول اللّٰه ! إنّی أريد سفراً فزوّدنی، فقال: زوّدک اللّٰه التقوی، قال: زدنی، قال: و غفر ذنبک، قال: زدنی ـ بأبی أنت وأمّی ـ، قال: ويسّر لک الخير حيثما كنت. (ترمذی (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء يقول إذا ودع إنساناً باب منه، ط: قديمی)

و عن أنس قال: جاء رجل إلى النبیّ ﷺ قال: يا رسول اللّٰه ! إنّی أريد سفراً فزوّدنی، فقال: زوّدک اللّٰه التقوی، قال: زدنی، قال: و غفر ذنبک، قال: زدنی ـ بأبی أنت وأمّی ـ، قال: ويسّر لک الخير حيثما كنت. (مشكاة المصابيح: (۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(۳) عن أبی هريرة قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. رواه ابن ماجه و رواه البيهقی فی شعب الإيمان. (مشكاة: (ص: ۳۷۰) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الثالث، ط: قديمی)

عن أبی هريرة قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. (سنن ابن ماجه : (ص: ۲۴۰) أبواب الأطعمة ، باب الضيافة ، ط: قديمی) =

اس میں ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ گھر میں ایک اجنبی کے آنے سے کسی وہم اور وسوسہ کا شکار نہیں ہوں گے۔

مہمان کی رخصت کے لئے گھر کے دروازہ تک جانا قدیم عادت ہے جس کو ہمیشہ سے تمدن، تہذیب اور شائستگی کا مظہر بھی سمجھا گیا ہے اور انسان کی فطرت سلیمہ کا غماز بھی ہے۔

رخصت کرنے کا طریقہ

کسی مہمان یا ملاقات کے لئے آنے والے کو رخصت کرنے کے وقت مکان کے باہر تک اس کے ساتھ جانا یا سفر کا ارادہ کرنے والے کو شہر سے باہر یا تھوڑی دور تک پہنچا دینا مستحب ہے۔(۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام، اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سفر پر روانہ فرماتے تو اس کے ساتھ کسی قدر دور تک جاتے تھے۔(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک جانا مسنون ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔(۳)

رخصت کرنے کی دعا

''رخصت کرتے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲۲۹/۱)

رخصت کے وقت

رخصت ہوتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔(۴)

= عن ابن عباس قال: من السنة إذا دعا الرجل أخاه أن يقوم معه حتى يخرج. (المعجم الأوسط: (٦/٦) باب من اسمه محمود، [رقم الحديث: ٧٧٩٣]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(١، ٢، ٣) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ٣. على الصفحة: ٢٢١. (عن أبي هريرة قال:)

(٤) عن قتادة قال: قال النبيّ ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة المصابيح: (ص: ٣٩٩) كتاب الأدب، باب السلام، الفصل الثاني، ط: قديمي) =

رخصت کے وقت مصافحہ کرنا

رخصت کے وقت مصافحہ کرنا بھی جائز ہے۔(۱)

= 🗁 عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإنّ التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأوّل . (شامي: (۴۱۶/۶) ، كتاب الحظر والإباحة ، فصل في البيع ، ط: سعيد)

🗁 قال النبيّ ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام (هب) عن قتادة مرسلا . (جمع الجوامع : (۱۹۲/۱) قسم الأقوال ، حرف الهمزة مع الذال من الجامع الصغير وزوائده ، [رقم الحديث : ۱۳۲۳] ط: دار الكتب العلمية)

(۱) عن قتادة قال: قال النبيّ ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام . رواه البيهقي في شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۹۹) كتاب الأدب ، باب السلام ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

🗁 عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإنّ التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأوّل . (شامي : (۴۱۶/۶) ، كتاب الحظر والإباحة ، فصل في البيع ، ط: سعيد)

🗁 قال النبيّ ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام (هب) عن قتادة مرسلا . (جمع الجوامع : (۱۹۲/۱) قسم الأقوال ، حرف الهمزة مع الذال من الجامع الصغير وزوائده ، [رقم الحديث : ۱۳۲۳] ط: دار الكتب العلمية)

🗁 الوداع: يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه و يستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه : استودع الله دينك و أمانتك وآخر عملك زوّدك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ماكنت . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳۶۶/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر ، المبحث الأوّل ، ط: دار الفكر ، بيروت)

🗁 عن ابن عمر قال : كان النبيّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبيّ ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك و آخر عملك . (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) ، كتاب الدعوات ، باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

🗁 عن ابن عمر قال : كان النبيّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبيّ ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك . (ترمذي : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً ، ط: قديمي)

رخصت ہوتے وقت سلام کرنا

''حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم گھر میں داخل ہوتو اپنے گھر والوں کو سلام کرو'' اور جب (تم گھر سے) نکلوتو اپنے اہل وعیال کو سلام کے ساتھ رخصت کرو۔(۱)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر جاتے وقت اپنے اہل وعیال کو سلام کے ذریعہ وداع کہو، اس لئے بعض علماء نے لکھا ہے کہ رخصتی کے وقت جو سلام کرتے ہیں اس کا جواب دینا مستحب ہے واجب نہیں کیونکہ یہ سلام اصل میں ''دعا'' اور ''وداع'' ہے۔(۲)

اور اس کا یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے اہل وعیال کے پاس ''سلام'' کو امانت رکھو، یعنی جب تم نے رخصت ہوتے وقت اپنے اہل وعیال کو سلام کیا تو گویا تم نے سلام کی خیر و برکت کو اپنے اہل وعیال کے پاس امانت رکھا جس کو تم آخرت میں واپس لوگے، کیوں کی جب کوئی شخص اپنی چیز کسی کے پاس امانت رکھتا ہے تو پھر اس کو واپس لے لیتا ہے۔

رمضان میں نفل روزہ کی نیت کرنا

''مسافر رمضان میں نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۵۷)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱ علی الصفحة: ۲۲۳ (عن قتادة قال: قال النبیّ ﷺ: إذا دخلتم)

(۲) وإن سلم ثانیاً فی مجلس واحد لایجب ردّ الثانی، تاتارخانیة. وفیها عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جدّه عن رسول اللّٰه ﷺ: إذا أتیتم المجلس فسلموا علی القوم وإذا رجعتم فسلموا علیهم فإنّ التسلیم عند الرجوع أفضل من التسلیم الأوّل. (شامی: (۶/۴۱۶)، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

یستحب أن یودع أهله و جیرانه وأصدقائه وأن یودعوه و یستسمحهم ویقول کل واحد منهم لصاحبه: استودع اللّٰه دینک و أمانتک وخواتیم عملک زوّدک اللّٰه التقوی وغفر ذنبک ویسر لک الخیر حیث ماکنت. (الفقه الإسلامی وأدلّته: (۳/۳۶۶) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث: آداب السفر، المبحث الأوّل، ط: دار الفکر، بیروت)

روانگی سے پہلے نفل کی فضیلت

مسافر اپنے اہل وعیال کے لئے جن چیزوں کو چھوڑ کر سفر کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ برکت اور رحمت والی افضل ترین چیز وہ دو رکعت نفل نماز ہے جو سفر شروع کرنے سے پہلے گھر میں پڑھتا ہے، حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں:

''مَاخَلَفَ عَبْدٌ عَلیٰ اَهْلِهٖ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ يُرِيْدُ سَفَراً'' (۱)

ترجمہ: یعنی سفر کے وقت گھر والوں کے پاس جو دو رکعت پڑھتا ہے وہ ان کے لئے چھوڑی ہوئی چیزوں میں سب سے افضل ہے۔

روانگی کے وقت کی دعا

روانگی کے وقت جب مکان کے دروازہ پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْاَذِلَّ اَوْاُذَلَ اَوْاَزِلَّ اَوْاُزَلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ'' (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کر کے اسی کا نام لے کر نکل رہا ہوں، گناہوں سے

---

(۱) عن المطعم بن مقدام قال : قال رسول الله ﷺ : ماخلف عبد على أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد السفر . (مصنف ابن أبي شيبه : (۴۲۴/۱) كتاب الصلاة ، الرجل يريد السفر ، من كان يستحب له أن يصلي قبل خروجه ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

ماخلّف هذا على أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً . (ش عن المطعم بن مقدام مرسلاً) . (كنز العمال : (۷۱۳/۶) كتاب السفر ، الفصل الثاني ، آداب متفرقة من الإكمال ، ط: مؤسسة الرسالة)

صلاة سنة السفر : يستحب إذا أراد الخروج من منزله أن يصلي ركعتين .....جاء في الحديث : ماخلّف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً . (الفقه الإسلامي وأدلّته مع هامشه : (۳۶۸/۳) ، الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث ، آداب السفر ، المبحث الأوّل : آداب السفر للحج و غيره ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(۲) عن أم سلمة أن النبيّ ﷺ كان إذا خرج من بيته قال : بسم الله توكلت على الله اللّٰهم إنّا نعوذبك من أن نزل أو نضل أو نظلم أو نُظلم أو نجهل أ ويجهل علينا . (مشكاة المصابيح : =

بچنے کی قدرت اور عبادت کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، ذلیل ہوں یا ذلیل کیا جاؤں، پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

دروازے سے نکل کر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَاکْفِنِیْ مَااَهَمَّنِیْ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَااِلٰهَ غَیْرُکَ، اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّهْنِی الْخَیْرَ اَیْنَمَا تَوَجَّهْتُ"(۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری مدد میں چلا، تجھ پر ہی بھروسہ کیا، تیری پناہ حاصل کی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اے اللہ! تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے، تو ہی میری امید ہے، اس لئے جو چیز مجھے فکر میں مبتلا کرنے والی ہے اس کے متعلق تو کفایت فرما، تیری تعریف بڑی ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا فرما، میرے گناہ معاف فرما اور جہاں کہیں جاؤں خیر کی طرف میری رہنمائی فرما۔

= (ص: ۲۱۵) کتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

عن أم سلمة أن النبیّ ﷺ کان إذا خرج من بیته قال: بسم اللّٰه توکّلت علی اللّٰه اللّٰهم إنّی أعوذبک من أن أضل أو أضل أو أزل أو أُزلّ أو أظلم أو أُظلم أو أجهل أو یجهل علیّ. (تحفة الأحوذی: (۲۳۶/۹)، [رقم الحدیث: ۳۴۲۷]، کتاب الدعوات، باب منه (باب مایقول إذا خرج من بیته)، ط: دار الکتب العلمیة، ط: بیروت)

عن أم سلمة قالت ما خرج رسول اللّٰه ﷺ من بیتی قط إلّا رفع طرفه إلی السماء فقال: اللّٰهم إنّی أعوذبک أن أضل أو أضل أو أزل أو أُزلّ أو أظلم أو أُظلم أو أجهل أو یجهل علیّ. (عون المعبود: (۱۸۴/۱۴) کتاب الأدب، باب مایقول إذا خرج من بیته، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

(۱) عن أنس بن مالک قال: لم یرد رسول اللّٰه سفراً إلّا قال حین ینهض من جلوسه: "اللّٰهم بک انتشرت وإلیک توجّهت وبک اعتصمت أنت ثقتی و رجائی، اللّٰهم اکفنی ما أهمنی وما لا اهتم به وما أنت أعلم به منی، اللّٰهم زوّدنی التقوی واغفرلی ذنبی ووجّهنی إلی الخیر حیث ما توجّهت" ثمّ یخرج. (السنن الکبریٰ: (۴۱۰/۵)، کتاب الحج، باب الدعاء إذا سافر، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

عن أنس قال: لم یرد النّبیّ ﷺ سفراً قطّ إلّا قال حین ینهض من جلوسه: =

روپوش مسافر کی بیوی کیا کرے

شوہر سفر میں گیا اور روپوش ہو گیا، وہ خود آتا بھی نہیں، اور بیوی کو بلاتا بھی نہیں، اور خرچہ کا انتظام بھی نہیں کرتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ہے، تو ایسی عورت اسلامی ملک میں عدالت کے جج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں مسلمانوں کی شرعی پنچایت یا اسلامی مرکز میں مقدمہ دائر کرے، اور یہ دعویٰ کرے کہ فلاں بن فلاں سے اتنے سال پہلے اس کا نکاح ہوا ہے اور اس کو نکاح نامہ یا دو معتبر گواہوں کی گواہی سے ثابت کرے اس کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ وہ اتنے سال سے روپوش ہے، اور نان نفقہ نہیں دے رہا ہے، نہ اس کا انتظام کیا ہے نہ ہی وہاں سے بھیجتا ہے، ان باتوں کو بھی دو گواہوں کی گواہی سے ثابت کرے، اور اگر شوہر کے بغیر رہنے میں گناہ کا اندیشہ ہے تو قسم بھی اٹھائے کہ وہ شوہر کے بغیر مزید انتظار نہیں کر سکتی، جب یہ تمام باتیں گواہوں کی گواہی اور عورت کی قسم سے ثابت ہو جائیں تو جج اس عورت کے شوہر کے پاس دو آدمیوں کو بھیج کر بیوی کے حقوق ادا کرنے کا وعدہ لے، اگر وہ حقوق ادا کرنے کا وعدہ نہ کرے تو عورت کو مزید ایک مہینہ انتظار کرنے کی مہلت دے، اگر شوہر اس مدت میں اپنی شرارت سے باز نہ آئے، تو جج نکاح فسخ کر دے اور اگر آدمی بھیج کر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے؟ تو اخبارات وغیرہ میں اعلان شائع کرے کہ اتنے دنوں تک حاضر ہو جاؤ ورنہ نکاح فسخ کر دیا جائے گا، پھر اگر وہ نہ آئے تو جج قضاعلی الغائب کے تحت تفریق کر دے، اس کے بعد

= "اللّٰهم بک انتشرت وإلیک توجّهت وبک اعتصمت وعلیک توکّلت اللّٰهم أنت ثقتی و أنت رجائی، اللّٰهم اکفنی ما أهمنی وما لا اهتم له وما أنت أعلم به منی عزّ جارک و جلّ ثناء ک ولا إله غیرک، اللّٰهم زوّدنی التقوی واغفرلی ذنبی ووجّهنی للخیر أینما توجّهت، ثمّ یخرج. (زاد المعاد: (۲۰۵/۲) فصل فی هدیه ﷺ فی أذکار السفر وآدابه، ط: دار الکتب العلمیة، ط: بیروت)

عن أنس قال لم یرد النّبیّ ﷺ سفراً قطّ إلّا قال حین ینهض من جلوسه اللّٰهم بک انتشرت وإلیک توجّهت وبک اعتصمت، اللّٰهم أنت ثقتی وأنت رجائی، اللّٰهم اکفنی ما اهمنی ومالا اهتم به وما انت أعلم به منی وزودنی التقوی واغفرلی ذنبی و وجهنی للخیر حیث ما توجهت. (مجمع الزوائد: (۱۳۵/۱۰) کتاب الاذکار، باب مایقول إذا نهض للسفر، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

عورت تین ماہواری عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے، اور اگر شوہر عدت کے اندر واپس آ گیا تو رجوع کرنے کا حق ہوگا، اور اگر عدت کے بعد واپس آیا تو رجوع کا حق نہیں ہوگا، مگر یہ کہ شوہر عورت کے دعویٰ کے خلاف کوئی بات ثابت کردے۔(۱)

روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے

مسافر روزہ سے تھا اور کوئی اس کے روزہ کا دشمن تھا، اس نے روزہ توڑنے پر مجبور کیا کہ روزہ توڑ دو ورنہ جان سے ماردیں گے، یا ہاتھ پاؤں توڑ دینے کی دھمکی دی، تو اس صورت

(۱) قال فی غرر الأحكام : ثمّ اعلم أن مشائخنا استحسنوا أن ينصب القاضي الحنفي نائباً ممن مذهبه التفريق بينهما إذا كان الزوج حاضراً وأبى عن الطلاق ؛ لأن رفع الحاجة الدائمة لايتيسر بالاستدانة إذ الظاهر أنّها لاتجد من يقرضها ، وغنى الزوج مآلاً أمر متوهم فالتفريق ضروري إذا طلبته . (شامي : (۵۹۰/۳) ، كتاب الطلاق ، ط: سعيد)

الحيلة الناجزة : (ص: ۷۷) ط: دار العلوم كراچی .

ورأى الجمهور غير الحنفية: أن للقاضي تطليق الزوجة بإعسار الزوج مطلقاً حاضراً أم نائباً، إلّا أن المالكية قالوا: إن كان الزوج قريب الغيبة فيرسل له : إمّا أن يأتي أو يرسل النفقة أو يطلق عليه، وإن كان بعيد الغيبة كعشرة أيّام فللقاضي التطليق إن لم يترك لها شيئًا، ولا وكل وكيلاً بالنفقة، ولا اسقطت عنه النفقة حال غيبته و تحلف على ماذكر. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (۷۶۸/۷) القسم السادس، الباب الثاني، الفصل الخامس في النفقات، ثالثاً: نفقة زوجة الغائب، ط: دار الفكر، بيروت)

قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر کے گواہوں سے اس غائب کے ساتھ اپنا نکاح ثابت کرے، پھر یہ ثابت کرے کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا اور نہ وہاں سے اس نے میرے لیے نفقہ بھیجا، نہ یہاں کوئی انتظام ہے..... ان سب باتوں پر حلف بھی کرے اس کے بعد اگر کوئی عزیز قریب یا اجنبی اس کے نفقہ کی کفالت کرے تو خیر، ورنہ قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو یا اس کو بلا لو یا وہیں سے کوئی انتظام کرو ورنہ اس کو طلاق دیدو، اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کردیں گے۔ اس پر بھی اگر خاوند کوئی صورت قبول نہ کرے تو قاضی ایک مہینے کے مزید انتظار کا حکم دے، اس مدت میں بھی اگر اس کی شکایت رفع نہ ہوئی تو اس عورت کو اس غائب کی زوجیت سے الگ کردے..... اگر یہ غائب حکم بالطلاق کے بعد آجاوے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ عدت کے اندر اندر واپس آجاوے اور باقاعدہ خرچ وغیرہ دینے پر آمادہ ہو، اس صورت میں تو اس کو رجعت کا حق ہے..... عدت ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت کردی تو اس کو ہر حال میں عورت مل جائے گی..... اور اگر خاوند نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی تو اس کو عورت نہ ملے گی کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا۔ (حیلۂ ناجزہ: (ص: ۷۷، ۷۹)، حکم زوجۂ غائب غیر مفقود، ط: دارالإشاعت)

میں مسافر کے لئے روزہ توڑ کر جان بچانا واجب ہے، اگر مسافر نے اس حالت میں روزہ نہیں توڑا اور مجبور کرنے والے نے جان سے مار دیا یا جسمانی نقصان اٹھانا پڑا تو گنہگار ہوگا۔(۱)

روزہ توڑنے کی اجازت

''مسافر کو روزہ توڑنے کی اجازت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۶۹)

روزہ دار مسافر کا روزہ فاسد کر دینا

اگر کوئی مقیم روزہ کی نیت کرنے کے بعد مسافر بن جائے، تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کو لینے کے لئے اپنے گھر واپس آئے اور وہاں پہنچ کر روزہ کو توڑ دے تو اس کا

---

(۱) أنه لو أكره على أكل ميتة أو دم أو لحم خنزير أو شرب خمر بغير ملجئ كحبس أو ضرب أو قيد لم يحل وإن بملجئ كقتل، أو قطع عضو أو ضرب مبرح حل فإن صبر فقتل أثم..... ومثله سائر حقوقه تعالىٰ كإفساد صوم و صلاة..... ولهذا نقل هنا في البحر عن البدائع الفرق بين ما إذا كان المكره على الفطر مريضًا أو مسافرًا وبين ما إذا كان صحيحاً مقيماً بأنه لو امتنع حتى قتل أثم في الأوّل دون الثاني. (شامي: (۲/۴۲۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

ومنه ما إذا أكره المريض والمسافر فإن الإفطار واجب ولايسعه الصوم حتى لو امتنع من الإفطار فقتل يأثم كالإكراه على أكل الميتة بخلاف ما إذا كان صحيحاً مقيماً فأكره بقتل نفسه فإنّه يرخص له الفطر والصوم أفضل حتى لو امتنع من الإفطار حتى قتل يثاب عليه. (البحر الرائق: (۲/۴۹۵)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر کے گواہوں سے اس غائب کے ساتھ اپنا نکاح ثابت کرے، پھر یہ ثابت کرے کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا اور نہ وہاں سے اس نے میرے لیے نفقہ بھیجا، نہ یہاں کوئی انتظام ہے..... ان سب باتوں پر حلف بھی کرے اس کے بعد اگر کوئی عزیز قریب یا اجنبی اس کے نفقہ کی کفالت کرے تو خیر، ورنہ قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو یا اس کو بلا لو یا وہیں سے کوئی انتظام کرو ورنہ اس کو طلاق دیدو، اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کر دیں گے۔ اس پر بھی اگر خاوند کوئی صورت قبول نہ کرے تو قاضی ایک مہینے کے مزید انتظار کا حکم دے، اس مدت میں بھی اگر اس کی شکایت رفع نہ ہوئی تو اس عورت کو اس غائب کی زوجیت سے الگ کر دے..... اگر یہ غائب حکم بالطلاق کے بعد آجاوے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ عدت کے اندر اندر واپس آجاوے اور باقاعدہ خرچ وغیرہ دینے پر آمادہ ہو، اس صورت میں تو اس کو رجعت کا حق ہے..... عدت ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو سو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت کر دی تو اس کو ہر حال میں عورت مل جائے گی..... اور اگر خاوند نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی تو اس کو عورت نہ ملے گی کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا۔ (حیلۂ ناجزہ: (ص: ۷۷، ۷۹)، حکم زوجۂ غائب غیر مفقود، ط: دار الإشاعت)

کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱) (اور کفارہ مسلسل ساٹھ روزے رکھنے ہیں اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے ورنہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے)۔(۲)

کیونکہ یہ شخص اس وقت مسافر نہیں ہے بلکہ مقیم ہے، مقیم اگر روزہ توڑ دے تو کفارہ لازم ہوتا ہے۔

روزہ دار مہمان

روزہ دار مہمان کے لئے میزبان اور اس کے اہل وعیال کے حق میں دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) یجب علی مقیم إتمام صوم یوم منه سافر فیه ولکن لا کفارة علیه لو أفطر فیهما للشبهة فی أوّله و آخره إلّا إذا دخل مصره لشیئ نسیه فأفطر فإنّه یکفر . (الدر مع الرد: (۴۳۱/۲) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ، ط: سعید)

وفی فتاوی قاضی خان : المسافر إذا تذکر شیئًا قد نسیه فی منزله فدخل فأفطر ثم خرج قال علیه الکفارة قیاساً ؛ لأنّه مقیم عند الأکل حیث رفض سفره بالعود إلی منزله وبالقیاس نأخذ . (البحر الرائق: (۴۹۵/۲) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت)

ولو سافر فی شهر رمضان ثم رجع إلی أهله لیحمل شیئًا نسیه فأکل بمنزله ثم خرج القیاس أن تجب علیه الکفارة ؛ لأنّه رفض سفره قال الفقیه وبه نأخذ . (الهندیة : (۲۰۷/۱) کتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبیح الإفطار ، ط: رشیدیه)

(۲) وأفاد بالتشبیه أن هٰذه الکفارة مرتبة فالواجب العتق ، فإن لم یجد فعلیه صیام شهرین متتابعین ، فإن لم یستطع فإطعام ستین مسکیناً . (البحر الرائق : (۴۸۴/۲) کتاب الصوم ، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسده ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت)

أکل عمداً قضی و کفّر کفارة المظاهر : أی کذا فی الترتیب فیعتق أوّلاً ، فإن لم یجد صام شهرین متتابعین ، فإن لم یستطع فإطعام ستین مسکیناً . (رد المحتار : (۴۱۱/۲ ، ۴۱۲) کتاب الصوم ، باب مایفسد الصوم و مالا یفسده ، ط: سعید)

کفارة الفطر و کفارة الظهار واحدة وهی عتق رقبة مؤمنة أو کافرة فإن لم یقدر علی العتق فعلیه صیام شهرین متتابعین وإن لم یستطع فعلیه إطعام ستین مسکیناً . (الهندیة : (۲۱۵/۱) کتاب الصوم ، الباب السابع فی الاعتکاف ، بیان الکفارة ، ط: رشیدیه)

(۳) عن أنس قال: دخل النبیّ ﷺ علی أم سلیم فأتته بتمر و سمن فقال أعیدوا سمنکم فی سقائه =

روزہ دلجوئی کے لئے توڑنا

''میزبان کی دلجوئی کے لئے روزہ توڑنا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۰۲)

روزہ سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دینا

''سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۸۰)

روزہ سفر میں رکھنا

''سفر میں روزہ رکھنا''عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۳۱)

روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا

گرمی کے موسم میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا، گرمی کی شدت کی وجہ سے کمزور ہمت کے آدمی نے سفر کا ارادہ کرلیا تا کہ گرمی کے موسم میں روزہ رکھنا نہ پڑے۔(۱)

بلکہ سردی کے زمانہ میں قضا کرلے گا، یا کسی مقام تک جانے کے لئے دو راستے ہیں

= و تمر كم فى وعائه فإنّى صائم ثم قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لأم سليم وأهل بيتها. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۸۱) كتاب الصوم، باب قبيل باب ليلة القدر، ط: قديمى)

عن أنس قال: دخل النبىّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال أعيدوا سمنكم فى سقائه و تمر كم فى وعائه فإنّى صائم ثم قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لأم سليم وأهل بيتها. (صحيح البخارى: (۱/۲۶۶) كتاب الصوم، باب من زار قوماً فلم يفطر عندهم، ط: قديمى)

عن عبدالله بن الزبير قال: أفطر رسول الله ﷺ عند سعد بن معاذ فقال: أفطر عندكم الصائمون و أكل طعامكم الأبرار وصلت عليكم الملائكة. (ابن ماجة: (ص: ۱۲۵) أبواب ما جاء فى الصيام، باب فى ثواب من أفطر صائماً، ط: قديمى)

(۱) للمسافر أو حامل أو مرضع ..... الفطر. (الدر المختار: (۲/۴۲۱ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

منها السفر الّذى يبيح الفطر. (الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

السفر ليس بعذر فى اليوم الّذى أنشأ السفر فيه وعذر فى سائر الأيام. (التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى)

ایک قریبی راستہ جس سے سفر کی مسافت پوری نہیں ہوتی اور ایک لمبا راستہ ہے جس سے سفر کی مسافت پوری ہو جاتی ہے، اور یہ شخص لمبے راستہ کو صرف اس لئے اختیار کرتا ہے تا کہ روزہ رکھنا واجب نہ ہو۔(۱) تو ان دونوں صورتوں میں مسافر ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے بعد میں قضا کرنا کافی ہوگا۔(۲) مگر اس قسم کا حیلہ کرنا مذموم اور برا ہے۔(۳) اور رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی فضیلت سے محروم ہونے کا سبب ہے۔(۴)

---

(۱) فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا. (الهندية: (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ولو لموضع طريقان أحدهما مدة السفر والآخر أقلّ قصر في الأوّل. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

مصر له طريقان أحدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها، إن أخذ في الطريق الّذي هو مسيرة يوم لايقصر وإن أخذ في الطريق الذي هو مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها قصر الصلاة. (التاتارخانية: (۲/۶) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي)

(۲) دیکھئے سابقہ صفحہ: ۲۴۰ کا حاشیہ نمبر: ۳۔(عن أنس قال) وحاشیہ نمبر: ۱ صفحہ: ۲۴۱۔(للمسافر أو حامل)۔

(۳) وأمّا الحيلة لدفع ثبوتها ابتداءً فعند أبي يوسف لاتكره وعند محمد تكره ويفتى بقول أبي يوسف في الشفعة..... وبضده وهو الكراهة في الزكاة والحج وآية السجدة. جوهرة. (الدر المختار: (۲/۲۴۶) كتاب الشفعة، باب مايبطلها، ط: سعيد)

قال الخصاف رحمه الله: كره بعض أصحابنا رحمهم الله تعالى: الحيلة في إسقاط الزكاة ورخص فيها بعضهم، قال الشيخ الإمام الأجل شمس الأئمة الحلواني رحمه الله: الذي كرهها محمد بن الحسن رحمه الله. (الهندية: (۱/۱۹۱) كتب الحيل، الفصل الثالث في مسائل الزكاة، ط: رشيديه)

عن محمد بن الحسن قال: ليس من أخلاق المؤمنين الفرار من أحكام الله بالحيل الموصلة إلى إبطال الحق. (عمدة القاري: (۲۴/۱۶۴) كتاب الحيل، باب في ترك الحيل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه رفعه: من أفطر يوماً في رمضان من غير عذرٍ ولامرض لم يقضه صيام الدهر وإن صامه. (صحيح البخاري: (۱/۲۵۹) كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان، ط: قديمي)

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولامرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه. (ترمذي: (۱/۱۵۴) أبواب الصوم، باب ماجاء في الإفطار متعمّداً، ط: قديمي)

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة لم يجزه صيام الدهر. (ابن ماجة: (ص: ۱۲۰) أبواب ما جاء في الصيام، باب ماجاء في قضاء رمضان، ط: قديمي)

روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لے تو؟

زوال شرعی سے پہلے مسافر گھر پہنچا اور پہونچنے کے بعد اس نے روزہ کی نیت کر لی اور بیوی سے جماع کر لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

البتہ اگر بیوی جماع کرنے پر راضی تھی تو بیوی پر قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا، اور اگر بیوی راضی نہیں تھی شوہر نے زبردستی کر لیا ہے تو اس صورت میں بیوی پر بھی صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

روزہ کی نیت کے بعد سفر کرنا

اگر کوئی مقیم آدمی رمضان المبارک میں روزہ کی نیت کرنے کے بعد سفر کرے گا تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا، لیکن اگر وہ اس روزہ کو فاسد کر دے گا تو کفارہ

---

(۱) المسافر إذا دخل مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ثمّ نوى الصوم ثمّ جامع متعمّداً في يومه ذٰلک لاكفارة عليه بالاتفاق. (التاتارخانية: (۲/۲۸۷) كتاب الصوم، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم، ط: قديمي)

إذا دخل المسافر مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ونوى الصوم ثمّ جامع متعمّداً لاكفارة عليه. (الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد ومالايفسد و ممّا يتّصل بذٰلک، ط: رشيديه)

(۲) وإذا طاوعت المرأة زوجها في الجماع فعليها الكفارة ..... وإن كانت مكرهة فلاكفارة عليها. (التاتارخانية: (۲/۲۸۷) كتاب الصوم، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم، ط: قديمي)

وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة وإن كانت مكرهة فعليها القضاء دون الكفارة. (الهندية: (۱/۲۰۵) كتاب الصوم، الباب الرابع فيمايفسد و ما لايفسد، ط: رشيديه)

وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة عندنا ..... وإن كانت المرأة مكرهة عليها القضاء دون الكفارة. (الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۱۲) كتاب الصوم، الفصل السادس فيما يفسد الصوم، ط: رشيديه)

لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔(۱)

روزہ کے دوران سفر شروع کرے تو

''سفر کے دن روزہ دار ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۳۱۳)

روزے تیس سے زائد ہو جائیں

عرب ممالک میں عموماً ایک دو دن پہلے ہی رمضان کے روزے شروع ہو جاتے ہیں وہاں رہنے والے پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لوگوں نے وہاں کے مطابق روزہ شروع کیا پھر رمضان کے درمیان وطن واپس آئے، یہاں ان کے کُل روزے تیس ہو گئے جبکہ اپنے وطن کی رؤیت کے حساب سے مثلاً اٹھائیس روزے ہوئے، تو ان لوگوں کے جب تیس روزے پورے ہو گئے تو رمضان کا فریضہ ادا ہو گیا، تاہم ان کو مسلمانوں کی موافقت اور رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے روزہ رکھنا بہتر ہے لازم نہیں ہے اور یہ روزے نفل ہوں گے۔(۲)

---

(۱) يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه سافر فيه ولكن لا كفارة عليه لو أفطر. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

فلو سافر نهاراً لا يباح له الفطر فى ذلك اليوم وإن أفطر لا كفارة عليه بخلاف ما لو أفطر ثمّ سافر. (الهندية: (۱/ ۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

سافر بعد دخول شهر رمضان جاز الفطر، وقيل لا، كما بعد طلوع الفجر، ولو أفطر لايكفر. (التاتارخانية: (۱/ ۲۹۱) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى)

(۲) وقالا يتشبه بالمصلين أى احتراماً للوقت..... كالصوم، در مختار. (قوله: كالصوم) أى مثل الحائض إذا طهرت فى رمضان فإنّها تمسك تشبّهًا بالصائم لحرمة الشهر ثمّ تقضى وكذا المسافر إذا أفطر فأقام. (الدر مع الرد: (۱/ ۲۵۲، ۲۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

وهل يكره لها التشبه بالصوم أم لا؟ واعترض بأنّه يستحب لها الوضوء والقعود فى مصلاها وهو التشبه بالصلاة اهـ تأمّل. (قوله: ولو شرعت تطوعًا فيهما) أى فى الصلاة والصوم. (الدر مع الرد: (۱/ ۲۹۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

أمّا الأوّل فوقت صوم رمضان شهر رمضان، لقوله تعالىٰ: ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾، =

روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا

روزے رکھنے سے بچنے کے لئے سفر کرنے کا حیلہ کرنا بہت برا ہے۔(۱) اگرچہ شرعی مسافر ہونے کی صورت میں سفر کے دوران روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

= أی فلیصم فی الشهر ، وقول النبیّ ﷺ : وصوموا شهرکم ، أی فی شهرکم ؛ لأنّ الشهر لایصام وإنّما یصام فیه . (بدائع الصنائع : (۸۰/۲) کتاب الصوم ، ط: سعید)

🗁 لو صام رأی هلال رمضان وأکمل العدة لم یفطر إلّا مع الإمام لقوله علیه السلام : صومکم یوم تصومون و فطرکم یوم تفطرون . (رد المحتار : (۳۸۴/۲) کتاب الصوم ، ط: سعید)

🗁 إنّ النبیّ ﷺ آلی من نسائه شهراً..... فإنّ الشهر ثلاثون، وتسع و عشرون. قال محمد: وبه نأخذ إذا کان بالأهلة. (کتاب الآثار: (ص: ۱۱۷) باب الإیلاء، [رقم الحدیث: ۵۴۱) ط: ادارة القرآن)

🗁 وسبب صوم رمضان شهود جزء من الشهر من لیل أو نهار علی المختار . (الدر مع الرد : (۳۷۲/۲) کتاب الصوم ، ط: سعید)

🗁 الثالث شهود جزء من شهر رمضان من لیل أو نهار علی المختار عند أبی حنیفة فیکون السبب شهود الشهر . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۵۲۷/۲) الباب الثالث: الصیام والاعتکاف ، المبحث الثالث : المطلب الأوّل : متی یجب الصوم ، ط: دار الفکر ، بیروت)

(۱) وأمّا الحیلة لدفع ثبوتها ابتداءً فعند أبی یوسف لاتکره و عند محمد تکره و یفتی بقول أبی یوسف فی الشفعة ..... وبضده وهو الکراهة فی الزکاة والحج وآیة السجدة . جوهرة . (الدر المختار : (۲۴۶/۶) کتاب الشفعة ، باب مایبطلها ، ط: سعید)

🗁 قال الخصاف رحمه الله : کره بعض أصحابنا رحمهم الله تعالیٰ : الحیلة فی إسقاط الزکاة. (الهندیة : (۳۹۱/۶) کتب الحیل ، الفصل الثالث فی مسائل الزکاة ، ط: رشیدیه)

🗁 عن محمد بن الحسن قال : لیس من أخلاق المؤمنین الفرار من أحکام الله بالحیل الموصلة إلی إبطال الحق . (عمدة القاری : (۱۶۴/۲۴) کتاب الحیل ، باب فی ترک الحیل، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت)

(۲) للمسافر أو حامل أو مرضع ..... الفطر . (الدر المختار : (۴۲۱/۲ ـ ۴۲۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ، ط: سعید)

🗁 منها السفر الّذی یبیح الفطر . (الهندیة : (۲۰۶/۱) کتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبیح الإفطار، ط: رشیدیه)

🗁 السفر لیس بعذر فی الیوم الّذی أنشأ السفر فیه وعذر فی سائر الأیام . (التاتارخانیة : (۲۹۰/۲) کتاب الصوم ، الفصل السابع فی الأسباب المبیحة للفطر ، ط: قدیمی)

رہائش نہ مکانوں میں نہ خیموں میں

اگر کسی آدمی کی رہائش مکانوں میں نہیں ہے اور خیموں میں بھی نہیں ہے تو اس کے سفر کا آغاز اس کی اقامت گاہ کی متعلقہ جگہوں سے آگے نکل جانے سے ہوگا اور وہ آدمی وہاں جا کر مسافر بن جائے گا۔(۱)

ریل

ریل میں عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کی صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر فرض اور واجب نماز بیٹھ کر پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے ریل کی حرکت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، گر جانے کا خطرہ ہے تو اس آدمی کے لئے ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه. (حلبي كبير: (۵۲۶/۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي)

فإذا نوى السفر و خرج من العمران حتى صار مسافراً. (بدائع الصنائع: (۹۵/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)

(۲) يجوز التطوع قاعداً مع القدرة على القيام ولايجوز ذلك في الفرض. (بدائع الصنائع: (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان مايفارق التطوع الفرض فيه، ط: سعيد)

ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه. (الهندية: (۶۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه)

تجوز الصلاة الفريضة في السفينة والطائرة، والسيارة قاعداً ولو بلاعذرٍ عند أبي حنيفة، ولكن بشرط الركوع والسجود، وقال الصاحبان: لاتصح إلّا لعذر وهو الأظهر. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (۴۴/۲) تتمة الصلاة، الصلاة في السفينة، ط: دار الفكر، بيروت)

وإذا صلّى قاعداً في السفينة وهي تجري مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ وعندهما لاتجوز. (الهندية: (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

عام حالات میں ہلکی رفتار سے چلنے والی ٹرین میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مشکل نہیں ہے بہت سارے لوگ ناواقفیت کی وجہ سے بلاوجہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں، ان کی نماز ادا نہیں ہوتی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر تیز رفتار ٹرین میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا ممکن نہیں ہے تو وہاں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

اگر ریل میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی قدرت ہے، مگر ریل میں اتنی جگہ نہیں کہ کھڑے ہوکر نماز ادا کر سکے، تو مناسب یہ ہے کہ اس وقت تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے مگر بعد میں اس کو قضا کرنا لازم ہوگا کیونکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے قیام کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔(۳)

(۱،۲) وأمّا الطائرات حالة طيرانها في جو السماء أو عند وقوفها في الفضاء فيصلي فيها قائماً بركوع و سجود مستقبلا للقبلة عند القدرة على القيام كما يمكن ذلك في الطيارات الكبيرة. (معارف السنن: (۳۹۵/۳) ط: بنوری ٹاؤن)

وإن صلى في فلك قاعداً بلاعذر صحّ عند أبي حنيفة وقالا لايصح إلّا من عذر. (تبيين الحقائق: (۴۹۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه. (الهندية: (۶۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه)

وأمّا أركانها فستة منها القيام. (بدائع الصنائع: (۱۰۵/۱) كتاب الصلاة، فصل في أركان الصلاة، ط: سعيد)

فاقد الطهورين يؤخرها عنده و قالا يتشبه بالمصلين وجوباً، فيركع و يسجد إن وجد مكانا يابساً وإلّا يؤمي قائماً ثمّ يعيد كالصوم. (الدر مع الرد: (۲۵۳/۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، مطلب في فاقد الطهورين، ط: سعيد)

(قوله: القيام) لقوله تعالىٰ: ﴿و قوموا لله قانتين﴾ أي مطيعين، والمراد به القيام في الصلاة بإجماع المفسرين، وهو فرض في الصلاة للقادر عليه في الفرض ..... الخ. (البحر الرائق: (۲۹۲/۱) باب صفة الصلاة، ط: سعيد)

قال محمد: وإذا استطاع الرجل الخروج من السفينة للصلاة، فأحب له أن يخرج و يصلي على الأرض وإن صلى فيها جاز، فإن صلّى فيها قاعداً وهو يقدر على القيام أو الخروج أجزأه عند أبي حنيفة استحساناً ..... وعندهما لايجزيه قياساً. (التاتارخانية: (۳۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي)

ریل گاڑی کھڑی ہو یا چل رہی ہو، دونوں حالتوں میں اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

جب ریل اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو قصر کرنا لازم ہوگا (چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھنا لازم ہوگا) اور جب تک اپنے شہر کی آبادی کے اندر چلتی رہے گی تب تک قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، اور اگر اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور اگر آبادی کے باہر ہے تو وہاں پہنچنے کے بعد قصر لازم ہوگا۔(۱)

ریل کے ڈبوں کا حکم

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۵۳)

ریل کے ہر ڈبہ میں الگ الگ اذان دی جائے

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۵۳)

ریل گاڑی کے پانی کا حکم

ریل گاڑی کے فلش میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، ایسے پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔(۲) بلکہ اگر دوسرا پانی نہیں ہے تو فلش کے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

قال محمد يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، وفي الغياثية والمعتبر من الخروج أن يجاوز المصر و عمراناته وهو المختار وعليه الفتوى. (التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي)

(۲) ﴿وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الغائط أو لٰمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتيمّموا صعيداً طيّباً فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه﴾. (المائدة: ٦)

وروى عنه أنّه قال: التراب طهور المسلم مالم يجد الماء. (بدائع الصنائع: (۱/۴۴) كتاب الطهارة، فصل في التيمّم، ط: سعيد)

يجوز للمسافر التيمّم إذا لم يكن معه ماء. (المحيط البرهاني: (۱/۱۶۱) كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمّم، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمّم، ط: رشيديه)

لازم ہوگا، اگر اس پانی سے وضو کرنے میں طبعی کراہت ہو تب بھی تیمّم کرنا جائز نہ ہوگا۔(۱)

ریل گاڑی میں تیمّم کرنا

اگر ریل گاڑی کے کسی ڈبے میں پانی نہیں ہے، لیکن نماز کے وقت کے اندر اندر آنے والے اسٹیشن میں پانی ملنے کا یقین ہے تو نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔(۲)

اگر وہاں جا کر پانی مل جائے تو وضو کر کے نماز ادا کرے، اور اگر پانی نہ ملے اور نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہے تو تیمّم کر کے نماز ادا کرے۔

ریل یا اسٹیشن میں پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرنا صحیح ہونے کے لئے پانی کم سے کم ایک میل (ایک کلومیٹر ۶۱۰ میٹر) کی مسافت پر ہونا شرط ہے ورنہ تیمّم کرنا صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) (قوله : فبتغير أكثرها) أي فالغلبة بتغير أكثرها وهو وصفان فلايضر ظهور وصف واحد في الماء من أوصاف الخل مثلاً . (شامي : (۱/ ۱۸۲) كتاب الطهارة ، باب المياه ، ط: سعيد)

ولو تغير الماء المطلق بالطين أو بالتراب أو بالجص أو بالنورة أو بطول المكث يجوز التوضؤ به ، كذا في البدائع . (الهندية : (۱/ ۲۰) كتاب الطهارة ، الباب الثالث في المياه ، الفصل الثاني فيما لايجوز به التوضؤ ، ط: رشيديه)

الماء الذي خالطه طاهر غير أحد أوصافه الثلاثة و سلط طهوريته ..... ولايضر ظهور وصف واحد لقلته . (الفقه الإسلامي و أدلّته : (۱/ ۲۳۴) ، القسم الأوّل ، العبادات ، الباب الأوّل : الطهارات ، المبحث الثالث : أنواع المطهرات ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(۲) وندب لراجيه رجاء قويا آخر الوقت المستحب ولو لم يؤخر و تيمّم وصلى جاز إن كان بينه و بين الماء ميل وإلّا لا . (الدر المختار : (۱/ ۲۴۹) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

يؤخر التيمّم إلى آخر الوقت إذا كان يرجو وجود الماء . (بدائع الصنائع : (۱/ ۵۵) كتاب الطهارة ، فصل في بيان وقت التيمّم ، ط: سعيد)

ويستحب التأخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنه أنّه يجد الماء في آخره . (الهندية : (۱/ ۳۰) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

(۳) وأمّا العدم من حيث الصورة ، فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ..... عن محمد أنه قدره بالميل، وهو أن يكون ميلاً صاعداً فإن كان أقلّ من ميل لم يجز التيمّم . (بدائع الصنائع : (۱/ ۶۴) كتاب الطهارة ، فصل في شرائط ركن التيمّم ، ط: سعيد) =

ریل کے سفر میں بعض لوگ معمولی کپڑے اور رومال اور تکیہ وغیرہ پر ہاتھ مار کر بلا تکلف تیمّم کر لیتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ اس پر غبار بھی ہے یا نہیں، گویا وہ کپڑے اور تکیہ ہی پر تیمّم جائز سمجھتے ہیں، حالانکہ اس میں تفصیل ہے کہ اگر جنس زمین کے سوا کپڑے، رومال اور تکیہ وغیرہ پر اتنا غبار ہے کہ اڑ کر ہاتھ کو لگ جائے تو اس وقت اس پر تیمّم کرنا جائز ہے، اور اگر اتنا غبار نہیں تو اس پر ہاتھ مار کر تیمّم کرنا جائز نہیں۔(۱)

اور کپڑے وغیرہ پر تیمّم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تیمّم کی نیت کر کے ہاتھ مار کر ہاتھوں پر جو غبار لگے اس سے تیمّم کرے۔(۲)

اگر گاڑی میں پانی نہ ملنے کی صورت میں کسی آدمی نے تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی کہ گاڑی ایسے اسٹیشن کے قریب آ گئی جہاں پانی ہے تو

= ولو لم يؤخّر وتيمّم وصلى جاز إن كان بينه و بين الماء ميل وإلّا لا . (الدر المختار : (۱/ ۲۴۹) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

ويستحب التأخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنّه أنّه يجد الماء في آخره إذا كان بينه و بين موضع يرجوه ميل . (الهندية : (۱/ ۳۰) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

(۱، ۲) ويجوز التيمّم بالغبار بأن ضرب يده على ثوب أو لبد أو صفة سرج فارتفع غبار أو كانّ على الذهب أو الفضة أو على الحنطة، أو الشعير ، أو نحوها غبار فتيمّم به أجزأه في قول أبي حنيفة ومحمد. (بدائع الصنائع: (۱/ ۵۴) كتاب الطهارة، فصل في بيان ما يتيمّم به. ط: سعيد)

ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد ..... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوبًا أو لبداً أو وسادةً أو ماأشبهها من الأعيان الطاهرة الّتي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم أو ينفض ثوبه حتى يرتفع غباره فيرفع يديه في الغبار في الهواء فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (الهندية : (۱/ ۲۷) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

وبهذا يعلم حكم التيمّم على جوخة أو بساط عليه غبار ..... إن استبان أثره جاز وإلّا فلا ..... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو نحوه من الأعيان الطاهرة الّتي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (شامي : (۱/ ۲۴۱) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط:سعيد)

اس صورت میں وضو کر کے نماز کو شروع سے پڑھنا لازم ہے۔(۱)

اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد گاڑی ایسے اسٹیشن کے قریب آئی جہاں پانی ہے تو نماز ہوگئی۔(۲) اب اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ریلوے اسٹیشن وغیرہ پر اگر پانی دینے والے غیر مسلم ہیں تو ان سے پانی لے کر وضو کر لینا چاہئے ہاں اگر یقین ہے کہ ان کا پانی یا برتن ناپاک ہے تو تیمّم کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) جماعة من المتيمّمين إذا رأوا ماء في صلاتهم قدر مايكفي لأحدهم إن كان الماء مباحاً فسدت صلاتهم. (خانية على هامش الهندية: (۱/۵۵) كتاب الطاهرة، باب التيمّم، فصل فيما يجوز له التيمّم، ط: رشيديه)

🗁 جماعة من المتيمّمين إذا رأوا ماء في صلاتهم قدر مايكفي لأحدهم إن كان الماء مباحاً فسدت صلاة الكل. (المحيط البرهاني: (۱/۱۷۱) كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمّم، ط: رشيديه)

🗁 الدر مع الرد: (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.

(۲) المصلي بالتيمّم إذا وجد الماء بعد الفراغ من الصلاة لايلزمه الإعادة ولو وجد في خلال الصلاة فسدت صلاته. (الخانية على هامش الهندية: (۱/۵۷) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فصل فيما يجوز له التيمّم، ط: رشيدية)

🗁 إن رأى الماء قبل الشروع في الصلاة، توضأ به و صلى. وإن رأى الماء بعد ماصلى لايعيد الصلاة وإن كان في الوقت. (المحيط البرهاني: (۱/۱۶۷) كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمّم، نوع آخر في بيان ما يبطل التيمّم، ط: رشيديه)

(۳) من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا، فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقى منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا مايتخذه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والثياب. (شامي: (۱/۱۵۱) كتاب الطهارة، قبيل مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعيد)

🗁 وفي الكتاب يقول: إذا كانت الغلبة للماء النجس يريق الكل، ثم تيمم، وهذا احتياط وليس بواجب ولكنه إن أراق فهو أحوط، ليكون تيممه في حال عدم الماء بيقين وإن لم يرق أجزأه أيضًا اهـ. (الهندية: (۵/۳۸۴) كتاب التحرى، الباب الثالث في التحرى اهـ، ط: رشيديه)

🗁 فإنّ وجود الماء النجس لايمنعه من التيمم اجماعًا. (البحر: (۱/۱۳۹) باب التيمم، ط: سعيد)

🗁 وتعتبر الغلبة في أوان طاهرة و نجسة وذكية و ميتة، فإنّ الأغلب طاهرًا اهـ. (الدر مع الرد: (۶/۳۴۷) (قوله: وتعتبر الغلبة الخ) أقول: حاصل ما ذكره في الذخيرة البرهانية أنّه في الأوانى إن غلب الطاهر تحرى في حالتي الاضطرار والاختيار للشرب والوضوء والا بأن غلب النجس أو تساويا، =

ریل میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

''قبلہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۳)

ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

ریل میں شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر (فرض واجب) نماز پڑھنا بالاتفاق جائز نہیں ہے، اگر کسی نے شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھ لی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ریل میں جگہ ہے

جب تک ریل میں جگہ ہو خواہ مخواہ لوگوں کو دھکیلنا اور روکنا جائز نہیں ہے جب مقدار پوری ہوگئی تو روکنا اور منع کرنا جائز ہے، لیکن ضعیف، غریب اور پریشان مسافر کے ساتھ نرمی کرنا اور تنگی میں جگہ دے دینا بہت بڑا ثواب ہے۔(۲)

= ففي الاختيار لايتحرى أصلًا ، وفي الاضطرار يتحرى للشرب لا للوضوء ..... حاصله أنه إن غلب الطاهر تحرى في الحالتين في الكل اعتبارًا للغالب والا ففي حالة الاختيار لايتحرى في الكل ، وفي الاضطرار يتحرى في الكل الا بالأواني للوضوء إذ له خلف وهو التيمم. (شامي : (۳۴۷/۶) كتاب الحضر والإباحة ، ط: سعيد)

(۱) وإذا صلى قاعدًا في السفينة وهي تجري مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ ، وعندهما لاتجوز . (الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

تجوز صلاة الفريضة في السفينة والطائرة والسيارة قاعداً ولو بلاعذر عند أبي حنيفة ، ولكن بشرط الركوع والسجود ، وقال الصاحبان : لاتصحّ إلّا لعذر وهو الأظهر . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۴۴/۲) تتمة الصلاة ، الصلاة في السفينة ، ط: دار الفكر ، بيروت)

ولو صلى في فلك قاعداً بلاعذر صح عند أبي حنيفة و قالا لايصحّ إلّا من عذر . (تبيين الحقائق : (۴۹۵/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲) ﴿ يٰأيّها الّذين آمنوا إذا قيل لكم تفسّحوا في المجالس فافسحوا يفسح الله لكم ﴾ . (المجادلة : ۱۱ ، پاره : ۲۸)

عن أبي سعيد الخدري قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : خير المجالس أوسعها . (عون العبود : (۲۷/۱۴) كتاب الادب ، باب في سعة المجالس ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(قوله : و ترك الإيذاء واجب) أي فلا يترك الواجب لفعل السنة . (شامي : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكة ، ط: سعيد)

ریل میں عید کی نماز کا حکم

''جہاز میں عید کی نماز کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۴)

ریل میں غسل جنابت کیسے کرے

اگر ریل میں غسل کے لئے پانی موجود ہے،تو جنابت کی صورت میں غسل کرنا لازم ہوگا تیمّم کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اگر ریل میں صرف وضو کے لئے پانی ہے،غسل کے لئے پانی نہیں (یعنی اتنا پانی ہے کہ وضو کے لئے کافی ہوسکتا ہے غسل کے لئے نہیں) تو ایسی صورت میں غسل کے لئے تیمّم کرنا جائز ہوگا البتہ تیمّم کے جواز کے لیے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ٹرین کے کسی ڈبہ میں اتنا پانی نہ ہو جس سے غسل کے فرائض ادا ہوسکیں۔(۲)

۲۔ راستہ میں ایک میل شرعی کے اندر اسٹیشن نہ ہو جہاں پانی کا موجود ہونا

---

(۱) ﴿وإن كنتم مرضٰى أو على سفر..... فلم تجدوا ماء فتيمّموا صعيدا طيّباً﴾ . (المائدة : ٦)

ورد عنه أنه قال : التراب طهور المسلم مالم يجد الماء . (بدائع الصنائع : (۱/۴۴) كتاب الطهارة ، فصل فى التيمم ، ط: سعيد)

عن حذيفة قال : قال رسول الله ﷺ : فضلنا على النّاس بثلاثٍ ، جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة ، و جعلت لنا الأرض كلها مسجداً ، وجعلت تربتها لنا طهوراً إذا لم نجد الماء . رواه مسلم. (مشكاة المصابيح : (ص: ۵۴) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: قديمى)

(۲) وقدرة ماء كاف لطهره. الدر المختار، وفى الشامية: (قوله: كاف لطهره) أى للوضوء لو محدثا وللاغتسال لو جنبًا واحترز به عما إذا كان يكفى لبعض أعضائه أو يكفى للوضوء وهو جنب فلايلزمه استعماله عندنا ابتداءً. (شامى: (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

لو كان مع الجنب مايكفى للوضوء ، يتيمّم . (الهندية : (۱/۳۰) ، كتب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمّم ، الفصل الثالث فى المتفرقات ، ط: رشيديه)

جنب وجد من الماء قدر مايكفى للوضوء دون الاغتسال فإنّه يتيمّم ولايلزمه استعمال ذٰلك الماء عندنا . (المحيط البرهانى : (۱/۱۷۶) كتاب الطهارات ، الفصل الخامس فى التيمّم ، وممّا يتّصل بهٰذه المسائل ، ط: رشيديه)

معلوم ہو۔(۱)

۳۔اگر مٹی یا پتھر وغیرہ کا ڈھیلہ نہ ہو اور ٹرین کی دیوار یا سیٹوں پر تیمّم کرنا ہے تو اس پر اتنی مٹی یا گرد وغبار جمی ہوئی ہو جس سے تیمّم ہو سکے۔(۲)

اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو جس طرح ہو سکے اس وقت تو نماز پڑھ لے، بعد میں غسل کر کے اس نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا العدم من حيث الصورة ، فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ..... عن محمد أنه قدره بالميل ، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً فإن كان أقلّ من ميل لم يجز التيمّم . (بدائع الصنائع : (۱/ ۴۶) كتاب الطهارة ، فصل فى شرائط ركن التيمّم ، ط: سعيد)

🗁 ولولم يؤخر وتيمم و صلى جاز ، إن كان بينه و بين الماء ميل وإلا لا . (الدر المختار : (۱/ ۲۴۹) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

🗁 ويستحب التاخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنه أنّه يجد الماء فى آخره إذا كان بينه و بين موضع يرجوه ميل . (الهندية : (۱/ ۳۰) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمم ، الفصل الثالث فى المتفرقات ، ط: رشيديه)

(۲) ويجوز التيمّم بالغبار بأن ضرب يده على ثوب أو لبد أو صفة سرج فارتفع غبار أو كان على الذهب أو الفضة أو على الحنطة ، أو الشعير ، أو نحوها غبار فتيمّم به أجزأه فى قول أبى حنيفة و محمد . (بدائع الصنائع : (۱/ ۵۴) كتاب الطهارة ، فصل فى بيان ما يتيمّم به . ط: سعيد)

🗁 ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد ..... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوبًا أو لبداً أو وسادةً أو ماأشبهها من الأعيان الطاهرة الّتى عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم أو ينفض ثوبه حتى يرتفع غباره فيرفع يديه فى الغبار فى الهواء فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (الهندية : (۱/ ۲۷) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمّم ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

🗁 وبهٰذا يعلم حكم التيمّم على جوخة أو بساط عليه غبار ..... إن استبان أثره جاز وإلّا فلا..... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو نحوه من الأعيان الطاهرة الّتى عليها غبارة فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (شامى : (۱/ ۲۴۱) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط:سعيد)

(۳) (والمحصور فاقد الطهورين يؤخرها عنده و قالا يتشبه) بالمصلين وجوباً فيركع ويسجد إن وجد مكانًا يابساً وإلّا يؤمى قائماً ثمّ يعيد كالصوم . (الدر المختار : (۱/ ۲۵۲) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

🗁 ولو أنّ المحبوس إذا لم يجد ماءً ولاتراباً نظيفاً لا يصلى فى قول أبى حنيفة و محمد رحمهما اللّٰه: (الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۵۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فصل فى ما يجوز له التيمّم، ط: رشيديه)=

ریل میں نماز

آدمی خواہ گھر پر ہو یا سفر میں جب تک اس کو کھڑے ہونے کی طاقت ہے، اور زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہے بیٹھ کر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے برابر ہے، البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔(۱)

بعض حضرات عذر کے بغیر ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، ان لوگوں پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

= ولو أنّ المحبوس لم يجد ماءً ولا تراباً نظيفاً لايصلي في قول أبي حنيفة و محمد رحمهما اللّٰه : (الهندية : (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الثالث في المتفرّقات ، ط: رشيديه)

الأسباب الّتي تجعل التيمّم مشروعاً يرجع هذه الأسباب إلى أمرين : أحدهما : فقد الماء ، بأن لم يجده أصلاً ، أووجد ماءً لايكفي للطهارة . (كتاب الفقة على المذاهب الأربعة : (۱/ ۱۵۱) ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت)

الحنفية قالوا: إن كان فاقد الماء في المصر ، وجب عليه قبل طلبه التيمّم ، سواء ظن قربه أو لم يظن ، أمّا إن كان مسافراً ، فإن ظن قربه منه بمسافة أقلّ من ميل ، وجب عليه طلبه أيضاً إن أمن الضرر على نفسه و ماله ، وإن ظنّ وجوده في مكان يبعد عن ذلك ، كأن كان ميلا فأكثر فإنّه لايجب عليه طلبه فيه مطلقاً . الخ (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ۱۵۵) [رقم الحاشية : ۱] الأسباب الّتي تجعل التيمّم مشروعاً ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت)

ولو تيمّم بالذهب والفضة كان مسبوقاً لايجوز، وإن لم يكن مسبوقاً و كان مختلطا بالتراب والغلبة للتراب جاز، كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/ ۲۷) الباب الرابع في التيمّم، ط: رشيديه)

(۱، ۲) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه . (الهندية : (۱/ ۶۹) كتاب الصلاة ، الباب الرابع في صفة الصلاة ، ط: رشيديه)

يجوز التطوع قاعداً مع القدرة على القيام ولايجوز ذلك في الفرض . (بدائع الصنائع : (۱/ ۲۹۷) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايفارق التطوع الفرض فيه ، ط: سعيد)

تجوز الصلاة الفرضية في السفينة والطائرة ، والسيارة قاعداً ولو بلاعذرٍ عند أبي حنيفة ، ولكن بشرط الركوع والسجود ، وقال الصاحبان : لاتصح إلّا لعذر وهو الأظهر . (الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲/ ۴۴) تتمة الصلاة ، الصلاة في السفينة ، ط: دار الفكر ، بيروت)

وأمّا الطائرات حالة طيرانها في جو السماء أو عند وقوفها في الفضاء فيصلي فيها قائماً بركوع و سجود مستقبلا للقبلة عند القدرة على القيام كما يمكن ذلك في الطيارات الكبيرة . (معارف السنن : (۳/ ۳۹۵) ط: بنوری ٹاؤن)

اگر ریل میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو بیٹھ کر یا اشارے سے نماز نہ پڑھے جب اسٹیشن آجائے تب نماز پڑھے، اگر ریل میں مسافر اس قدر زیادہ ہیں کہ نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہ ہو سکے اور سجدہ و رکوع نہ ہو سکے تو نماز کو ایسی حالت میں مؤخر کرنا چاہئے اور اشارہ سے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔(۱)

گاڑی میں نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرنا ضروری ہے۔(۲)

ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ اگر نماز کے دوران قبلہ کا رخ بدل جائے تو نماز کی حالت میں ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے، ہاں اگر گاڑی میں قبلہ رخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی صحیح رخ بتانے والا بھی موجود نہ ہو تو خوب غور و فکر اور سوچ و بچار سے کام لے کر خود ہی اندازہ لگالے کہ قبلہ کا رخ اس طرف ہوگا اور اسی رخ نماز پڑھ لے، اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ جس رخ پر نماز پڑھی ہے وہ قبلہ کی سمت نہیں تھی تب بھی نماز ہوگئی دوبارہ لوٹانے کی

---

(۱) من تعذر عليه القيام لمرض..... تعذر القعود أوماء مستلقياً . (الدر مع الرد: (۲/ ۹۹) كتاب الصلاة باب صلاة المريض ، ط: سعيد)

إذا عجز المريض عن القيام ..... تعذر القعود أومأ بالركوع والسجود مستلقياً على ظهره . (الهندية : (۱/ ۱۳۶) كتاب الصلاة ، الباب الرابع عشر في صلاة المريض ، ط: رشيديه)

صلاة المريض مايستطيع لقوله ﷺ لعمران بن حصين رضي الله تعالىٰ عنه : صل قائماً فإن لم تستطع فقاعداً فإن لم تستطع فعلى الجنب تؤمي إيماءً . (الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۱۷۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: رشيديه)

(۲) السادس : استقبال القبلة حقيقة أو حكما كعاجز . (الدر المختار : (۱/ ۴۲۷) كتاب الصلاة ، باب شروب الصلاة ، مبحث في استقبال القبلة ، ط: سعيد)

لايجوز لأحد أداء فريضة ولانافلة ولاسجدة تلاوة ولاصلاة جنازة إلّا متوجّهاً إلى القبلة . (الهندية : (۱/ ۶۳) كتاب الصلاة ، الباب الثالث في شروط الصلاة ، الفصل الثالث في استقبال القبلة ، ط: رشيديه)

ومن جملة ذٰلك استقبال القبلة . (التاتارخانية : (۱/ ۴۲۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني في فرائض الصلاة و واجباتها و سننها و آدابها ، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)

ضرورت نہیں ہوگی۔اور اگر نماز کے اندر ہی قبلہ کے رخ کا پتہ چل جائے تو نماز توڑنے کی ضرورت نہیں، نماز کے اندر ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے۔(۱)

ریلوے اسٹیشن

اگر اسٹیشن شہر کی حدود کے اندر ہے اور آبادی بھی مسلسل ہے تو وہاں پر قصر کے احکامات جاری نہیں ہوں گے بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا البتہ آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر اسٹیشن شہر کی حدود اور آبادی سے باہر ہے تو وہاں قصر کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومن أراد أن يصلّى فى سفينة تطوّعاً أو فريضةً فعليه أن يستقبل القبلة ولايجوز له أن يصلى حيثما كان وجهه ، كذا فى الخلاصة . حتى لو دارت السفينة وهو يصلى توجه إلى القبلة حيث دارت ، كذا فى شرح منية المصلى لابن أمير الحاج . وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد وصلى ، كذا فى الهداية . فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لايعيدها وإن علم و هو فى الصلاة استدار إلى القبلة وبنى عليها ، كذا فى الزاهدى . وإذا كان بحضرته من يسأل عنها وهو من أهل المكان عالم بالقبلة فلايجوز له التحرّى ، كذا فى التبيين . ولو بحضرته من يسأل عنها فلم يسأله و تحرى وصلى فإن أصاب القبلة جاز وإلّا فلا . (الهندية : (۱/ ۶۳، ۶۴) كتاب الصلاة ، الباب الثالث فى شروط الصلاة ، الفصل الثالث فى استقبال القبلة ، ط: رشيديه)

🗁 ويتحرى عاجز عن معرفة القبلة بمامر. قال فإن ظهر خطوه لم يعد وإن علم له فى صلاته أو تحول رأيه استدار. الدر المختار. (قوله: بمامر) متعلق بمعرفة والّذى مر هو الاستدلال بالمحاريب والنجوم والسؤال من العالم بها..... حتى لو كان بحضرته من يسأله فتحرى ولم يسأله إن أصابه القبلة جاز لحصول المقصود وإلّا فلا. (قوله: فإن ظهر خطوه) أى بعد ما صلى. (الدر مع الرد: (۱/ ۴۳۳) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مبحث فى الاستقبال القبلة، ط: قديمى)

🗁 فإن كان بحضرته من يسأله عنها لايجوز له التحرى لما قلنا بل يجب عليه السؤال . فإن لم يسأل وتحرى و صلى فإن أصاب جاز وإلّا فلا . فإن لم يكن بحضرته أحد جاز له التحرى..... فأمّا إذا ظهر خطأه بيقين بأن انجلى الظلام وتبيّن أنّه صلّى إلى غير جهة الكعبة ، أو تحرى و وقع تحريه على غير جهة الّتى صلى إليها إن كان بعد الفراغ من الصلاة يعيد وإن كان فى الصلاة يستقبل . (بدائع الصنائع : (۱/ ۱۱۸، ۱۱۹) كتاب الصلاة ، فصل فى شرائط الأركان ، ط: سعيد)

(۲) قال محمد رحمه الله : يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر ، كذا فى المحيط. (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه) =

ریلوے سے ضمان لینا

مسافر حضرات ریلوے کمپنی کو جو مال حوالہ کرتے ہیں، اس کی حفاظت کی ذمہ داری ریلوے کمپنی پر ہے، اگر ریلوے کمپنی سے یہ مال گم ہو جائے تو اس سے مال کا ضمان لینا جائز ہوگا۔(۱)

ریلوے ملازم کی نماز

جن ریلوے ملازمین کی ڈیوٹی ٹرین کے ساتھ ہوئی ہے، اور یہ لوگ ٹرین کے ساتھ اپنے شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں اور درمیان میں مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے، تو ایسے ملازمین اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے مثلاً ٹرین کراچی سے کوئٹہ جارہی ہے اور ملازمین کے گھر کراچی میں ہیں، تو کراچی کی آبادی سے

= من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام..... قصر الفرض الرباعي. (البحر الرائق: (۲/۲۲۵- ۲۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيديه)، و (۲/۱۲۸) ط: سعيد)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۱) أن الوديعة بأجر مضمونة، الدر المختار. و في الشامية: وذكر الفرق بأن المعقود عليه في الأجير المشترك هو العمل، والحفظ واجب تبعاً، بخلاف المودع بأجر فإنّه واجب عليه مقصوداً ببدل. (الدر مع الرد: (۶/۶۸) كتاب الإجارة، باب ضمان الأجير، مطلب ضمان الأجير المشترك مقيد بثلاثة شرائط، ط: سعيد)

والأجير المشترك من يعمل لغير واحد، والمتاع في يده غير مضمون بالهلاك، وماتلف بعمله كتخريق الثوب من دقه وزلق الحمال وانقطاع الحبل الّذي يشد به الحمل و غرق السفينة من مدها مضمون. (تبيين الحقائق: (۶/۱۳۹)، كتاب الإجارة، باب ضمان الأجير، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

شرح المجلة لسليم رستم باز: (ص: ۳۲۲)، [رقم المادة: ۶۰۰]، ط: حنفيه، كوئٹه)

امداد الفتاوی میں ہے: الجواب: ریلوے کمپنی ضامن ہوتی ہے، حفاظت اموال بریگ کی، اس لیے اس سے وصول کرنا درست ہے۔ ۲۹، ذی الحجہ۔ (امداد الفتاوی: (۳/۳۲۱) کتاب الکفالۃ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی)

نکلنے کے بعد قصر کریں گے، اور کراچی میں آنے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

ایسے ملازمین کا سفر اگرچہ ڈیوٹی کی حیثیت میں ہے لیکن سفر کے احکام ان پر بھی لاگو ہیں۔

دور دراز شہروں میں جانے والی گاڑی اور کوچ کے ساتھ جانے والے ملازمین کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

(۱،۲) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وأمّا الثاني وهو بيان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين. (تبيين الحقائق: (۱/۵۰۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

ز

زکوٰۃ کی رقم سفیر کے لئے استعمال کرنا

''سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۴۲/۱)

زکوٰۃ کی رقم واپس دیدے تو کیا کرے

''مسافر زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے دوسرے اسٹار کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۹/۲)

زمین

موجودہ دور میں عام طور پر لوگ شہروں میں ملکیت کے طور پر پراپرٹی زمین خریدتے ہیں یا مکان بنا لیتے ہیں تا کہ اس کی آمدنی آتی رہے یا اچھی خاصی ملکیت شہر میں محفوظ رہے ایسی جائیداد کے ہونے سے وہ جگہ وطن اصلی میں شمار نہیں ہوگی، کیونکہ کسی بھی نئی جگہ کے وطن اصلی ہونے کے لئے اس کو وطن بنا کر بود و باش اختیار کرنا ضروری ہے صرف مکان اور جائیداد کا حاصل کر لینا وطن اصلی بننے کے لئے کافی نہیں۔ (۱)

لہذا ایسے شہر میں آنے کے بعد اگر کم سے کم پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی

---

(۱) والأوطان ثلاثة وطن أصلي، وهو مولد الرجل، والبلد الّذی تأهّل به. (التاتارخانية: ۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

ثمّ الأوطان ثلاثة، وطن أصلي وهو وطن إنسان في بلدته أو بلدة أخرى اتخذها داراً و توطن بها مع أهله وولده وليس من قصد الارتحال عنها بل التعيش بها. (بدئع الصنائع: ۱۰۳/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً، ط: سعيد)

أنّ الأوطان ثلاثة وطن أصلي، وهو مولد الرجل، والبلد الّذی تأهّل به. (الهندية: ۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

نیت نہیں ہے تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

مزید ''جائیداد'' کے عنوان تحت بھی دیکھیں۔(۱/۱۵۹)

زوال سے پہلے مسافر گھر پہنچ گیا

''مسافر دوپہر سے پہلے ہی گھر پہنچ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۵۵)

زوال سے پہلے مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی

''مسافر نے زوال سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۰۱)

زوال سے پہلے مقیم ہوگیا

''دوپہر سے پہلے مسافر مقیم ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۸)

زیارت قبر کے لئے سفر کرنا

''قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳۰)

زیارت مساجد کے لئے سفر کرنا

''مساجد کی نیت سے سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۳۲)

---

(۱) وعندنا مالم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً لايتمّ الصلاة . (التاتارخانية : (۲/۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدة الإقامة ، ط: قديمي)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ط: رشيديه)

وأمّا في غير وطنه فلايصير مقيماً إلّا بنية الإقامة ، وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً . (حلبي كبير : (ص : ۵۳۹ كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی)

س

ساتھی

''بہترین ساتھی'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۱۰۷)

ساتھی کا حق

''ہم سفر کا حق'' عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۸۰)

ساتھی کا خیال رکھے

''سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۳۲۶)

سامان کا ضمان لینا

''جہاز والے سے ضمان لینا'' (۱/۱۷۵)، ''گاڑی والے سے ضمان لینا'' (۲/۱۰۴)، ''ریلوے سے ضمان لینا'' (۱/۲۵۸) عنوانات کے تحت دیکھیں۔

سامان کی حفاظت میں مارا جائے

ڈاکوؤں نے مسافر سے اس کے مال متاع، موبائل، گاڑی یا پیسے وغیرہ کو چھیننا چاہا مگر اس نے دینے سے انکار کیا، اور اس کے حملہ کی مدافعت بھی کی، مگر مقابلہ میں جم نہ سکا اور دم توڑ دیا تو دنیوی اعتبار سے شہید اس وقت ہوگا جب کہ دھار دار آلہ یا بندوق وغیرہ سے قتل کیا گیا ہو۔ (۱)

---

(۱) هو من قتله أهل الحرب أو البغى أو قطاع الطريق أو وجد فى معركة و به أثر أو قتله مسلم ظلما ولم تجب به دية فيكفن و يصلى عليه بلاغسل ويدفن بدمه وثيابه..... الخ. وفى الشرح: من قتل مدافعاً عن نفسه أو عن ماله أو عن أهل الذمة من غير أن يكون القاتل واحد من الثلاثة فى الكتاب فإن المقتول شهيد، كما صرّح به فى المحيط. (البحر الرائق: (۲/۱۹۶، ۱۹۷) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

وهو فى الشرع من قتله أهل الحرب والبغى وقطاع الطريق..... ومن قتل مدافعاً عن نفسه أو ماله أو عن المسلمين أو أهل الذمة بأىّ آلة قتل بحديد أو حجر أو خشب فهو شهيد، كذا فى محيط السرخسى..... وحكمه أن لايغسل ويصلى عليه..... و يدفن بدمه و ثيابه. الخ (الهندية: (۱/۱۶۷، ۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، ط: رشيديه)=

اور اگر اسی وقت فوراً نہیں مرا یا دھار دار آلہ یا بندوق کے بغیر لاٹھی یا سر یا وغیرہ سے زیادہ مارنے کی وجہ سے مرگیا تو شہید تو ہوگا لیکن اس پر شہادت کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے۔(۱)

= 🗁 هو كل مكلف مسلم طاهر قتل ظلما بجارحة ولم يجب بنفس القتل مال بل قصاص (ولم يرتث) فلو ارتث غسل (وكذا يكون شهيداً لو قتله باغ أو حربي أو قاطع طريق ولو تسببا أو بغير آلة جارحة). وفي الشامية: (قوله: أو قاطع طريق) والمكابرون في المصر ليلا بمنزلة قطاع الطريق كما في البحر عن شرح المجمع..... وذكر في البحر أنه زاد في المحيط سببا رابعا وهو من قتل مدافعاً ولو عن ذمي فإنّه شهيد بأيّ آلة قتل وإن لم يكن واجدا من الثلاثة أي ممن قتله باغ أو حربي أو قاطع طريق. (الدر مع الرد: (۲/۲۴۷ـ ۲۴۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

🗁 التاتارخانية: (۲/۱۰۶، ۱۰۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، قسم آخر في بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت، ط: قديمي.

🗁 خلاصة الفتاوى: (۱/۲۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد، ط: المكتبة الحبيبه، كوئٹه.

🗁 بدائع الصنائع: (۱/۳۲۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا الشهيد، ط: سعيد.

🗁 حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۱۷) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (أو ارتث) بالبناء للمجهول: أي حمل من المعركة رثيثا أي جريحا وبه رمق، كذا في الصحاح، وسمي مرتثا لأنّه صار خلقا في حكم الشهادة بما كلف به من أحكام الدنيا أو وصل منافعها (بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل فيغسل، وهو شهيد في حكم الآخرة. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

🗁 بدائع الصنائع: (۱/۳۲۲) كتاب الصلاة، فصل وأمّا الشهيد، ط: سعيد.

🗁 خلاصة الفتاوى: (۱/۲۱۷) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

🗁 التاتارخانية: (۲/۱۰۷، ۱۰۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، قسم آخر في بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت، ط: قديمي)

🗁 الدر مع الرد: (۲/۲۵۱، ۲۵۲) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد.

🗁 الهندية: (۱/۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه.

🗁 البحر الرائق: (۲/۱۹۸) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد.

سامان ملا

''چیز ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۱۸۲)

سپاہی افسر کے تابع ہے

''تابع'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۳۳)

سرکاری ملازم کا دورہ

ایجنٹ یا سرکاری ملازم یا وہ افراد جو اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں مقیم ہوں اور وہاں دورہ کرتے رہتے ہوں تو ایسے دورہ کی دو صورتیں ہوں گی:

۱۔ جن علاقوں کا دورہ کرتا ہے ان کی مجموعی مسافت اس کے قیام گاہ سے سوا ستتر کلومیٹر نہیں ہوتی تو اس طرح کے دورہ اور گردش سے وہ مسافر نہیں ہوگا لہذا قیام گاہ اور گردش کے دوران کسی جگہ قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

۲۔ اور اگر مجموعی مسافت سوا ستتر کلومیٹر ہو جائے، اور اس پوری مسافت کے ارادہ سے نکلا تھا تو سفر کے دوران اور واپسی پر دونوں جگہ قصر کرے، اگر یہی معمول ہمیشہ ہو تو ہمیشہ قصر کرتا رہے گا۔ (۲)

---

(۱) المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ولو أنّه خرج من ذلك المصر الّذى قصد إلى مصر آخر وهو أيضا أقلّ من ثلاثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹)، كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

عمده الفقه: (۲/۴۱۴) أحكام السفر، مسافر كى نماز كا بيان، ط: زوّار اكيڈمى كراچى.

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبدا..... الخ (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

امداد الفتاوى: (۱/۳۴۷)، باب صلاة المسافر، قصر در دوره اهلكاران، ط: مكتبه سيد احمد شهيد اكوڑه خٹک.

(۲) عمدة الفقه: (۲/۴۱۴) احكام سفر، مسافر كى نماز كا بيان، ط: زوّار اكيڈمى كراچى.

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر.....=

سسرال

اگر عورت شادی کے بعد مستقل طور پر اپنے سسرال میں رہنے لگی تو اس کا وطن اصلی سسرال ہے والدین کا گھر نہیں ہے، اگر سسرال والدین کے گھر سے اڑتالیس میل یعنی سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور عورت پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے والدین کے گھر جاتی ہے تو وہ مسافر رہے گی اور قصر کرے گی اور اگر سسرال اور والدین کے گھر کے درمیان اڑتالیس میل سے کم فاصلہ ہے تو مسافر نہیں ہوگی، دونوں جگہوں میں نماز پوری پڑھے گی۔(۱)

= (قاصدا مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) الخ (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الفقه الإسلامه وأدلّته : (۲۸۷/۲) الموضوع الأوّل : المسافة الّتى يجوز فيها القصر ، المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبدا..... الخ (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۳۸۶/۱) شروط صحة القصر مسافة السفر الّتى يصحّ فيها القصر ، ط: دار الحديث القاهرة .

حلبى كبير: (ص: ۵۳۵، ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

امدادا لفتاوى : (۳۴۷/۱) باب صلاة المسافر ، قصر در دوره اهلكاران ، ط: مكتبه سيد احمد شهيد ، اكوڑه خٹك .

(۱) (قوله: ويبطل الوطن الأصلى الخ)..... و الوطن الأصلى هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرى اتخذها دارا و توطن بها مع أهله و ولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن فى بلدة أخرى وينقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لايتمّ. الخ (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

اور اگر عورت کے دل میں سسرال میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنے کی نیت نہیں تھی بلکہ وقتی طور پر چند روز رہنے کی نیت تھی تو اس صورت میں والدین کے گھر میں آنے کے بعد مسافر نہیں ہوگی بلکہ بدستور مقیم رہے گی اور نماز پوری پڑھے گی۔(۱)

سسرال میں رہنے کا حکم

اگر بیوی شوہر کی اجازت سے والدین کے مکان پر رہے، اور بیوی کے والد اپنی لڑکی کا خرچہ خوشی سے برداشت کریں تو شوہر پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی، اور اگر سسر داماد کو خوشی سے کھانا کھلائیں تب بھی پکڑ نہیں اگر داماد کو اس بات کا احساس ہو کہ اس کا کھانا سسر پر بار ہے اور وہ اس پر خوش نہیں، تو اس کو وہاں نہیں کھانا چاہئے اور اگر داماد کے قیام سے بھی ان

= بدائع الصنائع : (۱۰۳/۱ ، ۱۰۴) كتاب الصلاة ، فصل : والكلام فى صلاة المسافر ، مطلب فى أن الأوطان ثلاثة ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) باب صلاة المسافر ، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

(۱) (قوله : ويبطل الوطن الأصلى الخ) ..... و الوطن الأصلى هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرى اتخذها دارا و توطن بها مع أهله و ولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن فى بلدة أخرى وينقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لايتمّ . الخ (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

ويبطل الوطن الأصلى بالوطن الأصلى إذا انتقل عن الأوّل بأهله ، وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلا ببلدة أخرى فلايبطل وطنه الأوّل ، ويتمّ فيها .

الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۱ ، ۱۰۴) كتاب الصلاة ، فصل : والكلام فى صلاة المسافر ، مطلب فى أن الأوطان ثلاثة ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) باب صلاة المسافر ، مطلب فى الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

کونا گواری ہوتو وہاں قیام بھی نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

سسرال والوں کا مقام وطن نہیں

اگر بیوی اپنے ماں باپ کے پاس گئی، اور وہ مقام ماں باپ کا وطن نہیں، مگر بیوی کے ماں باپ وہاں مقیم ہیں، اور یہ مقام داماد کے گھر سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو اگر داماد وہاں پندرہ دن سے کم کی نیت سے جائے گا تو مسافر ہونے کی وجہ سے قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ : ﴿ لیس علی الأعمیٰ حرج ..... ولا علیٰ أنفسکم أن تأکلوا من بیوتکم أو بیوت آبائکم أو بیوت أمّھاتکم ..... الآیة . (سورة النور : ٦١)

عن أبی حرة الرقاشی عن عمه رضی اللّٰہ عنه قال : قال النبیّ ﷺ : ألا لاتظلموا ، ألا لایحلّ مال امرئ إلّا بطیب نفس منه . (مشکاة المصابیح : (ص: ۲۵۵) کتاب البیوع ، باب الغصب والعاریة ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

مسند احمد بن حنبل : (۷۲/۵) [رقم الحدیث : ۲۰۷۱۴] حدیث أبی حرة الرقاشی عن عمه ، مسند الکوفیین ، ط: مؤسسة قرطبة ، القاهرة .

مسند أبی یعلی : (۱۴۰/۳) [رقم الحدیث: ۱۵۷۰] مسند عم أبی حرة الرقاشی ، ط: دار المامون للتراث ، دمشق .

سنن دارقطنی: (۴۲۴/۳) [رقم الحدیث : ۲۸۸۵ ، ۲۸۸۶] ط: مؤسسة الرسالة ، بیروت.

السنن الکبریٰ للبیهقی : (۱۰۰/۶) کتاب الغصب ، باب من غصب لوحا فأدخله فی سفینة، ط: مجلس دائرة المعارف ، حیدرآباد هند .

(۲) (قوله : أو توطنه) أی عزم علی القرار فیه وعدم الارتحال وإن لم یتأهل ، فلو کان له أبوان ببلد غیر مولده وهو بالغ ولم یتأهل به فلیس ذٰلک وطنا له إلّا إذا عزم علی القرار فیه ، وترک الوطن الّذی کان له قبله . شرح المنیة . (رد المحتار : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الوطن الأصلی هو وطن الإنسان فی بلدة أخریٰ اتخذها دارا أو توطن بها مع أهله و ولده ولیس من قصده الارتحال عنها بل التعیش بها وهٰذا الوطن یبطل بمثله لاغیر وهو أن یتوطن فی بلدة أخریٰ وینقل الأهل إلیها فیخرج الأوّل من أن یکون وطناً أصلیاً حتی لو دخله مسافراً لایتمّ . قیّدنا بکونه انتقل عن الأوّل بأهله ؛ لأنّه لو لم ینتقل بهم ولکنه استحدث أهله فی بلدة أخریٰ ، فإنّ الأوّل لم یبطل ویتم فیهما . (البحر الرائق : (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

اور اگر بیوی والدین کے پاس نہیں رہتی بلکہ شوہر کے پاس رہتی ہے تو شوہر اور بیوی دونوں سفر کی حالت میں وہاں جا کر قصر کریں گے۔(۱)

سفر آرام دہ ہے

''آرام دہ سفر میں قصر'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۴۸)

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اگر کسی کے حقوق دبائے ہیں تو وہ ان کو حوالہ کر دے اور قرض خواہوں کا قرض ادا کر دے، اور جن لوگوں کا خرچ دینا اپنے ذمہ ہو اس کا انتظام کرے، اور اگر کسی کی امانت اپنے پاس ہے تو وہ مالک کو واپس کرے، اور توشہ سفر حلال مال سے اتنا زیادہ لے کہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو بھی دینے کی گنجائش ہو۔(۲)

واضح رہے کہ سفر کبھی موت کا سبب بنتا ہے اس لئے حقوق کی ادائیگی کر کے جانا چاہئے تاکہ آخرت میں پکڑ نہ ہو۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة،رقم: ۲. علی الصفحة: ۲۶۷. ((قوله: أو توطنه) أي عزم علی القرار)

(۲) أن يبدأ برد المظالم و قضاء الديون واعداد النفقة ممن تلزمه نفقته، وبرد الودائع إن كانت عنده ولا يأخذ لزاده إلّا الحلال الطيب، وليأخذ قدرا يوسع به على رفقائه. الخ (إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۲) الفصل الثانی: فی آداب المسافر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه وهي أحد عشر آداباً، ط: دار القلم، بيروت لبنان)

ولمن أراد الحج مهمات ينبغي الاعتناء بها وهي البداية بالتوبة بشروطها من ردّ المظالم إلى أهلها عند الإمكان و قضاء ماقصر في فعله من العبادات والندم على تفريطه في ذلك والعزم على عدم العود إلى مثل ذلك والاستحلال من ذوي الخصومات والمعاملات . الخ (البحر الرائق : (۲/۳۰۸) كتاب الحج ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۹۷) كتاب الحج ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۳۳۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: قديمي.

(۳) أبو عيسى الترمذي : عن مطر بن عكامس قال : قال رسول الله ﷺ : إذا قجى الله لعبد أن يموت بأرض جعل له إليها حاجة ، قال أبو عيسى : وفي الباب عن أبي عزة ، وهذا حديث غريب ولا يعرف لمطر بن عكامش عن النبيّ ﷺ غير هذا الحديث . =

سفر پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا

اگر کسی نے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر شروع کیا، پھر اس سفر کو پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا تو جب سے واپسی کا ارادہ کیا اسی وقت سے پوری نماز پڑھنا لازم ہے، اور یہ حکم خاص طور پر اس صورت میں ہے جب کہ سفر کی مسافت پوری کرنے سے

= وعن أبی عزة قال :قال رسول اللّٰہ ﷺ : إذا قضی اللّٰہ لعبد أن یموت بأرض جعل لہ إلیھا حاجة ، أو قال : بھا حاجة ، قال ھٰذا حدیث حسن صحیح ، وأبو عزة لہ صحبة ، واسمہ یسار بن عبد . (جامع الترمذی (۳۶/۲) أبواب القدر ، باب ماجاء أنّ النفس تموت حیث ما کتب لھا ، ط: قدیمی)

وانشدوا :

إذا ماحمام المرء کان ببلدة دعتہ إلیھا حاجة فیطیر

وروی الترمذی الحکیم أبو عبد اللّٰہ فی نوادر الأصول ، عن أبی ھریرة ، قال خرج علینا رسول اللّٰہ ﷺ یطوف ببعض نواحی المدینة ، وإذا بقبر یحضر ، فأقبل حتی وقف علیہ ، فقال لمن ھٰذا؟ قبل الرجل من الحبشة ، فقال : " لاإلٰہ إلّا اللّٰہ سیق من أرضہ و سمائہ ، حتی دفن فی الأرض التی خلق منھا " وعن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ عن رسول اللّٰہ ﷺ أنّہ قال : إذا کان أجل العبد بأرض أو ثبتہ الحاجة إلیھا حتی إذا بلغ أقصی أثرہ قبضہ اللّٰہ فتقول الأرض یوم القیامة : ربّ ھٰذا مااستودعتنی " خرجہ ابن ماجہ أیضًا .

(فصل) : قال علمائنا رحمہ اللّٰہ علیھم : فائدة ھٰذا الباب : تنبیہ العبد علی التیقظ للموت والاستعداد لہ بحسن الطاعة والخروج عن المظلمة ، و قضاء الدین ، واتیان الوصیة بمالہ أو علیہ فی الحضر ، فضلا عن اوان الخروج عن وطنہ إلی سفر ، فإنّہ لایدری وٰین کتبت منیتہ من بقاء الأرض ، وأنشد بعضھم :

مشیناخُطی کُتبت علینا ومن کتبت علی ھخُطی مشاھا

وارزاق لنا متفرقات فمن لم تأتہ أتاھا

ومن کتبت منیتہ بأرض فلیس یموت فی أرض سواھا

وقد روی فی الآثار القدیمة : إن سلیمان علیہ السلام کان عندہ رجل یقول : یا بنی اللّٰہ : إن لی حاجة بأرض الھند ، فأسالک أن تأمر الریح أن یحملنی إلیھا فی ھٰذہ الساعة ، فنظر سلیمان إلی ملک الموت علیہ السلام ، فرآہ یتبسم ، فقال : مم تتبسم ؟ قال تعجبّ : إنّی أمرت بقبض روح ھٰذا الرجل فی بقیة ھٰذہ الساعة بالھند ، وأتاہ أراہ عندک ، فروی أن الریح حملتہ فی تلک الساعة التذکرة فی أحوال المولی وأمور الآخرة ، للقرطبی ص: ۸۸ ، باب یدفن العبد فی الأرض الّتی خلق منھا ، ط: المکتبة التجاریة ، مصطفی أحمد الباز ، مکة المکرّمة .

پہلے ٹھہرنے کی نیت کر لی اور اگر سفر کی مسافت پوری کرنے کے بعد واپسی کا ارادہ کیا تو اس صورت میں جب تک اپنے شہر یا گاؤں کی حدود میں داخل نہیں ہوگا قصر کرے گا۔(۱)

سفر تنہا نہ کرے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اس چیز کو جو تنہا سفر کرنے سے درپیش آتی ہے اتنا جان لیں جتنا میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات میں کبھی سفر کرنے کی ہمت نہ کرے''۔(۲)

---

(۱) المسافر إذا خرج من مصره ثم بداله أن يعود إلى مصره لحاجة، وذلك قبل أن يسير مسيرة ثلاثة أيّام صلى صلاة المقيمين في مكانه ذلك في انصرافه إلى المصر، وإن كان قد سار مسيرة ثلاثة أيّام ثمّ بدا له أن يعود إلى مصره صلى صلاة المسافرين. (التاتارخانية: (۲/۱۷، ۱۸) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

🗁 خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

🗁 حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۶) باب صلاة المسافر، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان.

🗁 الدر مع الرد: (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

🗁 الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗁 البحر الرائق: (۲/۱۳۱) باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) وعن عبد اللّٰه بن عمر قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: لو يعلم النّاس ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل وحده. رواه البخاري. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

🗁 صحيح البخاري: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السير وحده، ط: قديمي.

🗁 جامع الترمذي: (۱/۲۹۷) أبواب الجهاد، باب ماجاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد.

🗁 سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۷) أبواب الأدب، باب كراهية الوحده، ط: قديمي.

🗁 مصنف ابن أبي شيبة: (۵/۳۱۰) في الرجل يبيت في البيت وحده، ط: مكتبة الرشد الرياض.

🗁 السنن الدارمي: (۳/۱۷۵۳) باب: أن الواحد في السفر شيطان، ط: دار المغني للنشر والتوزيع، المكة المكرّمة.

🗁 صحيح ابن حبان: (۶/۴۲۱) ذكر الزجر عن سفر المرء وحده، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

🗁 فتح الباري: (۶/۱۳۸) باب السير وحده، ط: دار المعرفة، بيروت.

🗁 عمدة القاري: (۱۴/۲۴۸) باب السرعة في السير، ط: دار إحياء التراث العربي.

''اس چیز سے'' دینی اور دنیوی نقصانات مراد ہیں، دینی نقصان یہ ہے کہ تنہائی کی وجہ سے نماز کی جماعت میسر نہیں ہوتی، اور دنیوی نقصان یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت یا کوئی حادثہ پیش آئے تو کسی سے مدد حاصل کرنے کے لئے کوئی غم خوار اور مددگار نہیں ہوتا۔

''سوار'' اور ''رات'' کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ سوار کو رات میں خاص طور پر پیدل چلنے والے کی نسبت سے زیادہ خطرہ رہتا ہے۔(۱)

سفر جائز و ناجائز کا حکم

سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز دونوں صورتوں میں شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکلنے کے بعد قصر کرنا واجب ہے، مثلاً کوئی شخص چوری کی غرض سے یا کسی کے قتل کرنے کے ارادے سے یا کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر سفر کرے یا کوئی لڑکا اپنے والدین کی مرضی کے خلاف سفر کرے تو یہ ناجائز ہے لیکن شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر واجب ہے جبکہ شرعی سفر ہو۔(۲)

---

(۱) مظاهر حق جديد : (۷۴۳/۳) ، [رقم الحديث : ۲] باب آداب السفر ، الفصل الأوّل، ط: دار الشاعت، كراچی

(۲) القصر ثابت فی حق كل مسافر سفر الطاعة والمعصية فی ذٰلک سواء كذا فی المحيط . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

قال علمائنا : القصر ثابت فی حق كل مسافر سفر الطاعة و سفر المعصية فی ذٰلک سواء..... " الينابيع " : سفر المعصية كسفر العبد الآبق و قاطع الطريق و شارب الخمر و الزّانی وماأشبه ذٰلک ، و سفر الطاعة كسفر المجاهد . (التاتارخانية : (۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بيان من يثبت القصر فی حقه ، ط : قديمی)

الدر مع الرد: (۱۲۴/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

حلبی كبير : (ص: ۵۴۵) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی .

وعندنا يقصر من نوى السفر ولو كان عاصيا بسفره كآبق من سيده و قاطع الطريق لإطلاق نص الرخصة إذا جاوز بيوت مقامه ، قال فی الشرح: (قوله ولو كان عاصيا بسفره) بأن سافر لطلب الزنا أو قطع الطريق، ولو طرأ عليه قصد المعصية بعد إنشاء السفر فإنّه يترخص باتفاق. (حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد . =

ناجائز اور حرام کام کرنے کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے، ایسے لوگ حرام کام کرنے کی وجہ سے گنہگار رہوں گے، لیکن قصر واجب ہوگا۔

سفر حج کی راہ میں قصر کرنا

جو شخص سوا ستتر کلومیٹر کے قصد سے نکلے گا وہ شرعی مسافر ہے، اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے نکلنے کے بعد اس پر قصر کرنا لازم ہے، جب تک کسی جگہ پر کم سے کم پندرہ دن تک رہنے کی نیت سے نہ ٹھہرے، قصر کرتا رہے۔(۱)

ہاں اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھے تو اس کی اتباع میں پوری نماز پڑھے قصر

= خلاصة الفتاوى : (۲۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع الصنائع : (۹۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل والكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(فيقصر الفرض الرباعي من نوى السفر ولو كان عاصيا بسفره إذا جاوز بيوت مقامه) ولو بيوت الأخبية من الجانب الذى خرج منه، (ولو حاذاه في أحد جانبيه فقط لايضره. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي. (البحر الرائق: (۲۲۵/۲ــ ۲۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيديه)، و (۱۲۸/۲) ط: سعيد)

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ..... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ــ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه) ، و (۱۲۸/۲) ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۲ــ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۳ ، ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۷/۲، ۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمى .

حلبى كبير : (ص: ۵۳۶ ــ ۵۴۰) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

نہ کرے۔(۱)

لہذا پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ ممالک سے چالیس دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والا حاجی بھی راستہ میں قصر ہی کرے گا، باقی اگر مقیم امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز ادا کی ہے تو پوری نماز پڑھے گا، اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اگر سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہے گا تو مقیم بن جائے گا ورنہ مسافر رہے گا۔(۲)

البتہ حرم کے امام مقیم ہیں ان کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

(۱،۳) وإذا دخل المسافر في صلاة المقيم يلزمه الإتمام سواء كان في أوّلها أو آخرها. (التاتارخانية: (۲/۲۰، ۲۱)، وفيه أيضاً: والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماما أو مقتدياً بالمسافر، أمّا إذا اقتدا المسافر بمقيم اتمّها متابعة له. (التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي)

🗁 البحر الرائق: (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

🗁 الدر مع الرد: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

🗁 حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

🗁 الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗁 بدائع الصنائع: (۱/۹۳) كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

🗁 خلاصة: (۱/۲۰۱)، ط: حبيبيه كوئٹه.

(۲) حتى يدخل موضع مقامه إن سار مدة السفر ..... أو ينوي إقامة نصف شهر حقيقة أو حكما لما في البزازية و غيرها: لو دخل الحاج الشام وعلم أنه لايخرج إلا مع القافلة في نصف شوال أتمّ؛ لأنّه كناوي الإقامة بموضع واحد صالح لها من مصر أو قرية ..... فيقصر إن نوى الإقامة في أقلّ منه أو نوى فيه ..... لكن بموضعين مستقلين كمكة و مني فلو دخل الحاج مكة أيّام العشر لم تصح نيته؛ لأنّه يخرج إلى مني و عرفة فصار كنية الإقامة في غير موضعها و بعد عوده من منىٰ تصح. الخ (الدر مع الرد: ۲/۱۲۴ ـ ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 الهندية: (۱/۱۳۹، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

🗁 البحر الرائق: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

سفر حج کے وقت کی دعا

''حج کے سفر کے وقت کی دعا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۸۵)

سفر حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا

اگر نائی حج کو جاتا ہے، اور وہ آنے جانے کے راستہ میں یا مکہ مکرمہ میں رہ کر لوگوں کے بال بنا کر یا گنجا کر کے پیسہ کماتا ہے تو یہ جائز ہے، البتہ اگر حج میں جانے کا مقصد اپنے پیشہ کو اختیار کر کے پیسہ کمانا ہے تو حج تو ہو جائے گا لیکن ثواب کم ہو جائے گا، اور اگر اصل مقصد حج ہے اور کمائی تابع ہے تو ثواب کم نہیں ہوگا مگر اخلاص نہ ہونے کا شبہ ہوگا، اور اگر کمائی سے مقصد حج کے سفر میں سہولت حاصل کرنا ہے تا کہ وہاں تنگی پیش نہ آئے تو یہ بلاشبہ جائز ہے۔ (۱)

---

(۱) قوله تعالیٰ: ﴿ لیس علیکم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّکم ﴾. (البقرة: ۱۹۸)

و تجرید السفر عن التجارة أحسن ولو اتجر لاینقص ثوابه کالغازی إذا اتجر. (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) کتاب الحج، ط: سعید.

والتجارة والإجارة لایمنعان جواز الحج ویجوز التاجر والأجیر والمکاری لقوله عزّ وجلّ: ﴿ لیس علیکم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّکم ﴾، قیل: الفضل "التجارة"، و ذٰلک أن أهل الجاهلیة کانوا یتحرجون من التجارة فی عشر فی ذی الحجة فلمّا کان الإسلام امتنع أهل الإسلام عن التجارة خوفا من أن یضر ذٰلک حجهم فرخص اللّٰه سبحانه و تعالیٰ لهم طلب الفضل فی الحج بهٰذه الآیة، وروی أن رجلاً سأل ابن عمر رضی اللّٰه عنه فقال: إنّا قوم نکری و نزعم أن لیس لنا حج، فقال: ألستم تحرمون؟ قالوا: بلی! قال: فأنتم حجاج جاء رجل إلی النبیّ ﷺ فسأله عمّا سألتنی عنه فقرأ هٰذه الآیة: ﴿ لیس علیکم جناح أن تبتغوا فضلا من ربّکم ﴾، ولأنّ التجارة والإجارة لایمنعان من أرکان الحج وشرائطها فلا یمنعان من الجواز، واللّٰه أعلم. (بدائع الصنائع: (۲/۲۱۶) کتاب الحج، قبیل فصل وأمّا بیان ما یفسد الحج، ط: سعید)

أبوداؤد: (۱/۲۴۹) کتاب الحج، باب التجارة فی الحج، و باب الکری، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

الهندیة: (۱/۲۲۰) کتاب المناسک، وأمّا آدابه، ط: رشیدیه.

تفسیر مقاتل بن سلیمان: (۱/۱۰۵) سورة البقرة [رقم الآیة: ۱۹۸]، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

تفسیر الطبری: (۲/۵۰۲) ط: دار هجر.

تفسیر در المنثور: (۲/۳۹۹) ط: دار هجر، مصر.

تفسیر القرطبی: (۲/۴۱۳)، ط: دار الکتب المصریة، القاهرة.=

سفر حج میں مرنے والے کا حج

اگر کسی آدمی کا حج کے سفر میں حج کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اس کے ذمہ سے حج ساقط ہو جائے گا یا نہیں؟ اس بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس آدمی پر اس سال حج فرض ہوا تھا اور حج کا احرام باندھ کر جاتے ہوئے حج ادا کرنے سے پہلے انتقال ہو گیا تو حج کا فرض ساقط ہو گیا، اس کی طرف سے حج بدل کے لئے وصیت کرنا یا حج بدل کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر کوئی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے میت کو ثواب ملے گا۔(۲)

= تفسير ابن كثير : (۵۴۹/۱ ، ۵۵۰) ط: دار طيبة للنشر والتوزيع .

تفسير البغوى : (۲۲۸/۱) ط: دار طيبة للنشر والتوزيع .

البحر المحيط : (۲۹۲/۲) ، ط: دار الفكر ، بيروت .

تفسير روح المعانى : (۸۳/۱ ـ ۸۵) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

أحكام القرآن لابن العربى : (۲۶۷/۱) المسألة الثانية : قال علمائنا : فى هذا دليل على جواز التجارة فى الحج للحاج مع أداء العبادة ، الخ ط: (بحواله مكتبه شامله).

أحكام القرآن للطحاوى : (۳۷/۲) ط: مركز البحوث الإسلامية ،التركى .

أحكام القرآن للجصاص : (۳۸۶/۱) ط: دار إحياء التراث العربى ، ط: بيروت.

(۱) فأمّا من وجب عليه الحج فحج من عامه فمات فى الطريق لايجب عليه الإيصاء بالحج ؛ لأنّه لم يؤخر بعد الإيجاب وإن مات قبل التمكن من أدائه سقط عنه الحج ولاتجب عليه الوصية ، أى من لزمه الحج فلم يحج حتى مات قبل التمكن من أدائه سقط عنه الفرض بالاتفاق . الخ (ارشاد الساری : (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

خرج المكلف إلى الحج ومات فى الطريق ..... أمّا لو حج من عامه فلا . (الدر المختار : (۶۰۴/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۴۲۰/۲) كتاب الحج، الفصل السادس عشر فى الوصية بالحج، ط:قديمى.

فتاوى سراجيه : (ص: ۳۴) كتاب الحج ، باب من يحج عن غيره ، ط: سعيد .

(۲) وإن لم يوص به فتبرّع الوارث عنه بالإحجاج أو الحج بنفسه ، قال أبوحنيفة رحمه الله : يجزيه إن شاء الله تعالىٰ ؛ لقوله ﷺ للخثعمية : " أرأيت لو كان على أبيك دين " الحديث انتهى . (الدر المختار : (۶۰۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۴۲۰/۲) كتاب الحج، الفصل السادس عشر فى الوصيه بالحج، ط: قديمى.

اور اگر حج پہلے سے فرض ہو چکا تھا، فرض ہونے کے بعد فوراً حج کے لئے سفر کرنے کا انتظام نہیں کیا بلکہ درمیان میں ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر میدان عرفات میں وقوف کے بعد انتقال ہوا ہے تو فرض ادا ہو گیا، اور اگر اس سے پہلے فوت ہو گیا تو حج کا فرض ساقط نہیں ہوگا، اس لئے ایسے آدمی پر موت سے پہلے اپنے شہر سے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے، اگر ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اپنے شہر سے حج بدل کرانا ممکن نہ ہو تو ایک تہائی ترکہ سے جہاں سے حج بدل کرانا ممکن ہو وہاں سے کرایا جائے۔(۱)

سفر حج میں موت ہو جانا

اگر کوئی شخص حج کے سفر کے دوران راستہ میں انتقال کر جائے، یا کوئی حادثہ پیش آنے کی وجہ سے موت آجائے تو اس کو حج افراد یا حج تمتع یا حج قران کے احرام کے اعتبار

---

(۱) خرج المكلف إلى الحج و مات في الطريق و أوصى بالحج عنه إنّما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه..... فإن فسر المال أو المكان فالأمر عليه أي على ما فسره وإلّا فيحج عنه من بلده قياساً لا استحساناً فليحفظ..... إن وفى به أي بالحج من بلده ثلثه وإن لم يف فمن حيث يبلغ استحساناً. وفي الشامية: (قوله و مات في الطريق) أراد به موته قبل الوقوف بعرفة ولو كان بمكة، بحر. وفي التجنيس: إذا مات بعد الوقوف بعرفة أجزأ عن الميت؛ لأنّ الحج عرفة بالنص..... (وقوله: فالأمر عليه) أي الشان بنى على ما فسره أي عينه فإن فسر المال يحج عنه من حيث يبلغ، وإن فسر المكان يحج عنه منه ح. قلت: والظاهر أنّه يجب عليه أن يوصي بما يبلغ من بلده إن كان في الثلث سعة، فلو أوصى بما دون ذلك لو عين مكانا دون بلده يأثم لما علمت أن الواجب عليه الحج من بلده يسكنه. (الدر مع الرد: (۲/۶۰۴، ۶۰۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

ارشاد الساری: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

التاتارخانية: (۲/۴۱۲) كتاب الحج، الفصل السادس في الوصية بالحج، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/۶۶، ۶۷، ۶۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۵۸، ۲۵۹) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر في الوصيه بالحج، ط: رشيديه.

سے پورا پورا ثواب ملے گا۔(۱)

سفر رات کے وقت کرنا

''رات کے وقت سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۲۲)

سفر روزہ سے بچنے کے لئے کرنا

''روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۴۱)

---

(۱) ﴿ ومن يخرج من بيته مهاجراً إلى الله و رسوله ثمّ يدركه الموت فقد وقع أجره على الله ﴾. (سورة النساء : ۱۰۰)

🗀 وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : من خرج حاجًّا أو معتمراً أو غازياً ثمّ مات في طريقه كتب الله له أجر الغازي والحاج والمعتمر . رواه البيهقي في شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح : (۱/۲۲۳) كتاب المناسك ، الفصل الثالث ، ط: قديمي)

🗀 مرقاة المفاتيح : (۵/۱۷۵۵) كتاب المناسك ، ط: دار الفكر ، بيروت لبنان .

🗀 فيض القدير : (۱/۴۶۲) حرف الهمزة ، ط: المكتبة التجارية .

🗀 الدر المنثور في التفسير: (۴/۶۵۰) تحت تفسير سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱، ط: دار هجر، مصر.

🗀 تفسير ابن كثير: (۲/۳۹۳) سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

🗀 فتح القدير للشوكاني : (۲/۲۰۲) .

🗀 تفسير روح المعاني : (۳/۱۲۴) سورة النساء ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

🗀 شعب الإيمان : (۶/۱۵) ، [رقم الحديث : ۳۸۰۶] ، كتاب المناسك ، فصل الحجّ والعمرة ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

🗀 ولقوله عليه الصلاة والسلام : من خرج حاجًّا فمات كتب الله له أجر الحاج إلى يوم القيامة، ومن خرج معتمراً فمات كتب الله له أجر المعتمر إلى يوم القيامة ، ومن خرج غازياً في سبيل الله فمات كتب الله له أجر الغازي إلى يوم القيامة . رواه الطبراني في معجمه ، و أبو يعلى الموصلي في مسنده . (بحواله فتح باب العناية بشرح النقاية للملاعلي القاري (۱/۷۳۵ ، ۷۳۶) كتاب الحج ، فصل في أحكام الحج عن الغير ، ط: سعيد)

🗀 وعن عائشة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : من مات في طريق مكة لم يعرضه الله تعالىٰ ، ولم يحاسب . و روى الدار قطني عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : من مات في هٰذا الوجه من حاج أو معتمر لم يعرض ولم يحاسب ، وقيل له : ادخل الجنة . (حواله بالا)

سفر سے واپس آنے پر دعوت کرنا

''دعوت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۳)

سفر سے واپسی پر ہدیہ دینا

''ہدیہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۷۹)

سفر سے واپسی کا وقت

''واپسی کا وقت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۳۴)

سفر سے واپسی کی دعا

سفر سے واپسی کے وقت راستہ میں یہ دعا پڑھتا رہے:

''اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ''(۱)

سفر سے واپسی میں پہلے مسجد میں جائے

جب مسافر سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جائے اور وہاں دو رکعت نماز

---

(۱) عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنہا قال: کنّا مع النبیّ ﷺ مقفله من عسفان..... فلما أشرفنا علی المدینة قال: ائبون تائبون عابدون لربّنا حامدون، فلم یزل یقول ذٰلک حتی دخل المدینة. (صحیح البخاری: (۱/۴۳۴) کتاب الجهاد، باب مایقول إذا رجع من الغزو) وهٰکذا فیه: (۱/۴۴۲) کتاب المناسک، أبواب العمرة، باب مایقول إذا رجع من الحج أوالعمرة أو الغزو، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم: (۱/۴۳۵) کتاب الحج، باب ما یقول إذا رجع من سفر الحج و غیره، ط: قدیمی.

جامع الترمذی: (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات عن رسول اللّٰہ ﷺ، باب ما یقول إذا رجع من سفره، ط: سعید.

سنن أبی داؤد: (۲/۲۶) کتاب الجهاد، باب فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

مشکاة المصابیح: (۱/۲۱۳)، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

مؤطا إمام محمد: (ص: ۲۳۹) باب القفول من الحج أو العمرة، ط: قدیمی.

پڑھے پھر اس کے بعد گھر جائے۔(۱)

سفر سے واپس آنے پر پہلے مسجد میں جانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس میں شعائر اللہ یعنی مسجد کی تعظیم کی طرف بھی اشارہ ہے کہ مسجد گویا اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے اور مسجد میں جانے والا گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات کرنے والا ہے، لہذا جو کوئی آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کے حق میں اس سے بہتر اور کیا بات ہوسکتی ہے کہ وہ سب سے پہلے اللہ کے گھر میں جائے اور اللہ سے ملاقات کرے جس نے اس کو سفر کی آفات سے محفوظ رکھ کر عافیت کے ساتھ اس کے اہل وعیال کے درمیان واپس پہنچایا۔(۲)

---

(۱) وكان ﷺ إذا قدم دخل المسجد أوّلا وصلى ركعتين ثم دخل البيت . (إحياء علوم الدين : (۳۳۷/۲) الحادى عشر فى آداب الرجوع من السفر ، الفصل الثانى ، ط: دار القلم. بيروت)

و عن كعب بن مالك قال : كان النبى ﷺ لايقدم من سفر إلّا نهاراً فى الضحى فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه للنّاس . متفق عليه . وعن جابر رضى اللّٰه عنه قال كنت مع النبىّ ﷺ فى سفر فلمّا قدمنا المدينة قال لى ادخل المسجد فصل فيه ركعتين . رواه البخارى . (مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۳۹) الفصل الأوّل ، باب آداب السفر ، ط: قديمى)

وعن ابن عمر رضى اللّٰه عنه ؛ أنّ رسول اللّٰه ﷺ حين أقبل من حجته دخل المدينة فأناخ على باب مسجده ثمّ دخله فركع فيه ركعتين ثمّ انصرف إلى بيته . (سنن أبى داؤد : (۲۸/۲) كتاب الجهاد ، باب فى الصلاة عند القدوم من السفر ، ط: مكتبه حقانية ملتان)

ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه. وفى الشامية: (قوله: ركعتا السفر والقدوم منه) عن مطعم بن المقدام قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ماخلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً. رواه الطبرانى. وعن كعب بن مالك كان رسول اللّٰه ﷺ لايقدم من السفر إلّا نهاراً فى الضحى، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه. رواه مسلم شرح المنية و مفاده اختصاص صلاة ركعتى السفر بالبيت، وركعتى القدوم منه بالمسجد وبه صرح الشافعية. (الدر مع الرد: (۲۴/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى ركعتى السفر، ط: سعيد)

حلبى كبير : (ص: ۴۳۱) صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

(۲) مظاهر حق جديد: (۷۴۸/۲، ۷۴۹)، [رقم الحديث: ۱۶] باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: دار الإشاعت كراچى.

عن كعب بن مالك قال: كان النبىّ ﷺ لايقدم من سفر إلّا نهارا فى الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين، ثمّ جلس فيه للنّاس. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹)=

سفر شرعی کی شرائط

''مسافر کی تعریف'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۷۸/۲)

سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا

سفر کا ارادہ ہے مگر ابھی سفر شروع نہیں کیا، اور نکلنے سے پہلے اس نے کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے کیونکہ اس نے اقامت کی حالت میں روزہ توڑ دیا۔(۱)

سفر شروع کرنے کے بعد قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا

''قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۰/۲)

سفر غیر شرعی کو شرعی بنالیا

اگر کوئی شخص سوا ستر کلومیٹر سے کم مسافت میں دو دن کے لئے گیا، اور وہاں پہنچ کر

= كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

سنن أبى داؤد: (۳۶/۲) كتاب الجهاد، باب فى الصلاة عند القدوم من السفر، ط: رحمانيه.

الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين و قصرها ، باب استحباب ركعتين فى المسجد لمن قدم من سف أوّل قدومه ، ط: قديمى .

(۲) و فى فتاوى قاضيخان : " المسافر إذا تذكر شيئًا قد نسيه فى منزله فدخل فأفطر ثمّ خرج قال عليه الكفارة قياساً لأنّه مقيم عند الأكل حيث رفض سفره بالعود إلى منزله و بالقياس نأخذ . (البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

ولو سافر فى نهار رمضان ولم يفطر حتى تذكر شيئًا فى منزله قد نسيه فرجع إلى منزله وأكل شيئًا ثمّ خرج من المنزل فعليه القضاء والكفارة كالمقيم إذا أكل ثمّ سافر . (خلاصة الفتاوى : (۲۵۷/۱) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم وفيما لايفسد و فيما يوجب القضاء والكفارة ، نوع منه ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه)

التاتارخانية: (۲۹۲/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمى.

الدر المختار: (۴۳۱/۲) كتاب الصوم، فصل فى العوارض العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

ضرورت کی بنا پر مزید سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت کے چلا گیا تو یہ شخص جاتے ہوئے قصر نہیں کرے گا کیونکہ دونوں مسافتیں الگ الگ طور پر شرعی مسافت کے برابر نہیں البتہ اگر دونوں مسافتوں کو جمع کرنے سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہوتی ہے تو اس صورت میں واپسی میں قصر کرے گا، کیونکہ یہ شرعی سفر ہے، اور اس سے کم ہے تو قصر نہیں کرے گا۔ (۱)

سفر غیر شرعی کے درمیان شرعی سفر کی نیت کرنا

اگر کوئی شخص گھر سے نکلا، اس وقت سوا ستتر کلومیٹر دور جانے کی نیت نہیں تھی مگر سفر کے درمیان میں اس نے شرعی مسافر بننے کی نیت کر لی تو یہ شخص اس جگہ پر قصر نہیں کرے گا بلکہ اس جگہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔ (۲) مثلاً کوئی شخص کراچی سے واپس ہونے کی

---

(۱) وأمّا الثّانی فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخص وعلى هذا قالوا : أمير خرج مع جيشه فى طلب العدو ولم يعلم أين يدركهم فإنّهم يصلون صلاة الإقامة فى الذهاب وإن طالت المدة وكذلك المكث فى ذلك الموضع أمّا فى الرجوع فإن كانت مدة السفر قصروا ..... وذكر الاسبيجابى: المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ولو أنّه خرج من ذلك المصر الّذى قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلاثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً، وإن طاف آفاق الدنيا على هذا السبيل لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗁 الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

🗁 (قاصداً) ولو كافرا ومن طاف الدنيا بلاقصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) . وفى الشامية : (قوله : بلاقصدٍ) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها فلمّا بلغها بداله أن يذهب إلى بلدة بينه و بينها يومان ، وهلمّ جرّا ..... أمّا فى الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر . (الدر مع الرد : (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

🗁 حلبى كبير: (ص: ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

🗁 التاتارخانية : (۸/۲) كتاب الصلاة الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مدة الإقامة ، ط: قديمى .

(۲) ولايصير مسافراً بالنية حتى يخرج، ويصير مقيماً بمجرد النية، كذا فى محيط السرخسى. الخ =

نیت سے نوری آباد آیا مگر نوری آباد میں کوئی ایسی صورت پیش آئی کہ وہ حیدرآباد جانے لگا، تو اب یہ شخص نوری آبادی کی حدود میں پوری نماز پڑھے گا کیونکہ یہ یہاں مقیم کے حکم میں ہے البتہ نوری آباد کے حدود سے نکل کر حیدرآباد کی طرف جانے کی صورت میں قصر کرے گا۔

کراچی۔۔۔۔۔۔۔۔(سفر غیر شرعی) نوری آباد۔۔۔۔۔۔۔۔۔(شرعی سفر) حیدرآباد

سفر کا مقصد

''ملاقات'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۲۵۸)

سفر کا مقصد پورا ہو جائے

''حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں نہ تو (آرام وراحت سے) سونے دیتا ہے اور نہ (ڈھنگ سے) کھانے پینے دیتا ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص (کہیں سفر میں جائے اور) اپنے سفر کی غرض کو پورا کر لے (یعنی جس مقصد کے لئے سفر کیا وہ مقصد پورا ہو جائے) تو اس کو

= (الهندية : (۱/۱۳۹) الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

🗀 رد المحتار : (۲/۱۱۲) باب صلاة المسافر، ط: سعيد .

🗀 البحر الرائق : (۲/۱۲۸) باب المسافر ، ط: سعيد .

🗀 حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۴۴ ـ ۳۴۶) ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗀 حلبی كبير : (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

🗀 عمدۃ الفقہ : (۲/۴۱۰) مسافر اور سفر شرعی کی تعریف، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوار اکیڈمی لاہور۔

🗀 التاتارخانية : (۲/۷) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمی .

🗀 الولوالجية : (۱/۱۳۴) كتاب الطهارة ، الفصل الثانی عشر فی السفر .....الخ ، مكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

🗀 بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

🗀 خلاصة الفتاوی: (۱/۱۹۸) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

چاہئے کہ کہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آجانے میں جلدی کرے۔''(۱)

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ سفر اپنی صورت کے اعتبار سے جہنم کے عذاب کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

جیسے جسمانی تکلیف اور روحانی اذیت کے اعتبار سے کسی شخص کے حق میں سفر پریشانیوں اور صعوبتوں کا ذریعہ ہونے سے کم نہیں ہوتا، خاص طور پر پرانے دور میں جب آج کی طرح سفر کے تیز رفتار واطمینان بخش ذرائع نہیں تھے لوگ سفر کے دوران کیسی کیسی پریشانیاں برداشت کرتے تھے اور کیسی کیسی مصیبتوں سے دوچار ہوتے تھے جس کا صحیح اندازہ آج کے دور میں نہیں لگایا جاسکتا۔

حدیث شریف میں خاص طور پر دو پریشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ سفر میں وقت پر طبیعت کے موافق کھانا پینا نہیں ملتا، اور آرام اور چین کی نیند نصیب نہیں ہوتی، یہ صرف مثال کے طور پر ذکر کیا ہے ورنہ سفر میں نہ معلوم کتنے ہی دینی ودنیاوی امور فوت ہوتے ہیں، جیسے جمعہ کی نماز فوت ہوجاتی ہے، گھر اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق بروقت ادا نہیں ہوتے، اور گرمی اور سردی کی مشقت وتکلیف اور اسی طرح کی دوسری پریشانیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

سفر کرنا جمعہ کے دن

''جمعہ کے دن سفر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۶۴)

(۱) وعن أبی هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه و طعامه و شرابه فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجّل إلى أهله . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۸ ، ۳۳۹) كتاب الصلاة ، باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الإمارة ، باب السفر قطعة من العذاب .الخ ، ط: قديمی.

صحيح البخاری : (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد ، باب السرعة فی السير ، ط: قديمی .

مؤطا امام مالک : (ص: ۷۳۰) ، كتاب الجامع ، باب ما يؤمر به من العمل فی السفر ، ط: مير محمد كتب خانه .

سفر کرنے کا مستحب طریقہ

جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو دو رکعت نفل نماز گھر میں پڑھ کر سفر کے لئے نکلنا مستحب ہے، اور جب سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، پھر اس کے بعد اپنے گھر جائے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت

---

(۱) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه . الدر . تحتها في الشامية . " ومفاده (أي الحديث الّذي سيأتي ذكره) اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت . وركعتي القدوم منه بالمسجد" . (الدر مع الرد: (۲/۴۴) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

🗁 حلبي كبير: (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة، صلاة الأوابين، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

🗁 التاتارخانية: (۲/۳۳۲) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي.

(۲) وروى الطبراني عن ابن عباس أنّ النبيّ ﷺ كان إذا سافر صلى ركعتين حتى يرجع. (المعجم الأوسط: (۱/۴۴۹)، [رقم الحديث: ۸۱۱]، ط: مكتبة المعارف)

🗁 ويصلّي ركعتين قبل أن يخرج من بيته وكذا بعد الرجوع إلى بيته. (الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسك، أمّا آدابه، ط: رشيديه)

🗁 وفي البخاري: (قال كعب بن مالك كان النبيّ ﷺ إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه. (صحيح البخاري: (۱/۶۳) كتاب الصلاة، باب الصلاة إذا قدم من سفر، ط: قديمي)

🗁 وهكذا فيه: (۱/۴۳۴) كتاب الجهاد، الصلاة إذا قدم من سفر، ط: قديمي.

🗁 عن المطعم بن المقدام قال: قال رسول الله ﷺ: ماخلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً. "المصنف لابن أبي شيبة: (۳/۵۵۲) كتاب الصلاة، الرجل يريد السفر، من كان يستحب له أن يصلي قبل خروجه، [رقم الحديث: ۴۹۱۴]، ط: إدارة القرآن.

🗁 كنز العمّال: (۶/۷۱۳) [رقم الحديث: ۱۷۵۳۰] آداب متفرقة، فصل ثاني في آداب السفر، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

🗁 الشامي: (۲/۴۴) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي السفر، ط: سعيد.

نماز پڑھ لیتے تھے۔(۱)

اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی منزل پر پہنچنے کے بعد وہاں قیام کا ارادہ ہے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لینا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) عن كعب بن مالك أنّ رسول الله ﷺ كان لايقدم من سفر إلّا نهاراً في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه . (الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أوّل قدومه ، ط: قديمي)

الشامي: (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

وعن أنس بن مالك قال : كنّا إذا نزلنا منزلاً لانُسبح حتى نحلّ الرّحال (لانسبح أي لانصلي سبحة الضحى) . (أبوداؤد : (۳۵۲/۱) كتاب الجهاد ، قبيل باب في تقليد الخيل بالأوتار ، و في نسخة باب في نزول المنازل ، ط: مكتبه حقانيه ، ملتان)

وعن أنس بن مالك قال : كان النبيّ ﷺ لاينزل منزلا إلّا ودعه بركعتين . (المستدرك على الصحيحين : (۴۵۷/۲) كتاب التطوع ، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه)

مسند البزار : (۱۲۸/۱۲) مسند أبي حمزه أنس بن مالك ، [رقم الحديث : ۶۵۳۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة

معجم ابن عساكر (۶۳۶/۲) رقم الحديث (۷۸۵) ، ط: دار البشائر ، دمشق .

(۲) عن كعب بن مالك أنّ رسول الله ﷺ كان لايقدم من سفر إلّا نهاراً في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه . (الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أوّل قدومه ، ط: قديمي)

الشامي : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

وعن أنس بن مالك قال : كنّا إذا نزلنا منزلاً لانُسبح حتى نحلّ الرّحال (لانسبح أي لانصلي سبحة الضحى) . (أبوداؤد : (۳۵۲/۱) كتاب الجهاد ، قبيل باب في تقليد الخيل بالأوتار ، و في نسخة باب في نزول المنازل ، ط: مكتبه حقانيه ، ملتان)

وعن أنس بن مالك قال : كان النبيّ ﷺ لاينزل منزلا إلّا ودعه بركعتين . (المستدرك على الصحيحين : (۴۵۷/۲) كتاب التطوع ، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه)

مسند البزار : (۱۲۸/۱۲) مسند أبي حمزه أنس بن مالك ، [رقم الحديث : ۶۵۳۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة .

معجم ابن عساكر (۶۳۶/۲) رقم الحديث (۷۸۵) ، ط: دار البشائر ، دمشق .

سفر کس دن کرنا چاہئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر جمعرات کو سفر کیا کرتے تھے، اور پیر کو بھی آپ نے سفر کرنے کو پسند فرمایا، لہذا اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو ان دونوں دنوں میں سفر کرنا چاہیے کیونکہ ان دنوں میں سفر کرنا مستحب ہے۔(۱)

سفر کس وقت کرنا چاہئے

صبح کا وقت بہت ہی زیادہ برکت کا وقت ہوتا ہے، کسی کام کے آغاز کے لئے وہ نہایت مناسب وقت ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے سفر کی ابتداء کرنی چاہئے، حضرت جابر بن عبداللہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نقل فرمائی ہے:

---

(۱) عن كعب بن مالک قال : قلّ ماكان رسول الله ﷺ يخرج فی سفر إلّا يوم الخميس. (أبوداؤد: (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد، باب فی أی يوم يستحب السفر، ط: المكتبة الحقانيه، ملتان)

مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۸) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی .

و فی التاتارخانية : وروی أنّ النبیّ ﷺ كان إذا سافر خرج يوم الخميس ، وكان يحب السفر يوم الخميس . (التاتارخانية : (۲/۳۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی المتفرقات ، ط: قديمی)

ويستحب أن يجعل خروجه يوم الخميس اقتداء به عليه السلام وإلّا فيوم الإثنين فی أوّل النهار . (الهندية : (۱/۲۲۰) كتاب المناسک ، وأمّا آدابه ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

ويستحب أن يجعل خروجه يوم الخميس أو الإثنين. (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

ويخرج يوم الخميس ففيه خرج عليه السلام فی حجة الوداع أو الإثنين أو الجمعة . (الدر المختار : (۲/۴۷۱) كتاب الحج ، آداب الحج ، ط : سعيد)

صحيح ابن خزيمة : (۴/۱۳۲) ، باب استحباب الخروج إلى الحج يوم الخميس ، ط: المكتب الإسلامی ، بيروت .

السنن الكبرىٰ للنسائی : (۸/۹۹) ، [رقم الحديث : ۸۷۳۴] ، باب اليوم الّذی يستحب فيه السفر ، ط: مؤسسة الرسالة .

السنن الكبرىٰ للبيهقی: (۵/۲۵۰)، [رقم الحديث: ۱۰۲۰۶]، كتاب الحج، باب ۳۵۹، باب اليوم الّذی يستحب أن يكون الخروج فيه، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد هند.

''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا''

ترجمہ: اے اللہ میری امت کے لئے صبح سویرے چلنے میں برکت عطا فرما۔

حضرت صخرؓ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں اپنی تجارت کا سامان دن کے ابتدائی حصہ میں بھیجنے لگا، تو اس دعا کی برکت سے پہلے کے مقابلہ میں غیر معمولی برکت ہونے لگی۔(۱)

سفر کو بابرکت بنائیے

ہر مسافر کی دلی تمنا اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کا سفر خیر و برکت کا باعث ہو اور اسے فراغت اور خوشحالی نصیب ہو، اگر کوئی مسافر واقعۃ ایسا ہی چاہتا ہے تو وہ سفر کے دوران ''سورۃ الکافرون، سورۃ الفتح، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس'' پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو خیر و برکت اور خوشحالی کا ذریعہ بنادیں گے۔(۲)

---

(۱) عن صخر بن وداعة الغامدی قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: اللّٰھم بارک لأمّتی فی بکورھا. وکان إذا بعث سریة أو جیشاً بعثھم من أوّل النھار، وکان صخر تاجراً، فکان یبعث تجارته أوّل النھار فأثری وکثر ماله. رواه الترمذی و أبوداؤد والدارمی. (مشکاة المصابیح: (۲/۳۳۹) کتاب الصلاة، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

🗁 أبوداؤد: (۱/۳۵۷) کتاب الجهاد، باب فی الابتکار فی السفر، ط: المکتبة الحقانیة ملتان.

🗁 جامع الترمذی: (۱/۲۳۰) أبواب البیوع، باب ماجاء فی التبکیر بالتجارة، ط: سعید.

🗁 سنن ابن ماجه: (ص: ۱۶۲) أبواب التجارات، باب مایرجی من البرکة فی البکور، ط: قدیمی.

🗁 مصنف لابن أبی شیبة: (۶/۵۳۴) أی یوم یستحب أن یسافر فیه وأی ساعة. الخ، [رقم الحدیث: ۳۳۶۱۹] ط: مکتبة الرشد، ریاض. و (۱۸/۲۰۲، ۲۰۳) رقم الحدیث (۳۴۳۰۶، ۳۴۳۰۷، ۳۴۳۰۸)، ط: ادارة القرآن.

🗁 سنن دارمی: (۲/۱۵۸۱)، [رقم الحدیث: ۲۴۷۹]، باب بارک لأمّتی فی بکورھا، ط: دار المغنی للنشر المکة المکرمة.

(۱) عن جبیر بن مطعم قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: "یا جبیر أتحب إذا خرجت سفرا أن تکون من أفضل أصحابک وأکثرھم زادًا؟ اقرأ ھذہ السور الخمس [قل یأیّھا الکافرون]، و [إذا جاء نصر اللّٰہ والفتح]، و [قل ھو اللّٰہ أحد]، و [قل أعوذ بربّ الفلق]، و [قل أعوذ بربّ النّاس] وافتتح کلّ سورة ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، واختتم ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، قال جبیر: وکنت غیر کثیر المال، فمازلت اقرؤھنّ فی سفری و إقامتی حتی ماکان أحد من أصحابی مثلی. أبو الشیخ وابن حبان فی الثواب. (مسند أبویعلی موصلی: ۱۳/۴۱۴)، [رقم الحدیث: ۷۴۱۹].=

سفر کون سے دن کرے

سفر کرنے کے لئے کوئی دن متعین نہیں ہے، موقع اور سہولت کے مطابق سفر کرنا درست ہے، باقی سفر سے پہلے استخارہ کرلے تو زیادہ بہتر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے سفر کی ابتداء جمعرات کے دن سے کرتے تھے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جمعرات کے دن بندوں کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہا کرتے تھے کہ جہاد کا عمل آج ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے۔

دوسری وجہ یہ ہے جمعرات کو ''خمیس'' کہتے ہیں، اور ''خمیس'' لشکر کو بھی کہتے ہیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن جہاد کے سفر کی ابتداء کرکے یہ نیک فال لیتے تھے کہ جس لشکر کے مقابلہ پر جارہے ہیں اس پر فتح حاصل ہوگی۔(۱)

= 🗁 كنز العمال فى سنن الأقوال: (٦/ ٧٤١)، [رقم الحديث: ١٧٦٤٩] كتاب السفر من قسم الأفعال، آداب متفرقة ، فصل فى آدابه، الفصل الأوّل، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

🗁 الجامع الصغير و زيادته : (١/ ١١١) ، [رقم الحديث : ١١٠١] ، ط: .....

(۱) عن كعب بن مالك أنّ النبىّ ﷺ خرج يوم الخميس فى غزوة تبوك وكان يحب أن يخرج يوم الخميس ، رواه البخارى . (مشكاة المصابيح : (ص: ٣٣٨) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

🗁 قال التور بشتى اختياره ﷺ يوم الخميس للخروج محتمل لوجوه : أحدها : أنّه يوم مبارك يرفع فيه عمل صالح ، وثانيها : أنّه أتمّ أيّام الأسبوع عدداً ، وثالثها : أنّه كان يتفاول بالخميس فى خروجه ، وكان من سنته أن يتفاول بالإسم الحسن ، والخميس الجيش ؛ لأنّهم خمس فرقة : المقدمة ، والقلب ، والميمنة ، والميسرة ، والساقة . فيرى فى ذلك من الفأل الحسن . حفظ اللّٰه له و إحاطه جنوده به حفظاً و حمايةً . و زاد القاضى : ولتفاوله بالخميس على أنّه يظفر على الخميس الّذى هو جيش العدوّ ويتمكن عليهم . (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : (٧/ ٣٢٦) ، كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: مكتبه امداديه)

🗁 الهندية :(١/ ٢٢٠) ، كتاب المناسك ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج و فرضيته ، قبيل: وأمّا محظوراته فنوعان ، ط: رشيديه .

سفر کی حالت میں قصر واجب ہے

اگر کوئی شخص پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن سفر میں رہنے کی نیت سے گھر سے نکلا، اور درمیان کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو یہ شخص اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا، جب مطلوبہ منزل پر پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو وہاں پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

سفر کی حالت میں موت کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ مرتا ہے تو اس کے وطن سے لے کر اس کے مرنے کے مقام تک اس کے جنت کی پیمائش کی جاتی ہے (نسائی، ابن ماجہ)(۲)

---

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ..... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه) ، و (۲/۱۲۸) ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۷، ۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان ما يقصر الصلاة ، و نوع آخر في بيان مدّة الإقامة ، ط: قديمي .

بدائع الصنائع: (۱/۹۳ ـ ۹۷) كتاب الصلاة، فصل ما يصير به المقيم مسافراً والمسافر مقيماً، ط: سعيد.

(۲) عند عبد الله بن عمرو قال : توفي رجل بالمدينة ممّن ولد بالمدينة فصلى عليه النبيّ ﷺ فقال : يا ليته مات في غير مولده ، فقال رجل من النّاس : لم يا رسول الله ؟ قال : إن الرّجل إذا بات في غير مولده قيس له من مولده إلى منقطع أثره في الجنة . (سنن ابن ماجه : (ص: ۱۱۶) أبواب ماجاء في الجنائز ، باب ماجاء فيمن مات غريباً ، ط: قديمي)

مشكاة المصابيح : (۱/۱۳۸ ، ۱۳۹) كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض و ثواب المرض ، الفصل الثالث ، ط: قديمي .

النسائي : (۱/۲۵۹) كتاب الجنائز ، الموت بغير مولده ، ط: قديمي .

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سفر کی حالت کی موت شہادت ہے''(۱)

یعنی جو شخص جہاد یا دینی علم حاصل کرنے کے لئے یا اسی قسم کے دوسرے دینی کام کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے وطن سے دور مرا ہے، تو اس کے وطن اور اس کے مرنے کی جگہ تک درمیان میں جتنی مسافت ہوگی، اتنی مقدار جگہ اس کو جنت میں ملے گی۔

سفر کی شرعی حیثیت کو ختم کرنا

صرف ٹھہرنے کی نیت کرنے سے قصر کا حکم باطل نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی اور واقعی طور پر اقامت اختیار نہ کرلے، مثلاً کوئی شخص کراچی سے سفر میں نکلے اور لاہور میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن قیام کرنے کی نیت ہو تو جب تک سفر میں ہے قصر واجب ہوگا یہاں تک کہ لاہور پہنچ کر اقامت نہ کرلے۔(۲)

سفر کی قسمیں

☆.....انسان اپنے وطن عزیز کو دو وجہوں سے چھوڑ کر سفر کا راستہ اختیار کرتا ہے:

---

(۱) وعن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : موت غربة شهادة . (سنن ابن ماجه : (۱۱۶) أبواب ماجاء فی الجنائز ، باب ماجاء فیمن مات غریبا ، ط: قدیمی)

مشكاة المصابيح : (۱۳۹/۱) كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض و ثواب المرض ، الفصل الثالث ، ط:قديمي .

(۲) ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر كذا فى الهداية ..... ونية الإقامة إنّما تؤثّر بخمس شرائط ، ترك السير حتى لو نوى الإقامة وهو يسير لم يصح وصلاحية الموضع حتى لو نوى الإقامة فى بر أو بحر أو جزيرة لم يصح ، واتحاد الموضع والمدة والاستقلال بالرأى .....الخ (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصاريه هرات افغانستان .

۱۔کبھی تو مصائب اور پریشانی کے شکنجہ سے نجات پانے کے لئے سفر کرتا ہے

۲۔کبھی کسی امید وتمنا، طلب وجستجو اور روزی روزگار کے تلاش کے لئے سفر کرتا ہے۔(۱)

پہلی صورت یعنی وہ سفر جو مصائب و پریشانی سے حفاظت کے لئے اختیار کیا جاتا ہے اس کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔سفر ہجرت: دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف منتقل ہونا، یہ سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور رسالت میں بھی فرض تھا، اور موقع محل کے اعتبار سے قدرت اور استطاعت کی صورت میں قیامت تک فرض رہے گا۔ یہ فرضیت اس وقت ہے جبکہ دارالکفر میں اپنے جان، مال، دین وایمان، عزت وآبرو کا امن وامان نہ ہو، یا دین وشریعت کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا ممکن نہ ہو، اگر ایسے لوگ ہجرت پر قادر ہونے کے باوجود ''دارالکفر'' میں رہیں گے تو گنہگار ہوں گے، کیونکہ ان پر ہجرت کرنا فرض ہو چکا ہے۔(۲)

---

(۱) الفوائد الباعثة على السفر لاتخلو من هرب أو طلب. فإن المسافر إمّا أن يكون له مزعج عن مقامه ولولاه لما كان له مقصد يسافر إليه، وإمّا أن يكون له مقصد و مطلب. (إحياء علوم الدين: (۲۲۶/۲) الباب الأوّل في الآداب، الفصل الأوّل في فوائد السفر، ط: دار القلم، بيروت)

المسألة الرابعة في السفر في الأرض: تتعدد أقسامه من جهات مختلفات فتنقسم من جهة المقصود به إلى هرب أو طلب. و تنقسم من جهة الأحكام إلى خمسة أقسام وهي من أحكام أفعال المكلفين الشرعية واجب و مندوب و مباح و مكروه وحرام. وينقسم من جهة التفريع في المقاصد إلى أقسام الأوّل الهجرة. (أحكام القرآن لابن العربي: (۴۵۳/۲)، مسألة السفر في الأوض، تحت الآية ﴿فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة﴾ [سورة النساء: ۱۰۱] وهٰكذا في تفسير القرطبي: قال ابن العربي: قسم العلماء رضي اللّٰه عنهم الذهاب في الأوض قسمين: هربا و طلبا. فالأوّل ينقسم إلى ستة أقسام. (تفسير القرطبي: (۳۴۹/۵، ۳۵۰) تحت آية: ۱۰۱، سورة النساء، ط: دار الكتب المصرية القاهرة وأيضاً طبعه: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

معارف القرآن للمفتی محمد شفیع: (۳۴۱/۵) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل: ۴۲]، پارہ:۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۲) الأوّل الهجرة؛ وهي تنقسم إلى ستة أقسام: الأوّل: الخروج من دار الحرب إلى دار الإسلام، وكانت فرضا في أيّام النبيّ ﷺ مع غيرها من أنواعها بيناها في شرح الحديث، وهٰذه الهجرة باقية مفروضه إلى يوم القيامة، والّتي انقطعت بالفتح هي القصد إلى النبيّ ﷺ حيث كان =

۲۔ **بدعت کے مقام سے منتقل ہو جانا:** ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے سنا کہ کسی مسلمان کے لئے کسی ایسے مقام پر رہنا جائز نہیں جہاں اسلاف واکابر کو گالیاں دی جاتی ہوں۔

ابن عربیؒ اس قول کو ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ اگر تم کسی منکر کو ختم نہیں کر سکتے تو تم پر وہاں سے خود الگ ہو جانا ضروری ہے۔(۱)

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ آیَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ" سے معلوم ہوتا ہے۔(۲)

۳۔ **جہاں حرام کا غلبہ ہو وہاں سے منتقل ہو جانا:** ہر وہ مقام جہاں لوگوں میں حرام اور حلال میں فرق باقی نہ رہا، اور حلال رزق حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو، تو وہاں

= فمن أسلم فی دار الحرب وجب علیه الخروج إلی دار الإسلام، فإن بقی فقد عصی، ویختلف فی حاله کما تقدم بیانه. (أحکام القرآن لابن العربی: (۲/۴۵۳)، حواله بالا)

تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۰) تحت الآیة: ۱۰۱، [سورة النساء] ط: دار الکتب المصریة القاهرة، و دار إحیاء التراث العربی، بیروت.

معارف القرآن للمفتی محمد شفیعؒ: (۵/۳۴۱) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل: ۴۲]، پارہ: ۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۱) والمهروب عنه ..... وإمّا أمر له نکایة فی الدین ..... کمن یدعی إلی البدعة قهراً أو إلی ولایة عمل لاتحل مباشرته فیطلب الفرار منه. (کتاب إحیاء علوم الدین: (۲/۲۲۶)، الباب الأوّل فی الآداب، الفصل الأوّل فی فوائد السفر و فضله و نیته، ط: دار القلم، بیروت)

الثانی الخروج م أرض البدعة. قال ابن القاسم: سمعت مالکا یقول: لایحل لأحد أن یقیم ببلد سُبَّ فیها السلف. وهٰذا صحیح. فإن المنکر إذا لم یقدر علی تغییره نُزِل عنه، قال اللّٰه تعالیٰ: ﴿وإذا رأیت الّذین یخوضون فی آیاتنا فأعرض عنهم ..... الخ﴾. (أحکام القرآن لابن العربی: (۲/۴۵۳)، حواله بالا)

تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۰)، [سورة النساء: ۱۰۱]، ط: دار الکتب المصریة القاهرة، وأیضًا: دار إحیاء التراث العربی، بیروت.

تفسیر معارف القرآن: (۵/۳۴۱)، (حواله بالا).

(۲) سورة الأنعام: ۶۸.

سے منتقل ہو کر کسی اور جگہ چلا جانا ضروری ہے کیونکہ ہر مسلمان پر حلال رزق تلاش کرنا اور حرام رزق سے بچنا فرض ہے۔(۱)

۴۔جسمانی تکلیف سے بچنے کے لئے سفر کرنا: جب دشمنوں سے جسمانی تکلیف پہنچنے کا خطرہ محسوس ہو، تو وہاں سے منتقل ہو جانا چاہئے تا کہ حادثات اور ناخوش گوار واقعات سے بچ سکے، اس قسم کا سفر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کیا تھا جبکہ قوم کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے عراق سے ملک شام روانہ ہوئے اور فرمایا: "اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ" ۔(۲)

ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے مدین کا سفر کیا۔(۳)

۵۔فضا کی خرابی اور بیماری کے اندیشہ سے جگہ کو چھوڑنا: صحت وتندرستی بڑی نعمت ہے، لہذا اگر کسی جگہ کی فضا اور آب وہوا موافق نہ ہو تو وہاں سے کسی مناسب جگہ کی طرف منتقل

---

(۱) الثالث: الخروج عن أرض غلب عليها الحرام، فإن طلب الحلال فرض على كل مسلم. (أحكام القرآن لابن العربی: (۴۵۴/۲) سورة الأنعام رقم الآية: ۶۸)

تفسير القرطبی: (۳۵۰/۵) أقسام السفر، تحت آية: ۱۰۱، [سورة النساء]، ط: الكتب المصرية القاهرة.

معارف القرآن للمفتی محمد شفیعؒ: (۳۴۱/۵) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل: ۴۲]، پارہ: ۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۲) سورة العنكبوت، رقم الآية: ۲۶، پاره: ۲۰.

(۳) الرابع: الفرار من الاذية في البدن، وذلك فضل من الله عزّ وجلّ أرخص فيه فإذا خشي المرء على نفسه في موضع فقد أذن الله سبحانه له في الخروج عنه، والفرار بنفسه، ليخلصها من ذلك المحذور، وأوّل من حفظناه فيه الخليل إبراهيم عليه السلام لما خاف من قوله تعالىٰ: ﴿إنّي مهاجر إلى ربّي﴾. وقال: ﴿إنّي ذاهب إلى ربّي سيهدين﴾. وموسى قال الله سبحانه و تعالىٰ فيه: ﴿فخرج منها خائفاً يترقب قال ربّ نجّني من القوم الظالمين﴾، وذلك يكثر تعداده. (أحكام القرآن لابن العربی: (۴۵۴/۲)، حوالة سابقة)

وهكذا في تفسير القرطبی: (۳۵۰/۵)، أحكام السفر، تحت الآية: ۱۰۱، [سورة النساء]، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسیر معارف القرآن: (۳۴۱/۵)، (حواله بالا).

ہوجانا چاہئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مدینہ منورہ سے باہر جنگل میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا تھا، جن کو مدینہ کی آب وہوا راس نہیں آئی تھی، حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو حکم بھیجا تھا کہ اپنا ٹھکانہ ''اردن'' سے کسی اونچے مقام پر لے جائیں جہاں کی فضا خوشگوار ہو، لیکن یہ سفر اس وقت درست ہے جبکہ اس مقام پر طاعون یا وبائی امراض پھیلے ہوئے نہ ہوں اور جہاں وبا پھیل چکی ہو وہاں کے رہنے والوں کے لئے وہاں سے بھاگنا جائز نہیں۔(۱)

۶۔ مال کی حفاظت کے لئے سفر کرنا: جہاں چور ڈاکو کا خطرہ ہو وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہوجانا چاہئے۔(۲)

---

(۱) الخامس: خوف المرض فی البلاد الوخمة، والخروج منها إلی الأرض النزهة، وقد أذن النبیّ ﷺ للدعاء حین استوخموا المدینة أن ینتزهوا إلی المسرح، فیکونوا فیه حتّی یصحّوا، وقد استثنی من ذٰلک الخروج من الطاعون، فمنع اللّٰه سبحانه و تعالیٰ منه بالحدیث الصحیح عن النبیّ ﷺ، بید أنّی رأیتُ علمائنا قالوا هو مکروه. (أحکام القرآن لابن العربی: (۴۵۴/۲)، حواله بالا)

وهٰکذا فی تفسیر القرطبی: (۳۵۰/۵)، تحت الآیة: ۱۰۱، [سورة النساء]، أقسام السفر، ط: دار الکتب المصریة القاهرة، و دار إحیاء التراث العربی، بیروت.

تفسیر معارف القرآن: (۳۴۱/۵)، (حواله بالا).

وعن أنس: أنّ أناس من عرینة قدموا المدینة فاجتووها فبعثهم النبیّ ﷺ فی إبل الصدقة، وقال: " اشربوا من أبوالها و ألبانها ". (جامع الترمذی: (۶/۲) کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی شرب أبوال الإبل، ط: سعید)

الصحیح لمسلم: (۵۷/۲) کتاب القسامة، باب حکم المحاربین والمرتدین، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۵۰) کتاب الطب، باب أبوال الإبل، ط: قدیمی.

صحیح البخاری: (۸۵۲/۲) کتاب الطب، باب من خرج من أرضٍ لاتلایمه، ط: قدیمی.

(۲) القسم الرابع: السفر هربا ممّن یقدح ..... أو فی المال کعلاء السعر أو مایجری مجراه ولا حرج فی ذٰلک بل ربما یجب الفرار فی بعض المواضع، وربما یستحب فی بعض بحسب وجوب ما یترتب علیه من الفوائد واستحبابه. (کتاب إحیاء علوم الدین: (۲۲۹/۲) کتاب آداب السفر، الباب الأوّل، الفصل الأوّل فی فوائد السفر، ط: دار القلم، بیروت)

السادس: الفرار خوف الاذایة فی المال، فإنّ حرمة مال المسلم کحرمة دمه، والأهل مثله آکد فهٰذه امهات قسم الهرب. (أحکام القرآن لابن العربی: (۴۵۴/۲، ۴۴۵) مسألة السفر فی الأرض، سورة النساء: ۱۰۱)

تفسیر القرطبی: (۳۵۰/۵) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الکتب المصریة القاهرة.

تفسیر معارف القرآن: (۳۴۲/۵) سورة النحل: ۴۲، ط: ادارة المعارف)

☆..... سفر کی دوسری قسم یعنی کسی مطلوب اور مقصود کو حاصل کرنے کے لئے سفر ہو تو اس کی نو صورتیں ہیں:(۱)

۱۔سفر عبرت: قدرت الٰہی کی صنعت گری، اور گذشتہ اقوام کے عروج وزوال کا مشاہدہ کر کے اس سے عبرت کا درس اور سبق حاصل کرنے کے لئے سیر وسیاحت کرنا پسندیدہ اور قابل تعریف بات ہے، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس قسم کے سفر کی ترغیب دی ہے:

"اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (۲)

حضرت ذوالقرنین کا مشہور سفر بھی اس قسم کا تھا۔(۳)

۲۔سفر حج: اگر حج فرض ہے تو اس کی ادائیگی کے لئے سفر کرنا۔(۴)

۳۔سفر جہاد: حالات اور وقت کے مطابق یہ سفر کبھی فرض ہوتا ہے، کبھی واجب اور

---

(۱) وأمّا قسم الطلب فينقسم إلى قسمين: طلب دين، و طلب دنيا ، فأمّا طلب الدين فيتعدد بتعدد أنواعه ولكن امهاته الحاضرة عندى الآن تسعة. (أحكام القرآن لابن العربى: (۴۵۵/۲) مسألة السفر)

تفسير القرطبى: (۳۵۰/۵) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن : (۳۴۲/۵) ، ط: ادارة المعارف .

(۲) سورة يوسف : رقم الآية : ۱۰۹ .

(۳) الأوّل : سفر العبرة قال الله تعالىٰ : ﴿ أفلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الّذين من قبلهم ﴾ وهٰذا كثير فى كتاب اللّٰه عزّ وجلّ ، ويقال أنّ ذالقرنين إنّما طاف الأرض ليرى عجائبها ، وقيل : ليُنفِذَ الحق فيها . (أحكام القرآن لابن العربى : (۴۵۵/۲) مسألة السفر فى الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)

تفسير القرطبى : (۳۵۰/۵) ، حواله سابقه .

تفسير معارف القرآن : (۳۴۲/۵) ، ط: ادارة المعارف .

(۴) الثانى سفر الحج ، والأوّل وإن كان ندبا فهٰذا فرض ، وقد بيناه فى موضعه . (أحكام القرآن لابن العربى : (۴۵۵/۲) مسألة السفر فى الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)

تفسری قرطبی : (۳۵۰/۵ ، ۳۵۱) حواله بالا .

تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف .

کبھی مستحب ہوتا ہے، جس کی تفصیل فقہ اور فتاویٰ کی کتابوں میں موجود ہے۔(۱)

۴۔ روزگار کے لئے سفر کرنا: اپنے وطن میں ضرورت کے مطابق روزی روزگار کا مناسب ذریعہ نہ مل سکے تو روزی روزگار کی تلاش کے لئے سفر کرنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) الثالث سفر الجهاد : وله أحكامه . (أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)

تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف .

الجهاد فرض كفاية إذا لم يكن النفير عاما فإذا أقام به البعض يسقط عن الباقين فإذا صار النفير عاما فحينئذٍ يصير من فروض الأعيان يخاطب به المخاطبون من أهل الإيمان فيخرج الرجال والنساء والعبيد بغير إذن مواليهم من أراد الغزو ولم يكن النفير عاما وله أبوان لايخرج إلّا بإذنهما وإن أذن أحدهما ولم يأذن الآخر لايخرج. قال محمد رحمه اللّٰه: ولهما أن يمنعاه إذا دخل عليهما المشقة. الخ (الفتاوى السراجية: (ص: ۶۴) كتاب السير، باب الجهاد، ط: سعيد)

الجهاد فرض كفاية ابتداءً فإن قام به البعض سقط عن الكل وإلّا أثموا بتركه ولا يجب على صبي وامرأة وعبد وأعمى ومقعد واقطع و فرض عين إن هجم العدوّ فتخرج المرأة والعبد بلا إذن زوجها و سيد . (البحر الرائق : (۷۰/۵ ، ۷۱ ، ۷۲) كتاب السير ، ط: سعيد)

(هو فرض كفاية) كل ما فرض لغيره فهو فرض كفاية إذا حصل المقصود بالبعض ، وإلّا ففرض عين ولعله قدم الكفاية لكثرته (ابتداءً) وإن لم يبدؤ نا، وأمّا قوله تعالىٰ : ﴿ فإن قاتلوكم فاقتلوهم ..... الخ ﴾، (وإن قام به البعض) ولو عبيداً أو نساءً (سقط عن الكل وإلّا) يقيم به أحد في زمن ما (أثموا بتركه) أي أثم الكل من المكلفين ..... الخ . (الدر مع الرد : (۱۲۲/۴، ۱۲۳، ۱۲۴) كتاب الجهاد ، مطلب في الفرق بين فرض العين و فرض الكفاية ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۱۵۲/۵) كتاب السير ، الفصل الأوّل في بيان صفة الجهاد ، ط: قديمي .

(۲) الرابع : سفر المعاش : فقد يتعذر على الرجل معاشه مع الإقامة ، فيخرج في طلبه لايزيد عليه ولاينقُصُ من صيدٍ أو احتطاب أو احتشاش أو استئجار ، وهو فرض عليه . (أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲)مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)

تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف .

۵۔سفر تجارت: خرید وفروخت، کاروبار اور تجارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔(۱)
قرآن مجید میں ہے: ''لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ'' (۲)
اس آیت میں ''فضل'' سے مراد تجارت ہے۔(۳)
۶۔علم کے لئے سفر: دین کی ضروری معلومات حاصل کرنا فرض عین ہے، اور اس

(۱) وأمّا مباح فمرجعه إلى النية: فهما كان قصده بطلب المال مثلاً التعفف عن السوال و رعاية ستر المروّة على الأهل والعيال والتصدق بما يفضل عن مبلغ الحاجة صار هذا المباح بهذه النية من اعمال الآخرة. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۰)، الباب الأوّل فى الآداب، الفصل الأوّل فى فوائد السفر، ط دار القلم، بيروت)

🗁 الخامس: سفر التجارة، والكسب الكثير الزائد على القوت وذلك جائز بفضل الله سبحانه. قال الله سبحانه: ﴿ ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم ..... الخ ﴾ يعنى التجارة. وهذه نعمة منّ بها فى سفر الحج فكيف إذا انفردت. (أحكام القرآن لابن العربى: (۲/۴۵۵) مسألة السفر فى الأرض، تحت آية سورة النساء: ۱۰۱)

🗁 تفسير القرطبى: (۵/۳۵۱) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

🗁 تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۳)، ط: ادارة المعارف.

(۲) القرآن: سورة البقرة: (رقم الآية: ۱۹۸).

(۳) ليس عليكم جناح أن تبتغوا تطلبوا فضلا عطاء و رزقا من ربّكم بالتجارة ونحو ذلك فى سفر الحج ..... الخ. (التفسير المظهرى: (۱/۲۳۵)، سورة البقرة: ۱۹۸، ط: رشيديه)

🗁 تفسير جلالين: (۱/۲۰۷) سورة البقرة: ۱۹۸، ط: قديمى.

🗁 وأخرج أبوداؤد عن مجاهد أن ابن عباس قرأ هذه الآية: ﴿ ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم ﴾ قال: كانوا لا يتجرون بمنى فأمروا بالتجارة إذا أفاضوا من عرفات. وأخرج سفيان بن عيينة، وابن جرير عن مجاهد فى قوله: ﴿ ليس عليكم .....الخ ﴾ قال: التجارة فى الدنيا والأجر فى الآخرة. (تفسير الدر المنثور: (۲/۴۰۰) ط: دار هجر، مصر)

🗁 تفسير مجاهد: (۱/۲۲)، قال مجاهد: '' الفضل '' التجارة فى الموسم، سورة البقرة، ط: .....

🗁 تفسرى الطبرى: (۳/۵۰۱، ۵۰۲)، ط: دار هجر، مصر. رخص فى التجارة ..... وابتغاء الفضل ورد فى القرآن بمعنى التجارة، قال الله سبحانه و تعالىٰ: ﴿ فانتشروا فى الأرض وابتغوا من فضل الله ..... الخ ﴾

🗁 تفسير القرطبى: (۲/۴۱۳) سورة البقرة: ۱۹۸، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

🗁 تفسير ابن الكثير: (۱/۵۴۹)، سورة البقرة، ط: دار طيبه للنشر والتوزيع.

🗁 تفسير البغوى: (۱/۲۲۸)، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

سے زائد حاصل کرنا فرض کفایہ ہے لہذا ضرورت پر پہلی صورت میں سفر کرنا فرض عین ہے، اور دوسری صورت میں فرض کفایہ ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرنا واجب بھی ہے اور نفل بھی، اس لئے واجب علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا واجب ہے، اور نفلی علم کے لئے سفر کرنا نفل ہے۔

علمی سفر کی عجیب وغریب داستانیں مورخین نے لکھی ہیں، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے بارے میں منقول ہے، کہ اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ ایک ماہ طویل مسافت طے کر کے مصر تشریف لے گئے، صرف اس لئے کہ ان کو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن انیس انصاریؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں، یہ حضرات ان کے پاس تشریف لے گئے، اور اس حدیث کی سماعت کا شرف حاصل کیا، حضرت سعید بن مسیبؒ صرف ایک حدیث کی تلاش میں کئی کئی دن کا سفر کیا کرتے تھے۔(۱)

---

(۱) اعلم أنّ الفرض لایتمیّز عن غیرہ إلّا بذکر أقسام العلوم، والعلوم بالإضافة إلی الغرض الّذی نحن بصددہ تنقسم إلی شرعیة و غیر شرعیة و أعنی بالشرعیة ما استفید من الأنبیاء صلوات اللّٰہ علیهم و سلامہ ولایرشد العقل إلیه مثل الحساب ولا التجربة مثل الطب ولا السماع مثل اللغة، فالعلوم الّتی لیست بشرعیة تنقسم إلی ماهو محمود وإلی ما هو مذموم وإلی ماهو مباح فالمحمود ما یرتبط به مصالح أمور الدنیا کالطب والحساب وذٰلک ینقسم إلی ماهو فرض کفایة وإلی ما هو فضیلة.

وفیه أیضاً: القسم الأوّل: السفر فی طلب العمل، وهو إمّا واجب وإمّا نفل وذٰلک بحسب کون العلم واجبا أو نفلاً. وذٰلک العلم إمّا علم بأمور دینه أو بأخلاقه فی نفسه أو وبآیات اللّٰہ و فی أرضه. وقد قال علیه السلام: "من خرج من بیته فی طلب العلم فهو فی سبیل اللّٰہ حتی یرجع"، وفی خبر آخر: "من سلک طریقا یلتمس فیه علماً سهل اللّٰہ له طریقا إلی الجنة". وکان سعید بن المسیب یسافر الأیام فی طلب الحدیث الواحد. وقال الشعبی: لو سافر رجل من الشام إلی أقصیٰ الیمن فی کلمة تدله علی هدیً أو ترده عن روی ماکان سفره ضائعاً. ورحل جابر بن عبد اللّٰہ من المدینة إلی مصر مع عشرة من الصحابة فساروا شهراً فی حدیث بلغهم عن عبداللّٰہ أنیس الأنصاری یحدث به عن رسول اللّٰہ ﷺ حتیٰ سمعوه و کل مذکور فی العلم محصل له من زمان الصحابة إلی زماننا هذا، لم یحصل العلم إلّا بالسفر و سافر لأجله. (کتاب إحیاء علوم الدین: (۲۲۶/۲) الفصل الأوّل، فی فوائد السفر و فضله و نیّته، الباب الأوّل فی الآداب، ط: دار القلم، بیروت)

السادس: فی طلب العلم، وهو مشهور. (أحکام القرآن لابن العربی: (۴۵۵/۲) مسألة السفر فی الأرض. =

۷۔ کسی مقام کو مقدس سمجھ کر سفر کرنا: کسی جگہ کو متبرک سمجھ کر سفر کرنا، اس سفر کی بھی گنجائش ہے، امام غزالیؒ فرماتے ہیں زندگی میں جن لوگوں کی زیارت برکت کا باعث سمجھی جاتی ہے، مرنے کے بعد ان کے مزارات کی زیارت بھی برکت کا باعث ہے، ان مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرنا منع نہیں ہے۔(۱)

۸۔ اسلامی سرحد کی حفاظت کے لئے سفر کرنا: اس سفر کو ''رباط'' بھی کہا جاتا ہے اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔(۲)

= الدر المختار: (۴۲/۱) مطلب فی فرض الكفاية و فرض العين، مقدمة الكتاب، ط: سعيد.

تفسير القرطبي: (۳۵۱/۵) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن: (۳۴۳/۵) ط: ادارة المعارف.

(۱) القسم الثاني: وهو أن يسافر لأجل العبادة..... ويدخل في جملته زيارة قبور الأنبياء عليهم السلام و زيارة قبور الصحابة والتابعين و سائر العلماء والأولياء، و كل من يتبرک بمشاهدته في حياته يتبرک بزيارته بعد وفاته. ويجوز شدّ الرحال لهذا الغرض ولا يمنع من هذا قوله عليه السلام: "لاتشدّ الرّحال إلّا إلى ثلاثة مساجد": مسجدي هذا، والمسجد الحرام، والمسجد الأقصى؛ لأنّ ذلک في المساجد، فإنّها مماثلة بعد هذه المساجد، وإلّا فلا فرق بين زيارة قبور الأنبياء والأولياء في أصل الفضل وإن كان يتفاوت في الدرجات تفاوتاً عظيما بحسب اختلاف درجاتهم عند الله. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲۲۸/۲) كتاب آداب السفر، الباب الأوّل، ط: دار القلم، بيروت)

السابع: قصد البقاع الكريمة، وذلک لايكون إلّا في نوعين: أحدهما المساجد الإلهية، قال رسول الله ﷺ: لاتشدّ الرّحال إلّا إلى ثلاثة مساجد: مسجدي هذا، والمسجد الحرام، والمسجد الأقصى". (أحكام القرآن لابن العربي: (۴۵۵/۲)

تفسير القرطبي: (۳۵۱/۵)، أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱.

تفسير معارف القرآن: (۳۴۳/۵) ط: ادارة المعارف.

(۲) وأمّا المطلوب فهو إمّا دنيوي كالمال والجاه، أو ديني، والدين إمّا علم أو عمل ..... والعمل إمّا عبادة وإما زيارة. والعبادة هو الحجّ، والعمرة، والجهاد. والزيارة أيضاً من القربات وقد يقصد بها مكان كمكة، والمدينة و بيت المقدس، والثغور، فإنّ الرّباط بها قربة. وقد يقصد بها الأولياء والعلماء و هم إمّا موتى فتزار قبورهم وإما أحياء فيتبرّک بمشاهدتهم و يستفاد من النظر إلى أحوالهم قوة الرغبة في الاقتداء بهم. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲۲۶/۲) كتاب آداب السفر، الفصل الأوّل في فوائد السفر و فضله و نيته، الباب الأوّل، ط: دار القلم، بيروت) =

۹۔اقرباء اور دوست واحباب سے ملاقات کے لیے سفر کرنا: حدیث شریف میں اس سفر کو بھی اجر وثواب کا باعث بتایا گیا ہے، لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب کہ ان کی ملاقات سے اللہ کی رضامندی مقصود ہو۔(۱)

سفر کی قسمیں (عام اعتبار سے)

عام طور پر سفر دو قسم کے ہو سکتے ہیں:

۱۔خالص دین کے لئے سفر کرنا، ۲۔دنیا کے لئے سفر کرنا

اول کی مثال حج، جہاد اور علم دین طلب کرنے کے لئے سفر کرنا، علماء کرام نیک لوگ اور اپنے دینی بھائی وغیرہ کی زیارت کرنا بھی اس میں داخل ہے، اور ایسے سفر کے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔

= الثامن : الثغور للرباط بها ،وتكثير السواد للذب عنها ، ففي ذلك فضل كثير . (أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض ، سورة النساء)

تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف ، كراچي .

(۱) وعن عثمان بن أبي سودة عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : من عاد مريضاً أو زار أخاله في الله ناداه مناد أن طبت ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا . (جامع الترمذي : (۲۱/۲) باب ما جاء في زيارة الإخوان ، أبواب البرّ والصلة ، ط: سعيد)

شرح السنة : (۵۸/ ۱۳) باب زيارة الإخوان ، ط: المكتب الإسلامي دمشق ، بيروت.

مسند إمام أحمد بن حنبل: ۳۴۴/۲، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

شعب الإيمان : (۳۳۱/۱) قصة إبراهيم في المعانقة ، رقم الحديث : ۸۶۱۰ ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

التاسع: زيارة الإخوان في الله ، وقد استوفينا ذلك في شرح الحديث .

(أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض ، سورة النساء)

تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) ،أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسیر معارف القرآن: (۳۴۳/۵) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اوان کے احکام سورہ نحل آیت: ۴۲، پارہ ۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

دوسرا سفر دنیا کے واسطے جیسے تجارت، بزنس اور روزی کی تلاش کے لئے سفر کرنا، یہ بھی ایک حد تک فرض، واجب اور مستحب ہوتے ہیں، اور ضرورت سے زائد مباح اور جائز ہے، لیکن عقلمند چالاک لوگوں کے لئے مناسب ہے کہ ایسے سفر میں بھی دین کی نیت کریں، کیونکہ دنیا کے تمام جائز کاروبار دین کی نیت کرنے سے عبادت بن جاتے ہیں، مثلاً تجارت کے لئے سفر کو نکلے تو یہ نیت کرے کہ جن لوگوں کا نان ونفقہ اور اخراجات اللہ تعالیٰ نے میرے ذمہ واجب کیا ہے وہ ادا کروں گا، اور اس سے جو بچے گا اس میں سے اپنے مفلس بھائیوں کی امداد یا دوسری مذہبی ضرورتوں میں صرف کروں گا، سال پورا ہونے پر زکوٰۃ، صدقۃ الفطر ادا کروں گا، اگر حج کے سفر کے لئے رقم جمع ہوگئی تو حج کروں گا اور قربانی کروں گا۔ (۱)

---

(۱) جواہر الفقہ جدید: (۳/۴۸، ۴۹) رسالہ: ۳۷، رفیق سفر مع آداب السفر وأحکام السفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

وفی إحیاء علوم الدین: أنّ السفر ینقسم إلی مذموم و إلی محمود وإلی مباح ..... والمحمود ینقسم إلی واجب کالحج وطلب العلم الّذی هو فریضة علی کل مسلم، وإلی مندوب إلیه کزیارة العلماء و زیارة مشاهدتهم و من هذه الأسباب تتبین النیة فی السفر فإن معنی النیة الانبعاث للسبب الباعث والانتهاض لإجابة الداعیة، ولتکن نیة الآخرة فی جمیع أسفاره، وذلک ظاهر الواجب والمندوب، ومحال فی المکروه والمحظور. وإمّا المباح فمرجعه إلی النیة فهما کان قصده بطلب المال مثلاً التعفف عن السوال ورعایة ستر المروءة علی الأهل والعیال والتصدق بما یفضل عن مبلغ الحاجة صار هذا المباح بهذه النیة من أعمال الآخرة، ولو خرج إلی الحج وباعثه الریاء والسمعة لخرج کونه من أعمال الآخرة لقوله ﷺ: إنّما الأعمال بالنیات ..... (کتاب إحیاء علوم الدین: (۲/۲۲۹، ۲۳۰) الباب الأوّل فی الآداب، الفصل الأوّل فی فوائد السفر وفضله ونیته، ط: دار القلم، بیروت)

الباب الخامس عشر فی الکسب وهو أنواع: فرض: وهو الکسب بقدر الکفایة لنفسه وعیاله وقضاء دیونه ونفقته من یجب علیه نفقته، فإنّ ترک الاکتساب بعد ذلک وسعه، وإن اکتسب ما یدّخره لنفسه وعیاله فهو سعة فقد صحّ أنّ النبیّ ﷺ ادّخر قوت عیاله سنة کذا فی خزانة المفتیین. وکذا إن کان له أبوان معسران یفترض علیه الکسب بقدر کفایتهما کذا فی الخلاصة، ومستحب وهو الزیادة علی ذلک لیواسی به فقیرا أو یجازی به قریباً فإنّه أفضل من التخلی لنفل العبادة، ومباح، وهو الزیادة للزیادة. (الهندیة: (۵/۳۴۸، ۳۴۹) کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب، ط: رشیدیه)

سفر کی قضا نمازوں کا حکم

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہوگئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر اور عشاء کی دو ہی رکعتیں قضا پڑھے، اور وتر کی بھی قضا پڑھے۔(۱)

سفر کی مسافت کی حد

''مسافت قصر کی حد'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۴۲/۲)

سفر کی وجہ سے اٹھائیس روزے ہوئے

''اٹھائیس روزے ہوئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۵۲/۱)

سفر کی وجہ سے روزوں کا زیادہ ہوجانا

اگر کوئی شخص کسی ملک میں رہتے ہوئے رمضان کے روزے شروع کرے اور اس دوران کسی دوسرے ملک چلا جائے جہاں اس شخص کے تیس روزے پورے ہوگئے لیکن اس ملک میں ابھی تک ۲۸، یا ۲۹ روزے ہوئے ہیں تو تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اس شخص کو

---

(۱) ومن حكمه أنّ الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلّا لعذر وضرورة فيقضى المسافر فى السفر مافاته فى الحضر من الفرض الرباعى اربعاً والمقيم فى الإقامة مافاته فى السفر منها ركعتين..... وقد قالوا إنّما تقضى الصلوات الخمس والوتر على قول أبى حنيفة. (البحر الرائق: (۷۹/۲، ۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت)، وفيه أيضاً: قوله: و فاتته السفر والحضر تقضى ركعتين وأربعاً..... الخ. (البحر الرائق: (۳۷/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

حلبى كبير: (ص: ۵۴۳، ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

التاتارخانية: (۲۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: نوع آخر فى المتفرقات، ط: قديمى.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

اختیار ہوگا چاہے روزہ رکھے یا نہ رکھے البتہ روزہ رکھنا افضل اور بہتر ہے نفل ہو جائیں گے۔(۱)

تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اکتیسواں روزہ رکھنا اس لئے لازم نہیں ہوگا کہ رمضان کا مہینہ تیس دن سے زائد نہیں ہوتا اور ایک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہیں اس سے زیادہ فرض نہیں، باقی روزہ نہ رکھنے کی صورت میں روزہ داروں کے سامنے کھانا پینا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

سفر کی وجہ سے روزوں کا کم ہو جانا

اگر کسی آدمی نے پاکستان، ہندوستان یا بنگلہ دیش وغیرہ کہیں روزے رکھنا شروع کئے اور پھر وہ شخص رمضان المبارک میں مثلاً عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظّمہ چلا گیا، وہاں والے ایک دو دن آگے تھے، اور ان کے روزے مکمل ہو گئے اور اس آدمی کے روزے مکمل نہیں ہوئے تو یہ آدمی روزے رکھے یا مکہ والوں کے ساتھ عید کرے؟۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شخص مکہ والوں کے ساتھ عید کے دن عید کرے روزہ نہ

---

(۱) لو صام رأی هلال رمضان واكمل العدة لم يفطر إلّا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام: "صومكم يوم تصومون و فطركم يوم تفطرون". رواه الترمذی و غيره والناس لم يفطروا فی مثل هذا اليوم فوجب أن لايفطر نهر. (الشامية: ۲/۳۸۴)، مبحث فيصوم يوم الشک، كتاب الصوم، ط: سعيد)

فتاوی رحيميه : (۷/۲۱۵) ، كتاب الصوم ط: دار الإشاعت كراچی .

احسن الفتاوی : (۴/۴۳۳) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

أن النبیّ ﷺ آلا من نسائه شهراً..... فإنّ الشهر ثلاثون، وتسع و عشرون. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان بالأهلّة. (كتاب الآثار: (ص: ۱۱۷) باب الإيلاء، رقم الحديث: ۵۴۱، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية كراتشی، بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ص:۱۲۳، ط: بیت العمار کراچی)

(۲) أنّ كل من صار أهلاً للزوم ولم يكن كذلک فی أوّل اليوم فإنّه يجب عليه الإمساک؛ لأنّه وجب عليه القضاء لحق الوقت؛ لأنّه وقت معظم ..... الخ. (البحر الرائق: (۲/۲۹۱) كتاب الصوم، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۴۰۸) ، كتاب الصوم ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۱۴) ط: رشيديه .

الخانية على هامش الهندية : (۱/۲۱۷) ط: رشيديه .

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط:سعيد.

رکھے بعد میں باقی ماندہ روزوں کی قضا کرے، یعنی اگر ۲۷ روزے اس کے ہوئے تو دو روزے رکھے اور ۲۸ ہوئے تو ایک روزہ رکھے اگر مہینہ ۲۹ دن کا ہے اور اگر مہینہ تیس دن کا ہے تو ۲۷ روزے ہونے کی صورت میں تین روزے اور ۲۸ روزے ہونے کی صورت میں دو روزے رکھے۔(۱)

سفر کے آداب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر میں جانے کو پسند فرماتے تھے۔(۲)

(۱) أهل مصر صاموا رمضان بغير رؤية و فيهم رجل لم يصم حتى رأى الهلال من الغد فصام أهل المصر ثلاثين يوماً وهذا الرجل تسعة و عشرين ثم أفطروا جميعا فإن كان أهل المصر رأو الهلال شعبان و عدوا شعبان ثلاثين يوما كان على هذا الرجل قضاء يوم الأوّل . (التاتارخانية : (۲۶۸/۲) كتاب الصوم ، الفصل الثانى فيما يتعلق برؤية الهلال ، ط: قديمى)

فتاوى رحيمى : (۲۱۵/۷) كتاب الصوم ، ط: دار الإشاعت)

احسن الفتاوى : (۴۳۳/۴) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

لو صام رأى هلال رمضان ..... . (رد المحتار : (۳۸۴/۲) كتاب الصوم ، مبحث فى صوم يوم الشك ، ط: سعيد)

أن النبىّ ﷺ آلى من نسائه شهراً ..... . (كتاب الآثار : (ص: ۱۱۷) باب الإيلاء ، [رقم الحديث : ۵۴۱] ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية) بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا : (ص: ۱۲۳) ، ط: بیت العمار ، کراچی .

(۲) عن كعب بن مالك قال: قلّ ما كان رسول الله ﷺ يخرج فى سفر إلّا يوم الخميس. أبوداؤد: (۳۵۷/۱) كتاب الجهاد، باب فى أىّ يوم يستحب السفر، ط: المكتبة الحقانية ملتان)

مشكاة المصابيح : (۳۳۸/۲) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى .

وروى أنّ النبىّ ﷺ كان إذا سافر خرج يوم الخميس وكان يحب السفر يوم الخميس. (التاتارخانية: (۳۲/۲) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى المتفرقات، ط: قديمى)

الهندية : (۲۲۰/۱) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۳۰۹/۲) كتاب الحج ، ط :سعيد .

الدر المختار : (۴۷۱/۲) كتاب الحج ، آداب الحج ، ط: سعيد .

صحيح البخارى: (۴۱۴/۱) كتاب الجهاد، باب من أراد غزوه..... ومن أحب الخروج يوم الخميس، ط: قديمى.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، بلکہ دو آدمیوں کے ساتھ سفر کرنے کو بھی ناپسند فرمایا اور اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہوں۔(۱) اور چار ساتھی ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔(۲)

---

(۱) وعن عبد اللّٰه بن عمر قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: لو يعلم الناس ما فى الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل وحده. (مشكاة المصابيح: (۳۳۸/۲) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

صحيح البخارى: (۴۲۱/۱) كتاب الجهاد، باب السير وحده، ط: قديمى.

جامع الترمذى: (۲۹۷/۱) أبواب الجهاد، باب ماجاء فى كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد.

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب. (جامع الترمذى: (۲۹۷/۱) أبواب الجهاد، باب ما جاء فى كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد)

سنن أبى داؤد: (۳۵۸/۱) كتاب الجهاد، باب فى الرجل يسافر وحده، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثانى، ط: قديمى.

مؤطا إمام امالك: (ص: ۴۲۹) كتاب الجامع، باب ماجاء فى الوحدة فى السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتب خانه.

وعن سعيد بن المسيب أنّه كان يقول قال رسول اللّٰه ﷺ: الشيطان يهم بالواحد والاثنين فإذا كانوا ثلاثة لم يهم بهم. (مؤطا مالك: (ص: ۴۲۹) كتاب الجامع، باب ما جاء فى الوحدة فى السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتاب خانه)

كنز العمال: (۷۱۱/۶)، [رقم الحديث: ۱۷۵۲۵] كتاب السفر، آداب متفرقة، الفصل الثانى فى آداب السفر، من قسم الأقوال، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

مجمع الزوائد: (۴۶۹/۵) رقم الحديث: ۹۳۱۷، باب آداب السفر، ط: دار الفكر، بيروت.

(۲) وعن ابن عباس عن النّبى ﷺ قال: خير الصحابة أربعة وخير السرايا أربع مائة وخير الجيوش أربعة آلاف، ولن يغلب اثنا عشر ألفا من قلة. رواه الترمذى: (مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثانى، ط: قديمى)

جامع الترمذى: (۲۸۳/۱) أبواب السير، باب ماجاء فى السرايا، ط: سعيد.

أبو داؤد: (۳۵۸/۱) كتاب الجهاد، باب مايستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

جواهر الفقه جديد للمفتى محمد شفيعؒ: (۴۹/۳) فصل فى المسافر، رساله آداب السفر، ط: مكتبه دار العلوم كراچى.=

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ساتھ ہوں تو ایک آدمی کو امیر بنالیں۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو ان لوگوں کا خیال کرے جن کے پاس اپنا کھانا نہ ہو۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لمبے سفر سے واپس آؤ تو رات کو اپنے گھر

= 🗁 وعن أبی ذر رضی اللّٰہ عنه قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : اثنان خیر من واحد و ثلاث خیر من اثنین وأربعة خیر من ثلاثة ، فعلیکم بالجماعة فإن اللّٰہ عزّ و جلّ لن یجمع أمّتی إلّا علی هدی. رواه أحمد . (مسند أحمد : (۱۴۵/۵) ، ط: دار الفکر ، بیروت)بحواله منتخب احادیث اردو: (ص: ۷۵۶) ، حدیث نمبر : ۱۴۱ ، نکلنے کے آداب و اعمال ، ط: کتب خانه فیضی .

(۱) وعن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنه أن رسول اللّٰہ ﷺ قال: إذا کان ثلاثة فی سفر فلیؤمروا أحدهم. (مشکاة المصابیح:) (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

🗁 أبوداؤد : (۳۵۸/۱) کتاب الجهاد ، باب فی القوم یسافرون یؤمرون أحدهم ، ط: المکتبة الحقانیه ملتان .

🗁 جواہر الفقہ جدید: (۵۰/۳) فصل فی المسافر، رسالہ نمبر:۳۷، آداب السفر ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

🗁 کنز العمال : (۷۱۷/۶) ، رقم الحدیث: ۱۷۵۴۸، ۱۷۵۴۹، ۱۷۵۵۰، ۱۷۵۵۱، ۱۷۵۵۲، آداب متفرقة ، الفصل الثانی ، آداب السفر . کتاب السفر من قسم الأقوال حرف السین ، ط: مؤسسة الرسالة .

(۲) وعن أبی سعید الخدی قال : بینما نحن فی سفر مع رسول اللّٰہ ﷺ إذا جاء ه رجل علی راحلة فجعل یضرب یمینه وشماله فقال رسول اللّٰہ ﷺ من کان معه فضل ظهر فلیعُد به علی من لا ظهر له و من کان له فضل زاد فلیعد به علی من لا زاد له قال فذکر من اصناف المال حتی رأینا أنّه لا حق لأحد منا فی فضل . رواه مسلم . (مشکاة المصابیح : (۳۳۸/۲) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

🗁 الصحیح لمسلم: (۸۱/۲) کتاب اللقطة، باب استحباب المواساة بفضول المال، ط: قدیمی.

🗁 کنز العمال : (۷۱۱/۶) رقم الحدیث : ۱۷۵۲۳ ، کتاب السفر من قسم الأقوال ، آداب متفرقة ، الفصل الثانی فی آداب السفر ، حرف السین ، ط: مؤسسة الرسالة ، بیروت .

میں نہ جاؤ (ہاں اگر پہلے سے اطلاع کر دی گئی ہو تو کوئی حرج نہیں)۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت یہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو چاشت کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں تشریف لے جا کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر تھوڑی دیر لوگوں کی ملاقات کے لئے وہیں تشریف فرما رہتے۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہ ہے جو ان کا

---

(۱) عن جابر بن عبد اللّٰہ قال : کان رسول اللّٰہ ﷺ یکرہ أن یأتی الرجل أھلہ طروقاً. وعنہ رضی اللّٰہ عنہ قال کنّا مع رسول اللّٰہ ﷺ فی سفر فلمّا ذھبنا لندخل قال امھلوا حتی ندخل لیلا لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ . (الصحیح لمسلم : (۱۴۴/۲) ، کتاب الامارۃ ، باب کراھیۃ الطروق ، ط: قدیمی)

🗁 أبوداؤد : (۲۷/۲) باب فی الطروق ، ط: المکتبۃ الحقانیۃ ، ملتان .

🗁 وعن جابر قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: إذا طال أحدکم الغیبۃ فلایطرق أھلہ لیلا . متفق علیہ. وعنہ أنّ النبیّ ﷺ قال إذا دخلت لیلا فلاتدخل أھلک حتی تستحد المغیبۃ وتمتشط الشعثۃ . متفق علیہ . (مشکاۃ المصابیح : (۳۳۹/۲) باب آدب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

🗁 وعن جابر أنّ النبیّ ﷺ نھاھم أن یطرقوا النساء لیلاً . (جامع الترمذی : (۱۰۰/۲) أبواب الاستیذان و الآداب ، باب ماجاء فی کراھیۃ طروق الرجل أھلہ لیلاً ، ط: سعید)

🗁 صحیح البخاری: (۷۸۸/۲)، کتاب النکاح ، باب لایطرق أھلہ لیلاً إذا طال الغیبۃ.....الخ، ط: قدیمی.

🗁 إحیاء علوم الدین : (۲۳۶/۲ ، ۲۳۷) کتاب آداب السفر ، الباب الحادی والعشرون ، الفصل الثان ، ط: دار القلم ، بیروت لبنان .

🗁 جواھر الفقہ جدید : (۵۹/۳) فصل فی المسافر، رسالہ رفیق السفر مع آداب السفر ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی .

(۲) عن کعب بن مالک أنّ النبیّ ﷺ کان لایقدم من سفر إلّا نھاراً قال الحسن : فی الضحی، فإذا قدم من سفر أتی المسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس فیہ . (أبوداؤد : (۲۸/۲) کتاب الجھاد ، باب فی الصلاۃ عند القدوم من السفر ، ط: مکتبہ حقانیہ ملتان .

🗁 مشکاۃ المصابیح : (۳۳۹/۲) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

🗁 الصحیح لمسلم : (۱۴۴/۲) ، کتاب الامارۃ ، باب کراھیۃ الطروق وھو الدخول لیلاً لمن ورد من سفر ، ط: قدیمی .

خدمت گزار ہو۔(۱)

سفر میں جن لوگوں کے پاس کتا یا گھنٹی ہو ان کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔(۲)

جب سرسبزی اور شادابی کے زمانے میں جانوروں پر سفر کرو تو اونٹوں کو چراتے ہوئے لے جاؤ۔

اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرو (تاکہ جانور جلدی منزل پر پہنچ کر آرام پالے)۔(۳)

اور ایک روایت میں ہے کہ جانور کے بالکل بے جان ہو جانے سے پہلے سفر ختم کردو۔(۴)

---

(۱) وعن سهل بن سعد قال : قال رسول الله ﷺ : سيد القوم في السفر خادمهم ..... الخ .
(مشكاة المصابيح : (۲/۳۴۰) ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط: قديمي)
سنن البيهقي في شعب الإيمان : (۶/۳۳۴) دارالمعرفة ، بحواله منتخب احاديث اردو (ص: ۷۵۵) دعوت تبليغ ميں نكلنے كے آداب ، ط: كتب خانه فيضي لاهور .
(۲) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)
أبوداؤد : (۱/۳۵۳) كتاب الجهاد ، باب في تعليق الأجراس ، ط: مكتبه حقانيه ملتان .
جواهر الفقه جديد: (۳/۵۵)، ساله نمبر: ۳۷، آداب السفر، ط: مكتبه دارالعلوم كراچي.
الصحيح لمسلم: (۲/۲۰۲) كتاب اللباس والزينة، باب كراهية الكلب والجرس في السفر، ط: قديمي.
(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل حقها وإذا سافرتم في الجدب فأسرعوا السير وإذا أردتم التعريس فتنكبوا عن الطريق .
(أبوداؤد: (۱/۳۵۴) ، كتاب الجهاد ، باب في سرعة السير ، ط : مكتبه حقانيه ملتان)
مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۸) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي .
الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، ط: قديمي.
مؤطا مالك : (ص: ۳۰۷) كتاب الجامع ، باب مايؤمر به من العمل في السفر ، ط: مير محمد كتب خانه .
(۴) وفي رواية : إذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها . رواه مسلم . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۳۸) باب آداب السفر ، ط:قديمي)
الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، ط: قديمي.

جب منزل پر پہنچ جائیں تو جانوروں کے کجاوے اور زینیں کھول دیں، پھر اس کے بعد نفل نماز یا کسی اور کام میں مشغول ہوں، صحابہ کرامؓ کا عمل یہی تھا۔(۱)

جب رات کو جنگل میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ میں قیام کرنے سے پرہیز کرو، کیونکہ رات کو طرح طرح کے جانور اور زہریلے کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں اور راستے میں پھیل جاتے ہیں۔(۲)

جانور کے گلے میں پلاسٹک کی رسی وغیرہ مت ڈالو، کیونکہ اس سے گلا کٹ جانے کا خطرہ ہے۔(۳)

---

(۱) عن حمزة الضبّی قال : سمعت أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنه قال : کنا إذ انزلنا منزلا لانسبّح حتی نحل الرحال . وفی الحاشیة تحت قوله : لانسبّح ..... الخ . أی لانصلی سبحة الضحٰی حتی نحط و نحم المطی . قال الخطابی : وکان بعض العلماء لا یستحب أن لایطعم الراکب إذا نزل المنزل حتی یعلف الدابة . (أبوداؤد : (۱/۳۵۲) کتاب الجهاد ، باب مایؤمر به من القیام علی الدواب والبهائم ، ط: المکتبة الحقانیه ملتان)

(۲) عن أبی هریرة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ : ..... وإذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فإنّها طرق الدواب وماوی الهوام باللیل. (مشکلة المصابیح: (۲/۳۳۸) (باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

🗁 الصحیح لمسلم: (۲/۱۴۴) کتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب فی السیر، ط: قدیمی.

🗁 مؤطا امام مالک : (ص: ۳۰۷) کتاب الجامع ، باب مایؤمر به من العمل فی السفر ، ط: میر محمد کتب خانه .

🗁 حدثنا جابر بن عبد اللّٰہ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : إیّاکم والتعریس علی جواد الطریق والصلاة علیها فإنّها ماوی الحیات والسباع ، و قضاء الحاجة علیها فإنّه من الملاعن . (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۸) أبواب الطهارة و سننها، باب النهی عن الخلاء علی قارعة الطریق، ط: قدیمی)

🗁 مسند ابن حنبل : (۳/۳۰۵) رقم الحدیث : ۱۴۳۱۶ ، ط: مؤسسة قرطبة ، قاهره .

🗁 صحیح ابن خزیمه : (۴/۱۴۴) رقم الحدیث : ۲۵۴۸ ، ط: المکتب الإسلامی ، بیروت.

(۳) وعن أبی بشیر الأنصاری أنّه کان مع رسول اللّٰہ ﷺ فی بعض أسفارهٖ فأرسل رسول اللّٰہ ﷺ رسولاً لاتبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر أو قلادة إلّا قطعت . (مشکاة المصابیح : (۲/۳۳۸) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

🗁 الصحیح لمسلم: (۲/۲۰۲) کتاب اللباس والزینة، باب کراهیة قلادة الوتر فی رقبة البعیر، ط: قدیمی.

جب کسی منزل پر اترو تو سب اکٹھے قیام کرو اور ایک ہی جگہ رہو اور دور دور قیام نہ کرو۔(۱)

جب کوئی شخص تمہیں اپنی سواری پر بٹھانے لگے اور آگے بیٹھنے کی درخواست کرے تو اسے بتادو کہ آگے بیٹھنے کا حق تمہارا ہی ہے، اگر پھر بھی وہ آگے بیٹھنے کی درخواست کرے تو قبول کرلو۔(۲)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، تمہیں نیند اور کھانے پینے سے روکتا ہے۔

لہذا جب وہ کام پورا ہوجائے جس کے لئے تم گئے تھے تو جلد گھر واپس ہوجاؤ۔(۳)

---

(۱) وعن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال كان النّاس إذا نزل منزلاً تفرقوا في الشعاب والأودية ، فقال رسول الله ﷺ : أن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية إنّما ذٰلكم من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذٰلك منزلا إلّا انضم بعضهم إلى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم . (مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

مظاہر حق جدید: (۳/ ۷۵۱) منزل پر پہنچ کر تمام رفقاء سفر کو ایک جگہ ٹھہرنا چاہئے، حدیث: ۲۳، باب آداب السفر ، الفصل الثانی، ط: دارالاشاعت کراچی۔

سنن أبي داؤد : (۱/ ۳۶۰) كتاب الجهاد ، باب مايؤمر من انضمام العسكر وسعته ، ط: المكتبة الحقانيه ، ملتان .

(۲) وعن بريدة رضي الله عنه قال : بينما رسول الله ﷺ يمشي إذ جاءه رجل معه حمار فقال : يا رسول الله ! اركب و تأخر الرجل ، فقال رسول الله ﷺ : لا أنت أحق بصدر دابتك إلّا أن تجعله لي ، قال جعلته لك فركب . رواه الترمذي و أبوداؤد . (مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۴۰) باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (۱/ ۳۵۴) كتاب الجهاد، باب ربُّ الدابة أحقّ بصدرها، ط: المكتبة الحقانية، ملتان.

مظاهر حق جديد : (۳/ ۷۵۳) ، آنحضرت ﷺ کی حق شناسی ، حدیث نمبر : ۲۷ ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، ط: دار الاشاعت کراچی .

(۳) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه و طعامه و شرابه فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجل إلى أهله . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۳۸ ، ۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط:قديمي)

صحيح البخاري : (۱/ ۴۲۱) كتاب الجهاد ، باب السرعة في السير ، ط: قديمي .

الصحيح لمسلم: (۲/ ۱۴۴) كتاب الامارة، باب السفر قطعة من العذاب، ط: قديمي. =

اگر سواری کسی جانور پر ہے تو اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ اس پر رکھنا جائز نہیں۔(۱)

جانور کے منہ پر مارنا منع ہے، اس سے پرہیز کرے۔(۲)

جانور کی پیٹھ پر نہ سوئے کیونکہ اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔(۳)

صبح اور شام کچھ دیر کے لئے جانور کی پشت سے اتر کر پیدل بھی چلے، یہی سلف صالحین کی سنت ہے، اس میں جانور کو بھی کچھ آرام مل جائے گا اور اپنے پاؤں بھی کھل جائیں گے۔(۴)

جانور یا گاڑی کرایہ پر لے تو اس کو ٹھیک ٹھیک بتادے کہ کیا کیا سامان اس پر رکھنا ہے۔(۵)

= مؤطا مالک: (ص: ۷۳۰) کتاب الجامع، باب مایؤمر به من العمل فی السفر، ط: میر محمد کتب خانه.

مظاهر حق جدید: (۷۴۶/۳) مقصد پورا ہوجانے پر گھر لوٹنے میں تاخیر نہ کرو، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دار الاشاعت کراچی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسک، باب الخروج إلی الحج، ط: قدیمی.

کنز العمال: (۷۱۱/۶).

(۱، ۲، ۳، ۴) التاسع: أن یرفق بالدابه إن کان راکبا فلایحملها مالاتطیق، ولایضربها فی وجهها فإنّه منهی عنه، ولاینام علیها فإنّه یثقل بالنوم و تتأذی به الدابة، کان أهل الورع لاینامون علی الدواب إلّا عفوة. وقال ﷺ: لاتتخذوا ظهور دوابکم کراسی. ویستحب أن ینزل عن الدابة غدوة و عشیة یروحها بذلک فهو سنة وفیه اثار عن السلف. (إحیاء علوم الدین: (۲۳۵/۲)، کتاب آداب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر من أوّل نهوضه إلی آخر رجوعه، ط: دار القلم، بیروت)

عن جابر رضی الله عنه قال نهی رسول الله ﷺ عن الضرب فی الوجه. (الصحیح لمسلم: (۲۰۲/۲) کتاب اللباس والزینة، باب النهی عن الضرب الحیوان فی وجهه، ط: قدیمی)

جواهر الفقه جدید: (۵۵/۳، ۵۶) رساله نمبر: ۳۷، آداب السفر، رفیق السفر و أحکام السفر، ط: مکتبه دارالعلوم کراچی.

(۵) وینبغی أن یقرر مع المکاری مایحمله علیها شیئا شیئا ویعرضه علیه، ویستأجر الدابة بعقد صحیح لئلا یثور بینهم نزاع یوذی القلب ویحمل علی الزیادة فی الکلام. (إحیاء علوم الدین: (۲۳۴/۲)، کتاب آداب السفر، الادب الثامن، الفصل الثانی فی آداب المسافر، ط: دار القلم، بیروت)

جواهر الفقه جدید: (۵۶/۳) رساله نمبر: ۳۷، رفیق السفر مع آداب و أحکام السفر و آدابه، ط: مکتبه دار العلوم کراچی.

اگر سوار اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور اگر فضول اشعار اور گانے میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہم سفر ہو جاتا ہے۔(۱)

کہیں ٹھہرے تو وہاں زیادہ جگہ نہ گھیرے، اور راستہ کو نہ روکے۔(۲)

سفر پر روانہ وہ نے سے پہلے جن کے حقوق دبائے ہیں ان کے حوالہ کرے، اور قرض خواہوں کا قرض ادا کر دے، اور جن لوگوں کا خرچہ دینا اپنے ذمہ ہو اس کی فکر کرے، اور اگر کسی کی امانت ہو تو وہ مالک کے پاس پہنچا دے، اور توشۂ سفر حلال مال سے اتنا زیادہ ہو کہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو بھی دینے کی گنجائش ہو۔(۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے جاتے:

۱۔آئینہ ۲۔سرمہ دانی ۳۔مسواک ۴۔کنگھی ۵۔سوئی دھاگہ وقینچی۔(۴)

---

(۱) عن عبد اللّٰه بن شراحبيل قال سمعت عقبة بن عامر يقول: قال النبيّ ﷺ: ما من راكب يخلو في مسيره باللّٰه، وذكره إلّا ردفه ملك، ولا يخلو بشعر ونحوه إلّا ردفه شيطان. (المعجم الكبير للطبراني: (۱۷/۳۲۴) عقبة بن عامر الجهني، [رقم الحديث: ۱۴۵۸۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم موصل)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، رقم الصفحة: ۳۱۰، (وعن أبي ثعلبة الخشني رضي اللّٰه عنه) وأيضاً: الحاشية: رقم: ۲. في الصفحة السابقة، رقم الصفحة: ؟؟؟؟. (عن أبي هريرة قال).

(۳) أن يبدأ برد المظالم و قضاء الديون واعداد النفقة لمن تلزمه نفقته و برد الودائع إن كانت عنده ولا يأخذ لزاده إلا الحلال الطيب وليأخذ قدرا يوسع به على رفقائه. (إحياء علوم الدين: ۲/۲۳۲)، كتاب آداب السفر، الفصل الثاني في آداب المسافر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه، ط: دار القلم، بيروت)

🗁 البحر الرائق: (۲/۳۰۸) كتاب الحج، [illegible]

🗁 حاشية الطحطاوي: (ص: ۷۹۶)، كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

🗁 التاتارخانية: (۲/۳۳۲) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي.

(۱) العاشر: ينبغي أن يستصحب ستة أشياء: قالت عائشة رضي اللّٰه عنها: كان رسول اللّٰه ﷺ إذا سافر حمل معه خمسة أشياء. المرآة، والمكحلة، والمقراض، والسواك، والمشط. وفي رواية أخرى عنها، ستة أشياء: المرآة، والقارورة، والمقراض، [illegible] والمكحلة، والمشط. (إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۶) كتاب آداب السفر، الباب العاشر، الفصل الثاني، ط: دار القلم، بيروت)

🗁 مكارم الأخلاق للخرائطي: (۱/۲۰۱) باب يستحب للمسافر أن يحمل معه، رقم الحديث: ۸۲۸، ط: دار الآفاق العربية، القاهرة. =

سفر کے بہترین ساتھی

''بہترین ساتھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۰۷)

سفر کے درمیان محرم بچھڑ جائے

''محرم بچھڑ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۱۷)

سفر کے درمیان مرجائے

اگر مسافر سفر کے درمیان مرجائے تو اس سفر میں جتنے روزے فوت ہوئے اس پر فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا اور اس کی طرف سے وارثوں کے لئے بھی فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

سفر کے دن روزہ دار ہے

اگر سفر کے دن روزہ رکھا ہوا ہے تو سفر کے دوران روزہ کو توڑنا نہیں چاہئے لیکن

= 🗁 المنتقى من كتاب مكارم الاخلاق و معاليها : (۱/۱۸۴) ، باب مايستحب للمسافر ، رقم الحديث : ۴۲۶ ، ط: دار الفكر ، دمشق .

(۱) فإن ماتوا فيه أى فى ذٰلک العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم ادراكهم عدة ايام اخر . وفى الشامية: (قوله فإن ماتوا.....) اختصاص هٰذا الحكم بالمريض والمسافر . وفى البدائع:..... فإن كل من أفطر بعذر ومات قبل زواله لايلزمه شيئ..... الخ (قوله: أى فى ذٰلک العذر) على تقدير مضاف أى فى مدته . (قوله: لعدم ادراكهم..... الخ) أى فلم يلزمهم القضاء ووجوب الوصية فرع لزوم القضاء . (الدر مع الرد: (۲/۴۲۳، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد)

🗁 بدائع الصنائع : (۲/۱۰۳) كتاب الصوم ، فصل : وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته ، ط: سعيد .

🗁 البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

🗁 الهندية: (۲/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الاعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

🗁 التاتارخانية: (۲/۲۹۲) كتاب الصوم، نوع منه، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى.

🗁 حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

اگر توڑ دیا تو قضا لازم ہے کفارہ نہیں ہے۔(۱)

سفر کے دوران ارادہ بدل گیا

''مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۴۵)

سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں

۱۔''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَهْلِنَا''

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور تو ہی اہل وعیال بیوی بچوں میں ہمارا قائم مقام ہے، اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق بن جا اور ہمارے اہل وعیال میں ہمارا قائم مقام اور محافظ بن جا۔(۲)

---

(۱) كذا لو نوى المسافر الصوم ليلا وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائما لايحل فطره في ذلك اليوم، ولو أفطر لاكفارة عليه. قلت: وكذا لاكفارة عليه بالأولىٰ لو نوى نهاراً، فقوله ليلاً غير قيد. (الشامية: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، قبيل مطلب يقدم هنا القياس على الاستحسان، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۵۵، ۵۵۶) كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم و يوجب القضاء من غير كفارة، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

خلاصة الفتاوىٰ (۱/۲۵۷) كتاب الصوم، نوع منه، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه.

الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، النوع الثانى ممّا يتصل بذٰلك المسائل، يوجب القضاء والكفارة، ط: رشيديه.

(۲) عن عبد الله ابن سرجس قال: كان النبيّ ﷺ إذا سافر يقول: اللّٰهم أنت الصاحب فى السفر والخليفة فى الأهل، اللّٰهم اصحبنا فى سفرنا واخلفنا فى أهلنا. (جامع الترمذى: (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات، باب مايقول إذا خرج مسافراً، ط: سعيد)

زاد المعاد: (۲/۴۰۷) فصل فى الذكر عند ركوب الراحلة، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

جواهر الفقه جديد للمفتى محمد شفيعؒ: (۳/۵۴) آداب السفر، رساله نمبر: ۳۷، ط: مكتبه دار العلوم كراچى.

سنن الدارمى: (۳/۱۷۴۹) باب فى الدعاء إذا سافر، رقم الحديث: ۲۷۱۵، ط: دار المغنى للنشر والتوزيع، المكة المكرمة.

۲۔جب کسی بلندی پر چڑھے تو "اللّٰہ اکبر" کہے اور جب نیچے اترے تو "سبحان اللّٰہ" کہے۔(۱)

۳۔اگر سواری کے جانور یا گاڑی کو ٹھوکر لگے (ایکسیڈنٹ وغیرہ ہوجائے) تو فورا "بسم اللّٰہ" کہنا چاہئے یا "انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون" پڑھنا چاہئے۔(۲)

۴۔جب تک سفر میں رہے موقع کے اعتبار سے کبھی کبھی یہ پانچ سورتیں پوری پڑھ لیا کرے:(۱) سورۃ الکافرون، (۲) سورۃ النصر، (۳) سورۃ الاخلاص، (۴) سورۃ الفلق، (۵) سورۃ الناس.

اور ہر سورت کو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے ان کے پڑھنے سے سفر میں خیر و برکت اور سفر میں خوش حالی، بے فکری اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) وعن ابن عمر ..... وكان النبيّ ﷺ وجيوشه إذا علوا الثنايا كبّروا وإذا هبطوا سبّحوا . (أبو داؤد : (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد ، باب مايقول الرجل إذا سافر ، ط: المكتبة الحقانية ، ملتان)

وعن جابر رضي الله عنه قال : كنا إذا صعدنا كبرا وإذا نزلنا سبّحنا . (صحيح البخاري : (۱/۴۲۰) كتاب الجهاد ، باب التسبيح إذا هبط وادياً ، باب التكبير إذا علا شرفا ، ط: قديمي)

(۲) ﴿الّذين إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنّا للّٰه وإنّا إليه راجعون﴾ الخطاب للرسول ﷺ أو لمن تتأتى من البشارة ، والمصيبة ، تعم مايصيب الإنسان من مكروه لقوله عليه السلام : "كلّ شيئ يؤذى المؤمن فهو له مصيبة" . (تفسير البيضاوى : سورة البقرة ، رقم الآية : ۱۵۶)

قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿وبشر الصادقين الّذى إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنّا للّٰه وإنّا إليه راجعون﴾. (البقرة: ۱۵۵، ۱۵۶) وروينا فى كتاب ابن السنى عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: "ليسترجع أحدكم فى كل شيئ حتى فى شسع نعليه فإنّها من المصائب". (الأذكار للنووى: (ص: ۱۵۲) كتاب الأذكار والدعوات للأمور العارضات، باب امايقوله إذا أصابته نكبة قليلة أو كثيرة، ط: دار البشائر)

الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: (۲/۷۵) البقرة: ۱۵۶، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب.

(۳) سمع جبير بن مطعم : وهو يقول : قال لى رسول اللّٰه ﷺ : أتحب يا جبير إذا خرجت سفراً أن تكون من أمثل أصحابك هيئة وأكثرهم زاداً ؟ فقلت : نعم بأبى و أمى ، قال : فاقرأ هذه السور الخمس : قل يأيّها الكافرون ، وإذا جاء نصر اللّٰه والفتح ، و قل هو اللّٰه أحد ..... الخ (مسند أبى يعلى موصلى : (۱۳/۴۱۴) ، ط: دار المامون للتراث ، دمشق)

الجامع الصغير وزيادته: (۱/۱۱۱) رقم الحديث: ۱۱۰۱، أوّل الكتاب، ط: المكتب الإسلامى.(مكتبه شامله)

كنز العمال : (۶/۷۱۲) ، رقم الحديث : ۱۷۵۲۶ ، آداب متفرقة فى آداب السفر .

سفر کے دوران جابجا قیام کرنے کا حکم

اگر کوئی شخص شرعی سفر کے ارادہ سے نکلا، مگر شرعی مسافت طے کرنے سے پہلے جگہ جگہ چند دن قیام کرتا رہا جو پندرہ دن سے کم ہے تو وہ مسافر ہے قصر کرتا رہے، اور اگر کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو وہاں پہنچ کر مسافر نہیں رہے گا۔(۱)

لیکن اگر شرعی مسافت کے ارادہ سے نکلنے کے وقت ہی سوا ستتر کلومیٹر سے پہلے کسی مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو اس مقام تک وہ مسافر نہیں ہوگا اور وہاں پہنچنے تک اس کو قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين ..... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أوأكثر ، كذا فى الهداية . هذا إذا سار ثلاثة أيّام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيّام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما ..... وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوماً قصر ، هكذا فى الهداية . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

الخانية على هامش الهندية: (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هراة افغانستان .

البحر الرائق : (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

امداد الفتاوى : (۳۳۴/۱) تحقيق قصر صلاة سيّاح را ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه سيد أحمد شهيد اكوڑه خٹک .

(۲) المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً . (البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين ..... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أوأكثر كذا فى الهداية . هذا إذا سار ثلاثة أيام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيّام فعزم الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:المكتبة الأنصارية هرات افغانستان. =

سفر کے دوران کیا کرے

''دوران سفر کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۲۱۰)

سفر کے دوران وطن سے گزرنا

حیدرآباد.....نوری آباد (مستقل رہائش).....کراچی (مثلاً ملازمت کی وجہ سے وطن اقامت ہے)

اب اگر یہ شخص کراچی سے حیدرآباد کی طرف سفر کر رہا ہے اور نوری آبادی سے ہو کر گزر رہا ہے تو اس صورت میں اگر کراچی سے نوری آباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو یہ شخص کراچی کی آبادی سے نکلنے کے بعد نوری آباد تک درمیان کے راستے میں مسافر ہوگا اور قصر کرے گا اور نوری آباد کی حدود میں پوری نماز پڑھے گا پھر اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو نوری آباد کی آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا اور قصر کرے گا۔

اور اگر کراچی سے نوری آباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو نوری آباد تک مسافر نہیں ہوگا اور قصر نہیں کرے گا، پھر اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو نوری آباد کی آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا اور قصر کرے گا، اور اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو یہ شخص مسافر نہیں ہوگا اور نماز پوری پڑھے گا۔ (۱)

= 🗁 امدادا الفتاوی : (۱/ ۳۳۴) تحقیق قصر صلاة سیّاح را ، باب صلاة المسافر ، ط: مکتبه سید أحمد شهید اکوڑه خٹک .

(۱) (قوله : حتى يدخل مصره ..... الخ) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر ..... فلايقصر ، أطلق فى دخول مصره فشمل ما إذا نوى الإقامة به أولا ..... وفى المجتبى : لايبطل السفر إلا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

🗁 (ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى، وتحته فى الشرح: (قوله: يعنى وطنى الأصلى) ومنتهى ذٰلک بالوصول إلى الربض. =

سفر کے راستے میں وطن آجائے

اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور اس کے اصل وطن کا شہر یا اس کی مستقل رہائش گاہ راستہ میں آجائے، اور وہ اس شہر میں داخل ہو جائے تو داخل ہوتے ہی سفر کی حیثیت ختم ہو جائے گی، (۱)

= فإنّ الانتهاء كالابتداء ، والإطلاق دال على أن الدخول أعم من أن يكون للإقامة أولا ولحاجة نسيها . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

🗁 الدر مع الرد : (۱۲۴/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

🗁 الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

🗁 حلبى كبير : (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر ، ط؛ سهيل اكيڈمى لاهور .

🗁 التاتارخانية : (۱۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نيه الإقامة ، ط: قديمى .

🗁 من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيّام فى بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعى . الخ (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

🗁 الدر مع الرد : (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۱ ـــ ۳۴۳) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗁 الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

🗁 حلبى كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

🗁 التاتارخانية : (۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمى .

🗁 المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافرا . (البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

🗁 الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (قوله : حتى يدخل مصره ..... الخ) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر ..... فلايقصر أطلق فى دخول مصره فشمل ما إذا نوى الإقامة به أوّلا ..... وفى المجتبى : لايبطل السفر إلّا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة . (البحر الرائق : (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد) =

پھر اگر آگے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے لئے جانا ہے تو آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔(۱)

اور اگر آگے کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو مسافر نہیں ہوگا اور قصر نہیں

= (ولا یزال) المسافر الّذی استحکم سفره بمضی ثلاثة أیّام مسافراً (یقصر حتی یدخل مصره) یعنی وطنه الأصلی . وتحته فی الشرح :(قوله : یعنی وطنه الأصلی) ومنتهی ذلک بالوصول إلی الربض ؛ فإن الانتهاء کالابتداء والاطلاق دال علی أن الدخول أعم من أن یکون للإقامة أوّلا ولحاجة نسیها . (حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

(حتی یدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر، وإلّا فیتمّ بمجرّد نیة العود لعدم استحکام السفر. وتحته فی الشامیة: (قوله حتی یدخل موضع مقامه) أی الّذی فارق بیوته سواء دخله بنیة الاجتیاز أو دخله لقضاء حاجة؛ لأنّ مصره متعین للإقامة فلایحتاج إلی نیة جوهرة، ودخل فی موضع المقام مألحق به کالربض..... الخ (الدر مع الرد: (۱۲۴/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

وکذا إذا عاد من سفره إلی مصره لم یتمّ حتّی یدخل العمران . (الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

التاتارخانیة : (۱۷/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان مایصیر المسافر به مقیماً بدون نیة الإقامة ، ط: قدیمی .

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) من جاوز بیوت مصره مریدا سیرا وسطا ثلاثة أیّام فی بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعی . الخ (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم یجاوز من الجانب الآخر ..... (قاصدا) .....(مسیرة ثلاثة أیّام ولیالیها) .....(صلی الفرض الرباعی رکعتین) . (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۱ ، ۳۴۲ ، ۳۴۳) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) کتاب الصلاة، فصل: وأمّا بیان مایصیر به المقیم مسافراً، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶)، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

التاتاخانیة : (۷/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان أن المسافر متی یقصر الصلاة ، ط: قدیمی .

کرے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص سسرال میں گھر داماد کی حیثیت سے رہتا ہے، اور سفر کے دوران اس شہر سے گزرے اور وہ اس شہر میں داخل ہو جائے تو سفر کی حیثیت ختم ہو جائے گی اور نماز پوری پڑھے گا۔(۲)

اگر کسی آدمی کو کسی جگہ سے سوا ستتر کلومیٹر جانے کا ارادہ ہے لیکن پونے چھبیس کلومیٹر پر اپنا گھر پڑے گا تو یہ آدمی مسافر نہیں ہوگا۔(۳)

اگر سفر کے دوران راستہ مین وطن آیا لیکن یہ شخص شہر کے اندر داخل نہیں ہوا بلکہ باہر باہر سے آگے سفر میں نکل گیا تو مقیم نہیں بنے گا بلکہ بدستور مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔(۴)

---

(۱) وذكر الاسبيجابى : المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

🗁 ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء : الاستقلال بالحكم ، والبلوغ و) الثالث (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيّام ..... الخ). (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

🗁 ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين وإلّا يترخّص أبداً. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) لاحظ الحاشية السابقة، رقم: ۱ ، رقم الصفحة: ؟؟؟؟. (قوله : حتى يدخل مصره ..... الخ).

(۳) وإذا دخل المسافر مصره أتمّ الصلاة ، وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة . (الهندية : (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

🗁 التاتارخانية : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة ، ط: قديمى .

🗁 عمدة الفقه: (۴۲۶/۲) وطن اصلی اور وطن اقامت کی تشریح : مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی .

(۴) والّذى يظهر أنّه لا بدّ من دخول المصر مطلقاً ؛ لأنّ العلة مفارقة البيوت قاصدا مسيرة ثلاثة أيّام لا استكمال سفر ثلاثة أيّام بدليل ثبوت حكم السفر بمجرّد ذلك فقد تمّت العلة لحكم السفر فيثبت حكمه مالم تثبت علة حكم الإقامة وروى البخارى تعليقا أن عليا خرج فقصر وهو يرى البيوت فلما رجع قيل له هذه الكوفة قال لا، حتى ندخلها يريد أنّه صلى ركعتين والكوفة بمرأى منهم فقيل له إلى آخره. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

سفر کے روزوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کو سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض کو صحت یاب ہونے کے بعد اتنا وقت نہیں ملا جس میں سفر اور بیماری کے فوت شدہ روزے رکھ سکے تو اس کے ذمہ قضا لازم نہیں، اور فدیہ دینے کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں۔(۱)

سفر سے لوٹنے یا بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد جتنے دن بھی ملیں اتنے ہی روزوں کی قضا لازم ہوگی، اگر موت تک روزہ نہیں رکھا تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا۔(۲)

= حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب فی صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبی كبير : (۵۳۷) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط : سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) فإن ماتوا فيه أی فی ذٰلک العذر فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيّام أخر. (الدر المختار مع الرد: (۴۲۳/۲، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس عشر فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲۹۲/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمی.

حاشية الطحطاوی علی المراق : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرک من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرک فإن لم يصم حتی أدرکه الموت فعليه أن يوصی بالفدية كذا فی البدائع . ويطعم عنه وليه لكل يوم مسكينا نصف صاع من بر أو صاعا من تمر أو صاعا من شعير . كذا فی الهداية . (الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲۹۳/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمی.

البحر الرائق : (۲۸۵/۲ ، ۲۸۶) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۴۲۴/۲) كتاب الصوم فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

سفر کے فوت شدہ روزوں کا حکم

سفر کی حالت میں جو روزے نہ رکھنے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں ان کی قضا کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سفر سے واپس آنے کے بعد فوت شدہ روزہ رکھنے کا وقت ملا ہے تو قضا روزہ رکھنا ضروری ہے، اگر وقت ملنے کے باوجود کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھا اور موت کا وقت قریب آ گیا ہے یا ایسا بیمار ہو گیا کہ روزہ رکھنے کے قابل نہیں رہا تو ان روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا ورنہ گنہگار ہوگا۔(۱)

اور اگر سفر کی حالت میں مر گیا یا مقیم ہو کر مرا لیکن روزہ قضا کرنے کا وقت نہیں ملا، تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) فإن برئ المريض أو قدم المسافر و أدرک من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرک ، فإن لم يصم حتى أدرکه الموت فعليه أن يوصي بالفدية ، كذا في البدائع . ويطعم عنه وليه لكل يوم مسكيناً نصف صاع من بر أو صاعا من تمر ، أو صاعا من شعير ، كذا في الهداية . فإن لم يوص و تبرع عنه الورثة جاز ، ولا يلزمهم من غير إيصاء . (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

🗁 بدائع الصنائع : (۲/۱۰۳) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد .

🗁 التاتارخانية: (۲/۲۹۳) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

🗁 البحر الرائق : (۲/۲۸۵ ، ۲۸۶) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

🗁 الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۴) كتاب الصوم فصل في العوارض ، ط: سعيد .

(۲) فإن ماتوا فيه أي في ذٰلک العذر فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيّام أخر. (الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۳ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

🗁 بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

🗁 البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

🗁 الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

🗁 التاتارخانية: (۲/۲۹۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمي.

🗁 حاشية الطحطاوي على المراق : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

اور اگر مقیم ہونے کے بعد صرف چند روز روزہ قضا رکھنے کا موقع ملا تو صرف اتنے روزوں کی قضا لازم ہے، اگر قضا روزہ رکھ نہ سکا تو ان دنوں کے فدیہ دینے کی وصیت کرنا ضروری ہے، مثلاً سفر کی حالت میں دس دن کے روزے فوت ہو گئے اور پانچ روزے رکھنے کا وقت ملا لیکن قضا نہیں کی اور مر گیا یا بیمار ہو گیا تو ان پانچ روزوں کے فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہے اس سے زائد کی فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں۔(۱)

سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو سفر کی مشقت اور محنت سے، واپسی کی بری حالت سے، اور نیک اعمال اور اہل و مال میں زیادتی کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعا سے، اور واپس آ کر اہل و مال کو بری حالت میں دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔(۲)

---

(۱) فأمّا إذا أدرک بقدر ما يقضي فيه البعض دون البعض بأن صحّ المريض أيّاماً ثمّ مات ذكر في الأصل أنّه يلزمه القضاء بقدر ما صحّ ولم يذكر الخلاف حتى لو مات لايجب عليه أن يوصي بالإطعام لجميع الشهر بل لذلك القدر الّذي لم يصمه وإن صامه فلاوصية عليه رأساً.

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

وإن أدرک العدة قضوا ما قدروا على قضائه وإن لم يقضوا لزمهم الإيصاء بقدر الإقامة من السفر والصحة من المرض. وفي الشرح: (قوله: قضوا ما قدروا) ..... فلو فاته عشرة أيّام فقدر على خمسة أدى فديتها فقط.

حاشية الطحطاوي على المراق : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) وعن عبد الله بن سرجس قال كان رسول الله ﷺ إذا سافر يتعوّذ من وعثاء السفر وكابة المنقلب والحور بعد الكور و دعوة المظلوم و سوء المنظر في الأهل والمال. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح : (۲۱۳/۱) باب الدعوات في الأوقات، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

جامع الترمذي : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب مايقول إذا خرج مسافراً، ط: سعيد.

الصحيح لمسلم : (۴۳۴/۱) كتاب الحج، باب استحباب الذكر إذا ركب دابته متوجها لسفر حج أو غيره ..... الخ، ط: قديمي. =

سفر معصیت کے دوران مرجائے

اگر ایماندار آدمی سفر کے دوران مرجائے، تو اس کا یہ سفر جائز ہو یا ناجائز بہر صورت اس کو شہادت کا درجہ نصیب ہوگا، اور ناجائز اور گناہ کے کام کے ارادے سے سفر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۱)

سفر موقوف کردیا

اگر کسی نے سوا ستتر کلومیٹر مسافت شرعی طے کرنے سے پہلے ہی سفر موقوف کر کے

= سنن ابن ماجه: (ص: ۲۷۷) أبواب الدعاء، باب مايدعو به الرجل إذا سافر، ط: قديمي.

سنن النسائي: (.....) كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الحور بعد الكور، ط: قديمي.

مسند أحمد بن حنبل: (۸۲/۵) رقم الحديث: ۲۰۷۹۰، حديث عبد الله بن سرجس رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة، قرطبه القاهرة.

صحيح ابن خزيمه: (۱۳۸/۴)، رقم الحديث: ۲۵۳۳، كتاب المناسك، باب الدعاء عند الخروج إلى السفر، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

مسند الطيالسي: (۵۰۰/۲)، رقم الحديث: ۱۲۷۶، باب إذا أراد سفراً قال: حديث عبد الله بن السرجس، ط: دار هجر للطباعة والنشر.

السنن الكبرى للبيهقي: (۲۵۰/۵)، رقم الحديث: ۱۰۶۰۲، كتاب الحج، باب الدعاء إذا سافر، ط: مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد.

المستدرك على الصحيحين: (۱۰۹/۲)، رقم الحديث: ۲۴۸۴، كتاب الجهاد، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

سنن دارمي: (۳۷۳/۲)، رقم الحديث: ۲۶۷۲، كتاب الاستيذان، باب في الدعاء إذا سافر، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.

شرح السنة: (۱۳۶/۵)، رقم الحديث: ۱۳۴۱، باب مايقول إذا خرج إلى السفر، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.

مصنف ابن أبي شيبة: (۱۰، ۳۵۹)، رقم الحديث: ۳۰۲۲۳)، باب في الرجل يريد السفر، ط: مكتبه دار سلفيه، بيروت.

(۱) من غرق في قطع الطريق فهو شهيد وعليه إثم معصيته، وكل من مات بسببه معصية فليس بشهيد، وإن مات في معصية بسبب من أسباب الشهادة فله أجر شهادته، وعليه معصيته. (شامي: (۲۵۳/۲) كتاب الصلاة، باب الشهيد، مطلب: المعصية هل تنافي الشهادة؟، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد)

واپسی کا ارادہ کرلیا، یا اس جگہ پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کرلی، تو اب وہ مسافر نہ رہا قصر نہ کرے پوری نماز پڑھے، سفر مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے قصر جائز نہیں۔(۱)

سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے

سفر میں شوہر جس بیوی کو چاہے ساتھ رکھ سکتا ہے، اس پر شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية)..... و شمل ما إذا كان سار ثلاثة أيّام أو أقلّ، لكن المذكور في الشرح: أنّه يتمّ إذا سار أقلّ بمجرّد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره؛ لأنّه نقض للسفر قبل الاستحكام إذ هو يحتمل النقض..... وفي المجتبىٰ: لايبطل السفر إلّا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) باب المسافر، ط: سعيد)

(ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيّام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى (أو ينوى إقامته نصف شهر ببلد أو قرية) قدره ابن عباس وابن عمر رضى الله عنه، وإذا لم يستحكم سفره، بأن أراد الرجوع لوطنه قبل مضى ثلاثة أيّام يتم بمجرّد الرجوع، وإن لم يصل لوطنه لنقضه السفر؛ لأنّه ترك. مراقى: (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۴، ۱۲۵) باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الولوالجية: (۱/ ۱۳۵) كتاب الطهارة، الفصل الثانى عشر فى السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.

الهندية: (۱/ ۱۳۹) الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) (ولا قسم فى السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحبّ) تطييبا لقلوبهن. (الدر مع الرد: (۳/ ۲۰۶)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد) وفى الشامية: (قوله: ولا قسم فى السفر..... الخ)؛ لأنّه لايتيسّر إلّ بحملهنّ معه، وفى إلزامه ذٰلك من الضرر مالايخفٰى، ولأنّه قد يشق بأحداهما فى السفر وبالأخرى فى الحضر والقرار فى المنزل لحفظ الأمتعة أولخوف الفتنة أو يمنع من سفر أحداهما كثرة سمنها فتعين من يخاف صحبتها فى السفر للسفر لخروج قرعها إلزام للضرر الشديد، وهو مندفع بالنافى للحرج، فتح. وانظر مالوسافر بهن هل يقسم (قوله: والقرعة أحبّ) و قال الشافعى مستحقة، لما رواه الجماعة من أنّه ﷺ كان إذا أراد اسفراً أقرع بين نسائه فمن خرج سهمها خرج بها معه، قلنا كان استحباباً لتطييب قلوبهن..... الخ (حواله بالا ملاحظه هو)

التاتارخانية: (۳/ ۱۶۶) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۳/ ۲۲۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

فتاوى سراجيه: (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

الهندية: (۱/ ۳۴۱) كتاب النكاح، الباب الحادى عشر فى القسم، ط: رشيديه.

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۴۴۰) كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيديه.

لیکن اگر مسافر کی دوسری بیوی بھی سفر میں پہنچ جائے یا بلا لے تو پھر شوہر پر عدل وانصاف ضروری ہے۔(۱)

ہاں اگر ان میں سے ایک اپنا حق چھوڑ دے اور دوسری بیوی کو دے دے تو پھر پاس رکھ کر بھی عدل نہ کرنے میں مسافر شوہر گنہگار نہ ہوگا۔(۲)

سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے

مسافر پر ضروری ہے کہ سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھلائی اور اچھے سلوک کا معاملہ کرے کم از کم ان کو تکلیف پہنچانے سے بچے۔

سفر میں بھی ایسا کام کرنا جائز نہیں ہے جس سے دوسرے لوگوں کو تکلیف پہنچے مثلاً سگریٹ، بیڑی کا دھواں اس طرح سے چھوڑنا کہ ساتھ والوں کو تکلیف ہو۔

اسی طرح تھوکنا، گندگی پھیلانا، چھلوں کے چھلکے پھیلانا، ریل یا بسوں کی کھڑکیوں سے اس طرح سے تھوکنا یا پانی گرانا کہ دوسروں پر گرے، یا فلش وغیرہ کو گندہ کرنا یا وہاں کا سامان چرانا کہ جس سے بعد میں آنے والوں کو تکلیف ہو، جائز نہیں ہے بلکہ ڈبل

---

(۱) درج بالا عبارات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ سفر میں جس بیوی کے ساتھ چاہے رہ سکتا ہے، اس پر شوہر ماخوذ نہ ہوگا۔ اور یہاں پر مسئلہ بالا میں ہے کہ: سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے یا بلا لے تو پھر شوہر پر عدل وانصاف ضروری ہے، اس کے متعلق ''فتاوی دار العلوم'' میں ہے کہ اس سفر سے مراد وہ سفر ہے جو مہینہ، پندرہ دن کیلئے اور دوسری بیوی بالکل نظر انداز نہ ہو۔ اور عنوان بالا کی صورت اس طرح لکھی ہے کہ: ''اگر وطن اصلی کی زوجہ کو اپنے پاس بلائے گا تو پھر عدل اس پر لازم ہے۔ پوری تفصیل ملاحظہ ہو۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: (۳۵۴/۸، ۳۵۵)، سوال نمبر: ۱۴۹۶، نواں باب بیویوں میں عدل ومساوات اور حقوق زوجین، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۲) (ولو ترکت قسمها) بالکسر: أي نوبتها (لضرتها صح، ولها الرجوع في ذيلک) في المستقبل. (الدر المختار مع الرد: (۲۰۶/۳)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

ولها أن ترجع إذا وهبت قسمها للأخرى) فأفاد جواز الهبة والرجوع أما الأوّل فلأن سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة رضي الله عنها ..... الخ (البحر الرائق: (۲۲۰/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي.

فتاوى سراجيه: (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

گناہ ہے۔(۱)

اسی طرح عام مسافر خانہ، پلیٹ فارم وغیرہ میں جہاں پر سب کے حقوق برابر ہوتے ہیں، بلاضرورت حد سے زیادہ جگہ گھیر لینا یا دوسرے لوگوں کو بیٹھنے کی سہولت نہ دینا، یہ بھی نامناسب کام اور غیر اخلاقی حرکت ہے ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے تاکہ ہم سفر اس کے اچھے اخلاق کو ذکر خیر کے ساتھ یاد کرے اور دل سے دعا دے ہوسکتا ہے یہ برتاؤ دیکھ کر اس کی بری عادت اور برے اخلاق بھی درست ہوجائیں، تو یہ ایک خاموش دعوت ہے جس کا ثواب آخرت میں ضرور ملے گا۔(۲)

---

(۱) تفسیر معارف القرآن: (۴۱۳/۲) همنشین کا حق، سورة النساء: ۳۶، ط: ادارة المعارف، کراچی.

واعلم أن الشخصين يوجر على إماطة الأذى وكلّ مايوذى النّاس فى الطريق وفيه دلالة على أن الشوك فى الطريق والحجارة والكناسة والمياه المفسدة للطرق وكل مايوذى النّاس يخش العقوبة عليه فى الدنيا والآخرة. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى: (۳۱۹/۱۹) كتاب المظالم والغصب، باب من أخذ الغصن ومايوذى النّاس فى الطريق فرمى به.

وبالوالدين إحساناً وبذى القربىٰ واليتٰمى والمسٰكين والجار ذى القربىٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وبن السبيل. (سورة النساء: ۳۶)

(۲) تفسیر معارف القرآن: (۴۱۳/۲) همنشین کا حق، سورة النساء: ۳۶، ط: ادارة المعارف، کراچی.

و فى تفسير الطبرى: "الثانية عشر ــ قوله تعالىٰ: ﴿والصاحب بالجنب﴾ أى الرفيق فى السفر، وأسند الطبرى أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان معه رجل من أصحابه وهما على راحلتين، فدخل رسول اللّٰه ﷺ غيضة فقطع قضيبين أحدهما معوج، فخرج وأعطى لصاحبه القويم، فقال: كنت يارسول اللّٰه أحق بهٰذا! فقال: كلا يا فلان أن كلّ صاحب يصحب آخر فإنّه مسئول عن صحابته ولو ساعة من نهار. (تفسيرى القرطبى: (۱۸۹/۵) سورة النساء: ۳۶، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، دار إحياء التراث العربى، البيروت)

إذا قيل لكم تفسّحوا ..... الآية: (سورة المجادلة: ۱۱)

وأخرج البخارى و مسلم عن عمر أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: لايقيم الرجل الرجل من مجلسه فيجلس فيه ولكن تفسّحوا و توسعوا. (تفسيرى الدر المنثور: (۳۲۲/۱۴) ط: دار هجر، مصر)

وأخرج البخارى و مسلم عن ابن عمر عن النبىّ ﷺ قال: لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه. وعنه عن النبىّ ﷺ أنّه نهى أن يقام الرجل من مجلسه ويجلس فيه آخر، ولكن تفسحوا و توسعوا..... و روى مسلم عن أبى هريرة رض اللّٰه عنه أنّ النبىّ ﷺ قال: إذا قام أحدكم..... ثمّ رجع فهو أحق به. قال علمائنا..... وقد قيل: إن ذٰلك على الندب؛ لأنّه موضع غير متملك لأحد =

سفر میں بیوی ساتھ جانا نہیں چاہتی

''بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کرسکتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۱۱)

سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے

اگر بیوی شوہر کے ساتھ سفر میں ہے، راستہ میں شوہر جہاں اور جتنا عرصہ ٹھہرے گا، اتنا ہی عورت ٹھہرے گی، شوہر کی رضامندی کے بغیر زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر شوہر نے کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو بیوی بھی مقیم بن جائے گی چاہے بیوی وہاں پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے بہرحال مقیم بن جائے گی اور اگر شوہر نے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی تو بیوی مسافر رہے گی مقیم نہیں بنے گی چاہے وہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت بھی کرے، اس کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (۱)

= لاقبل الجلوس ولا بعده وهذا فيه نظر، وهو أن يقال: سلمنا أنّه غير متملك لكنه يختص به إلى أن يفرغ غرضه منه، فصار كأنّه يملك منفعته، إذ قد منع غيره من يزاحمه عليه. والله أعلم. (تفسير القرطبي: ۱۷/ ۲۹۸) تفسير سورة المجادلة: ۱۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة)

تفسير روح المعاني: ولما نهى عزّ وجلّ عمّا هو سبب للتباغض ..... الخ (تفسير روح المعاني: ۱۴/ ۲۳۲) سورة المجادلة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

تفسير الرازي: (۲۹/ ۲۳۳) ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

(۱) وكل من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته وخروجه إلى السفر، كذا في المحيط .....الأصل أنّ من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنية نفسه ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيماً بنية نفسه حتى أنّ المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستأجره والجندي مع أميره فهؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية، كذا في المحيط. (الهندية: (۱/ ۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشرفي صلاة المسافر، ط: رشيديه)

قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۱۶۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان. =

سفر میں بیوی کے ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا

''بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۱۶)

سفر میں پانچ چیزیں ساتھ رکھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کیا کرتے تھے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے جاتے ۱۔آئینہ ۲۔سرمہ دانی ۳۔مسواک ۴۔کنگھی ۵۔سوئی دھاگہ قینچی۔(۱)

= الدر مع الرد : (۲/۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

خلاصه الفتاوى : (۱/۲۰۳) ، كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حلبى كبير : (ص: ۵۴۱) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

التاتارخانية : (۲/۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ..... الخ ، ط: قديمى .

بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد .

(۱) العاشر: ينبغى أن يستصحب ستة أشياء : قالت عائشة رضى الله عنها : كان رسول الله ﷺ إذا سافر حمل معه خمسة أشياء . المرآة ، والمكحلة ، والمقراض ، والسواك ، والمشط . وفى روايةٍ آخرى عنها ، ستة أشياء : المرآة ، والقارورة ، والمقراض ، والسواك، والمكحلة، والمشط أخرجه الطبرانى فى الأوسط والبيهقى فى سننه ، والخرائطى فى مكارم الأخلاق ، واللفظ له وطرقها كلها ضعيف . (إحياء علوم الدين : (۲/۲۳۶) كتاب آداب السفر ، الادب العاشر، الفصل الثانى ، ط: دار القلم ، بيروت)

عن عائشة أنّ رسول الله ﷺ كان إذا سافر سافر بست بالمرآة ، والقارورة ، والمشط، والمقراض، والسواك ، والمكحلة.(المنتقى من كتاب مكارم الاخلاق و معاليها: (۱/۱۸۴)، باب مايستحب للمسافر، رقم الحديث : ۴۲۶ ، ط: دار الفكر ، دمشق)مكارم الأخلاق للخرائطى : (۱/۲۶۹) باب يستحب للمسافر أن يحمل معه ، رقم الحديث : ۸۲۸ ، ط: دار الآفاق العربية ، القاهرة .

عن عائشة رضى الله عنها قالت : خمس لم يكن رسول الله ﷺ يدعهن فى سفر ولا حضر: المرآة، والمكحلة ، والمشط ، والمدرى ، والسواك . ابن نجار . كنز العمال فى سنن الأقوال: (۶/۷۳۱) ، كتاب السفر من قسم الأفعال ، رقم الحديث : ۱۷۶۱۴ ، آداب متفرقة ، حرف السين ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت)

سفر میں پانچ سورتوں کی برکت

''سفر کو بابرکت بنایئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۸۷)

سفر میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی

اگر سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو اب یہ مقیم بن گیا اب روزہ نہ رکھنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ اب یہ مسافر نہیں رہا۔(۱)

البتہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرنے کی صورت میں روزہ نہ رکھنا درست ہوگا۔(۲)

---

(۱) (ولو نوى مسافر الفطر) أو لم ينو (فأقام و نوى الصوم في وقتها) قبل الزوال (صحّ) مطلقاً (ويجب عليه) الصوم (لو) كان (في رمضان) لزوال المرخّص (كما يجب على مقيم اتمام) صوم (يوم منه) أي رمضان. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۸۹، ۲۹۰) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۳۰۲) كتاب الصوم، الفصل العاشر، ط: قديمي.

(۲) قوله تعالىٰ: ﴿أو على سفر فعدة من أيّام أخر﴾. (سورة البقرة؛ ۱۸۴)

وفي الشامية: (..... والمراد سفر خاص، وهو الّذي تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر. (فتاوى الشامية: (۲/۱۲۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(لمسافر) سفرا شرعياً ..... (الفطر). وفي الشامية: (قوله سفرا شرعيا) أي مقدرا في الشرع لقصر الصلاة و نحوه وهو ثلاثة أيّام ولياليها. (الدر مع الرد: (۲/۴۲۱ـ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

والسفر الّذي يبيح الفطر هو مايبيح القصر. (التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي)

الهندية: (۱/۱۳۸) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۶۴، ۵۶۵)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

وفي منحة الخالق على البحر الرائق: ((قوله: فجعل نفسه عذراً) أي نفس السفر عذرًا وظاهر إطلاقهم أنّه لو دخل بلدا ولم ينو فيه إقامة نصف شهر أنّ له الفطر. (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۲/۲۸۲)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

سفر میں رات کے وقت آرام کی کیفیت

''آرام کی کیفیت'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۴۹)

سفر میں روانگی کے وقت دعوت کرنا

''دعوت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۳)

سفر میں روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے

''روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۳۸)

سفر میں روزہ رکھنا

سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اگر سفر کے دوران روزہ رکھنے میں مشقت نہیں ہے تو روزہ رکھ لینا مستحب ہے، اور اگر سفر کے دوران رمضان کا روزہ نہیں رکھا تو بعد میں ان تمام روزوں کو رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

اگر سفر میں چند افراد ساتھ ہیں اور وہ روزہ نہیں رکھتے اور ایک شخص تنہا روزہ رکھنا چاہتا ہے لیکن کھانے وغیرہ کے انتظام میں ساتھیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو سفر کے دوران

(۱) (وللمسافر الفطر) لقوله تعالىٰ: ﴿فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدّة من أيّام أخر﴾ ولما رويناه أي من قوله ﷺ: إنّ اللّٰه وضع عن المسافر الصوم. (وصومه) أي المسافر (أحبّ أن لم يضره) لقوله تعالىٰ: ﴿وأن تصوموا خير لكم﴾ وإن أدرك العدة (قضوا ما قدروا على قضائه بقدر الإقامة) من السفر. حاشية الطحطاوى: (ص: ٥٦٤، ٥٦٥) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱/۲۰۶، ۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۲/۹۴) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۶۴) كتاب الصوم، الفصل الخامس فى الحظر والإباحة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۲۸۲) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: ط: سعيد.

الدر المختار: (۲/۴۲۱ـ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

روزہ نہ رکھے بعد میں رکھ لے۔(۱)

سفر میں روزہ رکھنا درست ہے اور ثواب ہے، اور نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔(۲)

اور سفر کی مسافت کم سے کم سوا ستتر کلومیٹر ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) الصوم للمسافر أفضل عندنا إذا لم يكن رفقاءه أو عامتهم مفطرين فإن كانوا مفطرين أو عامتهم والنفقة مشتركة بينهم فالإفطار أفضل . (خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۶۴) كتاب الصوم ، الفصل الخامس في الحظر والإباحة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

التاتارخانية: (۲/ ۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر مع الرد: (۲/ ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۳) كتاب الصوم فصل في العوارض ، ط: سعيد .

خانية على هامش الهندية : (۱/ ۲۰۵ ، ۲۰۶) كتاب الصوم ، الفصل الرابع فيما يكره للصائم ومالايكره ، ط: رشيديه .

الهندية: (۱/ ۲۰۱) كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم ومالايكره، ط: رشيديه.

(۲) (وللمسافر الفطر) لقوله تعالىٰ: ﴿ فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدة من أيّام أخر..... ﴾ (وصومه) أي المسافر (أحب إن لم يضره) لقوله تعالىٰ: ﴿ وأن تصوموا خير لكم ﴾. (حاشية الطحطاوي: (۵۶۴، ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱/ ۲۰۱) كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم ومالايكره، وفيه أيضاً: (۱/ ۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار : (۲/ ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

وعن عائشة رضي الله عنها قالت: إن حمزة بن عمرو الاسلمي قال للنبيّ ﷺ : أصوم في السفر وكان كثير الصيام فقال : إن شئت فصم وإن شئت فأفطر . (مشكاة المصابيح : (۱/ ۱۷۷) باب صوم المسافر، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

(۳) والمراد سفر خاص ، وهو الّذي تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر . (الشامية: (۲/ ۱۲۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (لمسافر) سفرا شرعيا..... (الفطر)، وفي الشامية: (قوله: سفرا شرعيا) أي مقدرا في الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أيّام ولياليها . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۲۱ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد) =

سفر کی حالت میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں سلف کے علماء کی مختلف آراء ہیں ان میں سب سے زیادہ بہتر رائے یہ ہے کہ جو سفر ایسا ہو جس میں روزہ رکھنے میں کوئی پریشانی نہ ہو یا کچھ پریشانی تو ہو مگر آدمی تندرست ہے کسی مشقت کے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔(۱)

اور جہاں روزہ رکھنے میں دشواری ہو، یا وقتی تقاضوں کے تحت اس وقت روزہ نہ

= البحر الرائق : (۲/۲۸۳) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعید .

الفتاوی التاتارخانیة: (۲/۲۹۰) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبیحة للفطر، ط: قدیمی.

الهندیة : (۱/۱۳۸) کتاب الصوم، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۶۴) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

المرخص سفر مقدر بتقدیر معلوم وهو الخروج عن الوطن علی قصد مسیرة ثلاثة أیّام فصاعداً عندنا. (بدائع الصنائع: (۲/۹۴) کتاب الصوم، فصل: وأمّا حکم فساد الصوم، ط: سعید)

(۱) فعلم أنّ المرخص سفر مقدر بتقدیر معلوم وهو الخروج عن الوطن علی قصد مسیرة ثلاثة أیّام فصاعداً عندنا و عند الشافعی یوم و لیلة..... وسواء کان السفر سفر طاعة أو مباح أو معصیة و عند الشافعی سفر المعصیة لایفید الرخصة والمسئلة مضت فی کتاب الصلاة، واللّٰه أعلم، وسواء سافر قبل دخول شهر رمضان أو بعده أنله أنیترخص فیفطر عند عامة الصحابة وعن علی وابن عباس رضی اللّٰه عنهما أنّه إذا أهل فی المصر ثم سافر لایجوز له أن یفطر وجه قولهما أنّه لما استهل فی الحضر لزمه صوم الإقامة وهو صوم الشهر حتما فهو بالسفر یرید اسقاطه عن نفسه فلایملک ذلک کالیوم الذی سافر فیه أنه لایجوز له أن یفطر فیه لما بینا کذا هذا ولعامة الصحابة رضی اللّٰه عنهم قوله تعالیٰ: ﴿فمن کان منکم مریضا أو علی سفر فعدة من أیّام أخر﴾ جعل اللّٰه مطلق السفر سبب الرخصة ولأنّ السفر إنّما کان سبب الرخصة لمکان المشقة وإنّما توجد فی الحالتین فتثبت الرخصة فی الحالتین..... ثمّ الصوم فی السفر أفضل من الإفطار عندنا إذا لم یجهده الصوم ولم یضعفه، وقال الشافعی الإفطار أفضل بناء علی أن الصوم فی السفر عندنا عزیمة والإفطار رخصة وعند الشافعی علی العکس من ذلک وذکر القدوری فی المسئلة اختلاف الصحابة فقال روی عن حذیفة و عائشة وعروة ابن الزبیر مثل مذهبنا و روی عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما مثل مذهبه..... الخ (بدائع الصنائع: (۲/۹۴ـ ۹۶) کتاب الصوم، فصل: وأمّا حکم فساد الصوم، ط: سعید)

مظاهر حق جدید: (۲/۳۲۹) کتاب الصوم، باب صوم مسافر، الفصل الأوّل، ط: دار الاشاعت کراچی.

رکھنا بہتر ہو تو ایسے حالات میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔(۱)

سفر میں روزہ کی نیت کر لی

مسافر نے سفر میں روزہ کی نیت کی، مگر بعد میں نیت بدل دی اور کھا پی لیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے، صرف قضا لازم ہوگی۔(۲)

سفر میں شاگرد استاد کے تابع ہے

''تابع'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۳۳)

سفر میں عمداً قصر نہ کرنا

اگر مسافر سفر میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا واجب

---

(۱) ویکره للمسافر أن یصوم إذا أجهده الصوم فإن لم یکن کذلک فالصوم للمسافر أفضل عندنا إذا لم یکن رفقاء ه أو عامتهم مفطرین فإن کانوا مفطرین أو عامتهم والنفقة مشترکة بینهم فالإفطار أفضل. (خلاصة الفتاوی: (۱/۲۶۴) کتاب الصوم، الفصل الخامس فی الحظر والإباحة، ط: المکتبة الحبیبیة کوئٹه)

التاتارخانیة: (۲/۲۹۰) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبیحة للفطر، ط: قدیمی.

الدر مع الرد: (۲/۴۲۳) فصل فی العوارض، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲/۲۸۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید.

الهندیة: (۱/۲۰۱) کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکره للصائم ومالایکره، ط: رشیدیه.

مظاهر حق جدید: (۲/۳۱۵) کتاب الصوم، باب التنزیہ، وہ اعذر جن کی بناء پر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وکذا لو نوی المسافر الصوم لیلاً وأصبح من غیر أن ینقض عزیمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائما لایحل فطره فی ذلک الیوم، ولو أفطر لا کفارة علیه اهـ. قلت: وکذا لا کفارة علیه بالأولیٰ لو نوی نهارا فقوله: لیلاً غیر قید. (الشامیة: (۲/۴۳۱) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید)

البحر الرائق: (۲/۲۹۰) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید.

الهندیة: (۱/۲۰۶) کتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبیح الإفطار، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۵۵) کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ویوجب القضاء، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۰) کتاب الصوم، فصل وأمّا حکم فساد الصوم، ط: سعید.

ہے، اگر ایسا آدمی قصداً قصر نہیں کرتا بلکہ پوری چار رکعت پڑھتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اس سے توبہ کرنا اور اس نماز کو دوبارہ قصر کے ساتھ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ہاں اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو امام کی اتباع کی وجہ سے پوری چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا اس صورت میں گنہگار بھی نہیں ہوگا اور اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۲)

سفر میں عمر گزر گئی روزے کا کیا ہوگا؟

''بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۹)

---

(۱) فلو أتم مسافر إن قعد في القعدة (الأولیٰ تم فرضه و) لكنه (أساء) لو عامدا التاخير السلام وترک واجب القصر وواجب تكبيرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض وهٰذا لايحل كما حرره القهستاني بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النار، وفي الرد: (قوله: وترک واجب القصر) الاضافة بيانية أي واجب هو القصر ..... أي القصر الواجب ..... وظاهر كلامه أنّه يأثم بتركه زيادة على إثمه بهٰذه اللوازم تأمل ..... (قوله: بعد أن فسر أساء بإثم) وكذا صرّح في البحر بتأثيمه، فعلم أن الإساءة هنا كراهة تحريم، رحمتي. (قوله: واستحق النّار) أي إذا لم يتب أو يعف عنه العزيز الغفار. (الدر مع الرد: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۸) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) وإن اقتدى مسافر بمقيم يصلي رباعية ولو في التشهد الاخيرة في الوقت صح اقتداء ه وأتمّها أربعا تبعا لإمامه. (حاشية الطحطاوي: ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

التاتارخانية: (۲۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

سفر میں عورت کا انتقال ہوجائے تو غسل کون دے گا؟

''عورت کا سفر میں انتقال ہوجائے تو غسل کون دے گا؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۳)

سفر میں عورت وطن کے قریب پاک ہوئی

''عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۴۰۲)

سفر میں کس بیوی کو لے جائے

دو بیویوں کے درمیان، نان ونفقہ، رہائش، سکونت اور رات گزارنے میں مساوات اور برابری کرنا ضروری ہے، ورنہ قیامت کے دن شوہر کی پکڑ ہوگی۔(۱)

البتہ سفر میں جہاں دیگر کئی چیزوں میں بہت سی آسانیاں اور سہولتیں حاصل ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کسی ایک بیوی کو لے جانا ہو تو لے جاسکتا ہے، اس میں عدل ومساوات کرنا اور قرعہ اندازی کر کے لے جانا ضروری نہیں، بلکہ جس کو

---

(۱) عن عائشة رض اللّٰه عنها أن النبیّ ﷺ كان يقسم بين نسائه فيعدل و يقول :اللّٰهم هٰذا قسمي فيما أملك فلاتلمني فيما تملك ولا أملك . وعن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه عن النبيّ ﷺ قال : إذا كانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط . (مشكاة المصابيح : (۲/۲۷۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۴۱) أبواب النكاه ، باب القسمة بين النساء ، ط: قديمي .

أبو داؤد: (۱/۲۹۷) كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء ، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

جامع الترمذي: (۱/۲۱۶، ۲۱۷) أبواب النكاح، باب ماجاء في التسوية بين الضرائر، ط: سعيد.

صحيح البخاري : (۲/۷۸۵) كتاب النكاح ، باب العدل بين النساء ، ط: قديمي .

الصحيح لمسلم : (۱/۴۷۲) كتاب النكاح ، باب القسم بين الزوجات ، ط: قديمي .

(يجب) وظاهر الآية أنه فرض ، نهر (أن يعدل) أي أن لايجوز (فيه) أي في القسم بالتسوية في البيتوتة (وفي الملبوس والمأكول) والصحبة (لا في المجامعة) كالمحبة بل يستحب . (الدر المختار : (۳/۲۰۱ ، ۲۰۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۳/۱۶۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۳/۲۱۸ ، ۲۱۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

فتاوى سراجيه : (ص: ۴۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط : سعيد .

چاہے لے جاسکتا ہے، ہاں قرعہ اندازی کر کے لے جانا بہتر ہے۔(۱)

سفر میں کسی کو امیر بنانا

''امیر بنانا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۷۹)

سفر میں کم سے کم کتنے ساتھی ہوں

سفر میں کم سے کم تین ساتھی ہونے چاہئیں، اول تو جماعت سے نماز ادا کریں اور دوسرے یہ کہ اگر کسی ساتھی کو سفر کے دوران کسی ضرورت سے کہیں جانا پڑے تو دو باقی رہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی دل بستگی اور اطمینان کا ذریعہ بنیں، اور اس ساتھی کو آنے میں دیر ہو جائے تو دونوں میں سے ایک اس کی خبر گیری کرے اور تاخیر کا سبب جاننے کے لئے چلا جائے اور دوسرا ساتھی سامان وغیرہ کی دیکھ بھال کرتا رہے، یہ سب مستحبات میں سے ہیں واجب اور لازم نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) عن عائشة رض الله عنها أنّ رسول الله ﷺ كان إذا سافر قرع بين نسائه . (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۴۱) أبواب النكاح ، باب القسمة بين النساء ، ط: قديمى)

سنن أبى داؤد: (۱/۲۹۸) كتاب النكاح، باب فى القسم بين النساء، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

صحيح البخارى: (۲/۷۸۴) كتاب النكاح، باب القرعة بين النساء إذا أراد سفراً، وفيه أيضًا: (۱/۴۰۳) كتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته فى الغزو دون بعض نسائه، ط:قديمى)

(ولا قسم فى السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن . (الدر مع الرد : (۳/۲۰۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۲۲۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۳/۱۶۶) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمى .

فتاوى سراجية : (ص: ۴۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۳۴۱) كتاب النكاح ، الباب الحادى عشر فى القسم ، ط: رشيديه .

فتاوى خانيه على هامش الهندية: (۱/۴۴۰) كتاب النكاح ، فصل فى القسم ، ط: رشيديه.

(۲) و عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه أنّ رسول الله ﷺ قال: الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب . رواه مالك ، والترمذى وأبوداؤد ، والنسائى . (مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الثانى ، ط: قديمى) =

سفر میں کون سی بیوی کو ساتھ رکھے

جس شخص کی دو بیویاں ہوں اس کو سفر میں جس بیوی کو چاہے پاس رکھنے کا اختیار ہے، قرعہ اندازی ضروری نہیں ہے، البتہ قرعہ اندازی کرنا بہتر ہے اگر قرعہ اندازی کے بغیر کسی ایک بیوی کو لے کر جائے گا تو گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

= مظاہر حق جدید: (۷۴۹/۳، ۷۵۰) [رقم الحدیث: ۱۹]، بعنوان: سفر میں کم سے کم تین آدمیوں کا ساتھ ہونا چاہیے، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دار الاشاعت کراچی۔

الموطأ الإمام مالک: (ص: ۴۲۹) کتاب الجامع، باب ما جاء فی الوحدة فی للرجال والنساء، ط: میر محمد کتب خانه.

سنن أبی داؤد: (۳۵۸/۱) کتاب الجهاد، باب فی الرجل یسافر وحده، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

جامع الترمذی: (۲۹۷/۱) أبواب الجهاد، باب کراهیة أن یسافر الرجل وحده، ط: سعید.

مسند أحمد: (۱۸۶/۲) مسند عبد الله بن عمرو، ط: مؤسسة قرطبه القاهرة.

المستدرک علی الصحیحین: (۱۱۲/۲) رقم الحدیث: ۲۴۹۵، کتاب الجهاد، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

سنن البیهقی: (۲۵۷/۵) کتاب الحج، باب کراهیة السفر وحده، ط: مکتبه دار الباز مکه مکرمه.

سنن النسائی: (.....) کتاب السیر، باب النهی عن سیر الراکب وحده، ط: قدیمی.

شرح السنة: (۲۱/۱۱) رقم الحدیث: ۲۶۷۵، ط: المکتب الإسلامی دمشق

صحیح ابن حبان: (۱۳/۱۰) رقم الحدیث: ۴۲۱۲، باب القسم، ذکر مایجب علی المرء من الإقراع بین النسوة إذا کن عنده و أراد السفر، ط: مؤسسة الرساله.

مسند بزار: (۳۳۴/۱۴) رقم الحدیث: ۸۰۱۱، مکتبة العلوم والحکم المدینة المنوّرة.

سنن النسائی: (.....) باب القسم للنساء، ط: قدیمی.

مسند أبی یعلی: (۳۶۲/۷)، رقم الحدیث: ۴۳۹۷، مسند عائشه، ط: دار المامون للتراث العربی.

(۱) عن عروة عن عائشة رضی الله عنها أنّ رسول الله ﷺ کان إذا سافر قرع بین نسائه. (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۴۱) أبواب النکاح، باب القسمة بین النساء، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد: (۲۹۸/۱) کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، ط: المکتبة الحقانیه ملتان.

صحیح البخاری: (۷۸۴/۲) کتاب النکاح، باب القرعة بین النساء إذا أراد سفراً، وفیه أیضًا: (۴۰۳/۱) کتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته فی الغزو دون بعض نسائه، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم: (۲۸۶/۲) کتاب الفضائل، باب فضل عائشه، ط: قدیمی. =

سفر اور مجبوری کی وجہ سے عورت کے ساتھ مقاربت نہ ہوتی ہو تو مقاربت نہ ہونے کی وجہ سے شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

سفر میں گیا مگر سوا ستتر کلومیٹر سے پہلے واپس آ گیا

''مسافت شرعی سے پہلے واپس آ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۳۷)

= مسند أحمد: (۱۱۴/۶) رقم الحديث: ۲۴۸۷۸، حديث السيدة عائشه رضى الله عنها، ط: مؤسسة قاهرة.

(ولا قسم فى السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن. (قوله والقرعة أحب) وقال الشافعى: مستحقة لما روه الجماعة من أنه ﷺ كان إذا أراد سفراً أقرع بين نسائه فمن خرج سهمها خرج بها معه، قلنا: كان استحباباً بالتطييب قلوبهن لأنّ مطلق الفعل لايقتضى الوجوب مع أنّه ﷺ لم يكن القسم واجب عليه، وتمامه فى الفتح والبحر، وهذا مع قوله قبله فتعيين من يخافه صحبتها ..... الخ، صريح فى أنّ من خرجت قرعتها لايلزمه السفر بها. (الدر مع الرد: (۲۰۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۲۰/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمى.

فتاوى سراجية: (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

الهندية: (۳۴۱/۱) كتاب النكاح، الباب الحادى عشر فى القسم، ط: رشيديه.

فتاوى خانيه على هامش الهندية: (۴۴۰/۱) كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۳۳۳/۲) كتاب النكاح، فصل: ومنها وجوب العدل بين النساء فى حقوقهن، ط: سعيد.

(۱) (يجب أن يعدل فيه) أى فى القسم بالتسوية فى البيتوتة (وفى الملبوس والمأكول) والصحبة (لا فى المجامعة) كالمحبة بل يستحب. وتحتة فى الشامية: (قوله لا فى المجامعة) لأنّها تبتنى على النشاط، ولا خلاف فيه. قال بعض أهل العلم: إن تركه لعدم الداعية والانتشار عذر، وإن تركه مع الداعية إليه لكن داعيته إلى الضرة أقوى فهو ممّا يدخل تحت قدرته ..... الخ (الدر المختار مع الرد: (۲۰۱/۳، ۲۰۲) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲۱۸/۳، ۲۱۹) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

فتاوى الخانية على هامش الهندية: (۴۳۹/۱)، كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيديه.

الهندية: (۳۴۰/۱) كتاب النكاح، الباب الحادى عشر فى القسم، ط: رشيديه.

سفر میں مرد کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟

''مرد کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۱۳۰)

سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۳۰۸)

سفر میں نماز قضا کرنا

سفر میں بعض پکے نمازی بھی نماز قضا کر دیتے ہیں، اور عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ رش اور بھیڑ میں نماز کیسے پڑھیں؟ یہ بڑی کم ہمتی اور غفلت کی بات ہے، پھر گاڑی، ریل اور جہاز وغیرہ میں کھانا پینا اور دیگر طبعی حوائج کا پورا کرنا بھی تو مشکل ہوتا ہے، لیکن مشکل کے باوجود ان طبعی حوائج کو بہر حال پورا کیا جاتا ہے، آدمی ذرا سی ہمت سے کام لے تو مسلمان کیا، غیر مسلم بھی نماز کے لئے جگہ دے دیتے ہیں۔ (۱)

اور سب سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض حضرات حج کے مبارک سفر میں احرام کی حالت میں بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتے، اور وہ اپنے خیال میں تو ایک اہم فریضہ ادا کرنے جا رہے ہیں مگر ایک دن میں اللہ تعالیٰ کے پانچ فرض غائب کر دیتے ہیں، حاجیوں کو خاص طور سے یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ حج کے سفر کے دوران ان کی ایک بھی نماز باجماعت

---

(۱) روی أنّه علیه الصلاة والسلام قال: من ترک الصلاة حتی مضی وقتها ثمّ قضی عذب فی النّار حقباً والحُقُب ثمانون سنة. (مجالس الأبرار: (ص: ۳۹۸) المجلس الحادی والخمسون فی بیان فرضیة الصلاة بالکتاب والسنة وإجماع الأمة والوعید فی حق تارکها، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

و فی کشف الأسرار ا: إن المثلیة فی القضاء فی حق إزالة المأثم لا فی إحراز الفضیلة اهـ، والظاهر أنّ المراد بالمأثم ترک الصلاة، فلایعاقب علیها إذا قضاها، وأمّا أثم تأخیرها عن الوقت الّتی هو کبیرة فباق، لایزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بدّ منها. (البحر الرائق: (۲/ ۷۹) کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید)

شامی: (۲/ ۶۲) کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

فوت نہ ہو۔(۱)

بلکہ اگر ممکن ہے تو ریل وغیرہ میں بھی اذان، اقامت، اور جماعت کا اہتمام کریں۔

ہوائی جہاز میں اندر نماز پڑھنا ممکن ہے لہذا اگر پانی ہے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے نماز ادا کریں، قضا نہ کریں، اگر ریل گاڑی میں رش ہے کسی بڑے اسٹیشن پر جب ریل رکے تو ٹھہرنے کا وقت معلوم کر کے نماز پڑھ لے اگر مسافر ہے تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔ اور ''بس'' میں ڈرائیور سے کہہ کر مناسب جگہ پر روک کر نماز ادا کرنا ممکن ہے۔ ہاں اگر گاڑی نہ رکے وضو بھی نہ ہو اور وضو اور تیمّم کی کوئی صورت نہ ہو تو نماز نہ پڑھے بلکہ نمازیوں کی مشابہت اختیار کرے اور بعد میں جب پانی ملے تو وضو کر کے نماز ادا کرے۔(۲)

سفر میں وقت سے پہلے نماز پڑھنا

''وقت سے پہلے نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۷۲)

---

(۱) ومن علم أنّه إذا خرج إلى الحج تفوته صلاة واحدة يحرم عليه الحج رجلاً كان أو امرأة ؛ لأن من يترك صلاة واحدة لايكفرها أقلّ من سبعين حجة . (مجالس الأبرار : (ص: ۱۷۶) المجلس العشرون في بيان فضائل الحج المبرور و بيان البدعة فيه ، ط سهيل اكيڈمی لاهور)

(۲) (والمحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورين) بأن حبس في مكان نجس ولايمكنه إخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنه المرض (يؤخرها عنده..... وقالا: يتشبه) بالمصلين وجوبا فيركع و يسجد إن وجد مكانا يابسا وإلّا يؤمي قائما ثمّ يعيد كالصوم (به يفتى وإليه صحّ رجوعه). الدر المختار: (۱/۲۵۲، ۲۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمّم، مطلب في فاقد الطهورين، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمّم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۱/۱۴۴) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

وفي البحر أيضًا : (۱/۱۶۴) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، فروع ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱/۱۸۶) كتاب الطهارة ، الفصل الخامس في التيمم ، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمّم ومن لايجوز له التيمّم ، ط: قديمی .

سفر نیت کے بغیر کرنا

''نیت کے بغیر سفر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳۲۹/۲)

سفر ہمیشہ کرنے والا

ایک شخص جس کی پوری زندگی سفر میں گزر رہی ہے، رمضان یا غیر رمضان میں اقامت کا موقعہ نہیں ملتا، اور مستقبل میں بھی اقامت کا موقعہ نہیں مل سکے گا تو اس صورت میں اگر واقعۃ اقامت کا موقعہ نہیں ملا تو اس پر روزہ کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا، اور اس کے وراثوں پر بھی اس کی طرف سے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا

سفیر کے پاس ذاتی پیسے، یا مدرسہ سے ملی ہوئی رقم، اگر ختم ہو جائے، اور اس کے پاس چندہ میں آئی ہوئی زکوٰۃ کی رقم موجود ہو، تو وہ سفیر اس رقم کو خرچ نہیں کر سکتا، کوئی دوسرا انتظام کرے کیونکہ سفیر اس رقم کا مالک نہیں، بلکہ اس کو مدرسہ تک پہنچانے کا وکیل ہے، اور وکیل کے لئے زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا جائز نہیں ہے اگر چہ بعد میں واپس کرنے

---

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لاقضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وإن لم تجب عليه ..... ولايلزمهم من غير إيصاء، كذا في فتاوى قاضي خان . (الهندية : (۲۰۷/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

لمسافر أو حامل أو مرضع خافت بغلبة الظن على نفسها أو ولدها أو مريض خاف الزيادة الفطر، وقضوا ماقدروا بلافدية و ولاء، ويندب لمسافر الصوم إن لم يضره ،فإن ماتوا فيه أى فى ذلك العذر، فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر. (تنوير الأبصار (الدر المختار مع الرد): ۴۲۱/۲، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۸۲/۲ ، ۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

وإذا استدام السفر أو المرض حتى مات فلاقضاء عليه . (التاتارخانية : (۲۹۲/۲) كتاب الصوم ، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر ، ط : قديمى .

کا ارادہ رکھتا ہو تب بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

سلام کرنا

ملاقات کے وقت بھی سلام کرنا اور رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔(۲)

سلام کرنا رخصت ہوتے وقت

''رخصت ہوتے وقت سلام کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۲۳۴)

---

(۱) وللوكيل بدفع الزكاة أن يدفعها إلى ولد نفسه كبيراً كان أو صغيراً وإلى امرأته إذا كانوا محاويج ولايجوز أن يمسك لنفسه شيئًا. (البحر الرائق: (۲/ ۲۱۱) كتاب الزكاة، ط؛ سعيد)

الدر المختار: (۲/ ۲۶۹) كتاب الزكاة، ط: سعيد.

وفي الجامع الصغير: سئل الشيخ الإمام أبو حفص عمن دفع الزكاة ماله إلى رجل وأمر أن يتصدق بها فأعطى ولد نفسه الكبير والصغير أو امرأته وهم محاويج، وفي الخانية: ولايمسك لنفسه شيئًا جاز. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/ ۲۱۴)، كتاب الزكاة، الفصل التاسع في المسائل المتعلقة بمعطي الزكاة، ط: قديمي)

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: إذا انتهى أحدكم إلى مجلس فليسلّم، فإن بداله أن يجلس فليجلس، ثمّ إذا قام فليسلم فليست الأولىٰ بأحق من الآخرة. رواه الترمذي و قال هٰذا حديث حسن. (جامع الترمذي: (۲/ ۱۰۰) أبواب الاستيذان والأدب، باب ماجاء في التسليم عندالقيام والقود، ط: سعيد)

سنن أبي داؤد: (۲/ ۳۶۱) باب في السلام إذا قام من المجلس، ط: مكتبه حقانيه، ملتان.

شعب الإيمان: (۱۱/ ۲۳۱) فصل في سلام من خرج من بيته، [رقم الحديث: ۸۴۶۰]، ط: المكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

شرح السنة: (۱۲/ ۲۹۳) باب التسليم عند القيام، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.

عن قتادة رحمه الله قال: قال النبيّ ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلّموا على أهله وإذا اخرجتم فأودعوا أهله السلام. (رواه عبد الرزاق في مصنفه: (۱۰/ ۳۸۹) باب التسليم إذا خرج من بيت، ط: المكتب الإسلامي، بيروت) بحواله منتخب أحاديث: (ص: ۵۱۲)، ط: كتب خانه فيضي، لاهور، پاكستان.

وهكذا في شعب الإيمان للبيهقي بحواله معارف الحديث: (۶/ ۳۴۲) ط: دارالاشاعت، كراچي.

شرح السنة: (۱۲/ ۲۹۴) باب التسليم عندالقيام، المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.

شعب الإيمان: (۱۱/ ۲۳۱)، رقم الحديث: ۸۴۵۹، فصل في سلام من دخل بيته أو بيتا ليس فيه أحد، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

سلام کے بعد نیت بدلنا

''نیت بدلنا'' عنوان کے اسٹار نمبر۲ کو دیکھیں۔ (۲/ ۳۲۴)

سنت

سفر میں جلدی کی صورت میں فجر کی سنت کے علاوہ دوسری سنتوں کو چھوڑنا جائز اور اطمینان کی حالت میں سنت پڑھنا بہتر اور افضل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔(۱)

اگر مسافر سفر میں ہے اور کسی جگہ پر نماز کے لئے ہی ٹھہرا ہے، جلدی بھی نہیں ہے مثلاً گاڑی یا قافلہ نکلنے کا خطرہ نہیں ہے تو سنت پڑھنا افضل ہے، ضروری نہیں ہے البتہ اگر کسی جگہ پر مقیم ہے مثلاً دو چار روز کے لئے ٹھہرا ہوا ہے تو اس کو پوری سنتیں پڑھنا چاہئیں یہی راجح قول ہے۔(۲)

---

(۱) وفی الصحیحین عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت لم یکن النبیّ ﷺ علی شیئ من النوافل أشدّ تعاهداً منه علی رکعتی الفجر..... وفی أوسط الطبرانی عنها أیضاً لم أره ترک الرکعتین قبل صلاة الفجر فی سفر ولا حضر ولاصحة ولاسقم. (البحر الرائق: (۲/ ۴۷) باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

صحیح البخاری: (۱/ ۱۵۶) کتاب التهجد، باب تعاهد رکعتی الفجر ومن سماها تطوعا، ط: قدیمی.

صحیح البخاری: (۱/ ۱۴۹) أبواب تقصیر الصلاة، باب من تطوع فی السفر، ط: قدیمی.

سنن أبی داؤد: (۱/ ۱۸۵) کتاب الصلاة، باب رکعتی الفجر أبواب التطوع و رکعات السنة، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

انظر الحاشیة الآتیة، رقم: ۲، علی نفس الصفحة. (واختلفوا فی ترک السنن فی السنن)

(۲) واختلفوا فی ترک السنن فی السنن فقیل الأفضل هو الترک ترخیصًا، وقیل الفعل تقربا، وقال الهندوانی: الفعل حال النزول والترک حال السیر، وقیل یصلی سنة الفجر خاصة و قیل سنة المغرب أیضاً، و فی التجنیس: والمختار أنّه إن کان حال أمن و قرار یأتی بها لأنّها شرعت مکملات والمسافر إلیه محتاج وإن کان حال خوف لایأتی بها؛ لأنّه ترک بعذر. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

ولاقصر فی السنن کذا فی محیط السرخسی و بعضهم جوزوا للمسافر ترک السنن =

سنت مؤکدہ کی رکعتوں میں قصر کی جائے گی یا نہیں

چار رکعت والی فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور نماز میں قصر نہیں ہے، اس لئے سنت مؤکدہ میں بھی قصر نہیں ہے، البتہ سنت مؤکدہ پڑھنے کا موقع ہے تو پڑھنا افضل اور بہتر ہے، اور اگر موقع نہیں ہے قافلہ یا گاڑی یا جہاز نکل جانے کا خطرہ ہے یا مقصود میں خلل آنے کا اندیشہ ہے تو سنتیں نہ پڑھنے میں گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

= والمختار أنّ لایأتی بها فی حال الخوف ویأتی بها فی حال القرار والأمن هکذا فی الوجیز لکردی. (الفتاوی الهندیة: (۱/۱۳۹)، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

واختلفوا (ویأتی) المسافر (بالسنن) إن کان (فی حال أمن و قرار وإلّا) بأن کان فی خوف و فرار (لا) یأتی بها، هو المختار؛ لأنّه ترک لعذر، تجنیس، قیل: إلّا سنة الفجر. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

التاتارخانیة: (۵/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: قدیمی.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

(۱) (فیقصر) المسافر (الفرض) العلمی (الرباعی) فلاقصر للثنائی والثلاثی ولاللوتر فإنّه فرض عملی ولا فی السنن، فإن کان فی حال نزول و قرار، وأمن یأتی بالسنن، وإن کا سائراً أو خائفاً فلایأتی بها وهو المختار: (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

قال أصحابنا: فرض المسافر فی کل صلاة رباعیة رکعتان..... ولا قصر فی ذوات الثلاث والمثنیٰ؛ لأنّ شطرها لیست بصلاة، ولا قصر فی النوافل أیضاً؛ لأنّ القصر للتخفیف ولاحاجة إلیه فی النوافل؛ لأنّ له أن لایفعلها، وتکلّموا فی الأفضل فی السنن، فقیل: هو متروک ترخصا، وقیل: هو الفعل تقرباً وکان الشیخ أبوجعفر یقول بالفعل فی حالة النزول والترک فی حالة السیر. (التاتارخانیة: (۵/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: قدیمی)

الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۳) کتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: سعید.

ثمّ لاقصر فی السنن؛ لأنّ القصر للتخفیف علی المسافر، والتخفیف إلیه فی الفرائض؛ لأنّها لازمة کذا فی المحیط ....، وقیل: یأتی بالسنن إذا کان فی المنزل، ویترکها إذا کان فی الارتحال. (فتح باب العنایة بشرح النقایة: (۱/۳۹۲)، فصل فی صلاة المسافر، ط: سعید)

سوار ہونے کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ سفر پر جاتے اور اونٹ پر سوار ہوتے تو پہلے تین دفعہ اللہ کبر کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

''سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذاوَمَاكُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَاالْبِرَّوَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا ، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِن وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ''. (۱)

اس دعا کا ایک ایک جزء اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے پہلی بات اس حدیث میں یہ بتائی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہونے کے بعد سب سے پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہتے تھے۔

اس زمانہ میں خاص کر اونٹ جیسی سواری پر سوار ہونے کے بعد خود سوار کو اپنی بلندی و برتری کا احساس یا وسوسہ پیدا ہوسکتا تھا۔

اسی طرح دیکھنے والوں کے دلوں میں اس کی عظمت و بڑائی کا خیال آسکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دفعہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر اس پر تین ضربیں لگاتے تھے اور خود اپنے کو اور دوسروں کو بتاتے تھے کہ عظمت اور بڑائی صرف اللہ ہی کے لئے ہے، اس کے بعد آپ

---

(۱) وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفرٍ كبّر ثلاثاً ثمّ قال سبحان الّذی الخ . (سنن أبی داؤد : (۱/۳۵۶، ۳۵۷) كتاب الجهاد ، باب مايقول الرجل إذا سافر ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

جامع الترمذی: (۲/۱۸۳) أبواب الدعوات عن رسول اللّٰه ﷺ، باب ماجاء ما يقول إذا ركب دابته، ط: سعيد.

مشكاة المصابيح : (۱/۲۱۳) باب الدعوات فی الأوقات ، الفصل الأوّل ، ط : قديمی .

صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ''سبحٰن الذی'' الخ اس میں اس بات کا اعتراف اور اقرار ہے کہ اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دینا اور ہم کو اس طرح اس کے استعمال کی قدرت دینا بھی اللہ ہی کا کرم ہے ہمارا کوئی کمال نہیں ہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ''وَاِنَّـا اِلٰـیٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ'' یعنی جس طرح آج ہم یہ سفر کر رہے ہیں، اسی طرح ایک دن اس دنیا سے سفر کر کے ہم اپنے اللہ کی طرف جائیں گے جو اصل مقصود اور مطلوب ہے اور وہی سفر حقیقی سفر ہوگا، اور اس کی فکر اور تیاری سے بندے کو کبھی غافل نہ رہنا چاہئے، اور اس کے بعد پہلی دعا آپ یہ کرتے کہ ''اے اللہ! اس سفر میں مجھے نیکی اور پرہیز گاری اور ان اعمال کی توفیق دے جن سے تو راضی ہو'' بلاشبہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے بندوں کے لئے سب سے اہم مسئلہ یہی ہے اس لئے ان کی سب سے پہلی دعا یہی ہونی چاہئے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سہولت کی اور سفر جلدی پورا ہو جانے کی دعا کرتے، اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست کرتے ''اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا حقیقی رفیق اور ساتھی ہے، اور تیری ہی رفاقت و مدد پر میرا اعتماد ہے، اور گھر بار اور بیوی بچے جن کو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان کا نگہبان اور نگران بھی تو ہی ہے اور تیری نگہبانی پر مجھے بھروسہ ہے یعنی سفر میں بھی تیری رحمت سے آرام، عافیت اور سہولت نصیب رہے اور سفر سے واپس آ کر بھی گھر میں خیر و عافیت دیکھوں۔(۱)

اگر کسی کو یہ لمبی دعا یاد نہ ہو تو کم از کم ''سبحٰن الذی سخر لنا ھٰذا و ما کنا له مقرنین و انا الیٰ ربنا لمنقلبون'' ضرور پڑھے۔(۲)

موجودہ دور میں گاڑی، ریل اور ہوائی جہاز پر سوار ہو کر بھی یہی دعا پڑھے۔

---

(۱) معارف الحدیث الحدیث: (۵/۱۴۵۔۱۴۷) کتاب الاذکار والدعوات، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) سورۃ الزخرف: (۱۳، ۱۴)، رکوع: ۱، پارہ: ۲۵، وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما أنّ رسول اللّٰہ ﷺ کان إذا استوی علی بعیرہ خارجا إلی سفر کبّر ثلاثاً ثم قال سبحان الّذی..... الخ (ابوداؤد: ۱/۳۵۶، ۳۵۷) کتاب الجهاد، باب مایقول الرجل إذا سافر، ط: مکتبه حقانیه، ملتان)

جامع الترمذی: (۲/۱۸۳) أبواب الدعوات، باب ماجاء ما یقول إذا رکب دابته، ط: سعید. =

سواری پر نماز پڑھنے کا حکم

سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے لیکن فرض نہیں۔(۱)

حنفیہ کے نزدیک فجر کی سنتوں کو بھی سواری سے اتر کر پڑھنا واجب ہے، اس لئے اس کو بھی عذر کے بغیر بیٹھے بیٹھے پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

= مشكاة المصابيح : (۲۱۳/۱) باب الدعوات في الاوقات ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي.
وإذا ركب دابته يقول بسم اللّٰه والحمد للّٰه ..... سبحان الّذي سخّرلنا هٰذا ..... الخ (الهندية: (۲۲۰/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، وأمّا آدابه ، ط:رشيديه)
التاتارخانية: (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: قديمي .

(۱) يجوز التطوع على الدابة خارج المصر ويؤمي حيث توجهت الدابة كذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتصل بذٰلک الصلاة على الدابة والسفينة ، ط: رشيديه)
(قوله : و راكبا خارج المصر موميا إلى أي جهة توجهت دابته) أي يتنفل راكبا لحديث الصحيحين عن ابن عمر رأيتُ رسول اللّٰه ﷺ يصلي النوافل على راحلته في كل وجه يؤمي إيماء ..... الخ . (البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)
حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۲۹) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة النفل جالسا و في الصلاة على الدابة ، فصل : في بيان النوافل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .
التاتارخانية: (۳۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في الصلاة على الدابة، ط:قديمي.
الدر مع الرد: (۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ط: سعيد.

(۲) وعن أبي حنيفة رحمه اللّٰه أنه ينزل سنة الفجر ؛لأنها آكد من سائرها . بل روى عنه أنها واجبة وعلى هٰذا ادائها قاعدا كما أسلفناه . وقد قدمنا أنه ينزل للوتر اتفاقا بينه و بينهما . (البحر الرائق : (۶۵/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)
(و) السنن (آكدها سنة الفجر) اتفاقا ..... (و قيل بوجوبها ، فلاتجوز صلاتها قاعداً) ولاراكبا اتفاقا (بلاعذر) على الأصح..... الخ (الدر مع الرد : (۱۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في السن والنوافل ، ط: سعيد)
(ويجوز النفل قاعداً مع القدرة على القيام) ..... إلّا سنة الفجر ، لما قيل بوجوبها و قوة تأكّدها (قوله :لما قيل بوجوبها) قال في الخلاصة واجمعوا على أنّ ركعتي الفجر من غير عذر قاعدا لاتجوز كذا روى الحسن عن الإمام . (حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۲۷) ، وفيه أيضاً: (وعن أبي حنيفة رحمه اللّٰه أنّه ينزل) الراكب (لسنة الفجر لأنّها آكد من غيرها) الخ =

فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

لیکن مندرجہ ذیل اعذار کی صورت میں فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز ہے:

ا۔کوئی شخص جنگل میں ہو اور اپنی جان و مال کی ہلاکت کا خوف غالب ہو، مثلاً سواری سے اتر کر نماز پڑھنے کی صورت میں مال و اسباب چوری ہونے کا یا کسی درندہ کے نقصان پہنچانے یا قافلہ سے بچھڑ جانے کا یا راستہ بھول جانے کا ڈر ہو تو فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز ہوگا۔(۲)

= (حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۳۰) فصل فی صلاة النفل جالساً و فی الصلاة علی الدابة وصلاة الماشی، فصل فی بیان النوافل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۴۲۶/۱) كتاب الصلاة، الفصل الحادی عشر فی التطوع قبل الفرض و بعده، ط: قديمی.

الهندية : (۱۱۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب التاسع فی النوافل ، ط: رشيديه .

(۱) ولا تجوز المكتوبة على الدابة إلّا من عذر . (الهندية: (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس عشر فی صلاة المسافر ، الصلاةعلی الدابة ، ط: رشيديه)

فتاوی قاضيخان على هامش الهندية: (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۳۴/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فی الصلاة على الدابة، ط: قديمی.

حاشية الطحطاوی : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة الفرض والواجب على والدابة والمحمل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

رد المحتار: (۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوفل، مطلب فی الصلاة على الدابة، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوی : (۱۹۳/۱ (كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة على الدابة ، ط: المكتبة الحبيبة كوئٹه .

(۲) ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابة على نفسه أو على ثيابه أو دابته لصا أو سبعا أو عدوا. (الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: وممّا يتّصل بذلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

فتاوی قاضيخان على هامش الهندية: (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی على المراقی (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة، فصل فی صلاة الفرض والواجب على الدابة والمحمل، فصل فی بيان النوافل، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

۲۔ یا سواری میں کوئی ایسا سرکش جانور ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس پر اترنے کے بعد پھر چڑھنا ممکن نہ ہو۔(۱)

۳۔ یا نماز پڑھنے والا اتنا ضعیف اور کمزور ہو کہ خود سے نہ تو سواری سے اتر سکتا ہو اور نہ سواری پر چڑھنے پر قادر ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص پاس موجود ہو جو سواری سے اتار سکے اور چڑھا سکے۔(۲)

= خلاصة الفتاوى : (۱/ ۱۹۳) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فى الصلاة على الدابة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۱) ومن الأعذار ..... وكذا إذا كانت الدابة جموحاً لايقدر على ركوبها إلّا بمعين . (البحر الرائق : (۲/ ۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذلك الصلاة على الدابّة ، ط: رشيديه .

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۱۷۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/ ۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فى الصلاة على الدابّة، ط: قديمى.

رد المحتار: (۲/ ۴۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوفل، مطلب فى القادر بقدرة غيره، ط: سعيد.

فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱/ ۳۳۸) فصل فى النوافل ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/ ۱۹۳) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فى الصلاة على الدابة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، فصل صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) أو هو شيخ كبير لايجد من يركبه . (البحر الرائق : (۲/ ۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

أو كان شيخا كبيرا لونزل لايمكنه أن يركب ولايجد من يعينه تجوز الصلاة على الدابة. (رد المحتار: (۲/ ۴۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى القادر بقدرة غيره، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/ ۳۴) الفصل الثالث والعشرون فى الصلاة على الدابة ، ط: قديمى .

الهندية : (۱/ ۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذلك الصلاة على الدابة ، ط: رشيديه .

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۱۷۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

فتح باب العناية : (۱/ ۳۳۸) كتاب الصلاة ، فصل فى النوافل ، ط: سعيد . =

۴۔یا زمین پر اتنا کیچڑ ہو کہ اس پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو۔(۱)

۵۔یا بارش کا عذر ہو۔(۲)

ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے۔

سواری پر نماز پڑھنے کے جائز ہونے کے لئے شہر سے باہر ہونا شرط ہے، چنانچہ اگر

= 🗁 خلاصة الفتاوى : (۱۹۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فى الصلاة على الدابة ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، مطلب فى صلاة والفرض والواجب على الدابة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) أو كان فى طين وردغة لايجد على الأرض مكاناً يابساً هكذا فى المحيط . هذا إذا كان الطين بحال يغيب وجهه فإن لم يكن بهذه المثابة لكن الأرض ندية مبتلة صلى هناك كذا فى الخلاصة . (الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذلك الصلاة على الدابة ، ط: رشيديه)

🗁 فتاوى قاضى خان على هامش الهندية : (۱۷۰/۱ ، ۱۷۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

🗁 الدر المختار مع الرد : (۴۰/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى الصلاة على الدابة ، ط: سعيد .

🗁 التاتارخانية: (۳۴/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فى الصلاة على الدابة، ط: قديمى.

🗁 فتح باب العناية : (۳۳۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل فى النوافل ، ط: سعيد .

🗁 خلاصة الفتاوى : (۱۹۳/۱) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فى الصلاة على الدابة ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗁 البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

(۲) ومن العذر المطر . (الدر المختار مع الرد : (۴۰/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى الصلاة على الدابة ، ط: سعيد)

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗁 البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

کوئی شخص (مسافر ہو یا نہ ہو) شہر کے اندر ہے تو اس کے لئے سواری پر نفل نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، البتہ شہر اور آبادی کے مکانات سے باہر ہوتے ہی سواری پر نفل پڑھنا جائز ہے۔(۱)

سواری کے جانور کو مارنا

اگر سواری کا جانور طاقت کے باوجود چلنے میں سستی کرے تو معمولی طور پر مارنا جائز ہے، مگر منہ اور سر پر نہ مارے، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا یا ناتواں جانور کو خواہ مخواہ مارنا اور بے دردی سے مارنا پیٹنا یہ سب ظلم اور سخت منع ہے۔(۲)

---

(۱) ويتنفل المقيم (راكبا خارج المصر) محل القسر. وفي الشامية: (قوله: خارج المصر) هٰذا هو المشهور، وعندهما يجوز في المصر، لكن بكراهة عند محمد؛ لأنّه يمنع من الخشوع، وتمامه في الحلية. (قوله: محل القصر) بالنصب بدل من خارج المصر، وفائدته شمول خارج القرية وخارج الأخبية ح. أي المحل الّذي يجوز للمسافر قصر الصلاة فيه، وهو الصحيح بحر. الخ (الدر مع الرد: (۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ط: سعيد)

يجوز التطوع على الدابة خارج المصر ..... ولايجوز في المصر عند أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ كذا في محيط السرخسي، والصحيح أن المسافر وغير المسافر في ذٰلك سواء بعد أن يكون خارج المصر حتى أن من خرج إلى ضياعه جاز له أن يصلي التطوع على الدابة وإن لم يكن مسافراً. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابة، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۶۴/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱۹۳/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۲۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة النفل جالسا و في الصلاة على الدابة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) التاسع: أن يرفق بالدابة إن كان راكبا فلايحملها ما لاتطيق ولايضربها في وجهها فإنّه منهي عنه، ولا ينام عليها فإنّه يثقل بالنوم وتتأذّى به الدابة. (إحياء علوم الدين: (۲۳۵/۲)، الفصل الثاني في آداب السفر، كتاب آداب السفر، ط: دار القلم، بيروت)

الجواب المتين: (ص: ۴۴) مولانا سيد اصغر حسين ميان صاحب، ط: كتب خانه اعزازيه ديوبند.

سواری نکلنے پر نیت توڑنا

مسافر نے نماز کی نیت باندھی، ٹرین یا بس وغیرہ نے ادھر سیٹی بجادی تو اگر اس وقت سفر نہ کرنے میں کوئی حرج اور نقصان ہو تو نیت توڑ دینا جائز ہے۔(۱)

سوتی موزہ پر مسح کا حکم

اگر اونی یا سوتی موزوں میں یہ چند شرائط ہیں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے:

۱۔گاڑھے، دبیز اور موٹے ایسے ہوں کہ جوتے کے بغیر صرف ان کو پہن کر تین میل یعنی بارہ ہزار فٹ چلیں تو وہ پھٹیں نہیں۔

۲۔اگر اس کو پہن کر پنڈلی پر نہ باندھیں تو گرے نہیں۔

۳۔اس میں سے پانی نہ چھنے

۴۔اس کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے یعنی اگر آنکھ لگا کر اس میں سے دیکھے تو کچھ دکھائی نہ دے۔(۲) اگر یہ تمام شرائط موجود ہیں تو سوتی اور اونی موزوں پر مسح کرنا جائز

---

(۱) وكذا المسافر إذا ندت دابته أو خاف الراعي على غنمه الذئب ولو رأى أعمى عند البئر فخاف أن يقع فيها قطع الصلاة لأجله. (الهندية: (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره، ط: رشيديه)

ومن خاف فوت شيئ من ماله وسعه قطع صلاته ، وهذا نحو أن يكون قائما على الحد يصلي فانقلبت..... أو كان نازلا عن دابته فانفلتت الدابة فخاف عليها الضياع . الخ (التاتارخانية: (۳۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي) و (۴۵/۲) ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد : (۵۰/۲ ، ۵۱) كتاب الصلاة ، باب إدراك الفريضة ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (۳۰۲ ، ۳۰۳) كتاب الصلاة ، فصل فيما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

امداد الفتاوى : (۳۲۹/۱) ، حكم إفساد صلاة سيئ كردن ريل در حالت سفر ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه سيد احمد شهيد ، اكوڑه خٹک .

(۲) (أو جوربيه) ولو من غزل أو شعر (الثخينين) بحيث يمشي فرسخا ويثبت على الساق بنفسه ولايرى ما تحته ولايشف. الخ (قوله : ولو من غزل أو شعر)..... =

ہوگا ورنہ مسح کرنا جائز نہ ہوگا۔

معمولی سوتی، اونی، اورنائیلون وغیرہ کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

= وخرج عنه ماكان من الكرباس بالكسر، وهو الثوب من القطن الابيض. ويلحق بالكرباس كل ما كان من نوع الخيط كالكتان والابريسم ونحوهما، وتوقف ح في وجه عدم جوز المسح عليه إذا وجد فيه الشروط الأربعة الّذى ذكرها الشارح. وأقول الظاهر أنّه إذا وجدت فيه الشروط يجوز وأنّهم أخرجوه لعدم تأتي الشروط فيه غالبا. يدل عليه ما في كافي النسفي حيث علل عدم جواز المسح على الجورب من كرباس بأنّه لايمكن تتابع المشي عليه، فإنّه يفيد أنّه لو أمكن جاز..... (قوله: على الثخينين) أى الّذين ليسا مجلّدين ولا منعلين..... (قوله: بحيث يمشي فرسخا) أى فأكثر كما مرّ.....(قوله: بنفسه) أى من غير شدّ. (قوله: ولايشف) بتشديد الفاء، من شف الثوب: رق حتى رأيت ماوراءه، من باب ضرب مغرب وفي بعض الكتب ينشف بالنون قبل الشين، من نشف الثوب العرق كسمع و نصر شربه قاموس، والثاني أولى هنا لئلا يتكرر مع قوله تبعا للزيلعي ولا يرى ما تحته، لكن فسر في الخانية الأول بأن لايشف الجورب الماء إلى نفسه كالاديم والصرم، وفسر الثاني بأن لايجاوز الماء إلى القدم..... الخ (الدر مع الرد: (۱/۲۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

🗁 حلبي كبير: (ص: ۱۲۰، ۱۲۱) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۲، ۱۰۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

🗁 التاتارخانية: (۱/۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴) كتب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف وما بمعناها و مالا يجوز، ط: قديمي.

🗁 البحر الرائق: (۲/۱۸۲، ۱۸۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

🗁 الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

(۱) لايجوز المسح على الجورب الرقيق من غزلٍ أو شعرٍ بلا خلاف. (البحر الرائق: (۲/۱۸۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

🗁 (قوله: من شيئ ثخين)..... إن كانا رقيقين غير منعلين لايجوز المسح عليهما اتفاقا..... (قوله: وكرباس) هو الثوب الأبيض من القطن كما في القاموس، وظاهر كلام الحلبي عن الحلواني والخلاصة: أنّه لايصح المسح عليه إلّا إذا كان مجلدا. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۲، ۱۰۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

🗁 الجوارب منها مايكون من غزل و صوف ..... لايجوز المسح عليه عندهم جميعا. (التاتارخانية: (۱/۲۰۲) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان مايجوز عليه المسح من الخفاف، ط: قديمي) =

سودی رقم

مسافر کو سفر کے دوران کوئی ایسی ضرورت پیش آئی کہ اس کو پورا کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، اور فوری طور پر اس کا پورا کرنا ضروری ہو اور حلال مال ملنے کی امید نہ ہو تو شدید ضرورت کی وجہ سے سودی رقم لے کر استعمال کرنے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

سورج دوبارہ نظر آیا

''افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۱)

سوئے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

سوئے ہوئے یا لیٹے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ اگر لیٹنے والے کا چہرہ نمازی کی طرف ہو تو مکروہ ہے، اور اگر چادر ڈالے ہوئے ہے تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

= الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، ط: رشيديه.

(۱) ويردونها على أربابها إن عرفوهم، وإلّا تصدقوا بها؛ لأنّ سبيل الكسب الخبيث التصدق إذا تعذر الرد على صاحبه اهـ. (رد المحتار: (۶/۳۸۵) كتب الحظر والإباحة، فصل فى البيع، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب ردّه عليهم، وإلّا فإن علم عين الحرام لايحل له ويتصدّق به بنية صاحبه. (رد المحتار: (۵/۹۹) كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالاً حراماً، ط: سعيد)

ولو بلغ المال الخبيث نصاباً لايجب فيه الزكاة؛ لأنّ الكلّ واجب التصدّق. (الفتاوى البزازية على هامش الهندية: (۴/۸۶) كتاب الزكاة، نوع آخر: رجلان دفع..... الخ، ط: رشيديه)

يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح، وفى الحموى تحته: وذلك نحو أن يقترض عشر دنانير مثلاً، ويجعل لربها شيئًا معلوما فى كلّ يوم ربحاً معلوماً (الأشباه مع الحموى: (ص: ۱۱۵)

وفى القنية والبغية يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح اهـ. وفى الحموى: قوله يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح وذلك نحو أن يقترض عشرة دنانير مثلاً ويجعل لربّها شيئًا معلوماً فى كل يوم ربحا معلوما. (الأشباه والنظائر: (ص: ۱۱۵)، الفن الأوّل، القاعدة الخامسة: الضرر لايزال، ط: قديمى)

(۲) ولو صلى إلى وجه إنسان يكره..... ويكره أن يصلى و بين يديه نيام كذا فى فتاوى قاضيخان.=

سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی

مسافر نے سہو سجدہ کرلیا اس کے بعد اس نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کرلی، تو اس صورت میں اس کو چار رکعت مکمل کرنی ہوں گی اور آخر میں سہو سجدہ دوبارہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

سیاح کے لئے قصر کرنا

اگر کوئی شخص سالہا سال سے سیاحی کرتا ہے، آج اس گاؤں میں، کل اس گاؤں میں رہتا ہے تو اس میں تین صورتیں ہیں:

ا۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد ہے اور کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا قصد نہیں ہے، تو اس صورت

= (الهندية: (۱۰۸/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالايكره، ط: رشيديه)

وفي الخلاصة والخانية: وفي النائمين إنما يكره إذا كان يخاف أن يظهر صوت النائم فيضحك في صلاته، ويخجل النائم إذا انتبه، وإن لم يكن كذلك فلابأس به. (الفتاوى التاتارخانية: (۴۱۵/۱)، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي أن يفعل في صلاته ومالايكره، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۲۹۵) كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

رد المحتار: (۶۵۱/۱، ۶۵۲) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

(۱) وفي الخانية: ويسجد للسهو بعد الفراغ، وإن سجد لسهوه ثم نوى الإقامة تصحّ نيّته وتصير صلاته أربعا سواء سجد سجدتين أو سجدة واحدة أو نوى الإقامة في السجدة؛ لأنّه لما سجد للسهو عادت حرمة الصلاة فصار كما لو نوى الإقامة في الصلاة. (التاتارخانية: (۲۲/۲) كتاب الصلاة، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

الفتاوى الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱۰۰/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

میں قصر کرے۔(۱)

۲۔کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد ہے اور کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے، اس صورت میں راستہ میں قصر کرے، اور اس جگہ میں ٹھہرنے کے بعد پوری نماز پڑھے۔(۲)

۳۔کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد نہیں تو یہ پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے۔(۳)

---

(۱) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لايترخّص أبدًا ولو طاف الدنيا جميعها ..... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أوأكثر ، كذا فى الهداية . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸ ــ ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد. (قوله: من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيا فى بر أو بحر أو جبل قصر الرباعى..... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلدة أو قرية لابمكة و منى و قصر إن نوى أقلّ منه أو لم ينو و بقى سنين)

حاشية الطحطاوى على المراقى الفلاح (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية ، هرات افغانستان .

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۲) (قوله حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر أ ونية الإقامة فى موضع صالح للمدة المذكورة فلايقصر أطلق فى دخول مصره الخ (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد)

(ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيّام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى (قوله : يقصر) جملة يقصر صفة مسافراً . الخ (حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۶) باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

وكذا إذا عاد من سفره إلى مصره لم يتم حتى يدخل العمران . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ولايزال حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۳) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين =

سیٹی

اگر ریل گاڑی درمیان میں کسی جگہ پر رکی ہے، اور مسافر نے اتر کر نماز شروع کر دی ابھی نماز پوری نہیں ہوئی تھی کہ ریل کی سیٹی بجی تو نماز توڑ دینا جائز ہوگا، البتہ اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

= وإلّا لایترخّص أبدًا ولو طاف الدنیا جمیعها..... ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر، کذا فی الهدایة. هٰذا إذا سار ثلاثة أیّام أمّا إذا لم یسر ثلاثة أیّام فعزم علی الرجوع أو نوی الإقامة یصیر مقیما. (الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

🗁 ویشترط لصحّة نیة السفر ثلاثة أشیاء الاستقلال بالحکم والبلوغ و (الثالث) (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أیّام) (قوله: والثالث: عدم نقصان مدة السفر..... الخ)أی السفر الّذی تقصر فیه الصلاة. (حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۴۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

🗁 وذکر الاسبیجابی المقیم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسیرة ثلاثة أیّام لایکون مسافراً ولو أنّه خرج من ذٰلک المصر الّذی قصد إلی مصر آخر وهو أیضاً أقلّ من ثلاثة أیّام فإنّه لایکون مسافراً وإن طاف آفاق الدنیا علی هٰذا السبیل لایکون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

(۱) ومن خاف فوت شیئ من ماله وسعه قطع صلاته وهٰذا نحو أن یکون قائما علی الحد یصلی فانقلبت السفینة حتی خاف علیه الغرق، أو رأی سارقا یسرق من متاعه، أو کان نازلا عن دابته فانفلتت الدابة فخاف علیها الضیاع، أو کان رعی غنم ف خاف علی غنمه من السبع فإن فی هٰذه المواضع کلها له أن یقطع الصلاة..... وقد ذکر فی کتاب الحوالة والکفالة أن للطالب أن یحبس غریمه بالدانق فما فوقه. فلما جاز حبس مسلم بذٰلک القدر فلأن یجوز قطع صلاته علی وجه یمکنه قضاءها أولیٰ. (التاتارخانیة: (۲/۳۷) کتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاة فی السفینة، ط: قدیمی)

🗁 حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۰۲، ۳۰۳) کتاب الصلاة، فصل فیما یوجب قطع الصلاة ومایجیزه، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

🗁 الدر مع الرد: (۲/۵۰، ۵۱) کتاب الصلاة، باب إدراک الفریضة، ط: سعید.

🗁 وکذا المسافر إذا ندت دابته أو خاف الراعی علی غنمه الذئب ولو رأی أعمی عند البئر فخاف أن یقع فیها قطع الصلوات لأجله، کذا فی السراج الوهاج. (الهندیة: (۱/۱۰۹) کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره، وممّایتصل بذٰلک المسائل، ط: رشیدیه)

🗁 امداد الفتاوی: (۱/۳۲۹) حکم افساد صلاة سیٹی کردن ریل در حالت سفر، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه سید احمد شهید.

سیر وتفریح کے مقام

''تفریح کے مقام'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۴۰)

سیلاب کی لاشیں

اگر کوئی مردہ مسلمان سیلاب میں بہہ کر آیا، یا پانی میں ڈوب کر مر گیا تو پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہیں، کیونکہ میت کو غسل دینا زندہ لوگوں پر فرض ہے، لہذا از سر نو غسل دینا فرض ہے اگر غسل کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی مگر غسل نہ دینے کی وجہ سے وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔

لیکن اگر پانی سے نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل دینے کا فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

---

(۱) ولذا قال لو وجد میت فی الماء فلا بدّ من غسله ثلاثاً لأنّا أمرنا بالغسل فیحرکه فی الماء بنیة الغسل ثلاثاً. فتح. وتعلیله یفید أنّهم لو صلوا علیه بلاإعادة غسله صح وإن لم یسقط وجوبه عنهم فتدبّر. وفی الشامیة: اعلم أنّ حاصل الکلام فی المقام أنه قال فی التجنیس ولا بدّ من النیة فی غسله فی الظاهر وفی الخانیة إذا جری الماء علی المیت أو أصابه المطر عن أبی یوسف أنّه لاینوب عن الغسل؛ لأنّا أمرنا بالغسل، وذلک لیس بغسل وفی النهایة والکفایة وغیرهما أنّه لابدّ منه إلّا أن یحرکه بنیة الغسل..... الخ (الدر مع الرد: (۲/ ۲۰۰) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

وفی الخانیة: إذا جری الماء علی المیت أو أصابه المطر عن أبی یوسف أنّه لاینوب عن الغسل؛ لأنّا أمرنا بالغسل و جریان الماء وإصابة المطر لیس بغسل والغریق یغسل ثلاثاً عند أبی یوسف و عن محمد إذا نوی الغسل عند إخراج الماء یغسل مرتین وإن لم ینو یغسل ثلاثاً وفی روایة یغسل مرة واحدة. وفی فتح القدیر الظاهر اشتراط النیة فیه لاسقاط وجوبه عن المکلف لالتحصیل طهارته هو و شرط صحة الصلاة علیه. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۴) کتاب الجنائز، ط: سعید)

وفیه أیضاً: صفة الغسل (أی غسل المیت) فهو من فروض الکفایة کالصلاة علیه وتجهیزه و دفنه حتی لو اجتمع أهل بلدة علی ترکها قوتلوا ولو صلوا علیه قبل الغسل أعادوا الصلاة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳) کتاب الجنائز، ط: سعید)

وفیه أیضاً: (قوله: و شرطها إسلام المیت و طهارته) ولاتصحّ علی من لم یغسل؛ =

☆ اور اگر ڈاکو نے کسی مسلمان کو پانی میں ڈبو کر اسی میں مار دیا تو وہ شہید ہوگا اور شہادت کے دنیوی احکام اس پر جاری ہوں گے لہذا اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، جنازہ کی نماز پڑھ کر اس کو دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

= لأنّه له حكم الإمام من وجه لا من كل وجه وهذا الشرط عند الإمكان فلو دفن بلاغسل ولم يمكن إخراجه إلّا بالنبش صلى على قبره بلاغسل للضرورة . (البحر الرائق : (۲/ ۱۷۹) .

🗁 غسل الميت حق واجب على الاحياء بالسنة وإجماع الأمة كذا في النهاية ولكن إذا قام به البعض سقط عن الباقين..... الميت إذا وجد في الماء لابدّ من غسله؛ لأنّ الخطاب بالغسل توجه على ابن آدم ولم يوجد من بني آدم فعل الا أن يحركه في الماء بنية الغسل عند الإخراج، كذا في التجنيس..... و شرطها إسلام الميت و طهارته مادام الغسل ممكنا وإن لم يمكن بأن دفن قبل الغسل ولم يمكن إخراجه إلاّ بالنبش تجوز الصلاة على قبره للضرورة، ولو صلى عليه قبل الغسل ثمّ دفن تعاد الصلاة لفساد الأولىٰ، هٰكذا في التبيين. (الهندية: (۱/ ۱۵۸ ـ ۱۶۳) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون في الجنائز. الفصل الثانى في الغسل والخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

🗁 التاتارخانية : (۲/ ۱۰۴) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والثلاثون في الجنائز ، قسم آخر في بيان كيفية الغسل ، ط:قديمى .

🗁 فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱/ ۴۲۹) كتاب الصلاة باب الجنائز ، ط: سعيد .

🗁 فتاوى سراجيه : (ص: ۲۲) كتاب الجنائز ، ط: سعيد .

🗁 بدائع الصنائع : (۲/ ۳۰۰) كتاب الجنائز ، فصل في بيان كيفية وجوبه ، ط: سعيد .

🗁 خلاصة الفتاوىٰ : (۱/ ۲۱۷) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(۱) وكذا من قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح أو غيره فإنّه شهيد ؛ لأن القتل لم يخلف في هذه المواضع بدلا هو مال ، بحر عن البدائع ؛ لأنّ موجب قطع الطريق القتل لا المال ، كما في البدائع . (رد المحتار : (۲/ ۲۵۰) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد)

🗁 (قوله: هو من قتله أهل الحرب أو البغى أو قطاع الطريق أو وجد في معركة وبه أثر أو قتله مسلم ظلماً ولم تجب به دية) بيان لشرائطه..... أطلق في قتله فشمل القتل مباشرة أو تسببا لأن موته يضاف إليهم حتى لو أوطؤا دابتهم مسلما أو نفروا دابة مسلم فرمته أو رموه من السور أو القوا عليه حائطا أو رموا بنار فاحرقوا سفنهم أو ما أشبهه ذلك من الأسباب كان شهيداً..... الخ (و قوله: أو قتل في المصر ولم يعلم أنّه قتل بحديدة ظلما) أى مظلوما لأن الواجب فيه القسامة والدية فخف أثر الظلم قيد بالمصر لأنّه لو وجد في مفازة ليس بقربها عمران لاتجب فيه قسامة ولادية فلايغسل =

.....

= لو وجد به أثر القتل..... وفي البدائع: لو قتل في المصر بغير المحدد لايكون شهيداً، وإن كان في المفازة كان شهيداً لأنه يوجب القتل بحكم قطع الطريق لا المال ولو نزل عليه اللصوص ليلا في المصر فقتل بسلاح أو غيره أو قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح أو غيره فهو شهيد لأن القتيل لم يخلف في هذه المواضع بدلا هو مال. (البحر الرائق: (۲/۱۹۶ـ ۱۹۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

🗁 بدائع الصنائع : (۱/ ۳۲۱) كتاب الجنائز ، فصل في الشهيد ، ط: سعيد .

🗁 و قطاع الطريق: وهو في الشرع من قتله أهل الحرب والبغي و قطّاع الطريق أو وجد في معركة و به جرح أو يخرج الدم من عينيه أو اذنه أو جوفه أو به أثر الحرق أو وطئته دابة العدو و هو راكبها أو سائقها أو كدمته أو صدمته بيدها أو برجلها أو نفروا دابته بضرب أو زجرٍ فقتلته أو طعنوه فالقوه في ماء أو نار أو رموه من سور أو أسقطوا عليه حائطاً أو رموا نارا فينا أو هبت ريح إلينا أو جعلوها في طرف خشب رأسها عندنا أو أرسلوا إلينا ماء فاحترق أو غرق مسلم أو قتله مسلم ظلما ولم تجب به دية كذا في الكافي..... والأصل أنّ كل من صار مقتولا في قتال ثلاث أهل الحرب أو البغاة أو قطاع الطريق بمعنى مضاف العدو و سواء كان بالمباشرة أو التسبيب كان شهيداً. (الهندية: (۱/۱۶۷ـ ۶۹) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه)

ش

شافعی مسلک پر عمل کرنا

''حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۸۸)

شاگرد کی نیت کا حکم

''تابع'' اور ''مرید'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۳۳)

شب باشی

ایک سے زائد بیویوں کے درمیان شب باشی میں مساوات اور برابر کرنا اس وقت ضروری ہے جب دونوں بیویاں سفر میں ساتھ ہوں، اگر ایک بیوی اپنے مکان پر ہو دوسری بیوی سفر میں ساتھ ہو تو یہ مساوات ضروری نہیں۔

اگر سفر اور مجبوری کی وجہ سے بیوی کے ساتھ مقاربت نہ ہوتی ہو تو مقاربت نہ کرنے کی وجہ سے شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔ (۱)

---

(۱) (ولا قسم فی السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن. (قوله: ولا قسم فی السفر. الخ) لأنّه لايتيسر إلّا بحملهنّ معه، وفی إلزامه ذلك من الضرر مالايخفی، نهر، ولأنّه قد يثق بأحداهما فی السفر وبالأخرٰی فی الحظر، والقرار فی المنزل لحفظ الأمتعة أو لخوف الفتنة أو يمنع من السفر إحداهما لكثرة ثمنها فنعين من يخاف صحبتها فی السفر للسفر لخروج قرعتها إلزام للضرر الشديد، وهو مندفع بالنافی للحرج، فتح، وانظر مالو سافر بهن هل يقسم؟ (الدر مع الرد: (۳/۲۰۶) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

(ولا قسم بينهن فی السفر، يسافر الزوج بمن شاء منهن، والأولىٰ أن يضرب بالقرعة ليكون أقرب إلى العدل وأبعد من الميل فيسافر بمن خرجت القرعة باسمها، وإن سافر بامرأتين فلاقسم فی السفر؛ لأنّه موضع الوحشة والمشقة والضرورة والرخصه فی الأحكام. (التاتارخانية: (۳/۱۶۶) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمی)

بدائع الصنائع: (۲/۳۳۳) كتاب النكاح، فصل: ومنها وجوب العدل بين النساء فی حقوقهن، ط: سعيد. =

شرافت کے تین کام

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ شرافت اور انسانیت کے چھ کام ہیں: تین حضر کے اور تین سفر کے۔

حضر کے تین کام یہ ہیں: قرآن کریم کی تلاوت، مسجدوں کو آباد کرنا، ایسے دوستوں کی جمعیت بنانا جو دین کے کاموں میں امداد کریں۔

اور سفر کے تین کام یہ ہیں: اپنا توشہ غریب پر خرچ کرنا، حسن خلق سے پیش آنا، اور سفر کے ساتھیوں کے ساتھ مہذب، خوش طبعی کا طرز عمل رکھنا۔(۱)

= 🗁 ومایجب علی الأزواج للنساء والعدل والتسویة بینهن فیما یملک وهو البیتوتة عندها للصحبة والمؤانسة لافیما لایملک وهو الحب والجماع ؛ لأنّ الحبّ عمل القلب والجماع ینبغی علی النشاط وکل ذٰلک لایتعلق باختیاره إلیه . (فتاویٰ قاضی خان علی هامش الهندیة : (۱/۴۳۹) کتاب النکاح ، فصل فی القسم ، ط: رشیدیه)

🗁 الهندیة : (۱/۳۴۰) ، کتاب النکاح ، الباب الحادی عشر فی القسم ، ط: رشیدیه .

🗁 (لا فی المجامعة) کالمحبة بل یستحب ، ویسقط حقها بمرة ، ویجب دیانة أحیانا ولایبلغ مدة الإیلاء إلّا برضاها ، ویؤمر المتعبد بصحبتها أحیانا ، وقدره الطحاوی بیوم ولیلة من کل أربع لحرة و سبع لأمة ولو تضررت من کثرة جماعه لم تجز الزیادة علی قدر طاقتها ، وتحته فی الشامیة: (قوله : لا فی المجامعة) لأنّها تبتنی علی النشاط، ولا خلاف فیه ..... (قوله: بل یستحب) أی ماذکر من المجامعة ح..... (قوله: ویسقط حقها بمرة) قال فی الفتح : واعلم أنّ ترک جماعها مطلقا لایحلّ صرح أصحابنا بأنّ جماعها أحیاناً واجب دیانة ، لکن لایدخل تحت القضاء واللزام إلا الوطاء ة الأولیٰ ولم یقدر واحدة . ویجب أن لایبلغ به مدة الإیلاء إلّا برضاها وطیب نفسها به. (الدر مع الرد: (۳/۲۰۲، ۲۰۳) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)

🗁 البحر الرائق : (۲/۲۱۸) کتاب النکاح ، باب القسم ، ط : سعید .

🗁 التاتارخانیة : (۳/۱۶۶) کتاب النکاح ، باب القسم ، ط: قدیمی .

(۱) وقال ربیعة بن أبی عبد الرحمٰن: للسفر مروءة وللحضر مروءة فأمّا المروءة فی السفر فبذل الزاد وقلة الخلاف علی الأصحاب ، وکثرة المزاح فی غیر مساخط اللّٰه، وأمّا المروءة فی الحضر والإدمان إلی المساجد، وتلاوة القرآن وکثره الإخوان فی اللّٰه عزّ وجلّ. (تفسیر القرطبی: (۵/۱۸۹) سورة النساء: ۳۶، ط: دار الکتب المصریة القاهرة، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا

اگر کسی نے شرعی مجبوری کی وجہ سے رمضان المبارک کا روزہ نہیں رکھا، اور وہ مجبوری ختم ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا، تو اس پر کوئی شرعی مطالبہ نہیں ہے کیونکہ اس کو ادا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا، ہاں اگر مجبوری ختم ہونے کے بعد روزہ رکھنے کا موقع ملا مگر اس نے سستی کی وجہ سے روزوں کی قضا نہیں کی تو یہ فریضہ اس کے ذمہ میں باقی رہے گا اور قیامت کے دن پکڑ ہوگی، اس کے بعد اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہو روزہ رکھ لے ورنہ فدیہ دے دے یا فدیہ دینے کی وصیت کرے۔ اگر اس آدمی نے وصیت نہیں کی لیکن وارث اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے فدیہ ادا کر دیا تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

شوہر بحری سفر میں گم ہوجائے

''بحری سفر میں شوہر گم ہوجائے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۹۲)

---

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لاقضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وإن لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرک من الوقت بقدر مافاته فيلزمه قضاء جميع ماأدرک ، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصى بالفدية، كذا فى البدائع فإن لم يوص وتبرع عنه الورثة جاز ولايلزمهم من غير إيصاء، كذا فى فتاوى قاضيخان. (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۳، ۴۲۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۲۸۳، ۲۸۴) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عنه وقته، ط: سعيد.

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/۲۹۲) كتاب الصوم ، نوع من الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمى .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

شوہر سفر میں مرجائے تو بیوی کیا کرے

شوہر اور بیوی سفر میں ساتھ تھے، شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی، یا شوہر کا انتقال ہوگیا، تو دونوں صورتوں میں عورت پر عدت لازم ہے، تو اب وہ کیا کرے؟ اپنا سفر جاری رکھے یا وطن واپس ہوجائے، یا اسی جگہ پر عدت گزارے، اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ: ۱۔ جس جگہ شوہر کا انتقال ہوا یا اس نے بیوی کو طلاق دی ہے، اگر وہاں سے اس کے وطن کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو وطن واپس آجائے۔

۲۔ اور اگر اس جگہ سے وطن کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ ہے اور منزل مقصود کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو سفر جاری رکھے۔(۱)

۳۔ اور اگر دونوں طرف دوری سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) اس کے شوہر نے جہاں طلاق دی یا جہاں انتقال ہوا اگر وہ جگہ رہنے کے قابل نہیں، بلکہ ویرانہ ہے، یا ویرانہ تو نہیں لیکن پرامن اور محفوظ نہیں بلکہ عزت اور عفت کے لئے خطرہ ہے، تو اگر محرم ساتھ ہے تو وطن یا منزل کا سفر کر کے عدت گزارے، اور اگر

---

(۱) ولو سافر بها ثم طلقها بائنا أو ثلاثاً أو مات عنها وبينها وبين مصرها و مقصدها أقلّ من السفر إن شاء ت مضت وإن شاء ت رجعت سواء كانت في المصر أو غيره معها محرم أو لم يكن إلّا أن الرجوع أولىٰ ليكون الاعتداد في منزل الزوج وإن كان أحد الطرفين سفرا والآخر دونه اختارت مادونه. (الهندية: (۱/۵۳۵، ۵۳۶) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد : (۳/۵۳۸) كتاب الطلاق ، فصل في الحداد ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۴/۱۵۵) ، كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل في الإحداد ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۴/۵۷) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي.

بدائع الصنائع : (۳/۲۰۷) كتاب الطلاق ، فصل وأمّا أحكام العدة ، ط: سعيد .

فتاوى السراجية : (ص: ۴۷) كتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل ، ط: سعيد .

الفتاوى الخانية على هامش الهندية : (۱/۵۵۴) كتاب الطلاق ، فصل فيما يحرم على المعتدة ، ط: رشيديه .

محرم ساتھ نہیں ہے تو کسی قریبی امن کی جگہ جا کر عدت گزارے۔(۱)

(ب) اور اگر کسی شہر یا گاؤں میں یہ حادثہ پیش آیا تو محرم کے ساتھ جہاں چاہے جا سکتی ہے اور محرم نہ ہو تو وہیں عدت گزارے۔(۲)

شوہر غائب ہو تو بیوی نفقہ کے لئے کیا کرے

زید اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر سفر میں گیا، اور مفقود و روپوش ہو گیا، جب کہ بیوی بچوں کے خرچ کے لئے پیسہ دے کر نہیں گیا، تو کیا اس کی جائیداد فروخت کر کے اخراجات لے سکتی ہے؟ اور اگر لے سکتی ہے تو ماہانہ کتنا لے سکتی ہے؟

مفقود و روپوش شوہر کی ملکیت میں اگر کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کو فروخت کرنے کے بغیر اخراجات چل سکتے ہوں جیسے روپیہ اناج وغیرہ، تو اس کو خرچ کرنے کی اجازت ہے،

---

(۱) وإن كان كل واحد منهما سفرا فإن كانت في المفازة مضت إن شاء ت أو رجعت بمحرم أو غير محرم ولكن الرجوع أولىٰ. (الهندية: (۵۳۶/۱) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۵۳۸/۳) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۵۷/۴) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۱۵۵/۴) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد.

وإن كان بينها و بين مصرها ثلاثة أيّام و بينها و بين مقصدها ثلاثة أيّام فصاعداً فإن كان الطلاق في المفازة أو في موضع لايصلح للإقامة فأن خافت على نفسها أو متاعها فهي بالخيار إن شاء ت مضت وإن شاء ت رجعت؛ لأنّه ليس أحدهما بأولىٰ من الآخر سواء كان معها محرم أو لم يكن ..... واعتدت إن لم تجد محرما بلاخلاف. الخ (بدائع الصنائع: (۱۰۷/۳)، كتاب الطلاق، فصل وأمّا أحكام العدة، ط: سعيد)

(۲) (أو كانت في مصر) أو قرية تصلح للإقامة (تعتد ثمة) إن لم تجد محرما اتفاقا. وكذا إن وجدت عند الإمام (ثم تخرج بمحرم) إن كان. (الدر المختار مع الرد: (۵۳۹/۳) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط:سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۷/۳) كتاب الطلاق، فصل وأمّا أحكام العدة، ط: سعيد.

الهندية: (۵۳۶/۱) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۵۵/۴) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الإحداد، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۵۷/۴) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في العدة، ط: قديمي.

اور اگر کوئی ایسی چیز ہو کہ فروخت کرنے کے بغیر خرچ نہیں کی جاسکتی مثلاً درخت، زمین، گاڑی وغیرہ تو وہ ان چیزوں کو فروخت نہیں کرسکتی البتہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اس معاملہ کو اسلامی ملک میں عدالت کے جج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچائیت کے پاس پیش کرے، اور اس کے ساتھ اس کے غائب ہونے اور تاحال نکاح قائم ہونے پر دو گواہ پیش کرے، نیز قسم اٹھا کر یہ کہے کہ شوہر کی طرف سے نفقہ کا کوئی انتظام بھی نہیں ہے، اس کے بعد جج اس عورت کی طرف سے کسی کو ضامن بنائے، اور پھر قرض لے کر خرچ کرنے کا حکم دے، خرچ کی ماہانہ مقدار حالات کے لحاظ سے قاضی متعین کردے، شوہر پر واپس آنے کے بعد اس قرض کو ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱) اور اگر جج یا شرعی پنچایت نہ ہو، یا قرض ملنے کی کوئی امید نہ ہو تو زمین وغیرہ فروخت کرکے زندگی بسر کرنے کی اجازت ہوگی۔

---

(۱) عن عائشة رضی اللّٰه عنها أن هنداً بنت عُتبة قالت: یا رسول اللّٰه! إن أبا سفیان رجلٌ شحیح ولیس یعطینی مایکفینی و ولدی إلّا ماأخذت منه وهو لایعلم فقال: خذی مایکفیک وولدک بالمعروف. (صحیح البخاری: (۸۰۸/۲) کتاب النفقات، باب إذا لم ینفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغیر علمه الخ، وفیه أیضاً قبیل ذٰلک الحدیث: عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت جاء ت هند بنت عتبة فقالت یا رسول اللّٰه! إن أبا سفیان رجلٌ مسّیک فهل علیّ حرج إن أطعم من الّذی له عیالنا قال إلّا بالمعروف. (صحیح البخاری: (۸۰۷/۲) کتاب النفقات، باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها و نفقة الولد، ط: قدیمی)

مشکاة المصابیح: (۲۹۰/۲) باب النفقات وحق المملوک، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۶۶) أبواب التجارات، باب ماللمرأة من مال زوجها، ط: قدیمی.

وتفرض لزوجة الغائب و طفله وأبویه فی مال له من جنس حقهم عند من یقرّبه و بالزوجیة والولادة وکذا إذا علم قاض بذٰلک وکفلها ویحلفا معه أن الغائب لم یعطها النفقة لایإقامة بینة علی النکاح، وإن لم یخلف مالا فأقامت بینة لیفرض علیه ویأمرها بالاستدانة ولایقضی به. وقال زفر یقضی بها لابه وعمل القضاة الیوم علی هٰذا للحاجة، فیفتی به. وفی الدر المختار: فی شرح قوله: فی مال له من جنس حقهم، کتبر أو طعام، أمّا خلافه فیفتقر للبیع ولایاع مال الغائب اتفاقاً. و قال العلامة ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالیٰ: (قوله: فلا تفرض لمملوکه و أخیه) المراد به کل ذی رحم محرم مما سوی قرابة الولادة؛ لأنّ نفقتهم لا تجب قبل القضاء، ولهٰذا لیس لهم أن یأخذوا من ماله شیئًا قبل القضاء إذا ظفروا به فکان القضاء فی حقهم ابتداء إیجاب، بخلاف الزوجة و قرابة الولاد؛ لأنّ لهم الأخذ قبل القضاء بلا رضاه، فیکون القضاء فی حقهم إعانة و فتوی عن القاضی کما فی الدر..... (قوله: عند أو علی الخ)..... وقید بکون المال =

= عند شخص، إذ لو كان في بيته وعلم القاضي بالنكاح فرض لها فيه؛ لأنّه إيفاء لحقها لافضاء على الزوج بالنفقة، كما لو أقرّ بدين ثمّ غاب وله من جنسه مال في بيته يقضى لصاحب الدين. بحر (ردالمحتار: (۲۰۴/۳، ۲۰۵) كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في فرض النفقة لزوجة الغائب، ط: سعيد)

(قوله: وفرض لزوجة الغائب و طفله وأبويه في مال له عند من يقربه و بالزوجية ويؤخذ منها كفيل..... كما لو أقرّ بدين ثمّ غاب وله مال حاضر من جنس الدين وطلب صاحب الدين من ذٰلك قضى له به أصله حديث هند. (البحر الرائق: (۱۹۶/۴، ۱۹۷) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط :سعيد)

امرأة جاءت إلى القاضي و قالت..... وإذا غاب الرجل وله مال في يد رجل يعترف به وبالزوجية فرض القاضي في ذٰلك المال نفقة زوجة الغائب. (الهندية: (۵۴۹/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۱۴۳/۴، ۱۴۴) كتاب النفقات، نوع آخر في فرض القاضي نفقة المرأة و كسوتها، ط:قديمي.

احسن الفتاوی: (۴۶۷/۵، ۴۶۸) باب النفقه ، غائب کے مال سے نفقه ، ط: سعيد .

ليس لذي الحق أن يأخذ غير جنس حقه وجوزه الشافعي رحمه الله وهو الأوسع، وفي الشامية: (قوله: وجوزه الشافعي) قدمنا في كتاب الحجر إن عدم الجوز كان في زمانهم أمّا اليوم فالفتوٰى على الجواز. (الدر مع الرد: (۴۲۲/۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل: في البيع، فروع، ط: سعيد)

وفيها تحت (قوله : لو قضى على غائب . الخ) وقال في جامع الفصولين : قد اضطرب آرائهم و بيانهم في مسائل الحكم للغائب وعليه ولم يصف ولم ينقل عنهم أصل قوى ظاهر يبنى عليه الفروع بلا اضطراب ولا اشكال فالظاهر عندى أن يتأمل في الوقائع ويحتاط ويلاحظ الحرج والضرورات فيفتي بحسبها جوازا أو فسادا مثلاً لو طلق امرأته عند العدل فغاب عن البلد ولايعرف مكانه أو يعرف ولكن يعجز عن إحضاره أو عن أن تسافر إليه هي أو وكيله لبعده أو لمانع اٰخر و كذا المديون لو غاب وله نقد في البلد أو نحو ذٰلك ففي مثل هٰذا لو برهن على الغائب وغلب على ظن القاضي أنه حق لا تزوير ولا حيلة فيه فينبغي أن يحكم عليه وله وكذا للمفتي أن يفتي بجوازه دفعا للحرج والضرورات وصيانة للحقوق عن الضياع مع أنّه مجتهد فيه ذهب إليه الأئمة الثلاثة رحمهم الله تعالىٰ و فيه روايتان عن أصحابنا رحمهم الله تعالىٰ وينبغي أن ينصب عن الغائب وكيل يعرف أنه يراعي جانب الغائب ولايفرط في حقه واقره في نور العين قلت ويؤيده مايأتي قريبا في المسخر وكذا ما في الفتح من باب المفقود لايجوز القضاء على الغائب إلّا إذا رأى القاضي مصلحة في حكم له وعليه فحكم فإنه ينفذ؛ لأنّه مجتهد فيه. الخ. قلت وظاهره و لو كان القاضي حنفيا ولو في زماننا ولا ينافي ما مر ؛ لأنّ تجويز هٰذا للمصلحة والضرورة. (رد المحتار: (۴۱۴/۵) كتاب القضاء، مطلب:المسائل الّتي يكون القضاء فيها على الحاضر قضاء على الغائب، ط: سعيد)

احسن الفتاوی: (۴۶۹/۵) غائب کے مال سے نفقه، باب النفقه، ط:سعيد۔

شوہر کا انتقال ہوجائے

''مکہ پہنچ کر شوہر کا انتقال ہوجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۴۹)

شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے سفر کرنا

شوہر کسی مقام پر ہو اور بیوی کہیں اور مقام پر ہو، اگر اسی حالت میں شوہر کا انتقال ہوجائے تو وہ عورت وہیں عدت گزارے اگر ممکن ہو، لیکن شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے وہاں سے نکلنا جائز نہیں۔ (۱)

شوہر کا وطن اقامت

اگر بیوی شوہر کے وطن اقامت میں مسافت سفر طے کر کے آئے گی تو شوہر کے تابع ہونے کی وجہ سے مقیم ہوجائے گی اور پوری نماز پڑھے گی۔ (۲)

---

(۱) وتعدة المعتدة فی المکان الذی تسکنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته و فی الجامع الصغیر الحسامی: والمعتبر المنزل الذی تسکن فیه یوم الفراق..... و فی الخانیة: المعتدة لا تسافر لحج ولا لعمرة ولایسافر بها عندنا. (التاتارخانیة: (۵۳/۴ــ ۵۷) کتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون فی مسائل العدة بالحیض، نوع آخر فی بیان ما یلزم المعتدة فی عدتها، وفی المطلقة تسافر فی عدتها، ط: قدیمی)

🗁 علی المعتدة أن تعتدّ فی المنزل الّذی یضاف إلیها بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت کذا فی الکافی ..... المعتدة لاتسافر لالحج ولا لغیره ولایسافر بها زوجها عندنا . الخ (الهندیة : (۵۳۵/۱) کتاب الطلاق ، الباب الرابع عشر فی الحداد ، ط: رشیدیه)

🗁 البحر الرائق : (۱۵۴/۴) کتب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی الإحداد ، ط: سعید .

🗁 بدائع الصنائع : (۲۰۵/۳) کتاب الطلاق ، فصل وأمّا أحکام العدة ، ط: سعید .

🗁 (ومعتدة موت تخرج فی الجدیدین و تبیت) أکثر اللیل (فی منزلها) ؛ لأنّ نفقتها علیها فتحتاج للخروج ، حتی لو کان عندها کفایتها صارت کالمطلقة فلایحل لها الخروج ، فتح . وجوّز فی القنیة خروجها لاصلاح مالا بد لها منه کزراعة ولا وکیل لها. وتفصیله فی الشامیة . (الدر المختار مع الرد : (۵۳۵/۳ ، ۵۳۶) کتاب الطلاق ، فصل فی الحداد ، ط: سعید)

(۲) کل من کان تبعا لغیره یلزم طاعته یصیر مقیما بإقامته و مسافرا بنیته و خروجه إلی السفر کذا فی محیط السرخسی ..... الأصل أن من یمکنه الإقامة باختیاره یصیر مقیما بنیّة نفسه ومن لا یمکنه الإقامة باختیاره لایصیر مقیما بنیة نفسه حتی أن المرأة إذا کانت مع زوجها فی السفر=

شوہر کو روکنے کا حق

عام حالات میں بیوی کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جانا جائز نہیں ہے، لیکن بعض صورتوں میں شوہر کی اجازت کے بغیر بھی باہر جاسکتی ہے، ان خاص صورتوں میں شوہر کو روکنے کا حق بھی نہیں ہوتا۔

۱۔ مثلاً عورت کسی محرم کے ساتھ فرض حج ادا کرنے کے لئے سفر میں جارہی ہے تو شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں، اگر شوہر اجازت دیدے بہتر ورنہ اجازت کے بغیر بھی جاکر فرض حج ادا کرنا جائز ہوگا۔(۱)

= والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه..... فهؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم فى ظاهر الرواية كذا فى المحيط. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

🗁 وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أى المرأة والعبد والجندى. (البحر الرائق: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

🗁 (والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة) وفاها مهرها المعجل الخ. (الدر المختار مع الرد: ۲/۱۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

🗁 التاتارخانية: (۲/۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان من لايصير مقيما بنية إقامته ويصير مقيما بنية إقامة غيره، ط: قديمى.

🗁 حلبى كبير شرح منية المصلى: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها وفى النافلة لاتخرج بغير إذن الزوج. (الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسک، ومنها المحرم للمرأة، ط: رشيديه)

🗁 وفيه أيضاً: وليس للزوج أن يمنع ..... والحج على هٰذا. (الهندية: (۱/۵۵۷) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر فى النفقات، الفصل الثانى فى السكنى، ط: رشيديه)

🗁 التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب المناسک، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب، ط: قديمى.

🗁 وليس لزوجها منعها عن حجة الإسلام (قوله: وليس لزوجها منعها) أى إذا كان معها محرم وإلّا فله منعها كما يمنعها عن غير حجة الإسلام. (الدر مع الرد: (۲/۴۶۵)، كتاب الحج، =

۲۔ایک مدت کے بعد اپنے والدین کی ملاقات یا ان کی عیادت و تیمارداری کے لئے جانا چاہتی ہو، اسی طرح اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملنا ہو اور شوہر اجازت نہ دے تو شوہر کی اجازت کے بغیر بھی جانا جائز ہے، اگر چہ شوہر کو راضی کر کے جانا بہتر ہے۔(۱)

۳۔اگر عورت کو کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہو، اور شوہر کو نہ مسئلہ معلوم ہو اور نہ ہی معلوم کرنے کی لیاقت ہو، اور وہ مسئلہ معلوم کرنے کے لئے جانا چاہتی ہو تو اگر شوہر اجازت دے

= وفيه أيضاً : (قوله : على فرض الكفاية) بخلاف فرض العين كالحج فلها الخروج إليه مع محرم. (رد المحتار : (۶۰۴/۳) كتاب الطلاق ، الكلام على المؤنسة ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۱۹۵/۴ ، ۱۹۶) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد .

ليس له منعها عن حجة الإسلام إذا وجدت محرما ؛ لأنّ حقه لايظهر فى الفرائض بخلاف حج التطوع والمنذور . (البحر الرائق : (۳۱۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

خلاصة الفتاوى : (۵۳/۲) كتاب الطلاق ، جنس آخر فى خروج المرأة من البيت ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

وفيه أيضًا : (۲۷۷/۱) كتاب الحج ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(۱) الصحيح أنّه لايمنعها من الخروج إلى الوالدين ولايمنعها من الدخول عليها فى كل جمعة و فى غيرهما من المحارم فى كل سنة وإنّما يمنعهم من الكينونة عندها وعليه الفتوى ، كما فى الخانية ..... فعلى الصحيح المفتى به تخرج للوالدين فى كل جمعة بإذنه و بغير إذنه ولزيادة المحارم فى كل سنة مرة باذنه و وبغير اذنه وأمّا الخروج للأهل زائداً على ذٰلك فلها ذٰلك باذنه . (البحر الرائق : (۱۹۵/۴) كتاب الطلاق، باب النفقة ، ط: سعيد)

الهندية : (۵۵۷/۱) كتاب الطلاق ، الباب السابع عشر فى النفاقات ، الفصل الثانى فى السكنى ، ط: رشيديه .

الدر مع الرد : (۶۰۳/۳) كتاب الطلاق ، مطلب فى الكلام المؤنسة ، ط: سعيد .

الخانية على هامش الهندية : (۴۲۹/۱) كتاب الطلاق ، بان النفقة ، ط: رشيديه .

خلاصة الفتاوى : (۵۳/۲) كتاب الطلاق ، جنس آخر فى خروج المرأة من البيت ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

وفى مجموع النوازل : وللرجل أن يأذن لامرأته بالخروج إلى سبعة مواضع أحدها : إلى زيارة الأبوين ، وعيادتهما ، أو أحدهما ، وتعزيتهما ، أو تعزية أحدهما ، ..... ففى هٰذه الصور يجوز لها أن تخرج بغير إذن الزوج . (التاتارخانية : (۱۵۶/۳) كتاب النكاح ، الفصل الحادى والعشرون فى بيان ما يصلح للزوج ، الخ ، ط: قديمى)

بہتر ورنہ اس کی اجازت کے بغیر بھی جا کر مسئلہ معلوم کرنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

۴۔گھر گرنے کا خوف ہو تو شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نکل سکتی ہے۔(۲)

ان حالات میں شوہر کے لئے بیوی کو روکنے کا حق نہیں ہوتا۔

شوہر کے مرنے کی خبر دی

''مسافر نے خبر دی کہ شوہر مر گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۹۹/۲)

شوہر نے سفر میں طلاق دیدی

''شوہر سفر میں مر جائے تو بیوی کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۶۵/۱)

---

(۱) وفی البحر : لہ منعها من الغزل ..... ومن مجلس العلم إلّا لنازلة وامتنع زوجها من سؤالها. وفی الشامیة : (قولہ : ومن مجلس العلم) معطوف علی قولہ " من الغزل " ، فإن لم تقع نازلة وأرادت الخروج لتعلم مسائل الوضوء والصلاة إن کان الزوج یحفظ ذٰلک ویعلمها له منعها ، وإلّا فالأولیٰ أن یأذن لها أحیاناً. (الدر مع الرد : (۶۰۳/۳ ، ۶۰۴) کتاب الطلاق ، مطلب فی کلام المؤنسة ، ط: سعید)

🗁 فإن أرادت أن تخرج إلی مجلس العلم بغیر رضا الزوج لیس لها ذٰلک فإن وقعت نازلة إن سأل الزوج من العالم أو أخبرها بذٰلک لایسعها الخروج وإن امتنع من السوال یسعها الخروج من غیر رضا الزوج وإن لم تقع لها نازلة لکن أرادت أن تخرج إلی مجلس العلم لتتعلم مسئلة من مسائل الوضوء والصلاة فإن کان الزوج یحفظ المسائل ویذکر عندها فله أن یمنعها وإن کان لا یحفظ فالأولیٰ أن یأذن لها أحیاناً ، وإن لم یأذن فلا شیئ علیه . ولایسعها الخروج ما لم یقع لها نازلة. (البحر الرائق :(۱۹۵/۴) کتاب الطلاق، باب النفقة ، ط: سعید)

🗁 خلاصة الفتاوی : (۵۳/۲) کتاب الطلاق ، جنس آخر فی خروج المرأة من البیت ، ط: المکتبة الحبیبیه کوئٹه .

🗁 التاتارخانیة : (۱۵۶/۳) کتاب النکاح ، الفصل الحادی والعشرون فی بیان مایصلح للزوج ، الخ ، ط: قدیمی .

(۲) إنّها تخرج بغیر الإذن أیضًا إذا کان فی منزل یخاف السقوط علیها . (البحر الرائق : (۱۹۵/۴) کتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعید)

🗁 التاتارخانیة : (۱۵۶/۳) کتاب النکاح ، الفصل الحادی والعشرون فی بیان مایصلح للزوج .الخ ، ط: قدیمی .

شہر کا رقبہ شرعی مسافت سے زیادہ ہے

ایسا شہر جس کا رقبہ (لمبائی چوڑائی) سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ لمبا ہے، اگر کوئی شخص اپنے مقام سے نکلتا ہے اور شرعی مسافت سے زیادہ مسافت طے کر لیتا ہے لیکن اپنے شہر کی حدود کو پار نہیں کر پاتا جیسا کہ بمبئی وغیرہ کا حال ہے، تو ایسی صورت میں جب تک وہ وسیع و عریض شہر کی حدود سے باہر نکل نہیں جائے گا تب تک وہ شرعی مسافر نہیں ہوگا۔ لہذا شہر کی حدود سے نکلنے سے پہلے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا البتہ حدود پار کرنے کے بعد شرعی احکام جاری ہوں گے۔(۱)

شہر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

''بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۹۹)

شہید حقیقی

شہید حقیقی کے بدن سے پہنے ہوئے شلوار، قمیص، لنگی، کرتا وغیرہ اتارا نہیں جائے

---

(۱) قال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط، وفي الغياثية: هو المختار و عليه الفتوى كذا في التاتارخانية، الصحيح ما ذكر أنّه يعتبر مجاوزة عمران المصر لاغير إلّا إذا كان ثمة قرية أو قرى متصلة بربض المصر فحينئذٍ تعتبر مجاوزة القرى بخلاف القرية الّتي تكون متصلة بفناء المصر فإنّه يقصر الصلاة وإن لم يجاوز تلك القرية كذا في المحيط. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۷، ۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير في شرح منية المصلي: (۵۳۶، ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

گا، ہاں اگر اس کے کپڑے مسنون عدد سے کم ہیں تو مسنون عدد پورا کرنے کے لئے اور کپڑوں کا اضافہ کیا جائے گا، اسی طرح اگر اس کے کپڑے مسنون عدد سے زیادہ ہیں تو زائد کپڑا اتار لیا جائے گا، اور اگر اس کے جسم پر ایسے کپڑے ہیں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے چمڑے کا لباس پوستین وغیرہ تو ان کو اتار لیا جائے گا، ہاں اگر ایسے لباس کے علاوہ جسم پر اور کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اتارے۔

ٹوپی، جوتا، ہتھیار، زرہ، بم، بارود وغیرہ ہر حالت میں اتار لیا جائے گا۔(۱)

اور شہید حقیقی کو غسل بھی نہیں دیا جائے گا، اور مستقل کفن بھی نہیں دیا جائے گا، بلکہ جو کپڑے وہ پہنے ہوئے ہو، انہی کپڑوں میں غسل دئے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا

---

(۱) (فينزع عنه مالا يصلح لكفن ويزاد) إن نقص ما عليه عن كفن السنة وينقص إن زاد لأجل إن (يتم كفنه) المسنون (قوله : فينزع عنه الخ) شروع في أحكامه ، والمراد بمالايصلح لكفن مثل الفرو والحشو والقلنسوة والخف والسلاح والدرع لاالسراويل فلاينزع في الاشبه ، كذا في الهندية عن الهندواني ، وكذا لاينزع الفرو والحشو إذا لم يوجد غيره ..... (قوله : ويزاد إن نقص) في المحيط : قيل أن قولهم يزاد وينقص ، معناه يزاد ثوب جديد تكريما وينقص ماشاؤا ،وإن كان ما عليه يبلغ السنة ، وقيل يزاد إذا قل وينقص إذا كثر حتى يبلغ السنة ، وهٰذا أنسب بقوله ليتم كفنه قهستاني . قال في البحر : وأشار إلى أنّه يكره أن ينزع عنه جميع ثيابه ويجدد الكفن ذكر الاسبيجابي . (الدر مع الرد : (۲/ ۲۵۰) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۱۶۸) كتاب الصلاة ،الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل السابع في الشهيد ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲/ ۱۱۰ ، ۱۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز ، قسم آخر في تكفين الشهيد ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۲/ ۱۹۷) كتب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص : ۵۱۸) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبي كبير شرح منية المصلي : (ص: ۶۰۱ ، ۶۰۲) كتاب الصلاة ، الفصل السابع في الشهيد، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

بدائع الصنائع : (۱/ ۳۲۴) كتاب الجنائز ، فصل وأمّا الشهيد ، ط: سعيد .

جائے گا۔(۱)

حقیقی شہید کے جسم سے اس کا خون صاف نہیں کیا جائے گا۔(۲)

البتہ اگر خون کے علاوہ کوئی اور نجاست اس کے بدن یا کپڑوں کو لگ گئی ہو تو اسے

---

(۱) (ویصلی علیه بلاغسل و یدفن بدمه وثیابه) لحدیث " زملوهم بکلومهم " . (الدر المختار مع الرد : (۲۵۰/۲) کتاب الصلاة ، باب الشهید ، ط: سعید)

وحکمه أن لایغسل ویصلی علیه کذا فی محیط السرخسی ، ویدفن بدمه وثیابه کذا فی الکافی . (الهندیة : (۱۶۸/۱) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل السابع فی الشهید ، ط: رشیدیه)

التاتارخانیة :(۱۰۷/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، قسم آخر فی بیان الأسباب المسقطة لغسل المیت ، ط: قدیمی .

البحر الرائق : (۱۹۷/۲) کتاب الجنائز ، باب الشهید ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۵۱۸) کتاب الصلاة ، باب أحکام الشهید ، المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

حلبی کبیر شرح المنیة : (ص: ۶۰۱) کتاب الصلاة ، الفصل السابع فی الشهید ، ط: سهیل اکیدمی لاهور .

(۲) (فیکفن بدمه) أی مع دمه من غیر تغسیل لقوله ﷺ زملوهم بدمائهم، فإنّه لیس کلمة تکلم فی سبیل اللّٰه إلّا تأتی یوم القیامة تدمی ، لونه لون الدم ، والریح ریح المسک . (حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۱۸) کتاب الصلاة، باب أحکام الشهید، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۱۹۷/۲) کتاب الجنائز ، باب الشهید ، ط: سعید .

(الدر المختار مع الرد : (۲۵۰/۲) کتاب الجنائز ، باب الشهید ، ط: سعید)

حلبی کبیر شرح المنیة : (ص: ۶۰۱) کتاب الصلاة ، الفصل السابع فی الشهید ، ط: سهیل اکیدمی لاهور .

الهندیة : (۱۶۸/۱) کتاب الصلاة ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل السابع فی الشهید ، ط: رشیدیه .

بدائع الصنائع : (۳۲۴/۱) کتاب الجنائز ، فصل وأمّا الشهید ، ط: سعید .

دھودیا جائے گا۔(۱)

شہید حکمی

شہید حکمی وہ ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے مطابق آخرت میں شہادت کا درجہ نصیب ہوگا لیکن دنیا میں اس پر شہید کے احکام جاری نہیں ہوں گے، یعنی اس کو عام مسلمانوں کی طرح غسل دے کر کفن پہنا کر، جنازہ کی نماز ادا کر کے دفن کیا جائے گا۔(۲)

شیشہ کا موزہ

''لوہے کا موزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۱/۲)

---

(۱) ولو كان في ثوب الشهيد نجاسة تغسل كذا في العتابية . (الهندية : (۱۶۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل السابع فى الشهيد ، ط: رشيديه)

وشهادة الدنيا بعدم الغسل إلّا لنجاسة أصابته غير دمه كما فى أبى السعود . (رد المحتار : (۲۵۲/۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد)

(۲) (ويغسل الشهيد) عند الإمام (إن قتل جنبا..... أو صبياً أو مجنوناً أو قتل حائضاً أو نفساء.... أو ارتث) ..... (بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل ، فيغسل، وهو شهيد فى حكم الآخرة ، له الثواب الموعود للشهداء . (حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۱۹ ، ۵۲۰) كتاب الجنائز ، باب أحكام الشهيد ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۲۵۲/۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۳۲۰/۱ ، ۳۲۱) كتاب الجنائز ، فصل وأمّا الشهيد ، ط: سعيد .

ص

صاحب ترتیب

''صاحب ترتیب'' آدمی کے لئے فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے، اور صاحب ترتیب وہ ہے جس کی فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے کم ہے۔ ایسا آدمی فجر کی قضا ظہر کی قضا سے پہلے اور ظہر کی قضا عصر کی قضا سے پہلے پڑھے۔

اگر صاحب ترتیب آدمی نے ظہر کی قضا نماز فجر کی قضا نماز سے پہلے پڑھی تو ظہر کی نماز فاسد ہو جائے گی اور فجر کی قضا نماز پڑھنے کے بعد ظہر کی قضا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اسی طرح اگر عصر کی نماز کی قضا ظہر کی قضا نماز سے پہلے پڑھی تو عصر کی نماز فاسد ہو جائے گی ظہر کی قضا نماز پڑھنے کے بعد عصر کی قضا نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اسی طرح دوسری نمازوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔(۱)

---

(۱) والترتيب من الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق. (البحر الرائق: (۲/۷۹) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر أداء و قضاء لازم، يفوت الجواز بفوته..... فلم يجز..... فجر من تذكر أنّه لم يوتر لوجوبه عنده..... وفي الرد: (قوله: أداء و قضاء)..... فشمل ثلاث صور: ما إذا كان الكل قضاء أو البعض قضاء والبعض أداء، أو الكل أداء كالعشاء مع الوتر ط، ودخل فيه الجمعة، فإن الترتيب بينها و بين سائر الصلوات لازم فلو تذكر أنّه لم يصل الفجر يصليها ولو كان الإمام يخطب. (الدر مع الرد: (۲/۶۵) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

(الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي مادون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لازم. الخ (حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۵۸)، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الحلبي الكبير: (ص: ۵۲۹) كتاب الصلاة، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

فلو صلى فرضاً ذاكراً فائتة ولو كانت وتراً فسد فرضه فسادًا موقوفاً..... وإن قضى الفائتة المتروكة قبل خروج وقت الخامسة مما صلاه متذكر لها بطل وصف لاأصل ما صلاه متذكراً للفائتة قبلها أي قبل قضائها. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي)

لیکن اگر فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اس وقت یہ ترتیب باقی نہیں رہے گی، جس ترتیب سے بھی ادا کرے گا ادا ہو جائے گی۔(۱)

اگر کسی آدمی کی ایک نماز فوت ہوئی ہے، اور اس کو اگلی نماز ادا کرتے وقت فوت شدہ نماز یاد آئی لیکن اس نے پہلے فوت شدہ نماز نہیں پڑھی بلکہ اس نے دوسری نماز پڑھ لی تو دوسری نماز کی فرضیت سر دست فاسد ہو جائے گی اسی طرح اگر تیسری نماز پڑھی ہے تو تیسری نماز بھی سر دست فاسد ہو جائے گی، یہی حال چوتھی اور پانچویں نماز کا ہے، اگر پانچویں نماز کا وقت بھی نکل گیا اور پہلی فوت شدہ نماز کی قضا نہیں پڑھی گئی تو وہ تمام نمازیں جو پڑھی گئیں صحیح ہو جائیں گی اور صرف فوت شدہ پہلی ایک نماز کی قضا فرض ہوگی، کیونکہ اب یہ شخص صاحب ترتیب نہ رہا اور اس کی نمازوں میں ترتیب ساقط ہو چکی ہے کیونکہ جس طرح فوت شدہ قضا نماز اور وقتی نماز کے درمیان قضا نمازوں کی تعداد زیادہ ہونے سے ترتیب قائم نہیں رہتی، اسی طرح ادا شدہ نمازوں کی تعداد زیادہ ہونے سے بھی فوت شدہ نماز کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) وصيرورتها ستا . (قوله : وصيرورتها ستا) أي ويسقط الترتيب بصيرورة الفوائت ست صلوات لدخولها في حد الكثرة المفضية للحرج . (البحر الرائق : (۸۴/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۶۸/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱۲۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

(۲) (أو فاتت ست اعتقادية) لدخولها في حد التكرار المقتضي للحرج (بخروج وقت السادسة) على الأصح ولو متفرقة . الخ . وفي الرد : (قوله : أو فاتت ست) يعني لايلزم الترتيب بين الفائتة والوقتية ولابين الفوائت إذا كانت الفوائت ستا ، كذا في النهر ..... وأطلق الست فشمل ما إذا فاتت حقيقة أو حكما كما في القهستاني والامداد . ومثال الحكمية ما إذا ترك فرضا و صلى بعده خمس صلوات ذاكرا له فإن الخمس تفسد فسادا موقوفا كما سيأتي . فالمتروكة فائتة حقيقة و حكما والخمسة الموقوفة فائتة حكما فقط. (الدر مع الرد : (۶۸/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد) =

مثلاً اگر کسی کی فجر کی نماز فوت ہوئی، اور فجر کی نماز فوت ہوگئی ہے یہ یاد ہوتے ہوئے بھی فجر کی نماز نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی نماز پڑھ لی تو ظہر کی نماز سردست فاسد ہوگی، پھر اگر عصر کی نماز بھی فجر کی قضا ادا کرنے سے پہلے پڑھ لی تو یہ عصر کی نماز بھی عارضی طور پر فاسد ہوگی اور یہی حال اگلے روز کی فجر کی نماز تک رہے گا۔

اور اگر پچھلے دن کی فوت ہونے والی فجر کی نماز کی قضا اس دن کی فجر سے پہلے پڑھ لی تو فجر کی فوت شدہ نماز کے بعد جتنی نمازیں پڑھی گئیں، ان سب کی فرضیت باطل ہوگئی اور وہ تمام نمازیں نفل ہو جائیں گی، اور ان سب نمازوں کا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا دوسرے دن کی فجر کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی تو تمام نمازیں صحیح ہو جائیں گی۔(۱)

= الهندية: (۱/۱۲۳) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

فتح القدير: (۱/۴۲۸) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۸۴) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۰، ۵۳۲) كتاب الصلاة، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) (وفساد) أصل (الصلاة بترك الترتيب موقوف) عند أبي حنيفة سواء ظنّ وجوب الترتيب أو لا (فإن كثرت و صار الفوائت مع الفائتة ستا ظهر صحتها) بخروج وقت الخامسة الّتي هي سادسة الفوائت؛ لأنّ دخول وقت السادسة غير شرط؛ لأنّه لو ترك فجر يوم وأدى باقي صلواته انقلبت صحيحة بعد طلوع الشمس (وإلّا) بأن لم تصر ستا (لا) تظهر صحتها بل تصير نفلا.

وفي الرد: (قوله؛ فإن كثرت) أي الصلاة الّتي صلاها تاركا فيها الترتيب، بأن صلاها قبل قضاء الفائتة ذاكرا لها، وهذا التفريع لبيان قوله موقوف. وتوضيحه أنّه إذا فاتته صلاة ولو وتراً فكلما صلى بعدها وقتية وهو ذاكر لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فسادا موقوفا على قضاء تلك الفائتة، فإن قضاها قبل أن يصلي بعدها خمس صلوات صار الفساد باتا وانقلبت الصلوات الّتي صلاها قبل قضاء المقضية نفلا، وإن لم يقضها حتى خرج وقت الخامسة و صارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة؛ لأنّه ظهرت كثرتها ودخلت في حد التكرار المسقط للترتيب. (الدر مع الرد: (۲/۷۱) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: ط: سعيد) =

اور صرف ایک فوت شدہ فجر کی قضا نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اگر کسی صاحب ترتیب آدمی کو اپنی ایک یا زیادہ فوت شدہ نمازیں (جس کی مقدار چھ سے کم ہے) نماز پڑھتے ہوئے یاد آجائیں تو وہ نماز نفل ہو جائے گی، ایسی صورت میں اس نماز کو دو رکعتیں پڑھ کر ختم کر دینا چاہئے پھر اس کے بعد فوت شدہ نمازوں کو ترتیب

= البحر الرائق : (۸۸/۲) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعید .

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۳۶۱) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

الهندیة: (۱۲۴/۱) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط: رشیدیه .

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۰) کتاب الصلاة، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض و واجب و سنة) لف نشر مرتب وجمیع أوقات العمر وقت للقضاء إلّا الثلاثة المنهیة . (الدر مع الرد : (۶۶/۲) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعید)

الهندیة: (۱۲۱/۱) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۸۰/۲) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعید .

وفی الرد : (قوله : یوم الخندق) وذلک أن المشرکین شغلوا رسول الله ﷺ عن أربع صلوات یوم الخندق حتی ذهب من اللیل ماشاء الله تعالیٰ فأمر بلالا فأذن ثمّ أقام فصلی الظهر ثمّ أقام فصلی العصر ثمّ أقام فصلی المغرب ثم أقام فصلی العشاء . (رد المحتار : (۶۲/۲) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعید)

جامع الترمذی: (۴۳/۱) أبواب الصلاة، باب ماجاء فی الرجل تفوته الصلاة بأیتهنّ یبدأ، ط: سعید.

صحیح البخاری: (۵۹۰/۲) کتاب المغازی، باب غزوة الخندق وهی الأحزاب، ط: قدیمی.

حلبی کبیر: (ص: ۵۲۹) کتاب الصلاة، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

حاشیة الطحطاوی : (ص: ۳۵۹) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

کل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فیه، یلزمه قضائها سواء ترک عمدا أو سهوا أو بسبب نوم. (الهندیة: (۱۲۱/۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۷۹/۲) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعید .

الفقه الإسلامی و أدلّته : (۱۲۴/۲) کتاب الصلاة ، الفصل التاسع المبحث الثانی قضاء الفوائت ، ط: مکتبه حقانیه پشاور .

سے ادا کر کے وقتی نماز پڑھے۔(۱)

اگر صاحب ترتیب آدمی کو جمعہ کی نماز پڑھتے وقت فجر کی قضا یاد آجائے، اور جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو تو جمعہ کو چھوڑ کر پہلے فوت شدہ فجر کی نماز پڑھے، پھر اس وقت کے جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھے، لیکن اگر جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو جمعہ کو پورا کرے اور فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا بعد میں پڑھے۔(۲)

صبح صادق کے بعد سفر کرنا

جو شخص صبح صادق کے وقت سفر میں نہ ہو اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں بلکہ

---

(۱) و فی الفقه الإسلامی و أدلّته: ولو تذكّر المصلی اليسير من الفوائت فی أثناء فرض الصلاة، ولو صبحا أو جمعة، إماما أو غيره، قطع صلاته وجوبا إذا لم يتم ركعة بسجدتيها إذا كان منفرداً أو إماماً ويتبعه المأموم، فإن كان مأموما فلايقطع الفوائت فی وقت ضروری، فإن كان قد أتمّ ركعة بسجدتيها، ندب له أن يضم إليها ركعة أخری بنية النفل، وسلم، ورجع للفائتة، وإن تذكر بعد ركعتين من الثنائية أو الثلاثية، أو بعد ثلاث من الرباعية أتمّها؛ لأنّ ماقارب الشیئ يعطی حكمه، ثمّ صلی الفوائت، ثمّ يعيد الحاضرة ندبًا فی وقتها إن كان باقيا. الفقه الإسلامی وأدلّته: (۱۳۴/۲) الترتيب فی قضاء الفوائت ومتی يسقط الترتيب؟ المبحث الثانی: قضاء الفوائت، ط: مكتبه حقانيه، پشاور)

(۲) وفی الحجة : رجل يصلی الجمعة فتذكر أنّه لم يصل صلاة الفجر فهٰذه المسئلة علی ثلاثة أوجه : إما أن يكون فی أول الجمعة بحيث لو قضی الفجر يدرک الجمعة ركعة منها ، أو لايدرک الجمعة ولكن يدرک الوقت ، أو فی آخر الوقت بحيث لايمكنه الظهر فی وقتها ، ففی الوجه الأوّل بالاتفاق يقضی الفجر ويصلی الجمعة ، وفی الوجه الآخر حيث يفوت الوقت بالاتفاق لايقضی الفجر و يدرک الجمعة ، وفيما إذا كان يدرک الوقت فيؤدی الظهر ولكن لايدرک الجمعة ، فعند أبی حنيفة و أبی يوسف يصلی الفجر ثمّ الظهر ، وعند محمد يصلی الجمعة ثم يقضی الفجر . (التاتارخانية : (۶۱/۲) ، كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة ، نوع آخر من هٰذا الفصل فی المتفرقات ، ط: قديمی)

الحلبی كبير: (۵۶۴) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة الجمعة ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

الهندية: (۱۲۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط: رشيديه.

رد المحتار : (۶۵/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت . ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲۵۸/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، الفصل الثانی ، كيفية فرضيتها ، ط: سعيد .

روزہ رکھنا لازم ہوگا کیونکہ وہ روزہ شروع ہوتے وقت مسافر نہیں تھا۔(۱)

اگر کسی کا رمضان المبارک کے دن میں سفر کرنے کا پختہ ارادہ ہے رات سے نہیں تو اس آدمی کے لئے بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔

جس دن سفر کرے اس دن رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس وقت ہے، جب کہ صبح صادق ہونے سے پہلے سفر کر چکا ہو اور آبادی کی حدود سے بھی نکل چکا ہو اگر پہلے سے صرف سفر کا ارادہ ہے، اور سفر کا آغاز صبح صادق کے بعد کرے، یا صبح صادق سے پہلے پہلے آبادی کی حدود سے باہر نہ نکلے، تو اس دن کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے البتہ اس دن کے بعد سفر کے ایام میں رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی۔(۲) باقی بعد

---

(۱) (قولہ: لمن خاف زیادۃ المرض فشمل ما إذا مرض قبل طلوع الفجر أو بعدہ بعد ما شرع بخلاف السفر فإنّہ لیس بعذر فی الیوم الّذی إنشاء السفر فیہ ولایحلّ لہ الإفطار وھو عذر فی سائر الأیام، کذا فی الظھیریۃ. (البحر الرائق: (۲/۲۸۱، ۲۸۲) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید)

(کما یجب علی مقیم إتمام) صوم (یوم منہ) أی رمضان (سافر فیہ) أی فی ذٰلک الیوم. وتحتہ فی الشامیۃ: (قولہ: کما یجب علی مقیم الخ) لما قدمناہ أوّل الفصل أن السفر لایبیح الفطر، وإنّما یبیح عدم الشروع فی الصوم، فلو سافر بعد الفجر لایحلّ الفطر، قال فی البحر: وکذا لو نوی المسافر الصوم لیلا وأصبح من غیر أن ینقض عزیمتہ قبل الفجر ثمّ أصبح صائما لایحلّ فطرہ فی ذٰلک الیوم. (الدر مع الرد: (۲/۴۳۱) کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیحہ لعدم الصوم، ط: سعید)

حاشیۃ الطحطاوی: (ص: ۵۶۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: المکتبۃ الأنصاریۃ ھرات افغانستان.

خلاصہ الفتاوٰی: (۱/۲۶۵) کتاب الصوم، جنس آخر، قبیل الفصل السادس فی الاعتکاف، ط: المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ.

الھندیۃ: (۱/۲۰۶) کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار الّتی تبیح الإفطار، ط: رشیدیہ.

التاتارخانیۃ: (۲/۲۹۰) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبیحہ للفطر، ط: قدیمی.

(۲) (قولہ: وللمسافر وصومہ أحبّ إن لم یضرہ) أی جاز للمسافر الفطر؛ لأنّ السفر لایعری عن المشقۃ فجعل نفسہ عذراً ..... وفی الولوالجیۃ: والسفر الّذی یبیح الفطر ھو الّذی یبیح القصر. (البحر الرائق: (۲/۲۸۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید)

الھندیۃ: (۱/۲۰۶) کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار الّتی تبیح الإفطار، ط: رشیدیہ.=

میں قضا رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

صبح کے وقت کے لئے دعا

حضرت صخرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ''اے اللہ! میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطا فرما'' یعنی اگر میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ (صبح) میں علم طلب کرنے میں مشغول ہوں یا اپنے ذریعہ معاش میں مصروف ہوں یا سفر وغیرہ کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو'' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو ان کو دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ فرماتے۔

اور حضرت صخرؓ جو ایک بزنس مین تھے اس دعا کی برکت حاصل کرنے کے لئے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصہ ہی میں روانہ کرتے تھے چنانچہ وہ مالدار ہوئے اور ان

= 🗁 المراد سفر خاص وهو الّذی تتغیر به الأحکام من قصر الصلاة وإباحة الفطر الخ . (شامی: (۱۲۰/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

🗁 (لمسافر) سفراً شرعیاً (الفطر) یوم العذر إلّا السفر کما سیجیئ . وتحته فی الشامیة: (قوله لمسافر) خبر عن قوله الاتی الفطر وأشار باللام إلی أنّه مخیر ولکن الصوم أفضل إن لم یضره کماسیجیئ (قوله: سفراً شرعیاً أی مقدرا فی الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أیّام ولیالیها.....(قوله: إلّا السفر) استثناء من عموم العذر، فإنّ السفر لایبیح الفطر یوم العذر. (الدر مع الرد: (۴۲۱/۲ـ ۴۲۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم، ط: سعید)

(۱) (وقضوا) لزوماً (ماقدروا بلافدیة و) بلا (ولاء) . (الدر المختار مع الرد : (۴۲۳/۲) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعید)

🗁 فإن برئ المریض أو قدم المسافر وأدرک من الوقت بقدر ما فاته فیلزمه جمیع ما أدرک فإن لم یصحّ حتی أدرکه الموت فعلیه أن یوصی بالفدیة . (الهندیة : (۲۰۷/۱) کتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبیح الإفطار ، ط: رشیدیه)

🗁 بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) کتاب الصوم ، ط: سعید .

🗁 التاتارخانیة : (۲۹۲/۲) کتاب الصوم ، نوع منه ، ط: قدیمی .

🗁 البحر الرائق : (۲۸۵/۲) کتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعید .

کے مال میں بہت اضافہ ہوا۔(۱)

صدقۂ جاریہ

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہوجاتے ہیں، مگر تین عمل ایسے ہیں جو ختم نہیں ہوتے ان میں سے ایک مسجد یا وہ مسافر خانہ ہے جس کو مسافروں کے لئے بنوا گیا ہو۔(۲)

(۱) عن سخر بن وداعة الغامدی رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: اللّٰھم بارک لأمتی فی بکورھا، وکان إذا بعث سریة أو جیشا بعثھم من أوّل النّھار، وکان صخر تاجراً فکان یبعث تجارته أوّل النّھار فأثری وکثر ماله. (مشکاة المصابیح: (۲/۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

أبوداؤد: (۱/۳۵۷) کتاب الجهاد، باب فی الابتکار فی السفر، ط المکتبة الحقانیه ملتان.

إحیاء علوم الدین: (۲/۲۳۴) کتاب آداب السفر، الادب السادس، الفصل الثانی، ط: دار القلم، بیروت لبنان.

سنن ابن ماجه: (۲/۱۶۲) أبواب التجارات باب مایرجی من البرکة فی البکور، ط: قدیمی.

جامع الترمذی: (۱/۲۳۰) أبواب البیوع، باب ماجاء فی التبکیر بالتجارة، ط: سعید.

مسند أحمد: (۳/۴۱۷) رقم الحدیث: ۱۵۴۸۱، ومن حدیث صخر، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

صحیح ابن حبان: (۱۱/۶۳) رقم الحدیث: ۴۷۵۵، ذکر مایستحب للمرء أن یکون إنشاءه الحرب وابتداء الأمور فی الأسباب بالغدوات تبرکا بدعاء المصطفی ﷺ، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

مسند الطیالسی: (۲/۵۷۵)، رقم الحدیث: ۱۳۴۳، اللّٰھم بارک لأمتی فی بکورھا۔ صخر الغامدی، دار هجر، بیروت.

السنن الکبری للبیهقی: (۸/۱۲۰) رقم الحدیث: ۸۷۸۲، باب الوقت الّذی یستحب فیه توجیه السریة، مؤسسة الرسالة، بیروت.

سنن دارمی: (۲/۲۸۳)، رقم الحدیث: ۲۴۳۵، باب بارک لأمتی فی بکورھا، ط: دارالکتاب العربی، بیروت.

(۲) سنن أبی داؤد: (۲/۴۲)، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی الصدقة عن المیت، ط: مکتبه حقانیه، ملتان.

جامع الترمذی: (۱/۲۵۶) کتاب الأحکام، باب ماجاء فی الوقف، ط: سعید.

سنن النسائی: (.....) کتاب الوصایا، فضل الصدقه عن المیت، ط: قدیمی.

مسند أحمد بن حنبل: (۲/۳۷۲) رقم الحدیث: ۸۸۳۱، مسند أبی هریرة، ط: مؤسسة القرطبة، القاهرة.

صحیح ابن خزیمه: (۴/۱۲۲) رقم الحدیث: ۲۴۹۴، کتاب الزکاة، باب ذکر الدلیل علی أن أجر الصدقة المحبسة یکتب للمحبس بعد موته مادامت، ط: المکتب الإسلامی، بیروت.=

صدقۂ فطر اور مسافر

مسافر پر صدقۂ فطر شرائط کے ساتھ واجب ہے اور وہ جہاں ہوگا وہاں کی قیمت کے اعتبار سے صدقۂ فطر ادا کرے گا۔(۱)

= 🗁 صحیح ابن حبان : (۲۸۶/۷) رقم الحدیث : ۳۰۱۶ ، کتاب الجنائز ، فصل فی الموت و فی مایتعلق به من راحة ، ذکر البیان بأنّ عموم هٰذه اللفظة انقطع عمله لم یرد بها کل الأعمال ، ط: مؤسسة الرسالة ، بیروت .

🗁 مسند أبی یعلی : (۳۴۳/۱۱) رقم الحدیث : ۶۴۵۷ ، شهر بن حوشب عن أبی هریرة ، ط: دار المامون للتراث العربی ، بیروت .

🗁 السنن الکبری للبیهقی : (۲۷۸/۶) رقم الحدیث : ۱۳۰۱۱ ، کتاب الوصایا ، باب الدعاء للمیت ، ط: دائرة المعارف هند .

🗁 شرح السنة: (۳۰۰/۱) باب من ترک علما ینتفع به، ط: المکتب الإسلامی دمشق، بیروت.

🗁 وعن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلّا من ثلاثة إلّا من صدقة جاریة أو علم ینتفع به أو ولد صالح یدعو له . (مشکاة المصابیح: (۳۲/۱) کتاب العلم ، الفصل الأوّل ، ط : قدیمی .

🗁 وعن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: إنّ مما یلحق المؤمن من عمله و حسناته بعد موته علما علمه ونشره وولدا صالحا ترکه أو مصحفا ورّثه أو مسجدا بناه أو بیتا لابن السبیل بناه، أو نهرا أجراه أو صدقة أخرجها من ماله فی صحته و حیوٰته تلحقه من بعد موته. رواه ابن ماجه والبیهقی فی شعب الإیمان. (مشکاة المصابیح: (۳۶/۱) کتاب العلم، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

🗁 سنن ابن ماجه : (ص: ۲۲) مقدمة ، باب ثواب معلم النّاس الخیر ، ط: قدیمی .

🗁 الصحیح لمسلم: (۴۱/۲) کتاب الوصیة، باب مایلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ط: قدیمی.

🗁 رد المحتار: (۱۲۲/۴) کتاب الجهاد، مطلب فی بیان من یجری علیهم الأجر بعد الموت، ط: سعید.

(۱) (تجب علی کل) حر (مسلم)..... (ذی نصاب فاضل عن حاجته الأصلیة) کدینه و حوائج عیاله (وإن لم ینم) کما مرّ. (الدر المختار مع الرد: (۳۵۸/۲، ۳۶۰)، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ط: سعید)

🗁 (قوله : تجب علی کل حر مسلم ذی نصاب فضل عن مسکنه و ثیابه و أثاثه و فرسه و سلاحه وعبیده عن نفسه اهـ) ..... وهی وجبت لإغناء الفقیر للحدیث اغنوهم فی هٰذا الیوم عن المسئلة والإغناء من غیر الغنٰی لایکون والغنٰی الشرعی مقدر بالنصاب وشرط أن یکون فاضلا عن حوائجه الأصلیة ؛ لأنّ المستحق بالحاجة کالمعدوم کالماء المستحق للعطش . (البحر الرائق : (۲۵۲/۲) ، کتاب الزکاة ، باب صدقة الفطر ، ط: سعید) =

صدقۂ فطر مسافر پر واجب ہے یا نہیں؟

جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وطن میں رہتے ہوئے اس پر صدقۂ فطر واجب ہو، تو اس پر سفر کی حالت میں بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔(۱)

= 🗁 ومنها الغناء فلايجب الأداء إلّا على الغنى . (بدائع الصنائع : (۲/ ۶۹) كتاب الزكاة، فصل وأمّا بيان من تجب عليه صدقة الفطر ، ط: سعيد)

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۹۵) كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗁 الهندية : (۱/ ۱۹۱) كتاب الزكاة ، الباب الثامن فى صدقة الفطر ، ط: رشيديه .

🗁 فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۲۲۷) كتاب الصوم، فصل فى صدقة الفطر، ط: رشيديه.

🗁 فصل وأمّا مكان الأداء وهو الموضع الّذى يستحب فيه إخراج الفطر، روى عن محمد أنّه يؤدى زكاة المال حيث المال ، ويؤدى صدقة الفطر عن نفسه و عبيده حيث هو . الخ (بدائع الصنائع : (۲/ ۷۵) ، قبيل كتاب الصوم ، ط: سعيد)

(۱) (قوله : تجب على كل حر مسلم ذى نصاب فضل عن مسكنه و ثيابه و أثاثه و فرسه و سلاحه وعبيده عن نفسه اهـ) ..... وهى وجبت لإغناء الفقير للحديث اغنوهم فى هذا اليوم عن المسئلة والإغناء من غير الغنى لايكون والغنى الشرعى مقدر بالنصاب وشرط أن يكون فاضلا عن حوائجه الأصلية ؛ لأنّ المستحق بالحاجة كالمعدوم كالماء المستحق للعطش . (البحر الرائق : (۲/ ۲۵۲) ، كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: سعيد)

🗁 (الدر المختار : (۲/ ۳۵۸ ، ۳۶۰) ، كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: سعيد)

🗁 المسافر والمريض إذا أفطر فى رمضان لاتبطل عنهما صدقة الفطر؛ لأنّ سبب الوجوب موجود فى وقت الوجوب فى حقهما وهو طلوع الفجر يوم الفطر ..... صدقة الفطر لاتجب إلّا على حر غنى مسلم، والغنى أن يملك نصاباً أو ماقيمته قيمة النصاب فاضلاً عن مسكنه وثيابه وأثاث بيته. الخ (الولوالجية: (۱/ ۲۴۴، ۲۴۵) كتاب الصوم، وأمّا صدقة الفطر، الفصل الرابع ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه)

🗁 الهندية : (۱/ ۱۹۱) كتاب الزكاة ، الباب الثامن فى صدقة الفطر ، ط: رشيديه .

🗁 الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۲۲۷) كتاب الصوم، فصل فى صدقة الفطر، ط: رشيديه.

🗁 خلاصة الفتاوى: (۱/ ۲۷۲) كتاب الصوم الفصل السابع فى صدقة الفطر، ط: المكتبة حبيبية كوئٹه.

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۹۵) كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

🗁 كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۵۳۴) كتاب الزكاة، صدقة الفطر، ط: دار الحديث، القاهرة.=

صدقۂ فطر میں قیمت کا حساب کس ملک کے اعتبار سے کرے

صدقۂ فطر میں قیمت کے حساب سے فطرہ ادا کرتے وقت آدمی جہاں ہے وہاں کا حساب ہوگا، جہاں ادا کر رہا ہے وہاں کی قیمت کا حساب نہیں ہوگا مثلاً ایک آدمی سعودی عرب میں رہتا ہے اور اس کا صدقۂ فطر پاکستان میں گندم سے ادا کیا جا رہا ہے تو پونے دو کلو گندم کی جو قیمت سعودی عرب میں ہوگی اس حساب سے پاکستانی کرنسی کے حساب سے جتنی رقم بنے گی اتنی رقم پاکستان میں ادا کرنا لازم ہوگا، اس سے کم ادا کرنے سے صدقۂ فطر ادا نہیں ہوگا البتہ زیادہ ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔(۱)

= التاتارخانية: (۳۱۷/۲) كتاب الصوم، الفصل الثالث عشر في صدقة الفطر، ط: قديمي.

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۵۵۰/۱) كتاب الزكاة، فصل صدقة الفطر، شروط وجوب الفطرة، ط: سعيد.

(۱) والمعتبر في الزكاة فقراء مكان المال، وفي الوصية مكان الموصي، وفي الفطرة مكان المؤدى عند محمد، وهو الأصح. وفي الرد: (قوله: مكان المؤدى) أي لامكان الرأس الّذي يؤدى عنه (قوله: وهو الأصح) بل صرح في النهاية والعناية بأنّه ظاهر الرواية كما في الشرنبلالية وهو المذهب كما في البحر، فكان أولىٰ ممّا في الفتح من تصحيح قولهما باعتبار مكان المؤدى عنه. قال الرحمتي: وقال في المنح في آخر باب صدقة الفطر: الأفضل أن يؤدى عن عبيده وأولاده وحشمه حيث هم عند أبي يوسفؒ وعليه الفتوى و عند محمد حيث هو. قلت: لكن في التاتارخانية: يؤدى عنهم حيث هو وعليه الفتوىٰ وهو قول محمدؒ ومثله قول أبي حنيفة وهو الصحيح. (الدر مع الرد: (۳۵۵/۲، ۳۵۶) كتاب الزكاة، باب المصرف، قبيل باب صدقة الفطر، ط: سعيد)

وفي تقريرات الرافعي: (قوله فليراجع) المتبادر من اعتبار فقراء مكان المال مكانه وقت وجوب الزكاة، ثمّ رأيت في الفتح مايدل عليه حيث قال والمعتبر في الزكاة مكان المال وفي زكاة الفطر مكان الرأس المخرج عنه في الصحيح مراعاة لايجاب الحكم محل وجود سببه، اهـ تأمل. (قوله: قلت لكن الخ) فقد اختلف التصحيح فيرجع إلى ظاهر الرواية. (تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين: (۱۴۱/۲) في آخر باب المصرف، ط: سعيد)

فتاوى رحيميه: (۱۰۴/۷، ۱۹۵) كتاب الزكاة، باب ما يتعلق في صدقة الفطر، ط: دارالاشاعت كراچي.

والمعتبر في الزكاة مكان المال في الروايات كلها وفي صدقة الفطر مكان الرأس المخرج عنه في الصحيح مراعاة لإيجاب الخكم في محل وجود سببه، كذا في فتح القدير وصحح في المحيط =

صلوٰۃ التسبیح

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

= أنّه فی صدقة الفطر یؤدی حیث هو ولایعتبر مکان الرأس من العبد والولد لأن الواجب فی ذمة المولی حتی لو هلک العبد لم یسقط عنه فاختلف التصحیح کما تری فوجب الفحص عن ظاهر الروایة والرجوع الیها والمنقول فی النهایة معزیا إلی المبسوط أن العبرة لمکان من تجب علیه لا بمکان المخرج عنه موافقا لتصحیح المحیط، فکان هو المذهب ولهٰذا اختاره قاضی خان فی فتاواه مقتصرا علیه وحکی الخلاف فی البدائع فعن محمد یؤدی عن عبیده حیث هو وهو الأصح و عند أبی یوسف حیث هم وحکی القاضی فی شرح مختصر الطحاوی: إنّ أباحنیفة مع أبی یوسف. (البحر الرائق: (۲/ ۲۵۰) کتاب الزکاة فی آخرباب المصرف، ط: سعید)

(۱) (ویأتی) المسافر (بالسنن) إن کان (فی حال أمن و قرارا وإلّا) بأن کان فی خوف و فرار (لا) یأتی بها هو المختار؛ لأنّه ترک لعذر، تجنیس، قیل إلّا سنة الفجر. وفی الرد: (قوله: هو المختار) وقیل: الأفضل ترخیصاً، وقیل: الفعل تقرّباً، وقال الهندوانی: الفعل حال النزول والترک حال السیر، وقیل یصلی سنة الفجر خاصة، وقیل سنة المغرب أیضاً، بحر. قال فی شرح المنیة والأعدل ماقاله الهندوانی. قلت: والظاهر أن ما فی المتن هو هٰذا وأنّ المراد بالأمن والقرار والنزول، وبالخوف والفرارا، السیر. الخ (الدر مع الرد: (۲/ ۱۳۱)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبیل فی مطلب الوطن الأصلی دون الإقامة، ط: سعید)

🗁 الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

🗁 التاتارخانیة: (۲/ ۵) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، النوع الأوّل فی معرفة فرض المسافر، ط: قدیمی.

🗁 حلبی کبیر: (ص: ۵۴۵) کتاب الصلاة فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

🗁 حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

🗁 البحر الرائق: (۲/ ۱۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

ض

ضیافت کرنا

سفر سے واپس آنے کے بعد ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے کھانے وغیرہ پر بلانا مسنون ہے، لیکن دعوت میں جانے کے لئے ہدیہ تحائف دینے کو لازم سمجھنا غلط اور مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔(۱)

ضیافت کی وجہ سے روزہ توڑنا

اگر کسی آدمی نے نفل روزہ رکھا، اور اس کو کسی آدمی نے کھانے کی دعوت دی اور یہ دعوت میں شریک ہوا، تو اب اگر کھانے میں شرکت نہ کرنے سے مہمان کی دل شکنی ہوگی تو اس عذر کی وجہ سے نفل روزہ توڑنا جائز ہوگا مگر بعد میں اس روزہ کی قضا ضروری ہوگی، اور اگر یہ معلوم ہو کہ دل شکنی نہیں ہوگی تو روزہ نہ توڑے۔

رمضان المبارک میں روزہ کے دوران کسی کی دعوت کو قبول کرنا اور روزہ کو توڑنا

---

(۱) عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال : لمّا قدم النبی ﷺ المدینة نحر جزوراً أو بقرة . (أبوداؤد : (۲/۱۷۰) کتاب الأطعمة ، باب الطعام عند القدوم من السفر ، ط: المکتبة الحقانیة ملتان)

صحیح البخاری : (۱/۴۳۴) کتاب الجهاد ، باب الطعام عند القدوم ، ط: قدیمی .

ولو ذبح (للضیف لا) یحرم ؛ لأنّه سنة الخلیل وإکرام الضیف إکرام اللّٰہ تعالیٰ . (الدر المختار : (۶/۳۰۹) ، آخر کتاب الذبائح ، ط: سعید)

مشکاة المصابیح : (۲/۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

السنن الکبری للبیهقی : (۵/۳۹۹) ، رقم الحدیث : ۱۰۶۸۱ ، کتاب الحج ، باب الطعام عند القدوم ، ط: مجلس دائرة المعارف حیدر آباد هند .

مستخرج أبی عوانة : (۵/۴۰۰) رقم الحدیث : ۳۹۳۸ ، ابتداء کتاب البیوع ، باب ذکر الخبر الموجب علی الوزن أن یرجح إذا وزن .

شرح السنة : (۱۱/۱۹۰) ، رقم الحدیث : ۲۷۶۷ ، باب من قدم بدأ بالمسجد فصلی فیه ، ط: المکتب الإسلامی ، دمشق بیروت .

کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے۔(۱)

(۱) والصحيح من المذهب أن ينظر في ذلك إن كان صاحب الدعوة ممّن يرضى بمجرّد حضوره ولايتأذى بترك الإفطار لايفطر ، وإن كان يعلم أنّه يتأذّى بترك الإفطار يفطر و يقضي..... وهذا كله في التطوع ، فأمّا في الفرض والواجب لايحل الإفطار إلّا بعذر .

(التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي)

الهندية: (۱/۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۶۸) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۲۸۷ ، كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد: (۲/۴۲۸، ۴۲۹) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيح لعدم الصوم، ط: سعيد.

ط

طالب علم سفر کے دوران مرجائے

اگر طالب علم دین حاصل کرنے کے دوران یا اس غرض سے شروع کئے گئے سفر کے دوران انتقال کر جائے تو وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا۔(۱)

البتہ دنیوی اعتبار سے تجہیز وتکفین، غسل وغیرہ اسی طرح دیا جائے گا جس طرح عام مُردوں کو دیا جاتا ہے۔(۲)

طلاق دے دی سفر میں

''شوہر سفر میں مرجائے تو بیوی کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۶۵)

---

(۱) وإلّا فالمرتث شهيد الآخرة ، وكذا الجنب ونحوه ..... ومن مات وهو يطلب العلم ، وفي الرد : (قوله : وهو يطلب العلم) بأن كان له اشتغال به تأليفا أو تدريسا أو حضورا فيما يظهر ، ولو كل يوم درساً ، وليس المراد الانهماك . (الدر مع الرد : (۲/۲۵۲) صلاة الجنائز ، باب الشهيد ، مطلب في تعداد الشهداء ، ط: سعيد)

🗁 حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۱۹) باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) البحث السابع في الشهيد والمراد به الحكمي أي الّذي يتعلق به نوع مخصوص من أحكام الشرع الجارية على المكلفين في الدنيا ، وأمّا الشهيد الحقيقي الّذي وعده اللّٰه الثواب المخصوص فليس ممّن يتعلق به الأحكام الجارية على المكلفين غير الاعتقاد بأنّه قتل في سبيل اللّٰه ومن ألحق به واللّٰه أعلم بمن قتل في سبيله . (حلبي كبير : (۵۹۹) فصل في الجنائز ، البحث السابع في الشهيد ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

🗁 (أو ارتث بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل فيغسل ، وهو شهيد في حكم الآخرة . (حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۱۹) باب أحكام الشهيد ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

🗁 خلاصة الفتاوى : (۱/۲۱۷) كتاب الصلاة ، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد ، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ، ط:ا لمكتبة الحبيبيه كوئٹه .

🗁 الدر المختار مع الرد : (۲/۲۵۲) باب الشهيد ، مطلب في تعداد الشهداء ، ط: سعيد .

🗁 البحر الرائق : (۲/۱۹۸) ، كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد .

طلاق کی خبر بعد میں ملی

شوہر نے سفر میں طلاق دی، یا اس کا انتقال ہوا، اور بیوی کو اس کی اطلاع چند مہینے کے بعد ملی، تو اس کی عدت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ جس وقت شوہر نے طلاق دی ہے یا اس کا انتقال ہوا ہے اس وقت سے حساب کرے، اگر اس حساب سے طلاق کی صورت میں تین ماہواری گزر چکی ہیں، اور وفات کی صورت میں چار مہینے دس دن گزر چکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی، اب شروع سے دوبارہ عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر فورا خبر ملی تو پوری عدت یا عدت کی مدت کچھ باقی ہے تو بقیہ عدت گزارنا واجب ہوگا۔(۱)

طلب علم کے لئے سفر کرنا

''علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۳۹۸)

طواف ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کرنا

''جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۷۲)

---

(۱) ابتداء العدة في الطلاق عقيب الطلاق وفي الوفاة عقيب الوفاة فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتى مضت مدة العدة فقد انقضت عدتها ، كذا في الهداية . (الهندية : ۱/۵۳۱ ، ۵۳۲) كتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر في العدة ، ط: رشيديه)

و في الأصل لو كان الزوج غائباً فطلق امرأته أو مات والمرأة لاتعلم بذلك تجب العدة من وقت الطلاق والموت . (خلاصة الفتاوىٰ : (۲/۱۱۸) كتاب الطلاق ، الفصل الثامن في العدة، الجنس الثاني ، ط: المكتبة الحبيبيه كوئته)

(ومبدأ العدة بعد الطلاق و) بعد (الموت) على الفور (وتنقضي العدة وإن جهلت) المرأة (بهما) أي بالطلاق والموت ؛ لأنّها أجل فلايشترط العلم بمضيه سواء اعترف بالطلاق أو أنكر. (الدر المختار مع الرد : (۳/۵۲۰) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد)

وإذا بلغ المرأة طلاق زوجها أو موته فعليها العدة من يوم مات أو طلق عندنا . وفي الصغرى: وعلمها ليس بشرط لانقضاء العدة . (التاتارخانية : (۴/۴۸) كتاب الطلاق ، الفصل الثامن والعشرون في العدة ، ط: قديمي)

البحر الرائق : (۴/۱۴۴) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد .

طویل دن والے علاقے

''چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۱)

طویل راستہ اختیار کرنا

منزل مقصود کے دو راستے ہیں ایک قریبی اور ایک دور کا ہے، قریبی راستہ سے جانا چاہتا تھا مگر طویل راستہ کو صرف اس لئے اختیا کیا تا کہ سفر کی رخصتیں مثلاً قصر وغیرہ کی سہولتیں حاصل ہو جائیں تو یہ جائز ہے۔(۱)

طویل عرصہ شب و روز والے علاقے

جہاں پر ایک طویل عرصہ کا دن اور پھر اسی طرح رات کا سلسلہ رہتا ہے وہاں جس طرح نماز کے اوقات کا اندازہ سے تعین کیا جاتا ہے اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے

---

(۱) فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا هكذا في فتاوى قاضيخان . (الهندية : (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

قال أبو حنيفة:إذا خرج إلى المصر في طريق ثلاثة أيّام وأمكنه أن يصل إليه من طريق آخر في يوم واحد قصر..... ابن سماعة: مصر له طريقان أحدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها إن أخذ في الطريق الّذي هو مسيرة يوم لايقصر، وإن أخذ في الطريق الّذي هو مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها قصر الصلاة. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/۶، ۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أدنى مدة السفر الّذي يتعلق به قصر الصلاة، ط: قديمي)

الرجل إذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا ، وإن سلك الأقصر يتم . (البحر الرائق : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

ولو لموضع طريقان أحدهما مدة السفر والآخر أقلّ قصر في الأوّل لا الثاني. (الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم به المسافر ، ط: سعيد .

کے اوقات کا بھی تعین کیا جائے گا۔(۱)

سب سے آسان صورت یہ ہے کہ ایسے مقام کے باشندوں کو ان مقامات کے مطابق عمل کرنا چاہئے جو ان سے قریب ہیں، اور وہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

طہارت کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے

اگر مسافر کسی ایسی جگہ پر پہنچا کہ وہاں نہ تو وضو کرنے کے لئے پانی ہے اور نہ تیمّم کرنے کے لئے مٹی ہے، مثلاً ہوائی جہاز میں ہے یا ناپاک جگہ میں مقید ہے یا ٹرین میں نہ تو پانی ہو اور نہ ہی تیمّم کرنے کی کوئی صورت ہو، اور وقت نکلنے تک پانی یا مٹی ملنے کی کوئی امید بھی نہیں تو اس صورت میں تشبہ بالمصلی کرے یعنی صرف نماز کی ہیئت اور شکل بنائے قیام، رکوع اور سجدہ کرے، اس میں قراءت وغیرہ کچھ بھی نہ پڑھے اور بعد میں جب پانی وغیرہ مل جائے وضو یا تیمّم کر کے قضا کرے۔(۲)

---

(۱) ویجری ذٰلک فیما لو مکث الشمس عند قوم مدة..... قال فی امداد الفتاح، قلت: وکذٰلک یقدر لجمیع الآجال کالصوم والزکاة والحج والعدة وآجال البیع والسلم والإجارة، وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما یکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الأئمة الشافعیة و نحن نقول بمثله إذ أصل التقدیر مقول به إجماعا فی الصلوات. (رد المحتار: (۱/۳۶۵)، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار، ط: سعید)

نظام الفتاوی: (۱/۴۷، ۴۸) کتاب الصلاة، ط: رحمانیه لاهور.

احسن الفتاویٰ: (۲/۱۱۳) کتاب الصلاة، طویل النهار مقامات پر اوقات نماز و روزه، ط: سعید.

عزیز الفتاوی: (۱/۱۹۷) کتاب الصلاة، فصل فی مواقیت الصلاة، دار الاشاعت کراچی

(۲) (و المحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورین) بأن حبس فی مکان نجس ولایمکنه إخراج تراب مطهر وکذا العاجز عنها لمرض (یؤخرها عنده. و قالا: یتشبه) بالمصلین وجوبا فیرکع ویسجد إن وجد مکانا یابساً وإلّا یؤمی قائماً ثمّ یعید کالصوم (به یفتی وإلیه صح رجوعه). (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۵۲، ۲۵۳) کتاب الطهارة، باب التیمّم، مطلب فی فاقد الطهورین، ط: سعید) =

ظ

ظہر کی نماز جمعہ کے دن مسافر کب پڑھے

''جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۶۷)

= 🗁 الهندية: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع فی التيمّ، الفصل الثالث فی المتفرقات، ط: رشيديه.

🗁 البحر الرائق: (۱/۱۴۴) باب التيمّم، ط: سعيد.

🗁 وفی البحر أيضاً: (۱/۱۶۴) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فروع، ط: سعيد.

🗁 التاتارخانية: (۱/۱۸۶) كتب الطهارة، الفصل الخامس فی التيمّم، نوع آخر فی بيان من يجوز له التيمّم ومن لا يجوز له، ط: قديمی.

ع

عام موزہ پر مسح کا حکم

''سوتی موزہ پر مسح کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۵۳)

عدت میں حج کا سفر کرنا

عدت کی حالت میں عورت کے لئے سفر میں جانا جائز نہیں، یہاں تک کہ حج کے سفر کے لئے بھی جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) وتعتد المعتدة فی المکان الّذی تسکنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته، وفی الجامع الصغیر للحسامی والمعتبر والمنزل الّذی تسکن فیه یوم الفرقة..... وفی الخانیة : المعتدة لاتسافر لحج ولا لعمرة ولایسافر بها عندنا. (التاتارخانیة: (۴/۵۳ ـ ۵۷) کتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون فی مسائل العدة بالحیض، نوع آخر فی بیان مایلزم المعتدة فی عدتها الخ، ط: قدیمی)

وفیه أیضاً : وفی شرح الطحاوی : والمرأة فی وجوب الحج علیها کالرجل ، غیر أن لها شرطین شابة کانت أو عجوزا ، أحدهما : أن یکون خروجها مع زوجها أ ومع ذی رحم محرم ، والشرط الثانی أن تکون خالیة عن العدة ، عدة وفاة کانت أو عدة طلاق ، الخ . (التاتارخانیة : (۲/۳۳۰) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب ، ط: قدیمی)

(و) مع (عدم عدة علیها مطلقاً) أیة عدة کانت ابن ملک . (والعبرة لوجوبها) أی العدة المانعة من سفرها ، وفی الرد (قوله : و مع عدم عدة . الخ) أی فلایجب علیها الحج إذا وجدت. (الدر مع الرد : (۲/۴۶۵) ، کتاب الحج ، ط: سعید)

وفیه أیضاً : (وتعتدان) أی معتدة طلاق و موت (فی بیت وجبت فیه) ولایخرجان منه . (الدر مع الرد : ۳/۵۳۶) ، کتاب الطلاق ، فصل فی الحداد ، ط: سعید)

وعلی المعتدة أن تعتد فی المنزل الّذی یضاف إلیها بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت کذا فی الکافی ..... المعتدة لا تسافر لاللحج ولا لغیره . الخ . (الهندیة: (۱/۵۳۵) کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد ، ط: رشیدیه)

وفیه أیضاً: (ومنها عدم قیام العدة فی حق المرأة) عدة وفاة کانت أو عدم طلاق..... فلاتخرج المرأة إلی الحج فی عدة طلاق أو موت الخ. (الهندیة: (۱/۲۱۹) کتاب المناسک، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۲/۳۱۶) کتاب الحج ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) کتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضیته ، ط: سعید .

فتح باب العنایة : (۱/۶۰۶) کتاب الحج ، ط: سعید .

اگر وہ عدت کی حالت میں حج کے سفر کے لئے بھی جائے گی تو گنہگار ہوگی، لہذا ایسی صورت میں اس سال نہ جائے بلکہ آئندہ سال محرم کے ساتھ جائے، اور اگر حج کے لئے جانہ سکی تو حج بدل کی وصیت کردے۔(۱)

عدت میں سفر کرنا

عدت کے دن گھر میں گزارنا ضروری ہیں، ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں، اس لئے عدت میں سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

البتہ شدید ضرورت میں نکلنے کی اجازت ہوتی ہے، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، مثلاً ایسی ضرورت کہ اس کے لئے نکلنا ضروری ہے نہ نکلنے کی صورت میں شدید نقصان کا اندیشہ ہے، اور متبادل کوئی صورت نہیں، ان میں سے ایک یہ کہ بیماری کی صورت میں ڈاکٹر کے پاس جانا یا ایسا کوئی سرکاری معاملہ ہو کہ اگر اس کے لئے عورت نہیں جائے گی تو شدید نقصان ہوگا، اور متبادل کوئی صورت نہیں، یا عدت

---

(۱) وأمن الطريق شرط وجوب الأداء فيجب الإيصاء إن منع المرض أو خوف الطريق أو لم يوجد زوج ولا محرم. (رد المحتار: (۲/ ۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

فتاوی رحیمیہ: (۶۶/۸) سوال نمبر: ۶۹، ضعیف بغیر محرم کے حج نہ کرے، کتاب الحج، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وتعتد المعتدة في المكان الّذي تسكنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته، وفي الجامع الصغير للحسامي والمعتبر والمنزل الّذي تسكن فيه يوم الفرقة..... وفي الخانية: المعتدة لاتسافر لحج ولا لعمرة ولايسافر بها عندنا. (التاتارخانية: (۴/ ۵۳ ـ ۵۷) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض، نوع آخر في بيان مايلزم المعتدة في عدتها الخ، ط: قديمي)

وعلى المعتدة أن تعتد في المنزل الّذي يضاف إليها بالسكنى حال وقوع الفرقة والموت كذا في الكافي ..... المعتدة لا تسافر لالحج ولا لغيره. الخ. (الهندية: (۱/ ۵۳۵) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

(وتعتدان) أي معتدة طلاق و موت (في بيت وجبت فيه) ولايخرجان منه (إلّا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف ما لها أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه، (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۵۳۶) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)

پوری کر کے آنے کی مہلت نہیں ملتی تو ان صورتوں میں نکلنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

عزیز و اقارب بیمار ہوں تو ان کی عیادت کے لئے عدت کے دوران جانا اور سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

عرفات کے وقوف کے لئے ہوائی جہاز سے گذرنا

''جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۷۳)

علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا

علم کی تین قسمیں ہیں:۱۔فرض عین ۲۔فرض کفایہ ۳۔اور مندوب(۲)

دین کے ضروری علم مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور روزمرہ کے معاملات کے مسائل کا

---

(۱) وجوّز فی القنیة : خروجها لإصلاح مالابدّ لها منه کزراعة ..... ولایخرجان منه (إلّا أن تخرج أو یتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف ما لها أو لا تجد کراء البیت) ونحو ذلک من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إلیه . و تحته فی الشامیة : (قوله : لأن نفقتها علیها) ..... وأمّا الخروج للضرورة فلا فرق فیه بینهما کما نصوا علیه فیما یأتی ، فالمراد به هنا غیر الضرورة. (الدر مع الرد: (۳/۵۳۶) کتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی الحداد ، ط: سعید)

(قوله: تعتدان فی بیت وجبت فیه إلّا أن تخرج أو ینهدم) أی معتدة الطلاق والموت یعتدان فی المنزل المضاف إلیهما بالسکنی وقت الطلاق والموت ولایخرجان منه إلّا لضرورة لما تلوناه من الآیة..... والمراد بالانهدام خوفه کما فی الظهیریة فلها الخروج إذا خافت الانهدام علیها والمراد إذا خافت علی نفسها أو متاعها من اللصوص فلها التحول للضرورة، ولیس المراد حصر الأعذار فیما ذکر فمنها ما فی الظهیریة لو لم یکن معها أحد فی البیت وهی تخاف باللیل بالقلب من أمر المبیت والموت إن کان الخوف شدیداً کان لها التحول وإن لم یکن شدیداً فلیس لها التحول کذا فی الظهیریة، وفی القنیة: خرجت المعتدة لإصلاح مالابدّ لها کالزراعة وطلب النفقة وإخراج الکرم ولا وکیل لها فلها ذلک. الخ (البحر الرائق: (۴/۱۵۴) کتاب الطلاق، باب العدة، فصل فی الحداد، ط: سعید)

التاتارخانیة : (۴/۵۳) کتاب الطلاق ، الفصل السادس والعشرون فی مسائل العدة بالحیض ، نوع آخر فی بیان مایلزم المعتدة فی عدتها ، ط: قدیمی .

(۲) واعلم أن تعلم العلم یکون فرض عین وهو بقدر ما یحتاج لدینه وفرض کفایة ، وهو ما زاد علیه لنفع غیره ومندوبا ، وهو التبحر فی الفقه وعلم القلب . (الدر المختار مع الرد : (۱/۴۲) مقدمة الکتاب، مطلب فی فرض الکفایة و فرض العین ، ط: سعید)

التاتارخانیة: (۱/۶۵) المقدمة، الفصل الثالث فی فرض العین و فرض الکفایة من العلوم، ط: قدیمی.

علم حاصل کرنا ہر فرد بشر پر فرض عین ہے، اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، اور دینی علم میں تبحر و گہرائی اور تعمق پیدا کرنا مندوب ہے، لہذا اگر طالب علم کے سفر میں جانے سے والدین یا خود اس کی اولاد کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو، یعنی والدین کے پاس ضروری اخراجات موجود ہوں، اور ضرورت کے وقت ان کی حفاظت کرنے والا موجود ہو تو اس صورت میں اگر فرض عین یا فرض کفایہ کا علم حاصل کرنے کی غرض سے جانا چاہے تو جا سکتا ہے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں، تاہم اجازت لے کر جانا بہتر ہے۔ البتہ کسی ایسی جگہ کا سفر کرنا کہ اس میں ہلاکت کا خطرہ ہو یا اخلاقی گراوٹ کا اندیشہ ہو، یا والدین منع کریں تو جانا جائز نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر والدین یا بچوں کے اخراجات اور ضروریات خود اس کے ذمہ ہوں اور اندیشہ ہو کہ علم حاصل کرنے کے لئے مشغول ہونے کی صورت میں ان کی کفالت نہیں کر سکے گا تو اس کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

علم مندوب میں والدین کی اطاعت ہی بہتر ہے۔(۱)

---

(۱) وقال محمد رحمه الله تعالىٰ في السير الكبير: إذا أراد الرجل أن يسافر إلى غير الجهاد لتجارة أو حج أو عمرة وكره ذلك أبواه فإن كان يخاف الضيعة عليهما بأن كانا معسرين ونفقتهما عليه وماله لايبقى بالزاد والراحلة ونفقتهما فإنه لايخرج بغير إذنهما سواء كان سفرا يخاف على الولد الهلاك فيه كركوب السفينة في البحر أو دخول البادية ماشيا في البرد أو الحر الشديدين أو لايخاف على الولد الهلاك فيه وإن كان لايخاف الضيعة عليهما بأن كانا موسرين ولم تكن نفقتهما عليه إن كان سفرا لايخاف على الولد الهلاك فيه كان له أن يخرج بغير إذنهما وإن كان سفرا يخاف على الولد الهلاك فيه لايخرج إلّا بإذنهما كذا في الذخيرة. وكذا الجواب فيما إذا خرج للتفقه إلى بلدة أخرى إن كان لايخاف عليه الهلاك بسبب هذا الخروج كان بمنزلة السفر للتجارة وإن كان يخاف عليه الهلاك كان بمنزلة الجهاد..... رجل خرج في طلب العلم بغير إذن والديه فلابأس به ولم يكن هذا عقوقا، قيل هذا إذا كان ملتحيا فإن كان امرد صبيح الوجه فلأبيه أن يمنعه من ذلك الخروج كذا في فتاوى قاضيخان، ولو خرج إلى التعلم إن كان قدر على التعلم و حفظ العيال فالجمع بينهما أفضل ولو حصل مقدار مالابدّ منه مال إلى القيام بأمر العيال ولايخرج إلى التعلم إن خاف على ولده، كذا في التاتارخانية ناقلا عن الينابيع. (الهندية: (۳۶۵/۵، ۳۶۶) كتاب الكراهية، الباب السادس والعشرون في الرجل يخرج إلى السفر ويمنعه أبواه. الخ، ط: رشيديه)=

عورت تنہا سفر نہیں کرسکتی

اگر اڑتالیس میل (سواستتر کلومیٹر) کا سفر ہو، تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو، اس وقت تک عورت کے لئے سفر کرنا درست نہیں محرم کے بغیر سفر کرنا بہت بڑا گناہ ہے، حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔(۱)

= ویـنبغی لـمـریـد الـحج أو الغزو أن یستأذن أبویه ، فإن خرج بدون إذن مع الاحتیاج إلیه للخدمة أثم، وقیل یکره. والأجداد والجدات کالأبوین عند فقدهما ، وللأب منعه إذا کان صبیح الوجه حتی یلتحی وإن استغنی عن خدمته ، کذا یستفاد من النوازل، وفی الفتاوٰی: الغلام إذا کان صبیح الوجه لا یخرجه الأب من بیته وإن کان بالغا کما لایخرج بنته؛ لأنّ البنت یشتهیها الرجال فقط والأمرد إن کان صبیح الوجه یشتهیه الرجال والنساء معا ، فالفتنة من الجانبین. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۹۷) کتاب الحج ، المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

وقد یتصف..... و بالکراهة کالحج بلاإذن ممّن یجب استئذانه وفی النوازل: لوکان الابن صبیحا فللأب منعه حتی یلتحی، وتحته فی الشامیة: (قوله: ممّن یجب استئذانه) کأحد أبویه المحتاج إلیه خدمته والأجداد والجدات کالأبوین عند فقدهما وکذا الغریم لمدیون لامال له یقضی به، والکفیل لوبالاذن، فیکره خروجه بلااذنهم کما فی الفتح، وظاهره أن الکراهة تحریمیة ولذا عبر الشارح بالوجوب. وزاد فی البحر عن السیر: وکذا إن کرهت خروجه زوجته ومن علیه نفقته اهـ . والظاهر أن هذا إذا لم یکن له مایدفعه للنفقة فی غیبته قال فی البحر: وهذا کله فی حج الفرض أمّا حج النفل فطاعة الوالدین أولیٰ مطلقاً کما صرح به فی الملتقط (قوله: حتی یلتحی) وإن کان الطریق مخوفا لایخرج وإن التحی ، بحر عن النوازل. (الدر مع الرد: (۴۵۶/۲) کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ط: سعید)

البحر الرائق : (۳۰۸/۲ ، ۳۰۹) کتاب الحج ، ط: سعید .

خلاصة الفتاوٰی : (۲۸۰/۱) کتاب الحج ، الفصل السادس فی الحظر والإباحة ، ط: مکتبه حقانیه کوئٹه .

شامی : (۱۲۴/۴) کتاب الجهاد ، مطلب طاعة الوالدین فرض عین ، ط: سعید .

(۱) وعن عبد الله ابن عمر رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ قال : لایحلّ لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر تسافر مسیرة ثلاث لیال إلّا ومعها ذو محرم . (الصحیح لمسلم : (۴۳۳/۱) ، کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قدیمی)

وعن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبیّ ﷺ قال : لا تسافر المرأة ثلاثاً إلّا معها ذو محرم. (صحیح البخاری : (۱۴۷/۱) أبواب تقصیر الصلاة ، باب کم یقصر الصلاة ، ط: قدیمی)

وفیه أیضاً : (۲۵۰/۱) کتاب المناسک ، باب حج النساء ، ط: قدیمی. =

اور اگر سفر اڑتالیس میل سے کم ہے، اور راستہ میں محرم کے بغیر جانے میں عزت وعفت کا خطرہ ہے تو محرم کے بغیر جانا درست نہیں ہوگا، اور اگر راستہ میں کوئی خطرہ نہیں تو محرم کے بغیر جانا جائز ہوگا لیکن تب بھی محرم کے ساتھ جانا بہتر ہوگا۔(۱)

جس محرم کو اللہ اور اس کے رسول کا ڈر نہ ہو، اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو تو ایسے

= الصحيح لمسلم: (۱/۴۳۲، ۴۳۳) كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج و غيره، ط: قديمي.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۸) كتاب المناسک، باب المرأة تحج بغير ولي، ط: قديمي.

سنن أبي داؤد: (۱/۲۴۸) كتاب الحج، باب في المرأة تحج بغير محرم، ط: مكتبه حقانية ملتان.

جامع الترمذي: (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع، باب ماجاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/۴۶۴، ۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۳۱۴، ۳۱۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته وأمّا الّذي يخص النساء، ط: سعيد.

الولوالجية: (۱/۱۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک، المرأة تحج بغير ولي، ط: قديمي.

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۱) وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النّبيّ ﷺ قال: لايحلّ لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة يوم إلّا مع ذي محرم. (الصحيح لمسلم: (۱/۴۳۳) كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم، ط: قديمي)

وعن أبي سعيد ..... أن لاتسافر امرأة مسيرة يومين ليس معها زوجها أو ذو محرم. (صحيح البخاري: (۱/۲۵۱) كتاب المناسک، باب حج النساء، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/۱۴۸) أبواب تقصير الصلاة، باب كم يقصر الصلاة، ط: قديمي.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک، المرأة تحج بغير ولي، ط: قديمي.

مؤطا مالک: (ص: ۷۳۰) كتاب الجامع، ماجاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتبخانه.

محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔(۱)

بوڑھی عورت کو بھی شوہر یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہئے۔(۲)

عورت سسرال میں مقیم ہے یا مسافر

''سسرال'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۶۵)

عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی

اگر عورت سفر شروع کرتے وقت حیض میں تھی اور ایسی جگہ پہنچ کر پاک ہوئی جہاں سے وطن کی مسافت اڑتالیس میل (سواستتر کلومیٹر) سے کم تھی تو یہ عورت قصر نہیں

---

(۱) (و) مع (زوج أو محرم) ..... (غير مجوسي ولا فاسق لعدم حفظهما) و في الرد : (قوله : ولافاسقا) يعم الزوج والمحرم ح و قيده في شرح اللباب بكونه ماجنا لايبالي (قوله : لعدم حفظهما) ؛ لأنّ المجوسي يخشى عليها منه لاعتقاده حل نكاح محرمة ، والفاسق الّذي لامروّة له كذلك ولوزوجا . (الدر مع الرد : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷۷) كتاب الحج ، الفصل الأوّل في المقدمة و في بيان شرائط الوجوب ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

فتح باب العناية : (۱/۶۰۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب الحج ، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب ، ط: قديمي.

(۲) (ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزا إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيّام هكذا في المحيط. (الهندية: (۱/۲۱۸، ۲۱۹) كتاب المناسک، شرائط وجوبه ، ط: رشيديه)

وفي المرأة المحرم شرط شابة كانت أو عجوزة . (خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷۷) كتاب الحج ، الفصل الأوّل في المقدمة و في بيان شرائط الوجوب ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب الحج ، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب ، ط: قديمي.

فتح باب العناية : (۱/۶۰۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

کرے گی بلکہ پوری نماز پڑھے گی۔(۱)

اور اگر طہارت اور پاکی کی حالت میں سفر شروع کیا ہے، اور سفر کے دوران حیض آ گیا، اور ایسی جگہ پر پہنچ کر پاک ہوئی جہاں سے وطن مسافت سفر سے کم ہے تو یہ عورت قصر کرے گی۔(۲)

البتہ اپنے شہر میں آنے کے بعد پوری نماز پڑھے گی۔

عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟

اگر سفر کے دوران کسی عورت کا انتقال ہو جائے، اور غسل دینے کے لئے کوئی عورت موجود ہے تو صرف عورت ہی اس کو غسل دے۔(۳)

---

(۱) طهرت الحائض و بقي لمقصدها يومان تتمّ في الصحيح كصبي بلغ بخلاف كافر أسلم. (الدر المختار مع الرد : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط :سعيد)

والحائض إذا طهرت و قد بقي بينها و بين مقصدها أقلّ من ثلاثة أيّام تتمّ الصلاة هو الصحيح، ذكره في الظهيرية . (حلبي كبير شرح منية المصلي : (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

احسن الفتاوی : (۸۷/۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

التاتارخانية : (۱۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته ، الخ ، ط: قديمي .

(۲) طهرت الحائض و بقي لمقصدها الخ و في الرد : (قوله : تتمّ في الصحيح) وكأنّه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه فلمّا تأهلت للأداء اعتبر من وقته ..... لكن منعها من الصلاة ما ليس بصنعها فلغت نيتها من الأوّل . (الدر مع الرد : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

احسن الفتاوی : (۸۷/۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : سعيد .

بہشتی زیور حصہ دوم: (ص:۱۵۸)، باب بست و یکم، مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان، ط: دار الاشاعت کراچی۔

حاشية الطحطاوي على الدر المختار : (۳۳۷/۱) كتاب الصلاة ، قبيل باب الجمعة ، ط: دار المعرفة ، بيروت .

(۳) وإن ماتت المرأة في السفر ومعها امرأة كافرة أو صبي لم يبلغ حد الشهوة فإنّه يفعل بها كما ذكرنا في حق الرجال . (الهندية : (۱۶۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل الثاني في الغسل ، ط: رشيديه) =

اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت کو غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہیں ہے تو تیمّم کرادیا جائے، اگر عورت کا کوئی محرم مرد ہے تو وہ تیمّم کرائے اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی مرد اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے، اگر شوہر ساتھ ہے تو وہ کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمّم کرادے۔(۱)

واضح رہے کہ عورت کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں البتہ تیمّم

= وأمّا المرأة فنقول إذا ماتت المرأة فی سفر فإن کان معها نساء غسلنها ولیس لزوجها أن یغسلها عندنا ..... وإن لم یکن هناک نساء مسلمات و معهم امرأة کافرة علموها الغسل ویخلون بینهما حتی تغسلها و تکفنها ..... وإن لم یکن معهم نساء لا مسلمة ولا کافرة فإن کان معهم صبی لم یبلغ حد الشهوة وأطاق الغسل علموه الغسل فیغسلها و یکفنها لما بینا. (بدائع الصنائع : (۳۰۵/۱ ، ۳۰۶) صلاة الجنائز ، فصل وأمّا بیان الکلام فیمن یغسل ، ط: سعید)

(۱) وإن لم یکن معها ذلک فإنّها لاتغسل ولکنها تیمم لما ذکرنا غیر أن المتیمم لها إن کان محرما لها تیممها بغیر خرقة وإن لم یکن لها محرما لها فمع الخرقة یلفها علی کفه کما مر . (بدائع الصنائع : (۳۰۶/۱) صلاة الجنائز ، فصل وأمّا بیان الکلام فیمن یغسل ، ط: سعید)

ماتت بین رجال أو هو بین نساء یممه المحرم فإن لم یکن فالأجنبی بخرقة. (الدر مع الرد: ۲۰۱/۲) وفی الرد: إذا کان للمرأة محرم یممها بیده وأمّا الأجنبی فبخرقة علی یده ویغض بصره عن ذراعها وکذا الرجل فی امرأته إلّا فی غض البصر. (رد المحتار: (۱۹۸/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعید)

الخانیة علی هامش الهندیة: (۱۸۷/۱) کتاب الصلاة، باب فی غسل المیت وما یتعلق به الخ، ط: رشیدیه.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۷۱) باب أحکام الجنائز ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۱۷۴/۲) کتاب الجنائز ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۱۰۵/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، قسم آخر فی بیان الأسباب المسقطة لغسل المیت ، ط: قدیمی .

حلبی کبیر : (ص: ۵۷۷) فصل فی الجنائز ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

خلاصة الفتاوی : (۲۲۰/۱) کتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز ، جنس آخر فی غسل المیت ، ط: المکتبة الحبیبیه کوئٹه .

الهندیة :(۱۶۰/۱) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط: رشیدیه .

کرا سکتی ہیں۔(۱)

عورت کے لئے حج کا سفر کرنا

عورت کے لئے کسی محرم یا شوہر کے بغیر حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے، عورت پر حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنا اور محرم کا خرچ اٹھانے پر قادر ہو۔(۲)

---

(۱) لایحل للرجل غسل النساء ، وبالعکس . فتح باب العنایة بشرح النقایة : (۴۳۰/۱) کتاب الصلاة ، باب فی الجنائز ، ط: سعید)

🗁 ولایغسل الرجال النساء ، ولا النساء الرجال إلاّ معتدة الوفاة . (التاتارخانیة : (۱۰۵/۲) کتاب الصلاة ،الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، الأوّل فی نفس الغسل ، ط: قدیمی)

🗁 ویغسل الرجال الرجال ، والنساء النساء لایغسل أحدهما الآخر . (الهندیة : (۱۶۰/۱) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط : رشیدیه)

🗁 البحر الرائق : (۱۷۴/۲) کتاب الجنائز ، ط: سعید .

(۲) (و) مع (زوج أو محرم) ولو عبداً..... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (علیها) لأنّه محبوس (علیها) لامرأته حرة ولو عجوزا فی سفر. وفی الرد: (قوله: مع وجوب النفقة الخ) أی فیشترط أن تکون قادرة علی نفقتها و نفقته..... فی حدیث الصحیحین: "لاتسافر امرأة ثلاثا إلّا ومعها محرم" زاد مسلم فی روایة "أو زوج". (الدر مع الرد: (۴۶۴/۲، ۴۶۵) کتاب الحج، ط: سعید)

🗁 وتجب علیها النفقة والراحلة فی مالها للمحرم لیحج بها و عند وجود المحرم کان علیها أن تحج حجة الإسلام وإن لم یأذن لها زوجها ..... ومنها المحرم للمرأة شابة کانت أو عجوزا إذا کانت بینها و بین مکة مسیرة ثلاثة أیّام ، هکذا فی المحیط . (الهندیة : (۲۱۸/۱ ، ۲۱۹) کتاب المناسک ، أمّا شرائط وجوبه ، ط: رشیدیه)

🗁 البحر الرائق : (۳۱۴/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

🗁 وأمّا الّذی یخص النساء ..... أن یکون معها زوجها أو محرم لها فإن لم یوجد أحدهما لایجب علیها الحج ..... وعن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما عن النبیّ ﷺ أنّه قال ألا لاتحجن امرأة إلّا ومعها محرم وعن النبیّ ﷺ أنه قال لاتسافر امرأة ثلاثة أیّام إلّا و معها محرم أو زوج ولأنّها إذا لم یکن معها زوج ولامحرم لایؤمن علیها ..... أن المحرم أو الزوج من ضرورات حجها بمنزلة الزاد والراحلة إذ لایمکنها الحج بدونها کما لایمکنه الحج بدون الزاد والراحلة . (بدائع الصنائع : (۱۲۳/۲) کتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضیته ، ط: سعید)

🗁 حاشیة الطحطاوی : (ص: ۵۹۹) کتاب الحج ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

🗁 التاتارخانیة: (۳۲۹/۲) کتاب الحج، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب، ط: قدیمی.

اور مرد کے ذمہ حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنے خرچ کے علاوہ اپنے اہل وعیال کے لئے واپس آنے تک کا خرچہ دے کر جا سکے ،اور جو کچھ قرض ہو وہ سب ادا کردے۔(۱)

اگر عورت نے محرم کے بغیر یا غیر محرم کے ساتھ جا کر حج ادا کرلیا تو حج ادا ہو گیا اور حج کا جو فرض اس کے ذمہ تھا وہ ساقط ہو گیا قیامت کے دن حج نہ کرنے کا سوال نہیں ہوگا البتہ محرم کے بغیر یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی اس سے توبہ اور استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اگر عورت کے ذمہ حج فرض ہے،تو شوہر اس کو حج کے لئے جانے سے روک نہیں سکتا، اگر شوہر ساتھ نہ جائے تو دوسرے محرم کے ساتھ جا کر حج کر سکتی ہے۔(۳)

---

(۱) (ومنها القدرة على الزاد والراحلة)..... وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه و لبسه وخدمه واثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهبا و جائياً، راكبا لا ماشياً و سوى ما يقضي به ديونه ويمسك لنفقته عياله و مرمة مسكنه ونحوه إلى وقت انصرافه كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسك، وأمّا شرائط وجوبه، ط: رشيديه)

(ذى زاد و راحلة فضلا عمّا لابد منه و نفقة عياله إلى عوده) . (تنوير الأبصار شرحه الدر المختار: (۲/۴۵۹ ـ ۴۶۳) كتاب الحج ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۳۱۱) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۸) كتاب الحج ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۲/۳۲۷)، كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمى.

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷۶) كتاب الحج ، الفصل الأوّل ، ط: المكتبة الحبيبية لاهور .

(۲) (و) مع (زوج أ ومحرم)..... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (عليها) لأنه محبوس عليها..... ولو حجت بلا محرم جاز مع الكراهة وفي الرد : (قوله : مع الكراهة) أى التحريمية للنهى فى حديث الصحيحين : " لاتسافر امرأة ثلاثاً إلّا و معها محرم " ، زاد مسلم فى رواية : " أو زوج". (الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) ، كتاب الحج ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۹۹) كتاب الحج ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۳) ولو كان معها محرم فلها أن تخرج مع المحرم في الحجة الفريضة من غير اذن زوجها عندنا.=

عورت مسافت سفر سے کم میں تنہا سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟

''مسافت سفر سے کم میں عورت تنہا سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۳۳)

عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا

عورت کے لئے محرم یا شوہر کے بغیر عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں عورتوں کی معتمد جماعت کا ذکر نہیں ہے۔(۱)

= (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) ، كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد)

وتجب عليها النفقة والراحلة فى مالها للمحرم ليحج بها وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها . (الهندية : (۱/۲۱۹) ، كتاب المناسک ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۹) كتاب الحج ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب الحج، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب، ط: قديمى.

خلاصة الفتاوى : (۱/۲۷۷) كتاب الحج ، الفصل الأوّل ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۱) وأمّا الّذى يخص النساء فشرطان أحدهما أن يكون معها زوجها أو محرم لها فإن لم يوجد أحدهما لايجب عليها الحج..... ولنا ما روى عن ابن عباس رضى اللّٰه عنهما عن النبىّ ﷺ أنّه قال ألا لاتحجن امرأة إلّا ومعها محرم وعن النبىّ ﷺ أنه قال لاتسافر امرأة ثلاثة أيّام إلّا و معها محرم أو زوج ولأنّها إذا لم يكن معها زوج ولامحرم لايؤمن عليهاإذ النّساء لحم وعلى ضم الا ماذب عنه ولهذا لايجوز لها الخروج وحدها والخوف عند اجتماعهن أكثر ولهذا حرمت الخلوة بالأجنبية وإن كان معها امرأة أخرى والآية لاتتناول النساء حال عدم الزوج والمحرم معها لأنّ المرأة لاتقدر على الركوب والنزول بنفسها فتحتاج إلى من يركبها وينزلها ولايجوز ذلک لغير الزوج والمحرم فلم تكن مستطيعة فى هذه الحالة فلايتناولها النص فإن امتنع الزوج أو المحرم لايجبران على الخروج. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد)

(قوله : ومحرم أو زوج لامرأة فى السفر) ..... فأفاد هذا كله أن النسوة الثقات لاتكفى قياسا على المهاجرة والماسورة ؛ لأنّه قياس مع النص ومع وجود الفارق . الخ (البحر الرائق : (۲/۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد)

عورتوں کے لئے تبلیغی سفر کرنا

عورتوں کے لئے گھر میں رہنے میں عافیت ہے، اور علاقے میں کسی گھر میں جمع ہو کر کسی عالم دین کو بلا کر دین کا علم حاصل کرنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

اور اگر کسی کی حق تلفی نہ ہو اور بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال میں خلل نہ ہو تو دور دراز مقام پر محرم یا شوہر کے ساتھ شریعت کی حدود کی پابندی کرتے ہوئے جانے کی گنجائش ہے۔(۲) لیکن اس کو مستقل عادت بنالینا خطرات سے خالی نہیں ہے۔

---

(۱) ابن الاصبهانی قال سمعت أبا صالح ذکوان یحدث من أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه قالت النساء للنبیّ ﷺ : غلبنا علیک الرجال ، فاجعل لنا یوما من نفسک ، فوعدهن یوما لقیهن فیه فوعظهن و أمرهن ، فکان فیما قال لهن : " ما منکن امرأة تقدم ثلاثة من ولدها إلّا کان لها حجابا من نار " . فقالت امرأة : واثنین ، فقال : واثنین . (صحیح البخاری : (۲۰/۱) کتاب العلم ، باب هل یجعل للنساء یوم علی حدة فی العلم ، ط: قدیمی)

🗁 وقال ابن حجر رحمه اللّٰه تعالیٰ: (قوله: فوعظهن)..... ووقع فی روایة سهل بن أبی صالح عن أبیه عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه بنحو هٰذه القصة، فقال: موعدکن بیت فلانة، فأتاهن فحدثهن. (فتح الباری: (۲۶۱/۱) کتاب العلم، باب هل یجعل للنساء یوم علی حدة فی العلم، ط: قدیمی)

🗁 مسند احمد بن حنبل : (۳۴/۳) رقم الحدیث : ۱۱۳۱۴ ، مسند أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه ، ط: مؤسسة قرطبة ، القاهرة .

🗁 صحیح ابن حبان: (۲۰۶/۷)، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث : ۲۹۴۴ ، باب ذکر إیجاب الجنة لمن مات له ابنتان فاحتسب فی ذٰلک ، مؤسسة الرسالة ، بیروت .

🗁 مسند أبی یعلی : (۴۶۱/۲) رقم الحدیث : ۱۲۷۹ ، من مسند أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه ، ط: دار المامون للتراث العربی .

🗁 شرح السنة : (۴۵۴/۵) رقم الحدیث : ۱۵۴۶ ، باب ثواب من مات له ولد فاحتسب ، ط: المکتب الإسلامی ، دمشق .

🗁 مسند أبی الجعد : (۱۰۳/۱ ، رقم الحدیث : ۶۰۸ ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت .

🗁 سنن النساء الکبری: (۴۵۱/۳) رقم الحدیث: ۵۸۹۶، کتاب العلم، هل یجعل العالم للنساء یوما علی حدة فی طلب العلم، کتاب أهل العلم بالعلم إلی البلدان، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

(۲) وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما عن النبیّ ﷺ قال: لا تسافر المرأة ثلاثا إلّا ومعها ذو محرم. (صحیح البخاری: (۱۴۷/۱)، أبواب تقصیر الصلوة، باب کم یقصر الصلاة الخ ، ط: قدیمی)

🗁 وفیه أیضاً : (۲۵۰/۱) کتاب المناسک ، باب حج النساء ، ط: قدیمی. =

عید پڑھ کر ایسے ملک پہنچا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی

''عید کا تکرار'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۰۹/۲)

عید کا تکرار

مسافر کسی ملک میں عید کی نماز پڑھ کر اس ملک میں چلا گیا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی مثلاً مکہ مکرمہ سے عید کی نماز پڑھ کر پاکستان یا بنگلہ دیش آیا ابھی تک یہاں روزہ مکمل نہیں ہوا اور شوال کا چاند نظر نہیں آیا، تو یہاں جب عید ہوگی تو اس میں شامل ہونا واجب تو نہیں ہوگا لیکن بہتر ہوگا۔(۱)

= الصحيح لمسلم : (۴۳۳/۱) كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قديمى.

سنن أبى داؤد: (۲۴۸/۱) كتاب الحج، باب فى المرأة تحج بغير محرم، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

جامع الترمذى : (۲۱۸/۱) أبواب الرضاع ، باب ماجاء فى كراهية أن تسافر المرأة وحدها ، ط: سعيد .

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) كتاب المناسك ، باب المرأة تحج بغير ولى ، ط: قديمى.

الدر المختار مع الرد : (۴۶۴/۲ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳۱۴/۲ ، ۱۳۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۱۲۳/۲) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته اما الّذى يخص النساء، ط: سعيد.

فتاوى الولوالجية : (۱۳۴/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى عشر فى السفر ، ط: مكتبه الحرمين الشريفين كوئٹه .

(۱) کتب فقہ میں اس کی دو نظیریں ملتی ہیں: ایک عود الشمس بعد الغروب، دوسری ھلال رمضان دیکھنے والے کی شھادت رد کر دی گئی ہو، مسئلہ اولیٰ میں عودِ وقت مختلف فیہ ہے، عدم عود راجح ہے اور دوسرے مسئلہ میں بالاتفاق اس شخص پر تکمیل ثلاثین کے بعد بھی دوسروں کے ساتھ روزہ اور عید لازم ہے۔ نظیر اول کا مقتضی عرب سے پاکستان آنے والے کے حق میں عدم عود رمضان وعید ہے۔ اور نظیر ثانی کے پیش نظر اس پر صوم وعید لازم ہے۔ بظاہر مسئلہ زیر بحث کی زیادہ مشابہت نظیر ثانی کے ساتھ معلوم ہوتی ہے، اسلئے کہ غروب شمس یقینی ہے اور رؤیت ھلال ظنی، علاوہ ازیں ہر شخص کے لیے ثبوتِ احکام موضع اقامت کا کلیہ اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''صومكم يوم تصومون وفطركم يوم تفطرون'' (رواہ الترمذی) بھی وجوب صوم وعید کو مقتضی ہے، اس لئے یہ شخص پاکستان میں آ کر عید پڑھا سکتا ہے۔ مع ہٰذا احوط یہ ہے کہ عید کی امامت نہ کرے بلکہ بصورت اقتداء نمازِ عید ادا کر دے۔ (احسن الفتاوی: (۱۳۴/۴) عرب میں عید پڑھا کر پاکستان میں بھی پڑھا سکتا ہے، باب الجمعة والعيدين، ط: سعيد)

عید کی نماز جہاز میں پڑھنے کا حکم

''جہاز میں عید کی نماز کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۷۴)

عید مسافر کب کرے

''مسافر عید کب کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۶۱)

عیسیٰ بن ابان کا واقعہ

''واقعہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۳۹)

غ

غریب کا بچہ

اگر اپنے بچوں کو کچھ خرید کر دیا ہے، اور وہاں کسی غریب آدمی کا بچہ موجود ہے تو اس کو بھی کچھ ضرور دیا کرے، بڑا ثواب ہوگا، ورنہ دور جا کر خرید ے اور پوشیدہ طور پر کھلا دے تا کہ غریب بچہ کو حسرت نہ ہو۔ (۱)

غسل خانہ

ریل یا جہاز کے غسل خانوں کو گندہ کر دینا جس سے بعد میں آنے والوں کو نفرت

---

(۱) قال : ان استقرضک أقرضته ..... وإن اشتريت فاكهة فأهدها له ، وإن لم تفعل فأدخلها سرا ولايخرج بها ولدك ليغيظ بها ولده . (فتح الباری شرح صحيح البخاری : (۱۰/۵۴۷) كتاب ..... ، باب ..... ، دار الفكر ، بيروت)

كشف الباری عما فی صحیح البخاری: (...../۳۸۹) کتاب الأدب، باب: حق الجوار فی القرب کے تحت ''پڑوسی کے حقوق کی تفصیل''، مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی۔

تفسیری قرطبی : (۵/۱۸۸) حديث معاذ بن جبل رضی الله عنه فی مرافق الجار ، سورة النساء : ۳۶ ، ط: دار الكتب المصرية ، القاهرة .

ہو، یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔(۱)

غسل کی نیت سے تیمّم کرنا

اگر کسی ایسے آدمی پر غسل واجب ہوا جو پانی کے استعمال پر قادر نہیں تو وہ غسل کی نیت سے تیمّم کرلے کافی ہے، جب تک دوبارہ غسل واجب نہ ہو پہلے والا تیمّم کافی ہے۔

وضو اور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے، صرف نیت کا فرق ہے۔(۲)

جو شخص وضو اور غسل کرنے سے معذور ہے وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں غسل کی نیت سے ایک ہی تیمّم کرلے کافی ہے، غسل کی نیت سے تیمّم کرنے کے بعد وضو کی

---

(۱) واعلم أن الشخص يوجر على إماطة الأذى و كل مايوذى النّاس فى الطريق، وفيه دلالة على أن طرح الشوك فى الطريق والحجارة والكناسة والمياه المفسدة للطرق و كل مايوذى النّاس يخشى العقوبة عليه فى الدنيا والآخرة. ولا شك أن نزع الأذى عن الطريق من أعمال البر وإن أعمال البر تكفر السيئات و توجب الغفران ولاينبغى للعاقل أن يحقر شيئًا من أعمال البر إماما كان من شجر قطعه والقاه وإما ماكان موضوعاً فأماطه. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى: (۱۹/ ۳۱۹) كتاب المظالم والغصب، باب من أخذ الغصن ومايوذى النّاس فى الطريق فرمى به، ط: (ماخوز از مكتبه شاملة)

وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ الإيمان بضع وسبعون أو بضع و ستون شعبة فأفضلها قول لاإله إلّا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان. (الصحيح لمسلم: (۱/ ۴۷) كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها الخ، ط: قديمى)

و قال النووى فى شرحه: (قوله ﷺ: وأدناها إماطة الأذى عن الطريق) أى تنحيته و إبعاده، والمراد بالأذى كل مايوذى من حجر أو مدر أو شوك وغيره. (الشرح الكامل للنووى بهامش صحيح مسلم: (۱/ ۴۷، ۴۸) كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها الخ، ط: قديمى)

جامع الترمذى: (۲/ ۱۷) أبواب البر والصلة، باب ماجاء فى صنائع المعروف و فى باب ماجاء فى إماطة الأذى عن الطريق، ط: سعيد.

أبوداؤد: (۲/ ۳۶۵) كتاب الأدب، باب فى إماطة الأذى، ط: المكتبة الحقانيه، ملتان.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۲) أبواب الأدب، باب إماطة الأذى عن الطريق، ط: قديمى.

(۲) (والتيمّم فى الجنابة والحدث سواء) أى صفة التيمّم لمن عليه الغسل ولمن عليه الوضوء واحدة وهى الضربتان لمسح العضوين لما فى الصحيحين من حديث عمار بن ياسر. الخ (حلبى كبير: (ص: ۸۰، ۸۱) كتاب الطهارة، فصل فى التيمّم، ط: سهيل اكيڈمى لاهور) =

نیت سے دوبارہ تیمّم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ہاں اگر غسل کی نیت سے تیمّم کرنے کے بعد تیمّم ٹوٹ گیا تو نماز سے پہلے وضو کی

= حدثنا محمد بن سليمان الانباری..... فقال له أبوموسى: ألم تسمع قول عمار لعمر بعثنى رسول الله ﷺ فى حاجة فاجنبتُ فلم أجد الماء فتمرغت فى الصعيد كما تتمرغ الدابة ثم أتيت النبىّ ﷺ فذكرت ذٰلک له فقال إنّما يكفيک أن تصنع هٰكذا فضرب بيده على الأرض فنفضها ثم ضرب بشماله على يمينه وبيمينه على شماله على الكفين ثم مسح وجهه فقال له عبدالله أفلم تر عمر لم يقنع بقول عمار. (أبوداؤد: (۱/۵۲) كتاب الطهارة باب التيمّم، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

صحيح البخارى: (۱/۴۸) كتاب التيمم، باب هل ينفخ فى يديه بعد ما يضرب بهما الصعيد للتيمم، ط: قديمى.

سنن ابن ماجه: (ص: ۴۲) كتاب الطهارة، باب ماجاء فى التيمم ضربة واحدة، ط: قديمى.

الصحيح لمسلم: (۱/۱۶۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمى.

ولايجب التمييز بين الحدث والجنابة حتى لو تيمم الجنب يريد به الوضوء جاز كذا فى التبيين. (الهندية: (۱/۲۶) كتاب الطهارة، الباب الرابع فى التيمم، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

ولو كان يجد الماء إلّا أنّه مريض فخاف إن استعمل الماء اشتدّ مرضه تيمم، ولو خاف الجنب إن اغتسل أن يقتله البرد أو يمرضه، تيمّم بالصعيد. (الهداية: (۱/۴۹) باب التيمّم، ط: مكتبه شركت علميه، ملتان)

ويجوز التيمّم إذا خاف الجنب إن اغتسل بالماء. الخ (الهندية: (۱/۲۸) كتاب الطهارة، الباب الرابع فى التيمّم، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

والحدث والجنابة فيه سواء، وكذا الحيض والنفاس. (الهداية: (۱/۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: مكتبه شركت علميه، ملتان)

(۱) ولايجب التمييز بين الحدث والجنابة حتى لو تيمم الجنب يريد به الوضوء جاز كذا فى التبيين. (الهندية: (۱/۲۶) كتاب الطهارة، الباب الرابع فى التيمم، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

وصح تيمّم جنب بنية الوضوء به يفتى. وفى الشامية: (قوله بنية الوضوء) يريد به طهارة الوضوء، لما علمت اشتراط النية للتطهير. وأشار إلى أنّه لاتشترط نية التمييز بين الحدثين خلافا للجصاص كما مرّ، فيصحّ التيمّم عن الجنابة بنية رفع الحدث الأصغر..... إذا كان به حدثان كالجنابة وحدث يوجب الوضوء ينبغى أن ينوى عنهما، فإن نوى عن أحدهما لايقع عن الآخر لكن يكفى تيمّم واحد عنهما اهـ. فقوله لكن يكفى، يعنى لو تيمّم الجنب عن الوضوء كفى و جازت صلاته ولايحتاج أن يتيمّم للجنابة وكذا عكسه. الخ (الدر مع الرد: (۱/۲۴۸) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۸۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

نیت سے دوبارہ تیمّم کرنا لازم ہوگا۔(۱)

جیسا کہ بے وضو آدمی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ پانی نہ ملنے کی صورت میں غسل کے لئے تیمّم کر سکتا ہے۔(۲)

غسل کے لئے پانی خریدنا

''پانی خریدنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

غیر قانونی طور پر رہنے والے کے لئے قصر کا حکم

مثلاً ایک آدمی سعودی عرب جاتا ہے اور حکومت کی طرف سے قانونی طور پر ایک ماہ ٹھہرنے کی اجازت ہے، لیکن وہ خفیہ طور پر قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک ماہ سے زیادہ رہتا ہے۔

تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ آدمی سعودی عرب کے کسی خاص شہر یا قصبہ

---

(۱) فلو تیمّم للجنابة ثمّ أحدث صار محدثًا لا جُنباً، فیتوضأ. الخ، وتحته فی الشامیة: (والتفصیل فی الشامیة: قوله: فلو تیمّم الخ) ..... (قوله: فیتوضأ الخ). (الدر مع الرد: (۱/۲۵۵) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید)

(۲) وإن کنتم مرضٰی أو علی سفر أو جاء أحد منکم الغائط أو لٰمستم النّساء فلم تجدوا ماءً فتیمّموا صعیداً طیباً. الآیة. (سورة النساء: ۴۳)

صحیح البخاری: (۲/۶۵۹) کتاب التفسیر، سورة النساء، باب تفسیر قوله: وإن کنتم علی سفر، ط: قدیمی.

وعن عمران بن حصین الخزاعی أنّ رسول اللّٰه ﷺ رأی رجلاً معتزلاً لم یصل فی القوم فقال یا فلان مامنعک أن تصلی فی القوم فقال: یا رسول اللّٰه! أصابتنی جنابة ولاماء قال علیک بالصعید، فإنّه یکفیک. (صحیح البخاری: (۱/۵۰) کتاب التیمّم، باب، ط: قدیمی)

أبوداؤد: (۱/۵۳) کتاب الطهارة، باب الجنب یتیمّم، ط: حقانیه ملتان.

الصحیح لمسلم: (۱/۱۶۱) باب التیمّم، ط: قدیمی.

والحدث والجنابة فیه سواء و کذا الحیض والنفاس لما روی أن قوما جاؤا إلی رسول اللّٰه ﷺ و قالوا إنا قوم نسکن هٰذه الرمال ولانجد الماء شهرا أو شهرین و فینا الجنب والحائض والنفساء فقال علیم بأرضکم. (الهدایة: (۱/۵۰) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: مکتبه شرکت علمیه ملتان)

میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر چکا ہے، تو وہ اس شہر میں مقیم ہو گیا ہے۔(۱)

اب یہ شخص جب تک اس جگہ سے دوسری جگہ سفر نہیں کرے گا تو اس کا وطن اقامت ختم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر کذا فی الهدایة. (الهندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

قصر الفرض الرباعی حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قریة. الخ (البحر الرائق: (۱۲۸/۲ـ ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

(أو ینوی إقامة نصف شهر) حقیقة أو حکما لما فی البزازیة و غیرها. لو دخل الحاج الشام و علم أنه لایخرج إلّا مع القافلة فی نصف شوّال أتمّ؛ لأنّه کناوی الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قریة. (الدر المختار مع الرد: (۱۲۵/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الولوالجیة: (۱۳۴/۱) کتاب الطهارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبه الأنصاریة هرات افغانستان.

الفتاوی القاضیخان علی هامش الهندیة: (۱۶۵/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(۲) (قوله: ویبطل الوطن الأصلی بمثله لا السفر ووطن الإقامة بمثله والسفر والأصلی)..... وأمّا وطن الإقامة فهو الوطن الّذی یقصد المسافر الإقامة فیه وهو صالح لها نصف شهر وهو ینتقض بواحد من ثلاثة بالأصلی؛ لأنّه فوقه و بمثله و بالسفر؛ لأنّه ضده. الخ (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

ویبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلی و) بإنشاء (السفر) وتحته فی الشامیة: (قوله: ویبطل وطن الإقامة) یسمی أیضاً الوطن المستعار والحادث وهو ماخرج إلیه بنیة إقامة نصف شهر سواء کان بینه و بین الأصلی مسیرة سفر أولا ..... (قوله: وبإنشاء السفر) أی منه وکذا من غیره إذ الم یمر فیه علیه قبل سیر مدة السفر. الخ (الدر مع الرد: (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

الولوالجیة: (۱۳۵/۱) کتاب الطهارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه.=

اس لئے یہ اس جگہ پر خفیہ طور پر رہتے ہوئے بھی پوری نماز پڑھے گا، خفیہ طور پر رہنا اس پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

اور اگر اس نے کسی شہر یا قصبہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو وہ مسافر ہے اور قصر نماز پڑھے گا۔(۱)

غیر مسلم سے پانی لے کر وضو کرنا

اگر کسی اسٹیشن یا کسی جگہ پر پانی دینے والے غیر مسلم ہیں تو ان سے پانی لے کر وضو کر لینا چاہیے، ہاں اگر یقین ہے کہ ان کا پانی یا برتن ناپاک ہے تو تیمّم کرنا جائز ہے۔(۲)

= الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۱) (فيقصر إن نوى) الإقامة (في أقلّ منه) أي في نصف شهر. (الدر المختار مع الرد: (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

و قيد بنصف شهر؛ لأنّ نية إقامة مادونها لا توجب الإتمام. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوماً قصر، كذا في الهداية. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حلبي كبير: (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) الآية سيقت لبيان الطهارة الحكمية فكأن التقدير فلم تجدوا ماء محللا للصلاة فإن وجود الماء النجس لايمنعه من التيمّم إجماعا. (البحر الرائق: (۱۳۹/۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

(قوله: وهو كالتراب) ولو تيمّم بتراب المقبرة إن غلب على ظنّه نجاسته لا يجوز كمن غلب على ظنّه نجاسة الماء وإلّا فيجوز. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۹۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

فتاوی دارالعلوم دیوبند: (۱۵۸/۱) کتاب الطہارۃ، ریل سے متعلق مسائل نماز، وضو اور تیمم، ط: دارالحدیث ملتان۔=

عام طور پر اسٹیشن وغیرہ پر جو پانی ملتا ہے وہ پاک ہوتا ہے، اور اس کا برتن بھی۔ اس لئے ثبوت اور دلیل کے بغیر ناپاک ہونے کا شبہ نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

= 🗁 حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ غیر مسلم شیعہ اور مرزائی سے وضو کے لیے پانی لینے کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ: شیعہ اور قادیانی زندیق ہیں..... البتہ ان سے پانی لینا غنی اور فقیر سب کے لیے جائز ہے۔ لأنّه قبل قبض الزنديق إن لم يكن مملوكا لأحدٍ فللإباحه الأصلية فإلّا فللإذن دلالة . (احسن الفتاوی: (۴۶/۲) کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، شیعہ یا مرزائی سے پانی لیکر وضو کرنا، ط: سعید)

🗁 جواہر الفقہ: (۶۴/۳) پانی اور تیمم اور نماز کے متعلق مسائل، رسالہ رفیق سفر مع احکام سفر و آداب السفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

🗁 وكان الأوّلون يكتفون بالتيمّم ويغنون أنفسهم عن نقل الماء ولا يبالون بالوضوء من الغدران ومن المياه كلها ما لم يتيقنوا نجاستها حتى توضأ عمر رضى اللّٰه عنه من ماء فى جرة نصرانية . (إحياء علوم الدين: (۲۳۶/۲) كتاب آداب السفر، الفصل الثانى فى آداب السفر، ط: دار القلم، بيروت)

(۱) ولو شك فى نجاسة ماء أو ثوب أو طلاق أو عتق لم يعتبر، وتمامه فى الأشباه. وفى الشامية: (قوله ولو شك الخ) فى التاتارخانية: من شك فى إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر مالم يتيقن، وكذا الابار والحياض والجباب الموضوعة فى الطرقات ويستقى منه الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا مايتخذوه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب الخ. (الدر مع الرد: (۱۵۱/۱) كتاب الطهارة، قبيل مطلب فى أبحاث الغسل، ط: سعيد)

🗁 وفى الأصل: الكوز الّذى يوضع فى نواحى البيت ليغترف به من الحب فإنّ له أن يشرب منه ويتوضأ منه مالم يعلم أن به قذرا. (التاتارخانية: (۱۵۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر فى الحباب والأوانى، ط: قديمى)